توحید، سیرت، آخرت (قبر، حشر، جنت، جہنم) اور دعوت وتبلیغ کی اہمیت سے متعلقہ
آیات، احادیث، اشعار ور تاریخی واقعات کا ایمان افروز مستند ذخیرہ

مزید الایمان

یعنی

ایمان افروز مضامین

تالیف

محمد عبد القادر جیلانی

تخصص فی علوم الحدیث الشریف: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
تخصص فی الفقہ والافتاء: جامعہ دار العلوم عید گاہ کبیر والا (خانیوال)
تمرین افتاء: دار الافتاء جامعہ دار العلوم کورنگی کراچی

پسند فرمودہ

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ابو عمار زاہد الراشدی صاحب دامت برکاتہم

مدنی پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مزید الایمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا (القرآن)

توحید، سیرت، آخرت (قبر، حشر، جنت، جہنم) اور دعوت وتبلیغ کی اہمیت سے متعلقہ
آیات، احادیث، اشعار وتاریخی واقعات کا ایمان افروز مستند ذخیرہ

مزیدُ الایمان

یعنی

ایمان افروز مضامین

﴿حصہ اول﴾

تالیف

محمد عبد القادر جیلانی

تخصص فی علوم الحدیث الشریف: جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن کراچی
تخصص فی الفقہ والافتاء: ـــــ جامعہ دار العلوم عیدگاہ کبیر والا (خانیوال)
تمرینِ افتاء: ـــــ دار الافتاء جامعہ دار العلوم کورنگی کراچی

اعراب وترجمہ: منتخب طلبۂ دورہ حدیث

پسند فرمودہ وتصویب کردہ:

حضرت مولانا ابو عمار زاہد الراشدی صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا محمد طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم

مزید الایمان

(یعنی)

ایمان افروز مضامین

تالیف

مفتی محمد عبدالقادر جیلانی

ناشر:

مدنی پبلی کیشنز

منظور منزل-40، اردو بازار، لاہور

0300-4243783

ملنے کا پتہ:

مکتبہ سید حسین احمد ملتانی

مین بازار تبلیغی مرکز رائے ونڈ۔

0321-7867701

مکتبہ فاروقیہ

نزد رحمان روڈ بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ

مکتبہ العاصم

گیٹ نمبر 9، بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ

مکتبہ النور

بالمقابل گیٹ نمبر 7، بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ

قیمت: -/400

انتساب

شاہِ عرب وعجم

محمدٌ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے نام

جن کی احادیث وتعلیمات کی اشاعت میں فلاح
اور انکی غلامی میں ہم اپنی عزت سمجھتے ہیں

نیز ان

دُعاۃ ووُعّاظ

کے نام

جو مستند ومعتبر روایات کی روشنی میں ان کی
امتِ مرحومہ تک دینِ حق پہنچانے کی ذمہ داری
سرانجام دیتے ہیں.....!

تقاریظِ اکابر

ا۔ نمونۂ اسلاف، شیخ الحدیث، محدث جلیل، عظیم مذہبی رہنما،
ابن امام اہلسنت (مولانا سرفراز خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ)
حضرت مولانا ابوعمار زاہد الراشدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ حفظہ اللہ تعالیٰ بفیوضہم العالیہ ☆

نحمدہٗ تبارک وتعالیٰ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

امابعد!

مولانا عبدالقادر جیلانی نے زیرِ نظر کتاب ﴿مزید الایمان﴾ میں دعوت وتبلیغ اور توحید وایمان کے ساتھ ساتھ سیرتِ نبوی علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام اور آخرت سے متعلق ''مستند مواد'' جمع کیا ہے جو علماء کرام اور خطباء کرام کے علاوہ عام پڑھے لکھے مسلمانوں کیلئے فائدہ مند ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کیلئے نفع بخش بنائیں۔ آمین یارب العالمین

ابوعمار زاہد الراشدی
خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ
۸؍جون ۲۰۱۱ء

☆ صدر مدرس: جامعہ نصرۃ العلوم، فاروق گنج، گوجرانوالہ
سیکرٹری جنرل: پاکستان شریعت کونسل
ڈائریکٹر: الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ
رئیس التحریر: ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ
رکن: صوبائی اتحاد بین المسلمین کمیٹی، حکومت پنجاب

۲۔ داعی کبیر، عالم ربانی، علامۂ بارع، پیکر اخلاق حسنہ

آفتاب ہدایت حضرت مولانا طارق جمیل صاحب

عمت فیوضہم واطال اللہ ظلہ علینا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

امابعد!

عزیزم مولوی عبدالقادر جیلانی سلمہٗ کی کتاب ''مزید الایمان'' کو بعض مقامات سے دیکھا، ماشاءاللہ عزیزم نے اس میں ایمان کو جلاء بخشنے والے مضامین کو قرآن وحدیث سے (مع تخریج الروایات) جمع کردیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس محنت وکاوش کو قبول فرما کر اسے امت کیلئے نافع اور ذریعۂ ہدایت بنائے نیز ان کے لئے صدقۂ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

فقط

طارق جمیل

۰۶/۰۴/۲۰۱۱ بروز بدھ

عرضِ مؤلف

بسم الله الرحمن الرحيم
والصلاة والسلام على من أدى الامانة بتبليغ الدين.....
اما بعد!

یہ امر اوضح من الشمس ہے کہ جس طرح دین کے احکام پر چلنا امر مطلوب ہے اسی طرح لوگوں کو دین کی طرف بلانا بھی امر مشروع ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: کنتم خیر امة الخ اور ادع الی سبیل ربک بالحکمة الخ اور احادیث کا ذخیرہ بھی اس مضمون سے پُر ہے۔

الغرض دعوت الناس الی اللہ مستقل ایک حکم ہے کہ دین کی اشاعت میں اس کو سنگِ بنیاد کی حیثیت حاصل ہے مگر ایک امر قابلِ لحاظ ہے کہ ابلاغِ دین میں قرآن وحدیث اور مستند اقوال کا سہارا لیا جائے کوئی ایسی بات نہ بیان کی جائے جو موضوع یا غیر مستند ہو تا کہ یہ دعوت، دعوتِ حق کا مصداق قرار پائے اور انسانیت میں اللہ عزوجل کا پیغام حقیقت کے سانچے میں پھیل سکے اور داعی کے لئے بھی ذخیرۂ آخرت ثابت ہو اور خسران سے حفاظت کا موجب ہو مبادا نیکی برباد گناہ لازم کا نمونہ بن جائے کہ حدیثِ صحیح میں ہے: من قال علیّ ما لم اقل فلیتبوّأ مقعدهٗ من النار۔

بہر حال اسی مضمون کے مطمحِ نظر کہ قرآن وحدیث اور مستند روایات وواقعات کی

روشنی میں خلقِ خدا میں دین کا پیغام عام کیا جائے تا کہ جہالت کے اندھیرے چھٹ کر معرفت وشریعت کی ضیاء پاشیوں کو وجود ملے اور سیلِ معصیت کی گنگا میں بہتی ہوئی خلقت، طاعت کے ساحل پہ آ کر شریعت کے سائبان تلے سکھ کا سانس لے اور کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو۔ یہی وہ مشترکہ دکھ درد ہے جو ہر نبی ورسول کے سینے میں متلاطم تھا اور اسی بے قراری نے صحابہ کرامؓ کے کاروان کو اپنے دیار سے نکال کر بحر و بر اور دشت و بیاباں کا راہی بنایا کہ بالآخر مدینے کے یہ شہسوار پردیس کی مٹی میں یوں سو گئے کہ ان کی اولادیں ''ابو'' کہنے کو ترس گئیں۔

آہ! یہ درد آج ہمارے سینوں میں بھی کوئی جاگزیں ہوتا!!! ہائے کاش! وائے حسرت!!! کہ عوام تو درکنار بعض غیر عوام بھی اس سے یکسر خالی ہیں، اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو اس دولت سے سرفراز فرمائے اور قرآن وحدیث ومستند ماٰخذ کی روشنی میں اس دین کو پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے، بس اس کتابچہ کی بنیاد بھی یہی ہے کہ میں نے مندرجہ ذیل پانچ مضامین کو مستند ماٰخذ ومراجع سے جمع کرنے کی کوشش کی ہے تا کہ دعوت اوقع فی النفس اور موثر فی القلوب ہو کہ ہمیشہ حق ہی دلوں میں جانشین ہوتا ہے وہ مضامین یہ ہیں:

❶ توحید باری تعالیٰ ❷ سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ❸ آخرت (قبر، حشر، جنت، جہنم) ❹ دعوت الی اللہ ❺ متفرقات

اس کتابچے کے بارے میں میرے کریم مولا نے میرے اوپر دو عظیم فضل فرمائے ایک یہ کہ اس کی طباعت سے قبل ہی سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں اس کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں ہاتھوں ہاتھ نکل کر اندرون و بیرون ملک پہنچ گئیں دوسرے طباعت سے قبل اس کا پیش لفظ مجھے اصحابِ صفہ کی جگہ کے قریب، شاہِ عرب وعجم کے گنبدِ خضراء کے سامنے مسجدِ نبوی میں تحریر کرنے کی توفیق بخشی نیز یہ کہ ابھی شہدائے اُحد کی مراقد کی زیارت سے بھی واپسی ہوئی ہے جو اس دین کی اشاعت کیلئے اپنی جانوں پر کھیل گئے اور گھروں سے دور اَبدی نیند سو گئے، وہذا التوفیق من فضلہ کہ اس کی رحمت ہر کس و ناکس پر ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل (کہ ان کے مقدس شہر اور

ان کی مبارک مسجد میں یہ تحریر واقع ہوئی ہے) اس کو قبولیتِ عامہ وتامہ عطا فرمائے اور انسانیت کی ہدایت کا سبب بنا کر تمام امت کو آشوبِ دہر اور فتنِ دَور سے محفوظ رکھے نیز میری، میرے والدین مکرمین اور میرے اساتذہ کرام کی مغفرت ورفعِ درجات کا موجب ٹھہرائے۔

آخر میں گزارش ہے کہ اس کے مضامین کو اولاً اپنے لئے ثانیاً دوسروں کیلئے یاد کیا جائے کہ اپنا عمل مقدم ہے اور دعوت بھی لابدی ہے۔ بہر حال اخلاص ہی آخرت میں نجات دلانے والا ہے، اللہ تعالیٰ اس دولتِ عظمیٰ سے مجھ ناکارہ سمیت سب مسلمانوں کو مزین فرمائے کہ اس کے خزائن لامحدود ہیں **ولیس ذالک من فضله ببعید.**

آمین یاارحم الراحمین

المسجد النبوی الشریف

۴:۴۵ ۳رذی الحجہ ۱۴۳۱ھ

یوم الثلاثاء بعد العصر ۹رنومبر ۲۰۱۰ء

روئیداد تالیف وطباعت اور عملِ تخریج

یہ اس وقت کی بات ہے جب میں درسِ نظامی کے ساتویں سال (درجہ ہدایہ) کا طالب علم تھا کہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ جو آیات واحادیث وغیرہ مجھے بفضلہٖ تعالیٰ یاد ہیں ان کو میں کسی کاپی میں محفوظ کرلوں مبادا بھول جائیں لہٰذا "قیدوا العلم بالکتابۃ" کے تحت میں نے اس کیلئے کاپی لی اور یہ مضامین اس میں قلمبند کردیے اسی دوران یہ خیال بھی گزرا کہ بعض وہ مفید مضامین جواب تک مجھے یاد نہیں ہیں بعد میں انہیں یاد کرلوں گا ان کو بھی اس کے ساتھ زیبِ قرطاس کردیا جائے تو مناسب ہوگا، تاہم اسی خیال کے تناظر میں کچھ مزید مواد کا بھی اضافہ کردیا۔ جب کاپی تکمیل کو پہنچی تو میں نے اس میں چونکہ اصالۃً محض وہی مضامین یکجا کئے تھے جن سے ایمان کو افزودگی اور ترقی حاصل ہوتی تھی اس لئے اسی مناسبت سے میں نے اس کا نام "مزید الایمان" رکھ دیا کہ "مزید" ثلاثی مجرد کا مصدر ہے اور یہاں بمعنیٰ "اسم فاعل" ہے کما ھو المعروف انه قد یطلق المصدر ویراد به اسم الفاعل أو غیره.....

چنانچہ اسی دوران بعض رفقاء نے یہ کاپی مجھ سے طلب کی تاکہ وہ بھی ان مضامین کو یاد کرسکیں بہرحال انہوں نے یہ کاپی لے کر فوٹوسٹیٹ کرالی پھر ان سے خود ہی دوسرے احباب وطلبہ اور فضلاء ایک دوسرے سے لے کر فوٹوسٹیٹ کراتے رہے پھر چند سال قبل ہمارے ایک واقف ساتھی مولوی غلام اللہ صاحب سلمہٗ تعالیٰ نے مجھ سے کہا کہ درجہ دورۂ

حدیث کے چند ذہین و ذی استعداد طلبہ اس پر اعراب و ترجمہ کرنے کے متمنی ہیں.....
(کیونکہ اس سے قبل یہ غیر معرب اور بلا ترجمہ صرف عربی عبارات و مواد پر مشتمل تھی) جو اپنے اسامی کا اظہار نہیں چاہتے محض کام کر کے آپ کو دینا چاہتے ہیں۔ آخر ان احباب نے اعراب و ترجمہ کی تکمیل کے بعد ایک فوٹوسٹیٹ کاپی مجھے بھی ارسال کر دی جسے میں بعض عوارض کی بدولت مکمل تو نہ دیکھ سکا البتہ جستہ جستہ مقامات سے دیکھا تو کام قابلِ اطمینان معلوم ہوا (اب یہ ترجمہ و اعراب وہی ہے بوقتِ طباعت بھی میں اس کام کو مزید نہیں دیکھ سکا اس لئے مطالعہ کے دوران اگر کہیں خطاء کسی صاحب کے سامنے آئے تو اطلاع کر دے تا کہ اس کو آئندہ درست کیا جا سکے) پھر طلباء و فضلاء نے اس معرب و مترجم مزید الایمان کی فوٹوسٹیٹ کرانا شروع کر دیں۔ خیر یہ سلسلہ چل پڑا، بس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نظام مقدر ہو چکا تھا جس کے تحت اس کی فوٹوسٹیٹ کاپیوں کی تعداد اب تادمِ تحریر تقریباً چار ہزار (۴۰۰۰) سے متجاوز ہو چکی ہے، یہ وہ تعداد ہے جو تخمیناً میرے علم میں آ سکی، واللہ اعلم

کاپی کے بفضلہٖ تعالیٰ اس قدر متداول ہونے کے سبب بعض اربابِ مکتبات نے مجھ سے اس کی طباعت کا مطالبہ کیا، مگر میں ہمیشہ معذرت ہی کرتا رہا کہ اس پر نظرِ ثانی کی ضرورت ہے، احادیث پر تخریج کا کام امرِ لابدی ہے، زمانۂ طالب علمی کی لکھی ہوئی ہے لہٰذا اس پر کوئی خاطر خواہ اعتماد نہیں کیا جا سکتا، مگر مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ ایک مکتبہ کے صاحب نے یہ یوں ہی بلا نظرِ ثانی اور احادیث کی تخریج و تحقیق کے بغیر ہی طبع کرا دی ہے، جب مجھے پتہ چلا تو وہ "مزید الایمان" کی بجائے "یہ ہے میرا راستہ" کے نام سے طبع ہو چکی تھی اور اب اس میں ترمیم و تبدیلی بھی ممکن نہیں تھی۔ خیر! پھر ایک صاحب نے براہِ راست مجھ سے رابطہ کر کے اس کی طباعت کا ارادہ ظاہر کیا تو میں نے اب اس شرط پر ان کے ارادہ سے ہم آہنگی کا اظہار کیا کہ پہلے میں اس پر نظرِ ثانی کر لوں پھر طبع کرا دیں۔

الغرض میں نے اکابر سے مشاورت و استفادے کی روشنی میں جب اس پر نظرِ ثانی شروع کی تو اس میں بعض مواد قابلِ ترمیم و لائق حذف نظر آیا وہ اس لئے کہ یہ کاپی میرے زمانۂ طالب علمی کی لکھی ہوئی تھی۔ اس وقت علمِ حدیث کا شعور ذرہ برابر بھی نہیں تھا

اور بعد میں جب اللہ عزوجل نے محض اپنے فضل سے مجھے تخصص فی قسم علوم الحدیث الشریف کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی تو میرے افکارات وتحریرات میں تبدیلی آ گئی، اگرچہ اب بھی بلاشبہ میں علمِ حدیث میں ایک مبتدی طالب علم کی حیثیت بھی نہیں رکھتا مگر زمانہ طالب علمی کی بنسبت اب علمِ حدیث کے فنِ اصول التخریج و دراسۃ الاسانید کی قدرے شد بد ہوگئی ہے وہذا من مجرد توفیقہ..... نیز اکابر کی راہنمائی بھی چونکہ شاملِ حال تھی اس لئے یہ عنصر بھی ترمیم کا مقتضی ہوا۔

عملِ تخریج

الحاصل اس کتاب ''مزید الایمان'' کی تخریج وتحقیق کے دوران اس کے اندر دو طرح کی اخطاء سامنے آئیں:

اول:۔ بعض روایات موضوع، ضعیف جدًا، معلل یا لا اصل لہٗ کا مصداق تھیں اس لئے میں نے ان تمام روایات کو نکال دیا (اگرچہ وہ تعداد میں کم تھیں) اور ان کی جگہ پر اگر کوئی صالح للاحتجاج روایت میسر ہوسکی تو وہ ذکر کردی ہے ورنہ وہ عنوان ہی ختم کردیا ہے، اسی طرح اُن تمام روایات کو بھی نکال دیا ہے جن کا مجھے تتبع بسیار کے باوجود کوئی حوالہ یا معتبر مرجع کی طرف استناد حاصل نہیں ہوسکا لہٰذا اب ہر وہ روایت جو فوٹو سٹیٹ والی کاپیوں میں موجود ہو اور اِس مطبوعہ ''مزید الایمان'' میں نہ ہو وہ اسی قبیل سے ہوگی۔

دوم:۔ بعض مقامات پر غلط حوالہ جات درج تھے ان کو میں نے درست کردیا ہے مثلاً حوالہ میں ''مسند احمد'' تحریر تھا مگر وہ روایت ''مسند احمد'' میں تھی ہی نہیں بلکہ کسی اور کتابِ حدیث میں مذکور تھی، اسی طرح بعض مواقع پر حوالہ میں ''ترمذی'' لکھا ہوا تھا مگر وہ حدیث صحاحِ ستہ کی معروف کتاب ''سنن الترمذی'' میں نہیں تھی جو ایک مستند ماخذ ہے بلکہ وہ حکیم ترمذی (۳۶۰ھ) کی کتاب ''نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم'' میں تھی، جو نقادِ محدثین کے ہاں معتبر ماخذ کی حامل نہیں ہے۔ لہٰذا اس کی اسنادی حیثیت دیکھنے کے بعد اگر وہ صالح للاحتجاج تھی تو اس کو حوالہ کی درستگی کے بعد برقرار رکھا ہے اور اگر

اسناداً مجروح غیر صالح تھی تو پھر اس مضمون کی اگر کوئی سلیم روایت ملی تو اسے نقل کر دیا ورنہ اسے خارج کر دیا ہے۔

جبکہ مذکورہ بالا دونوں قسم کی اخطاء جوں کی توں متداول فوٹوسٹیٹ والی ''مزید الایمان'' اور من وعن اسی فوٹوسٹیٹ کی مطبوعہ کتاب ''یہ ہے میرا راستہ'' دونوں میں اب بھی ویسی کی ویسی ہی موجود ہیں حالانکہ قسم اول (یعنی موضوع، لا اصل لہٗ وغیرہ) والی روایات کا تو بیان کرنا بھی شرعاً ناجائز ہے کما ھو مصرح فی کثیر من الکتب فی اصول الحدیث ویعرفہٗ کل من مارسھا۔

تاہم اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ اس تخریج اور دراسۃ الاسانید والے عمل کے دوران بعض مقامات پر ضعیف احادیث کا (ان کی شرائط معتبرہ کے ساتھ) تحمل کیا گیا ہے۔ ان کا اخراج نہیں کیا کیونکہ ضعیف حدیث کو مندرجہ ذیل تینوں شرطوں کے ساتھ فضائل کے اندر بیان کرنا جائز ہے: علی ما صرح بہ ابن حجر العسقلانی وغیرہ کما فی تدریب الراوی (۲۹۹/۱، ۲۹۸) وفتح المغیث (۲۸۹/۱) وقواعد التحدیث (۷۲/۱) وتوجیہ النظر (۶۵۳/۲) و تیسیر مصطلح الحدیث (۳۴/۱) وفتح الملھم (۵۸/۱) وقواعد فی علوم الحدیث–مقدمہ اعلاء السنن (۹۴/۱۹)

❶ ..... شدید ضعیف نہ ہو۔

❷ ..... اس کا مضمون شریعت کی کسی اصل معمول بہ کے تحت مندرج ہو

❸ ..... بوقت عمل اس کے ثبوت کی بجائے احتیاط کا اعتقاد ہو تاکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی ایسی چیز منسوب نہ ہو جو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نہ فرمائی ہو۔

لہٰذا اس کتاب کی اگر کسی روایت میں اسناداً ضعف ہو تو وہ انہی شرائط معتبرہ کے لحاظ کے ساتھ ہوگا فھذا الضعف لیس بمضر فی بیان فضائل الاعمال..... اور اصول حدیث کی متعدد کتب میں یہ مصرح ہے کہ عموماً تعدد طرق سے حدیث ضعیف کا ضعف منجبر ہو جاتا ہے اور وہ حدیث درجہ ''حسن لغیرہ'' تک مرتقی ہو جاتی ہے مگر بایں ہمہ

میں نے ایسے مواضع پر طرق اور شواہد و توابع کو جمع کرنے کی سعی نہیں کی کیونکہ فضائل میں ضعف مضر نہیں ہے کما تقدم، لہٰذا اس کتاب میں اگر کہیں کوئی حدیث اسناداً ضعیف ہو (کما صرحت بہ فی بعض المواضع فی التحشیۃ) تو یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ حدیث ضعیف ہی ہو کیونکہ ممکن ہے کہ وہ ''من حیث الاسناد المذکور'' ضعیف ہو مگر ''من حیث المتن'' حسن ہو، لأنہٗ ھناك فرق عند الجھابذۃ المحدثین بین قولھم "حدیث صحیح" و "اسناد صحیح" و کذا بین "حدیث ضعیف" و "اسناد ضعیف".....
وھذا ما لا یخفٰی علی من لہ خبرۃ ولو قلیلۃ فی ھذا الفن.....

نیز یہ جلد پہلے دو حصوں پر مشتمل ہے اور اللہ تعالیٰ سے خواستگار ہوں کہ وہ اس کے تیسرے حصے کی بھی جلد تکمیل کرا دے کہ یہ اس کے کرم سے بعید نہیں ہے۔

میں یہاں اس امر کا ذکر بھی ناگزیر گردانتا ہوں کہ میں ولی کامل، عالم باعمل، مجسمہ تواضع حضرت مولانا کریم بخش صاحب زاد الکریم فیضہ العمیم (مدیر جامعہ عمر بن خطاب ملتان) کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے میری اس کتاب کی قبولیت اور میرے لیے اس کے ذریعۂ نجات ہونے کی خصوصی دعا بلکہ دعائیں کیں جس کے آثار ان کے چہرے سے نمایاں تھے۔ اللہ تعالیٰ میری طرف سے ان کو وہ جزا عطا فرمائے جو اصاغر کی طرف سے اکابر کو دی جاتی ہے۔ (آمین)

آخر میں عرض ہے کہ بندہ عمل کی طرح علم سے بھی تہی دامن ہے اور اپنی جہالتِ مرکبہ کا معترف ہے لہٰذا اس کتاب میں اگر کوئی صاحبِ علم کسی علمی یا کتابتی خطاء پر مطلع ہو تو بندہ کو بذریعہ ڈاک یا فون (۰۳۰۰-۷۴۸۷۶۲۱) ضرور اطلاع فرمائے تاکہ اس کی تحقیق کر کے آئندہ طباعت میں اسے درست کیا جا سکے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ عنی احسن الجزاء

فقط

العبد الضعیف

محمد عبد القادر جیلانی

✿✿✿✿

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم!

انسانوں کے مسائل کا حل، پریشانیوں سے نجات اور کامیابی وکامرانی صرف دینِ اسلام والی زندگی میں ہے، اس کی اشاعت وتبلیغ میں مختلف زمانوں میں علماء نے اپنی صلاحیتیں صرف کی ہیں تاکہ اللہ کا دین عام ہو اور قرآن وحدیث کی تعلیمات ہر شخص تک پہنچیں، جس پر وہ عمل پیرا ہو کر آخرت میں کامیاب ہو سکے۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی جناب مفتی محمد عبدالقادر جیلانی صاحب کی انتہائی مفید و معروف کتاب ''مزید الایمان'' ہے جو ان کی انتہائی کاوش کا نتیجہ ہے اور جس کے مطالعہ سے آدمی کے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ اس سے قبل ان کے ہاتھ سے علم میراث پر ایک آسان کتاب ''عام فہم میراث'' کے نام سے نکل کر مکتبہ رحمانیہ لاہور سے طبع ہو چکی ہے۔ ماشاء اللہ، اللہ تعالیٰ نے ان کی اس کتاب کو بھی قبولیت سے سرفراز فرمایا ہے اور قرآن سیکھنے سکھانے کا شوق رکھنے والوں کے لئے ان کا رسالہ ''آپ نورانی قاعدہ کیسے پڑھیں اور پڑھائیں'' طبع ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

بہر حال مفتی صاحب موصوف کی کتاب ''مزید الایمان'' کی افادیت ومقبولیت کو دیکھ کر، جو اس سے قبل فوٹوسٹیٹ کی صورت میں تھی، میں نے اس کو طبع کرانے کا عزم کر

لیا تا کہ بروزِ محشر میرا بھی خدام دین میں شمار ہو جائے۔اس غرض سے میں نے ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے اس پر نظر ثانی کے بعد طبع کرانے پر آمادگی ظاہر کی۔الغرض اس کتاب کی کمپوزنگ کا کام میں نے ایک ماہر کمپوزر کے سپرد کیا اور اس کی پروف ریڈنگ میں بھی پوری کاوش صرف کی نیز ورق بھی اس کے لیے عمدہ منتخب کیا تا کہ باطن کی طرح کتاب کا ظاہر بھی اچھا ہو جائے اور پڑھنے کو جی چاہے۔یہ اس کے پہلے دو حصوں پر مشتمل پہلی جلد ہے انشاء اللہ اس کی دوسری جلد میں بھی اسی طرح عمدگی سے کام کیا جائے گا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے استدعا ہے کہ وہ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اسے میری دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بنائے نیز قارئین سے گزارش ہے کہ اپنی دعاؤں میں ناشر کو بھی یاد رکھیں اور اگر کوئی صاحب اس کتاب میں طباعت کے عنوان سے کسی قسم کی خطا پائے تو میرے نمبر پر اطلاع دے کر دنیا میں ممنون اور آخرت میں ماجور ہو۔

نیک دعاؤں کا طالب
محمد عاطف معین گورمانی
مدرسہ عربیہ جامعہ ابو ہریرہؓ گورمانی (مظفر گڑھ)
0345-6962222
0345-7260602

مصادر و مراجع

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین و مؤلفین
۱	قرآن مجید	کلام اللہ تعالیٰ عزوجل
۲	صحیح بخاری	ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری
۳	صحیح مسلم	ابوالحسین مسلم بن الحجاج النیسابوری
۴	سنن ابی داؤد	ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی
۵	سنن النسائی	ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی
۶	سنن الترمذی	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی
۷	سنن ابن ماجہ	ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی
۸	صحیح ابن حبان	ابوحاتم محمد بن حبان البستی
۹	المستدرک علی الصحیحین	محمد بن عبداللہ ابوعبداللہ الحاکم النیسابوری
۱۰	صحیح ابن خزیمہ	محمد بن اسحٰق بن خزیمۃ النیسابوری
۱۱	مسند احمد بن حنبل	ابوعبداللہ احمد بن حنبل الشیبانی
۱۲	مسند البزار	ابوبکر احمد بن عمرو البزار
۱۳	صحیح کنوز السنۃ النبویۃ	بارع عرفان توفیق
۱۴	تفسیر ابن کثیر	ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین ومؤلفین
۱۵	الموطا بروایۃ الشیبانی	محمد بن حسن الشیبانی
۱۶	حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء	ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی
۱۷	الدر المنثور	عبدالرحمٰن بن الکمال جلال الدین السیوطی
۱۸	کنز فی سنن الاقوال والافعال	علی بن حسام الدین المتقی الہندی
۱۹	تحفۃ العرب	مولانا اعزاز علی صاحب
۲۰	الجامع الکبیر	عبدالرحمٰن بن الکمال جلال الدین السیوطی
۲۱	نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ	ابوعبداللہ محمد بن علی بن الحسن الحکیم الترمذی
۲۲	السیرۃ الحلبیہ فی سیرۃ الامین المأمون	علی بن برہان الدین الحلبی
۲۳	الرسالۃ القشیریہ	عبدالکریم بن ہوازن القشیری
۲۴	حادی الارواح الی بلاد الافراح	ابن قیم الجوزیۃ
۲۵	صفۃ الجنۃ	ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی
۲۶	صفۃ النار	ابوبکر عبداللہ بن محمد المعروف بابن ابی الدنیا
۲۷	الزواجر عن اقتراف الکبائر	ابوالعباس احمد بن محمد المعروف بابن حجر الہیتمی
۲۸	تنبیہ الغافلین	ابواللیث نصر بن محمد السمرقندی
۲۹	مسند ابی یعلی	ابویعلی احمد بن علی الموصلی التمیمی
۳۰	الادب المفرد	ابوعبداللہ بن محمد اسمٰعیل البخاری
۳۱	الوافی بالوفیات	صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی
۳۲	مختصر تاریخ دمشق	محمد بن مکرم المعروف بابن منظور الافریقی
۳۳	تاریخ بغداد	ابوبکر احمد بن علی المعروف بالخطیب البغدادی
۳۴	الخصائص الکبریٰ	عبدالرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی
۳۵	سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد	محمد بن یوسف الصالحی الشامی

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین ومؤلفین
۳۶	حدیث ابونعیم	ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی
۳۷	تفسیر روح البیان	اسمٰعیل حقی بن مصطفیٰ الحنفی
۳۸	ریاض الصالحین	ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی
۳۹	غایۃ المقصد فی زوائد المسند	علی بن ابوبکر بن سلیمان الہیثمی
۴۰	المستطرف فی کل فن مستظرف	شہاب الدین محمد بن احمد ابی الفتح الابشیہی
۴۱	اصح السیر	مولانا ابوالبرکات عبدالرؤف صاحب داناپوری
۴۲	الضعفاء والمتروکین	ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی
۴۳	الضعفاء والمتروکین	ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی
۴۴	کتاب الثقات	ابوحاتم محمد بن حبان البستی
۴۵	السیرۃ النبویہ	محمد بن اسحاق
۴۶	الاعتقاد	ابوبکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی
۴۷	التمہید	ابوعمر یوسف بن عبداللہ المعروف بابن عبدالبر
۴۸	جوامع السیرۃ	علی بن احمد بن سعید المعروف بابن حزم الاندلسی
۴۹	جامع العلوم والحکم	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن احمد المعروف بابن رجب الحنبلی
۵۰	المعجم فی اصحاب القاضی الصدفی	ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن ابی بکر القضاعی
۵۱	الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ	القاضی ابوالفضل عیاض
۵۲	مرقاۃ المفاتیح	الملا علی القاری
۵۳	عہد نبوت کے ماہ وسال	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
۵۴	فیروز اللغات	الحاج مولوی فیروز الدین
۵۵	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابوعمر یوسف بن عبداللہ المعروف بابن عبدالبر
۵۶	اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ	ابوالحسن علی بن محمد المعروف بابن الاثیر

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین ومؤلفین
۵۷	المعارف	ابو محمد عبداللہ بن مسلم المعروف بابن قتیبہ
۵۸	عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر	محمد بن محمد المعروف بابن سید الناس
۵۹	الرحیق المختوم	صفی الرحمٰن المبارکفوری
۶۰	السیرۃ النبویۃ	علی محمد محمد الصلابی
۶۱	الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیۃ	التقی الغزی
۶۲	تہذیب الاسماء واللغات	ابوزکریا محی الدین بن شرف النووی
۶۳	الانساب	عبدالکریم بن محمد المعروف بالسمعانی
۶۴	تاریخ الاسلام	شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد الذہبی
۶۵	المعجم الصغیر للطبرانی	ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی
۶۷	المعجم الاوسط	ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی
۶۸	المعجم الکبیر	ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی
۶۹	تفسیر البحر المحیط	العلامۃ ابوحیان الاندلسی
۷۰	التعلیق علی سبل الہدی والرشاد	عادل احمد وعلی محمد معوض
۷۱	نہایۃ الارب فی فنون الادب	شہاب الدین احمد بن عبدالوہاب النویری
۷۲	دیوان علی بن ابی طالب	حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۷۳	اتحاف الخیرۃ المہرۃ بزوائد المسانید العشرۃ	احمد بن ابی بکر بن اسمٰعیل البوصیری
۷۴	کتاب الزہد	ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی
۷۵	کتاب الزہد	عبداللہ بن المبارک المرزوی
۷۶	التوبۃ	ابوبکر عبداللہ بن محمد المعروف بابن ابی الدنیا
۷۷	جامع الاحادیث	عبدالرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی
۷۸	جامع الاحادیث القدسیہ	ابوعبدالرحمٰن عصام الدین الصابطی

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین ومؤلفین
۷۹	الترغیب فی فضائل الاعمال وثواب ذلک	ابوحفص عمر بن احمد البغدادی المعروف بابن شاہین
۸۰	مجمع الزوائد ومنبع الفوائد	نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی
۸۱	تفسیر الکشف والبیان/تفسیر الثعلبی	ابواسحاق احمد بن محمد الثعلبی النیسابوری
۸۲	الجامع لاحکام القرآن/تفسیر قرطبی	ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی
۸۳	احیاء علوم الدین	ابوحامد محمد بن محمد الغزالی
۸۴	التذکرۃ باحوال الموتی وأمور الآخرۃ	ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی
۸۵	الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف	عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری
۸۶	بستان الواعظین ورباض السامعین	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی
۸۷	التعریف بالانساب والتنویہ بذوی الاحساب	ابوالحسن الیمنی القرطبی
۸۸	غایۃ المسؤل فی سیرۃ الرسولؐ	زین الدین عبدالباسط بن خلیل بن شاہین الشیخی
۸۹	فضائل حج	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ
۹۰	شعب الایمان	ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی
۹۱	درسی تفسیر	مولانا نسیم احمد غازی مظاہری
۹۲	مفاتیح الغیب من القرآن الکریم المعروف بتفسیر الرازی	محمد بن عمر المعروف فخر الدین الرازی
۹۳	روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی	ابوالفضل محمود الآلوسی
۹۴	مشکوٰۃ المصابیح	ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی
۹۵	فضائل صدقات	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ
۹۶	المنبہات	ابوالفضل احمد بن علی المعروف بابن حجر العسقلانی
۹۷	حیاۃ الصحابہ	الشیخ مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین ومؤلفین
۹۸	الطبقات الکبریٰ	ابوعبداللہ محمد بن سعد البصری
۹۹	تاریخ دمشق	ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف بابن عساکر
۱۰۰	البدایۃ والنہایۃ	ابوالفداء اسمٰعیل بن عمر المعروف بابن کثیر الدمشقی
۱۰۱	اشرف التفاسیر	حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ
۱۰۲	دیوانِ حسان بن ثابتؓ	حضرت حسان بن ثابتؓ
۱۰۳	ادب الخواص	الحسین بن علی المعروف بالوزیر المغربی
۱۰۴	دیوان الامام الشافعیؒ	ابوعبداللہ محمد بن ادریس الشافعی
۱۰۵	سنن الدارمی	ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی
۱۰۶	شرح السنۃ	الحسین بن مسعود البغوی
۱۰۷	دلائل النبوۃ	ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی
۱۰۸	کتاب الزہد	ھناد بن السری الکوفی
۱۰۹	کتاب الزہد	ابوسعید اسد بن موسیٰ القرشی
۱۱۰	شمائل کبریٰ	مولانا محمد ارشاد قاسمی صاحب
۱۱۱	تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التأویل	ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی
۱۱۲	تفسیر عثمانی	مولانا شبیر احمد عثمانیؒ
۱۱۳	تفسیر مظہری	علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ
۱۱۴	تفسیر معارف القرآن	مفتی محمد شفیع صاحبؒ
۱۱۵	تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ	ابوالحسن علی بن محمد المعروف بابن العراق الکنانی
۱۱۶	مقدمہ ابن الصلاح	ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمٰن الشہرزوری
۱۱۷	تاریخ الرسل والملوک/تاریخ الطبری	ابوجعفر محمد بن جریر الطبری
۱۱۸	مصنف عبدالرزاق	ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی
۱۱۹	مصنف ابن ابی شیبۃ	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ الکوفی

فہرست (حصہ اول)

عنوانات	صفحہ
توحید	31
زمین وآسمان (وغیرہ) میں غور وفکر (قرآن کی روشنی میں)	32
رزق سے متعلق مضامین	34
رزق کوشش سے نہیں، مقدر سے ملتا ہے:	34
مقدر کا رزق مل کر رہتا ہے:	35
رزق کیلئے کسی اور کے سامنے نہ جھکو اور نہ ہاتھ پھیلاؤ	35
از پیدائش تا جوانی احسانات خداوندی	37
اطاعت پر برکت اور معصیت پر لعنت و غضب	39
اللہ تعالیٰ کا بلانا اور بندے کا منہ موڑنا	40
قدرت خداوندی (مقدور بھر نفع ومضرت)	41
عظمت باری تعالیٰ (ایک بدو کی دعا)	42
اللہ کی محبت کی علامت	42
سارے اللہ کے محتاج اور اس کے خزانے لامحدود	43
عرش وکرسی کی وسعت کا اندازہ	46
عرش کی اونچائی	46
اٹھارہ ہزار عالم	46
قوم عمالقہ اور جبابرہ	47
ایک دانت کا وزن	47
۴ میل کا قد	47
پھل کا وزن	47
تذل من تشاء (ایک بادشاہ کا زوال)	47
عروج	48
زوال:	50
بڑی عمر والوں پر اللہ کی رحمت	51
اللہ تعالیٰ کے محبوب کون؟	52
اللہ تعالیٰ کے مبغوض کون؟	52
اللہ تعالیٰ اولیاء کے ساتھ	53
ظالم کون؟	54
ارادۂ الٰہی کے سامنے تمام تدابیر ناکام	54
اللہ تعالیٰ کے احسانات (قرآن کی زبانی)	57

عنوانات	صفحہ
اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت تہجد گزاروں پر	61
بحر و بر کا رازق صرف اللہ (سلیمانؑ کی ضیافت کا قصہ)	61
قصہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام	64
لا تأخذہٗ سنۃ و لا نوم (قصہ موسیٰ علیہ السلام)	68
اللہ تعالیٰ کتنا بلند و برتر ہے!	69
اللہ کی غیرت	70
اللہ کے غیر سے امید باندھنے پر ذلت اور ناکامی	
قرآن میں اللہ کی صفات مفردہ و مرکبہ	70
وہ اللہ (وھو الذی)	73
اللہ پاک اولاد اور بیوی سے پاک ہے	77
تخلیقِ انسانی مختلف مراحل میں	78
بچہ ماں کے اندر اور تقدیر کے فیصلے	82
کیا دیکھا نہیں؟ (الم تر. اولم یروا)	83
واقعات	84
اس کی نشانیاں (ومن اٰیاتہ)	85
لوگو! تم ہی بتاؤ ﴿ارایتم﴾	86
مشیتِ ایزدی۔ یشاء	87
علمِ الٰہی (یعلم)	89
شداد کی جنت اور خدا کی پکڑ	92
بڑے بڑے فرشتے	96
ہمارا سب کچھ اللہ کے لیے ہے	97
میں نے تمہیں اسلئے پیدا نہیں کیا؟	98
اللہ تعالیٰ کا بندے سے شکوہ کہ تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا؟	99

عنوانات	صفحہ
بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا بندے سے سوال میں نے تجھے یہ یہ نہ دیا تھا؟	99
دوسرا سوال تو نے ان نعمتوں میں کیا کیا؟	100
نیک و بد کے ساتھ اللہ و جبریل کا معاملہ	101
بروز قیامت اللہ کی قدرت (لمن الملک)	102
صلہ رحمی	103
کیا اللہ تعالیٰ کافی نہیں؟	103
سوالیہ طرز	104
اللہ تعالیٰ کی مغفرت و عذاب کے دو نمونے	104
(الف) نمونۂ مغفرت	104
خوفِ خدا پر مغفرت	
زانیہ عورت کی ادنیٰ سی بات پر مغفرت	105
کتے کو پانی پلانے پر مغفرت	106
رحمتِ الٰہی کا جوش	106
ظالم و جابر بادشاہ کی مغفرت	107
بڑھاپے کی بدولت بخشش (اکرام الشیب)	108
ب: نمونۂ عذاب	109
اپنی عبادت کے گھمنڈ اور دوسرے کی تحقیر پر ایک عابد کی پکڑ	
ایک بلی کی بدولت خدا کی گرفت	110
خداوند تعالیٰ کی ملکیت (للّٰہ)	111
وہی حمد کے لائق ہے کہ وہ عظیم صفات کا مالک ہے	112
اللہ تعالیٰ کے پڑوسی	114
اللہ تعالیٰ کے دوست	114

عنوانات	صفحہ
کون لوگ ابلیس کے دوست اور کون لوگ دشمن	115
ربوبیت (رب)	117
رزق اللہ کے ذمہ ہے	117
کلمہ طیبہ اور اللہ کی رحمت سے زانی اور چور بھی جنت میں	119
اللہ تعالیٰ انسانی حوائج سے پاک	120
کلام اللہ کس کے لئے ہادی اور نافع ہے	120
انسان فرشتوں سے افضل، دوہرے اجر کا مالک	121
دنیا میں تین قسم کے عابد، صرف مخلص جنتی	122
حضور ﷺ کا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحتیں کرنا	123
حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی حکمت بھری باتیں	125
دنیائے سائنس	126
قدرتِ خداوندی کا مظہر	126
(الف) خلیہ	126
ھڈیاں	126
اعصاب/پٹھے	127
جلد	127
دماغ	127
آنکھ	127
کان	128
خون	128
دانت	129
دل	129
صاحبِ دل:	130
ناک	130
گلا	131
پھیپھڑے	131
زبان:	131
معدہ:	131
جگر:	131
لبلبہ:	132
گردہ:	132
زمین	133
خشکی:	133
سمندر	133
بادل و بارش:	134
چاند:	134
سورج	134
ہوا:	134
آواز	134
روشنی:	134
روئی کا درخت:	135
دیگر منافع:	135
دودھ کا درخت	135
سیرت النبی ﷺ	136
ہمارا نبی مجموعۂ صفاتِ انبیاء	137
مردہ گوہ کی گواہی نبوت	138
عشقِ نبی ﷺ	140
ستونِ حنانہ کا واقعہ	140
حضرت فاطمہ کا عشق و سوزِ فراق:	141
شانِ نبی خود خدا کی زبانی	142

عنوانات	صفحہ
امام الانبیاء ﷺ کی دیگر انبیاء پر فضیلت	144
آپ ﷺ کا خاندان	147
ازواج مطہرات	147
صاحبزادے	148
صاحبزادیاں	148
آپ کے چچے	148
پھوپھیاں	148
آپ ﷺ کی شان قرآن کی زبانی	149
الفرق بین الحبیب والخلیل	150
سراج منیر سے تشبیہ دی نہ کہ آفتاب و ماہتاب سے..... کیوں؟	153
بت سے آپ ﷺ کی صداقت کی آواز	153
جنگل سے آپ کی صداقت کی غیبی آواز	154
ایک کاہن جن کا خواب میں آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبر دینا	154
حضرت رافع بن عمیرؓ کا جنات کی رہنمائی سے قبول اسلام	155
حلیہ مبارک	157
سرکار ﷺ کا چہرۂ انور شمس و قمر سے بھی زیادہ حسین تھا	158
آپ ﷺ کا حسن و جمال	160
حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ	160
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	160
حب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم	161
حب آل النبی (ذریعۂ نجات)	161
معجزات	162
۱) کھانے میں برکت	162
۲) بارش کا اترنا	162
۳) ستونِ حنانہ کا واقعہ	163
۴) مردہ گوہ کا گواہی دینا	163
۵) اشجار کا گواہی دینا	163
۶) کھجور کے خوشہ کی گواہی	164
۷) بھیڑیے کا عجیب واقعہ	165
۸) اشجار کا سلام کرنا	165
۹) براق کا پسینہ سے شرابور ہونا	166
۱۰) ٹہنی کا تلوار بننا	166
۱۱) بوقت ولادت پورا گھر منور ہو گیا	166
۱۲) ٹوٹی ہوئی ٹانگ کا جڑ جانا	167
۱۳) انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹنا	168
۱۴۔۱۶) ایک ہی سفر میں تین معجزات	168
آپ ﷺ کی عظمت و مرتبہ	172
بیت المقدس میں آپ ﷺ کی امامت کا مقصود	173
رحمت اللعالمین	173
طائف کا واقعہ	173
صفاتِ حمیدہ میں لوگوں سے بلند و برتر	174
آپ کا پسینہ عطر سے بھی بڑھ کر	174
اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت پر انعام و اجر	175
آیات	175
احادیث	176
معصیت رسول پر عتاب	177
آیات	177
احادیث	178

عنوانات	صفحہ
اللہ تعالیٰ کا فرمان..... میرا نبی سچا ہے (قصہ بوڑھے محدث یحییٰ بن اکثم کا)	179
صفات ومراتب	181
حضرت آدم وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام پر حضور ﷺ کی فضیلت	184
حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ آپ نے ہر نبی کو کوئی فضیلت بخشی اور مجھے.....؟	185
اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا اور گھر والوں کا ہاتھ بٹانا	186
شب معراج کا مفصل واقعہ	187
قبل از ولادت آثار عظمت	190
بوقت ولادت عجیب انکشافات	191
قصہ ایک یہودی کا (شرق وغرب میں سرکار ﷺ کا چرچا)	191
ناف بریدہ وختنہ کردہ:	193
آلائشوں سے پاک صاف ستھری ولادت	193
سارا گھر نور سے منور ستاروں کا سلام عظمت	193
ترک سنت کی سزا	194
عیسیٰ علیہ السلام کا قوم کو حضور علیہ السلام کے اوصاف بتانا اور تعریف کرنا	194
ملک الموت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر	196
انتقال پُر ملال	198
حضور علیہ السلام کی وفات پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا شدت غم	200
حضرت انس وغیرہ کا غم	201
روضۂ اقدس پر فرشتوں کا نزول	201
آپ ﷺ کی وفات کا مجمل خاکہ	203
شہادت	203
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت	204
رحلت:	204
غسل:	204
غسل دینے والے حضرات	204
تکفین:	205
نماز جنازہ	205
نمازہ جنازہ کا طریقہ	205
تدفین:	205
قبر مبارک	205
حضور ﷺ کی مکی ومدنی زندگی کا مجمل خاکہ	206
مکی زندگی	206
اسلام لانے والے اس سال مندرجہ ذیل ہیں	206
مشہور غزوات	208
مدنی زندگی	209
شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	211
شفاعت کو اختیار کرنا	213
بذریعہ شفاعت جہنم سے نکلنے کی درجہ بندی	214
نیک مسلمان کا اپنے گناہ گار ساتھیوں کی شفاعت کرنا	214
شفاعت سے محرومی حوض کوثر پر..... کس کی؟	216
آپ ﷺ کی مملوکہ اور زیر استعمال اشیاء کے نام	217

عنوانات	صفحہ
آپ کے گھوڑوں کے نام (جو کہ سات تھے)	217
وہ اونٹنیاں جن پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری فرمائی	217
جن اونٹنیوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا	218
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کے نام (جو کہ دس تھیں)	218
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈھالوں کے نام	218
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہوں کے نام	218
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خودوں کے نام	218
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ کا نام	218
خچروں کے نام	2108
گدھوں کا بیان	219
آپ ﷺ کی تلواروں کے نام	219
لباس	219
مؤذنینِ رسول اللہ ﷺ	219
حضور علیہ السلام کی بعض عادات مبارکہ	220
چلنا، دیکھنا وغیرہ	220
آپ ﷺ کی گفتگو	220
اشارے اور خوشی وغصہ	221
گھر میں تشریف آوری اور مشغولیات	222
گھر سے باہر کی مشغولیات	222
نشست وبرخاست	223
ہم مجلسوں کے ساتھ طرز ورویہ	224
خاموشی	226
بھوک کی وجہ سے آپ کا پیٹھ کر نماز پڑھنا	227
نبی ﷺ کے گھر بھوک اور چولہا نہ جلنا	227
حوضِ کوثر	228
اس کے مستحقین	229
شجرۂ نسب سیدنا محمد ﷺ	230
(۱) باعتبار "اب" کے	230
(۲) باعتبار "اُم" کے	231
حضور علیہ السلام کی سیرت نہ اپنانے پر اظہار افسوس	232
سلام	234
آمد	234
اشعار سیرت	236
حُبِّ رسول ﷺ میں ڈوبے شخص کے سحر انگیز اشعار جو آج بھی حجرۂ مبارکہ کے باہر نقش ہیں	238
حبِ رسول ﷺ پر جنت کا وعدہ	240

توحید

باری تعالیٰ کی

عظمت، قدرت، احسان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم!

زمین وآسمان (وغیرہ) میں غور وفکر (قرآن کی روشنی میں)

(۱) اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ O الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحَانَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ O [1]

''بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے باری باری آنے جانے میں ان عقل والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور کرتے ہیں۔ (اور انہیں دیکھ کر بول اٹھتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار! آپ نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ آپ پاک ہیں۔ پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے''۔

(۲) اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ O وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ O وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ O وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ O [2]

''تو کیا یہ لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ انہیں کیسے پیدا کیا گیا۔ اور آسمانوں کو انہیں کیسے بلند

---

[1] سورۃ آل عمران (۱۹۰، ۱۹۱)

[2] سورۃ الغاشیہ (۱۷-۲۰)

کیا گیا۔اور پہاڑوں کو انہیں کس طرح گاڑا گیا۔اور زمین کو کہ اسے کیسے بچھایا گیا"۔

(۳)وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا وَّمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ. [۱]

"اور وہی ذات ہے جس نے یہ زمین پھیلائی اس میں پہاڑ اور دریا بنائے۔اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے پیدا کئے۔وہ دن کو رات کی چادر اوڑھا دیتا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ ان ساری باتوں میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔جو غور و فکر کریں"۔

(۴) هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ O یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ وَالنَّخِیْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ. [۲]

"وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جس سے تمہیں پینے کی چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔اور اسی سے وہ درخت اُگتے ہیں۔جن میں تم مویشیوں کو چراتے ہو۔اسی سے اللہ تمہارے لئے کھیتیاں،زیتون،کھجور کے درخت،انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ ان سب باتوں میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔جو سوچتے سمجھتے ہیں"۔

(۵) وَفِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ. [۳]

"اور خود تمہارے اپنے وجود میں بھی! کیا پھر بھی تمہیں دکھائی نہیں دیتا"۔

(۶) اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی. [۴]

---

[۱] سورۃ الرعد (۳)

[۲] سورۃ النحل (۱۰،۱۱)

[۳] سورۃ الذاریات (۲۱)

[۴] سورۃ الروم (۸)

''بھلا کیا انہوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا؟ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان پائی جانے والی چیزوں کو بغیر کسی برحق مقصد کے اور کوئی میعاد مقرر کئے بغیر پیدا نہیں کیا''۔

رزق سے متعلق مضامین

ا۔ رزق کوشش سے نہیں، مقدر سے ملتا ہے:

(۱) اِنَّ رَبَّکَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ اِنَّهٗ کَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا ۝ [۱]

''بلاشبہ تیرا رب جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دیتا ہے اور وہی تنگی کر دیتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے دیکھتا ہے''۔

(۲) وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ. [۲]

''اور تمہارا رزق اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں ہے''۔

(۳) عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اُسَیْدٍ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "یَدْخُلُ الْمَلَکُ عَلَی النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِی الرَّحِمِ بِاَرْبَعِیْنَ اَوْ خَمْسَةٍ وَاَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ فَیُکْتَبَانِ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَذَکَرٌ اَوْ اُنْثٰی فَیُکْتَبَانِ وَیُکْتَبُ عَمَلُهٗ وَاَثَرُهٗ وَاَجَلُهٗ وَرِزْقُهٗ ثُمَّ تُطْوَی الصُّحُفُ فَلَا یُزَادُ فِیْهَا وَلَا یُنْقَصُ". [۳]

---

[۱] سورۃ الاسراء (۳۰)

[۲] سورۃ الذاریات (۲۲)

[۳] صحیح مسلم (۳۵/۸)، رقم (۶۹۵)

''حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نطفہ رحم مادر میں استقرار پکڑتا ہے تو چالیس یا پینتالیس دن بعد ایک فرشتہ اس نطفہ کے پاس آ کر کہتا ہے یا اللہ یہ بد بخت یا نیک بخت؟ چنانچہ لکھ دیا جاتا ہے وہ کہتا ہے اے اللہ کیا یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ چنانچہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا عمل اور اس کی عمر اور رزق بھی لکھ دیا جاتا ہے پھر صحیفوں کو بند کر دیا جاتا ہے اور اس میں کمی کی جاتی ہے نہ زیادتی''۔

۲۔ مقدر کا رزق مل کر رہتا ہے:

(۱) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ. [1]

''اور کوئی جاندار روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو اور وہ ہر ایک کی زیادہ رہنے کی جگہ کو اور چند روزہ رہنے کی جگہ جانتا ہے۔ سب چیزیں کتاب مبین میں ہیں''۔

(۲) عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ. [2]

''حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ رزق بندہ کو اس طرح تلاش کرتا ہے جس طرح اس کی موت اسے تلاش کرتی ہے''۔

۳۔ رزق کیلئے کسی اور کے سامنے نہ جھکو اور نہ ہاتھ پھیلاؤ

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَقُوْلُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ

---

[1] سورۃ ہود (۶)

[2] صحیح ابن حبان (۳۱/۸)، رقم (۳۲۳۸)

غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ [1] (وَفِي رِوَايَةٍ: لَا تَبَاعَدْ مِنِّيْ فَاَمْلَأَ قَلْبَكَ فَقْرًا وَاَمْلَأَ يَدَيْكَ شُغْلًا [2])

"حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں: اے آدم کی اولاد! تم میری عبادت کے لئے اپنے وقت کو فارغ کردو میں تمہارے سینے کے برتن کو غنا سے بھردوں گا۔ اور تمہارے لئے فقر کے دروازے کو بند کردوں گا۔ اور اگر تو نے اس طرح نہ کیا تو میں تمہارے وقت کو مشغولیت سے بھردوں گا۔ اور نہ ہی فقر کی راہیں بند کروں گا۔ (ایک روایت میں ہے کہ مجھ سے دوری مت اختیار کرنا ورنہ تمہارے دل کو فقر سے بھردوں گا اور تمہیں مشغول کردوں گا)"۔

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ اَوْ اٰجِلٍ [3] (وَفِي رِوَايَةٍ: وَاِنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ يُوْشِكُ اَنْ يَّسُدَّ اللّٰهُ فَاقَتَهٗ [4])

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر فاقہ آئے اور وہ اسے لوگوں کے سامنے ظاہر کرے تو اس کا فاقہ دور نہیں کیا جائے گا۔ اور جسے فاقہ آئے اور وہ اسے اللہ کے سامنے پیش کرے تو اللہ تعالیٰ فوراً یا کچھ دیر بعد اس کے رزق کا ضرور بندوبست فرماتے ہیں۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ اپنے فاقہ کو اللہ کے سامنے پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جلد ہی اُس کے فاقہ کو دور فرما

---

[1] صحیح ابن حبان (۱۱۹/۲) برقم (۳۹۳)
[2] المستدرک للحاکم (۳۶۲/۴) برقم (۷۹۲۶)
[3] سنن الترمذی (۵۶۳/۴) برقم (۲۳۲۶)
[4] مسند البزار (۲۵۱/۱) برقم (۱۴۵۸)

دیتے ہیں)"۔

(۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَفْتَحُ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهٖ بَابَ مَسْأَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بَابَ فَقْرٍ۔ [1]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان جب بھی اپنے لئے سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ جل شانہ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتے ہیں"۔

از پیدائش تا جوانی.....احساناتِ خداوندی

(پھر جوان کی نافرمانی اور خدا کی اس پر مہربانی)

یَا ابْنَ آدَمَ مَا اَنْصَفْتَنِیْ خَلَقْتُكَ وَلَمْ تَكُ شَیْئًا وَجَعَلْتُكَ بَشَرًا سَوِیًّا خَلَقْتُكَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِیْنٍ فَجَعَلْتُكَ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَكِیْنٍ ثُمَّ خَلَقْتُ النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْتُ الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْتُ الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْتُ الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْتُكَ خَلْقًا اٰخَرَ۔

یَا ابْنَ آدَمَ هَلْ یَقْدِرُ عَلٰی ذَالِكَ غَیْرِیْ ثُمَّ خَفَّفْتُ ثِقْلَكَ عَلٰی اُمِّكَ حَتّٰی لَا تَتَبَرَّمَ بِكَ وَلَا تَتَاَذّٰی ثُمَّ اَوْحَیْتُ اِلَی الْاَمْعَاءِ اَنْ اِتَّسِعِیْ وَاِلَی الْجَوَارِحِ اَنْ تَفَرَّقِیْ فَاتَّسَعَتِ الْاَمْعَاءُ مِنْ بَعْدِ ضِیْقِهَا وَتَفَرَّقَتِ الْجَوَارِحُ مِنْ بَعْدِ تَشَبُّكِهَا ثُمَّ اَوْحَیْتُ اِلَی الْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِالْاَرْحَامِ اَنْ یُّخْرِجَكَ مِنْ بَطْنِ اُمِّكَ فَاسْتَخْلَصَكَ عَلٰی رِیْشَةٍ مِنْ جَنَاحِهٖ فَاطَّلَعْتُ

---

[1] مسند احمد بن حنبل (۴۱۸/۲) رقم (۹۴۶۱) واسنادہ قوی

عَلَيْکَ فَاِذَا اَنْتَ خَلْقٌ ضَعِيْفٌ لَيْسَ لَکَ سِنٌّ يَقْطَعُ وَلَا ضِرْسٌ يَطْحَنُ فَاسْتَخْلَصْتُ لَکَ فِيْ صَدْرِ اُمِّکَ عِرْقًا يُدِرُّ لَبَنًا بَارِدًا فِي الصَّيْفِ حَارًّا فِي الشِّتَاءِ وَاسْتَخْلَصْتُهُ لَکَ مِنْ بَيْنِ جِلْدٍ وَلَحْمٍ وَدَمٍ وَعُرُوْقٍ ثُمَّ قَذَفْتُ لَکَ فِيْ قَلْبِ وَالِدِکَ الرَّحْمَةَ وَفِيْ قَلْبِ اُمِّکَ التَّحَنُّنَ فَهُمَا يَکُدَّانِ عَلَيْکَ وَيَجْهَدَانِ وَيُرَبِّيَانِکَ وَيُغَذِّيَانِکَ وَلَا يَنَامَانِ حَتّٰى يُنَوِّمَانِکَ.

يَا ابْنَ آدَمَ اَنَا فَعَلْتُ ذَالِکَ بِکَ لَا لِشَيْءٍ اِسْتَاْهَلْتُ بِهٖ مِنِّيْ وَلَا لِحَاجَةٍ اِسْتَعَنْتُ بِکَ عَلٰى قَضَائِهَا.

يَا ابْنَ آدَمَ فَلَمَّا قَطَعَ سِنُّکَ وَطَحَنَ ضِرْسُکَ اَطْعَمْتُکَ فَاکِهَةَ الصَّيْفِ عَصَيْتَنِيْ فَادْعُنِيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ وَاسْتَغْفِرْنِيْ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ. [1]

"اے آدم کے بیٹے تو نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا میں نے تجھے اس حالت میں پیدا کیا کہ تو کچھ بھی نہ تھا اور میں نے تجھے ایک معتدل آدمی بنایا اور میں نے تجھے گارے سے پیدا کیا پھر میں نے تجھے ایک محفوظ جگہ میں نطفہ بنایا پھر نطفہ کو خون کا جما ہوا لوتھڑا بنایا پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا بنایا پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیوں کا ڈھانچہ بنایا پھر ان ہڈیوں کو گوشت پہنایا پھر میں نے تجھے ایسی اٹھان دی کہ تو ایک دوسری مخلوق بن کر اٹھ کھڑا ہوا، اے آدم کے بیٹے کیا میرے علاوہ کوئی اس پر قادر ہے پھر میں نے تیرے بوجھ کو تیری ماں کے لئے ہلکا کر دیا حتیٰ کہ وہ تجھ سے اُکتاتی نہیں تھی اور نہ ہی وہ تکلیف محسوس کرتی تھی۔ پھر میں نے آنتوں کو حکم دیا کہ تم کشادہ ہو جاؤ اور جوارح (کام کرنے والے اعضاء) کو حکم دیا کہ تم بکھر جاؤ (علیحدہ علیحدہ ہو جاؤ) چنانچہ آنتیں اپنی تنگی کے باوجود کھل گئیں اور جوارح آپس میں گتھ متھ ہونے کے باوجود جدا ہو گئے پھر میں نے اس فرشتے کو حکم دیا جس کو رحموں

[1] حلیۃ الاولیاء: ۳۹۹/۱۰، الدر المنثور: ۴۲۰/۸

پر مقرر کیا گیا ہے کہ وہ تمہیں تمہاری ماں کے پیٹ سے نکالے چنانچہ اس نے تجھے اپنے بازو کے ایک پر کے ذریعے خلاصی دلائی۔ پھر میں نے تیرے حال پر نظر کی تو تُو ایک کمزور مخلوق تھا، تیرے دانت نہ تھے کہ کاٹ سکتا اور نہ ڈاڑھ تھی کہ کوئی چیز پیس سکتا پھر میں نے تیری ماں کی چھاتی پر ایک چشمہ جاری کیا جس سے گرمیوں میں ٹھنڈا دودھ نکلتا تھا اور سردیوں میں گرم اور یہ چشمہ میں نے کھال گوشت خون اور پسینوں کے درمیان جاری کیا پھر میں نے تیرے باپ کے دل میں تیرے لئے رحمت (شفقت) ڈالی اور تیری ماں کے دل میں محبت وترس ڈالا پھر وہ دونوں تیرے کام میں لگ گئے اور مشقت میں پڑ گئے اور تیری پرورش کرنے لگے اور تجھے (قسم قسم کی) غذا دینے لگے اور جب تک تجھے نہ سلاتے تھے خود نہ سوتے تھے اے آدم کے بیٹے میں نے یہ سب کچھ تیرے ساتھ اس لیے نہیں کیا کہ میں اس کے ذریعے تجھ سے مانوسیت حاصل کرسکوں اور نہ ہی کسی ایسی ضرورت کیلئے کہ جس کو پورا کرنے کیلئے تجھ سے مدد طلب کروں۔ اے آدم کے بیٹے جب تیرے دانتوں نے کاٹنا شروع کیا اور تیری ڈاڑھ نے پیسنا شروع کیا تو میں نے تجھے گرمی کے پھل کھلائے (اس کے بدلے میں) تو نے میری نافرمانی کی، پھر بھی تو مجھے ہی پکار کیونکہ میں ہی قبول کرنے والا زیادہ قریب ہوں اور مجھ سے مغفرت طلب کر کیونکہ میں ہی معاف کرنے والا بڑا مہربان ہوں"۔

اطاعت پر برکت اور معصیت پر لعنت وغضب

(3)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِنِّیْ اِذَا اُطِعْتُ رَضِیْتُ وَاِذَا رَضِیْتُ بَارَکْتُ وَلَیْسَ لِبَرَکَتِیْ النِّهَایَةُ وَاِنِّیْ اِذَا عُصِیْتُ غَضِبْتُ وَاِذَا غَضِبْتُ لَعَنْتُ وَاِنَّ اللَّعْنَةَ تَبْلُغُ مِنِّیْ الْوُلْدَ السَّابِعَ. [1]

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک جب میری فرمانبرداری کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں تو برکت عطا کرتا ہوں اور میری طرف سے عطا کی جاتے

---

[1] ۱۔ اخرجہ الاصبہانی باسنادہ فی "حلیۃ الاولیاء" (۴/۴۱)
۲۔ والامام احمد بن حنبل باسنادہ فی "الزہد" (۱/۵۲)
۳۔ والسیوطی عن احمد فی "الدر المنثور" (۵/۴۳۰) ..... واللفظ للاول

والی برکت کی کوئی انتہا نہیں ہوتی، اور بے شک جب میری نافرمانی کی جاتی ہے تو میں ناراض ہوتا ہوں اور جب میں ناراض ہوتا ہوں تو لعنت برساتا ہوں، اور میری طرف سے برسائی جانے والی لعنت سات پشتوں تک پہنچتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بلانا اور بندے کا منہ موڑنا

حدیث قدسی: یَا ابْنَ اٰدَمَ! اَمَرْتُکَ فَتَوَلَّیْتَ وَنَهَیْتُکَ فَتَمَادَیْتَ وَسَتَرْتُ عَلَیْکَ فَتَجَرَّأْتَ وَاَعْرَضْتُ عَنْکَ فَمَا بَالَیْتَ. یَا مَنْ! اِذَا مَرِضَ شَکٰی وَبَکٰی وَاِذَا عَفٰی تَمَرَّدَ وَعَصٰی. یَا مَنْ! اِذَا دَعَاهُ الْعَبِیْدُ عَدَا وَلَبّٰی وَاِذَا دَعَا الْجَلِیْلُ اَعْرَضَ وَنَاٰی اِنْ سَئَلْتَنِیْ اَعْطَیْتُکَ وَاِنْ دَعَوْتَنِیْ اَجَبْتُکَ وَاِنْ مَرِضْتَ شَفَیْتُکَ وَاِنْ سَلِمْتَ رَزَقْتُکَ وَاِنْ اَقْبَلْتَ قَبِلْتُکَ وَاِنْ تُبْتَ غَفَرْتُ لَکَ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ.[1]

اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھے حکم دیا، تو تُو نے پیٹھ پھیر لی اور میں نے تجھے روکا (بعض کام کرنے سے) تو تُو ڈٹا رہا اور میں نے تیری پردہ پوشی کی تو تُو جری ہو گیا۔ اور میں نے تجھ سے اعراض کیا تو تُو نے کچھ پرواہ نہ کی۔ اے وہ شخص! جب بیمار ہو جائے تو شکایت کرتا ہے اور رونے لگتا ہے اور جب تندرست ہو جائے تو سرکش بن جاتا ہے اور نافرمانی کرنے لگتا ہے۔ اے وہ شخص! جب بندے اس کو پکاریں تو وہ دوڑتا ہے اور لبیک کہنے لگتا ہے، اور جب رب جلیل اسے پکارے تو بے رُخی اختیار کرتا ہے اور دور ہو جاتا ہے، اگر تُو مجھ سے مانگے گا تو عطا کروں گا اور اگر تُو مجھ سے دعا کرے گا تو میں تیری دعا کو قبول کروں گا، اور اگر تو بیمار ہو تو میں تجھے شفا دوں گا، اور اگر تو صحیح سالم رہے تو میں تجھے رزق عطا کروں گا اور اگر تو میری طرف آئے گا تو میں تجھے قبول کروں گا اور اگر تو توبہ کرے گا تو میں تیری بخشش کروں گا اور

---

[1] اورده السیوطی فی "جامع الاحادیث" (۱۹۱/۲۳)
وعلی المتقی فی "کنز العمال" (۹۴۰/۱۵): کلاهما عن الدیلمی وفی اسناده ضعف

میں توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں۔

قدرتِ خداوندی (مقدور بھر نفع ومضرت)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: يَا غُلَامُ! اِنِّيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ۔[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے میں تجھے چند باتیں سکھلاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائیں گے۔ تو اللہ کے احکامات کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ جب تجھے کچھ مانگنا ہو تو اللہ سے مانگ اور جب تجھے مدد چاہیے ہو تو اللہ سے مدد مانگ اور تو اس بات کا یقین رکھ کہ بے شک ساری اُمت اگر جمع ہو جائے اس بات پر کہ وہ تجھے ذرہ برابر نفع پہنچائیں تو وہ تجھے نفع نہیں پہنچا سکتے مگر اتنا ہی جو اللہ نے تیرے لیے مقدر میں لکھ دیا اور اگر وہ سب جمع ہو کر تجھے ذرہ برابر بھی نقصان پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے نقصان نہ پہنچائیں گے مگر اتنا ہی جتنا نقصان اللہ نے تیرے مقدر میں لکھ دیا۔ تقدیر کی قلمیں اٹھالی گئیں اور صحیفے خشک ہو چکے۔

---

[1] سنن الترمذی (۴/ ۶۶۷)، رقم (۲۵۱۶) وقال: ہذا حدیث حسن صحیح

عظمتِ باری تعالیٰ (ایک بدو کی دعا)

يَـا مَـنْ لَا تَـرَاهُ الْـعُيُـوْنُ وَلَا تُـخَـالِـطُـهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُـهُ الْـوَاصِـفُـوْنَ وَلَا تُـغَيِّـرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ مَثَـاقِيْـلَ الْـجِبَالِ وَمَكَائِيْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْـجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ الَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُـوَارِىْ مِـنْـهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَّا فِىْ قَعْرِهٖ وَلَا جَبَلٌ مَّا فِىْ وَعْرِهٖ. [1]

وہ ذات آنکھیں جسے دیکھ نہیں سکتیں اور وہم وگمان اس کو پا نہیں سکتے اور تعریف بیان کرنے والے اس کی تعریف بیان نہیں کر سکتے اور زمانہ کے نئے پیش آنے والے واقعات اس میں تبدیلی نہیں لا سکتے اور گردشِ زمانہ کا اسے کوئی خوف نہیں وہ پہاڑوں کے اوزان کو جانتا ہے اور سمندروں کے پانی کی مقدار سے واقف ہے اور وہ بارش کے قطروں کی تعداد اور درختوں کے پتوں کی تعداد کو بھی جانتا ہے، اور ان چیزوں کی تعداد سے بھی واقف ہے جن پر رات کی تاریکی چھا جاتی ہے، اور ان چیزوں کی تعداد کو بھی جانتا ہے جن کو دن کی روشنی منور کر دیتی ہے اور نہ تو اس سے کوئی آسمان کسی آسمان کو چھپا سکتا ہے اور نہ کوئی زمین کسی زمین کو اس سے چھپا سکتی ہے اور نہ سمندر اس چیز کو چھپا سکتا ہے جو اس کی گہرائی میں ہے اور نہ پہاڑ اس چیز کو چھپا سکتا ہے جو اس کی سخت چٹانوں میں ہے۔

اللہ کی محبت کی علامت

عَلَامَةُ الْـمَـحَبَّةِ اَنْ يَّـكُـوْنَ (اَىِ الْـعَبْـدُ) دَائِمَ التَّفْكِيْرِ وَكَثِيْرَ الْـخَلْوَةِ وَدَائِـمَ الـصَّـمْـتِ وَلَا يُبْصِرُ اِذَا نَظَرَ وَلَا يَسْمَعُ اِذَا

---

[1] المعجم الأوسط للطبراني (١٧٢/٩)، رقم (٩٤٤٨)، وقال الهيثمي فيه، رجاله رجال الصحيح غير عبدالله بن محمد أبي عبدالرحمن الأذرمي وهو ثقة

نُوْدِیَ وَلَا یَحْزَنُ اِذَا اُصِیْبَ وَلَا یَفْرَحُ اِذَا اَصَابَ وَلَا یَخْشٰی اَحَدًا وَلَا یَرْجُوْهُ۔ [1]

اللہ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بندہ ہمیشہ غور وفکر میں رہنے والا ہو۔ اور زیادہ خلوت نشیں ہو، اور ہمیشہ خاموشی اختیار کرنے والا ہو، اور وہ کسی چیز میں غور وفکر نہیں کرتا جب کسی چیز پر اس کی نظر پڑتی ہے اور وہ کسی (غیر اللہ کی آواز) کی طرف کان نہیں لگاتا جب اسے پکارا جاتا ہے اور غمگین نہیں ہوتا جب اسے مصیبت پہنچائی جائے اور وہ خوش نہ ہو جب وہ کسی چیز کو پالے اور نہ وہ کسی سے ڈرتا ہو اور نہ کسی سے اُمید رکھتا ہو"۔

سارے اللہ کے محتاج اور اس کے خزانے لامحدود

حدیث قدسی: یَا عِبَادِیْ! اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُهٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا، یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِکُمْ۔ یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُهٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ۔ وفی روایۃ: کُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَیْتُهٗ فَمَنْ عَلِمَ مِنْکُمْ اَنِّیْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلَی الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ غَفَرْتُ لَهٗ۔

یَا عِبَادِیْ! اِنَّکُمْ تُخْطِؤُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ۔ یَا عِبَادِیْ! اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ۔

یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ، وَفِیْ رِوَایَةٍ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذَالِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا۔ (وفی روایۃ: جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ)

---

[1] مدارک التنزیل للنسفی (۱/۱۵۵)

يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَالِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا، (وفی روایۃٍ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ)

يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذَالِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ۔

يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذَالِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔[1]

اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان حرام کیا ہے لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں۔ لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں، لہٰذا مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب برہنہ ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس عطا کروں گا۔ اور ایک روایت میں ہے، تم سب گنہگار ہو سوائے اس کے جس کو میں عافیت عطا کروں، لہٰذا تم میں سے جس نے اس بات کو یقین سے جان لیا کہ میں مغفرت پر قدرت والا ہوں، پھر اس شخص نے مجھ سے بخشش مانگی تو میں اس کی بخشش کروں گا۔

اے میرے بندو! تم سب رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں لہٰذا مجھ سے بخشش طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے

---

[1] انظر لہ: صحیح مسلم (۱۶/۸)، رقم (۶۷۳۷) وسنن الترمذی (۶۵۶/۴)، رقم (۲۴۹۵)

میرے بندو! تم ہرگز مجھے نقصان پہنچانے کی حد کو نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نقصان پہنچاؤ، اور نہ ہرگز تم مجھے نفع دینے کی طاقت کو پہنچ سکتے ہو کہ پھر تم مجھے نفع پہنچاؤ۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور بعد میں آنے والے اور تم میں سے انسان اور تم میں سے جنات اور تم میں سے زندہ لوگ اور تم میں سے وہ لوگ جو مر چکے ہیں اور تمہارے معزز قسم کے لوگ اور تمہارے رذیل قسم کے لوگ، سب ایسے شخص کی طرح ہو جائیں، جس کے دل میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کا ڈر ہو تو یہ بات میری بادشاہت میں ذرہ برابر (اور ایک روایت میں ہے کہ مچھر کے پر کے برابر) بھی اضافہ نہیں کر سکتی۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور بعد میں آنے والے اور تم میں سے انسان اور جنات اور تم میں سے زندہ اور تمہارے مردہ لوگ اور تمہارے معزز اور تمہارے کم درجہ کے لوگ، یہ سب اس ایک شخص کی طرح ہو جائیں، جو تم میں سب سے نافرمان دل والا ہے، تو یہ چیز میری بادشاہت میں کچھ بھی (اور ایک روایت میں ہے کہ مچھر کے پر کے برابر بھی) کمی نہیں کر سکتی۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور انسان و جنات اور تمہارے زندہ و مردہ اور تمہارے معزز و ذلیل سب ایک کھلے میدان میں کھڑے ہو جائیں اور پھر مجھ سے مانگیں پھر میں ہر انسان کو اس کی مانگی ہوئی چیز عطا کر دوں تو یہ اس میں جو میرے پاس ہے (یعنی میرے خزانے) ان میں کچھ کمی نہ کرے گی مگر اتنی کمی جتنی کہ سوئی (سمندر میں) کمی کرتی ہے جب کہ اس کو سمندر میں ڈالا جائے (پھر اسے نکال لیا جائے)۔

اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہی ہیں جن کو میں تمہارے لیے شمار کر رہا ہوں۔ پھر تمہیں ان اعمال کا پورا پورا بدلہ عطا کروں گا۔ لہٰذا جو شخص نیک عمل کرنے کو پالے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو شخص اس کے علاوہ کو (یعنی کسی برے عمل کے کرنے کو) پالے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

عرش وکرسی کی وسعت کا اندازہ (وسع کرسیہ، الخ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ عرش کی وسعت کا اندازہ صرف اس کو پیدا کرنے والا ہی کرسکتا ہے، یہ تمام آسمان وزمین اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں اس حلقہ کی مثل ہیں جو کسی وسیع صحرا میں واقع ہو۔[1]

عرش کی اونچائی

اَلْعَرْشُ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ وَاِنَّ مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ نَظَرَ اِلَيْهِ وَاِلٰى عَظَمَتِهٖ فَاَوْحٰى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ اَنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ فِيْكَ قُوَّةَ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لِكُلِّ مَلَكٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَنَاحٍ فَطِرْ فَطَارَ الْمَلَكُ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْقُوَّةِ وَالْاَجْنِحَةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَطِيْرَ فَوَقَفَ فَنَظَرَ فَكَاَنَّهٗ لَمْ يَسِرْ۔[2]

عرش سرخ یاقوت سے بنا ہوا ہے اور بے شک فرشتوں میں سے ایک فرشتے نے اس عرش کی طرف اور اس کی عظمت کی طرف دیکھا تو اللہ عزوجل نے اس فرشتے کی طرف یہ حکم بھیجا کہ میں نے تجھ میں ستر ہزار فرشتوں کی طاقت رکھی ہے، ہر فرشتے کے ستر ہزار پَر ہیں، پس تو اُڑ، تو وہ فرشتہ اڑا، اپنی تمام تر قوت اور پردوں کے ساتھ، جتنا اللہ نے اس کے اڑنے کو چاہا، پھر وہ ٹھہرا پھر اس نے دیکھا تو گویا کہ وہ کچھ چلا ہی نہیں (یعنی اس نے کچھ مسافت طے ہی نہیں کی)

اٹھارہ ہزار عالم

اللہ تعالیٰ کے اٹھارہ ہزار (۱۸،۰۰۰) جہاں ہیں، دنیا ان میں سے ایک جہاں

---

[1] تفسیر ابن کثیر (۱/۶۸۰)

[2] الدر المنثور للسیوطی (۴/۳۳۵)

ہے، اللہ تعالیٰ نے اس زمین میں یاجوج ماجوج، شیاطین، جن اور انس کے علاوہ ایک ہزار مخلوق پیدا کی ہے، ۴۰۰ خشکی پر اور چھ سو سمندر میں ہے۔[1]

قوم عمالقہ اور جبابرہ

ایک دانت کا وزن

حضرت ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خراسان میں ایک قلعہ کی کھدائی ہوئی، اس میں انسانوں کی ایک کھوپڑی دریافت ہوئی جس کے دانتوں میں سے ایک دانت کا وزن ایک منوان سات ستارا کتالیس اونس تھا۔

۴ میل کا قد

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اللہ تعالیٰ سے دعا: ''قوم عاد کا کوئی شخص دکھلا دیں'' سامنے سے پردہ ہٹا، ایک آدمی دکھائی دیا جس کا سر مدینہ میں اور پاؤں ذوالحلیفہ میں یعنی ۴ میل کا قد تھا۔

پھل کا وزن

آیت ادخلوا الارض المقدسة ..... کے تحت ارضِ مقدسہ کی تفسیر میں حضرت ابو مسلمؒ کا قول: اس زمین کی پیداوار کا یہ حال تھا کہ چھ آدمی مل کر انگور کے گچھے کو اور چار آدمی انار کو اور دو آدمی انجیر کو اٹھاتے تھے۔ (اسرار کائنات۔ ص ۱۹۵)

تذل من تشاء (ایک بادشاہ کا زوال)

جَبَلَةُ بْنُ الْاَيْهَمِ اٰخِرُ مُلُوْكِ غَسَّانَ وَكَانَ طُوْلُهٗ اِثْنَىْ عَشَرَ

---

[1] الدر المنثور للسیوطی (۳۴/۱)

شِبْرًا وَاِذَا رَكِبَ مَسَحَ الْاَرْضَ بِقَدَمَيْهِ۔

''جبلۃ بن الایہم غسان کا آخری بادشاہ تھا اور اس کے قد کی لمبائی بارہ بالشت تھی جب وہ سوار ہوتا تو زمین کو اپنے قدموں سے چھو رہا ہوتا تھا''۔

عروج:

۱۔ مَرَّةً خَرَجَ فِیْ مِائَةِ فَارِسٍ مِنْ عَكٍّ وَجَفْنَةَ فَلَمَّا دَنَا اِلَی الْمَنْزِلِ اَلْبَسَهُمْ ثِيَابَ الْوَشْيِ الْمَنْسُوْجَةَ بِالذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَالْحَرِيْرِ الْاَصْفَرِ جَلَّلَ الْخَيْلَ بِجَلَالِ الدِّيْبَاجِ وَطَوَّقَهَا اَطْوَاقَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَبِسَ تَاجَهٗ وَفِيْهِ قُرْطُ مَارِيَةَ (هِیَ زَوْجَةُ مَلِكِ الْعَرَبِ بِالشَّامِ وَكَانَ فِیْ قُرْطَيْهَا دُرَّتَانِ عَجِيْبَتَانِ كَبَيْضَتَيِ الْحَمَامِ لَمْ يُرَ مِثْلُهُمَا۔)

۱) ایک دفعہ وہ قبیلہ عک اور جفنہ کے سو گھڑ سواروں میں نکلا، پھر جب وہ منزل کے قریب پہنچا تو اس نے تمام گھڑ سواروں کو منقش کپڑے جو سرخ سونے اور زرد رنگ کے ریشم سے بنے ہوئے تھے وہ پہنائے، گھوڑوں کو ریشمی جھول پہنائی اور ان کے گلے میں سونے اور چاندی کے ہار پہنائے اور بادشاہ جبلہ نے اپنا تاج پہنا اور اس میں ماریۃ کا موتی بھی تھا۔ (ماریہ شام میں ایک عرب بادشاہ کی بیوی تھی۔ اور اس کی دو بالیوں میں دو عجیب موتی تھے کبوتری کے انڈوں کی طرح۔ ان جیسے موتی دیکھے نہیں گئے)

۲۔ هُوَ قَاعِدٌ عَلٰی سَرِيْرٍ مِنْ قَوَارِيْرَ دَعَا بِسُحَالَةِ الذَّهَبِ فَذَرَّهَا عَلٰی لِحْيَتِهٖ حَتّٰی عَادَ اَصْهَبَ فَاَوْمَاَ اِلٰی وَصِيْفٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبَ مُسْرِعًا فَاِذَا مَوَائِدُ الذَّهَبِ قَدْ نُصِبَتْ بِصَحَائِفِ الْفِضَّةِ فَاَكَلَ فِی الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ثُمَّ جِیْءَ بِطَسْتٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَغَسَلَ فِيْهَا ثُمَّ اَوْمَاَ اِلٰی خَادِمٍ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَذَهَبَ مُسْرِعًا فَسَمِعَ حِسًّا فَاِذَا خَدَمٌ مَعَهٗ كَرَاسِیُّ مُرَصَّعَةٌ

بِالْجَوَاهِرِ فَوُضِعَتْ عَشَرَةٌ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَشَرَةٌ عَنْ يَسَارِهٖ وَاِذَا عَشْرُ جَوَارٍ فِي الشُّعُوْرِ عَلَيْهِنَّ ثِيَابُ الْوَشْيِ مُكَسَّرَاتٍ فِي الْحُلِيِّ يَقْعُدْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَعَدَ مِثْلُهُنَّ عَنْ يَسَارِهٖ وَاِذَا بِجَارِيَةٍ قَدْ خَرَجَتْ كَالشَّمْسِ حُسْنًا وَعَلٰى رَأْسِهَا تَاجٌ عَلَيْهِ طَائِرٌ وَفِيْ يَدِهَا الْيُمْنٰى جَامَةٌ وَفِيْهَا مِسْكٌ وَعَنْبَرٌ فَتِيْتٌ وَفِي يَدِهَا الْيُسْرٰى جَامَةٌ فِيْهَا مَاءُ الْوَرْدِ فَصَفَرَتْ بِالطَّائِرِ فَوَقَعَ فِيْ جَامَةِ مَاءِ الْوَرْدِ فَاضْطَرَبَ فِيْهِ ثُمَّ وَقَعَ فِي جَامَةِ الْمِسْكِ فَتَمَرَّغَ فِيْهِ ثُمَّ طَارَ فَوَقَعَ عَلٰى صَلِيْبٍ فِيْ تَاجِ جَبَلَةَ فَرَفْرَفَ حَتّٰى نَفَضَ مَا فِيْ رِيْشِهٖ عَلَيْهِ وَضَحِكَ جَبَلَةُ مِنْ شِدَّةِ السُّرُوْرِ.

(۲) بادشاہ جبلہ شیشے کے ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا، اس نے سونے کا برادہ منگوایا پھر اس کو اپنی داڑھی پر چھڑکا، یہاں تک کہ داڑھی چمکنے لگی۔ پھر اس نے اپنے سامنے کھڑے خادم کو اشارہ کیا۔ تو وہ جلدی سے گیا۔ پھر اسی وقت سونے کے دسترخوان بچھا دیے گئے، جن پر چاندی کے پیالے رکھے ہوئے تھے وہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے لگا۔ پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا، بادشاہ جبلہ نے اس میں ہاتھ دھوئے۔ اور اپنے دائیں طرف ایک خادم کو اشارہ کیا تو وہ جلدی سے گیا، پھر اس نے ایک آہٹ سنی اسی وقت کئی خدام داخل ہوئے جن کے پاس ایسی کرسیاں تھیں جن میں ہیرے جڑے ہوئے تھے، پھر دس کرسیاں بادشاہ کے دائیں جانب اور دس بادشاہ کے بائیں جانب رکھ دی گئیں اور اسی وقت دس باندیاں لمبے بالوں والیاں داخل ہوئیں جن پر نقش و نگار والے لباس جن میں زیورات جڑے ہوتے ہیں، پھر وہ دس باندیاں بادشاہ کے دائیں جانب بیٹھ گئیں اور انہی کے برابر باندیاں بادشاہ کے بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ اسی وقت ایک باندی نکل کر سامنے آئی، جو سورج کی طرح حسین تھی، اور اس کے سر پر ایک تاج تھا، اس پر ایک پرندہ تھا، اس باندی کے دائیں ہاتھ میں چاندی کا ایک برتن تھا، جس میں مشک اور عنبر کا پاؤڈر تھا۔ اور اس کے بائیں ہاتھ میں

ایک چاندی کا برتن تھا جس میں گلاب کا پانی تھا پھر اس باندی نے پرندے کو آواز دے کر بلایا، تو اس پرندے نے گلاب کے پانی کے برتن میں ایک غوطہ لگایا اور اس میں پھڑ پھڑایا، پھر وہ مشک کے برتن میں لوٹ پوٹ ہوا، اس کے بعد وہ اڑا اور بادشاہ جبلہ کے تاج میں بنی صلیب پر جا کر بیٹھا، پھر وہ پھڑ پھڑایا یہاں تک کہ جو اس پرندے کے پروں میں مشک تھا، وہ اس نے بادشاہ پر جھاڑا اور بادشاہ جبلہ شدتِ خوشی سے ہنسنے لگا۔

زوال:

لِمَنِ الدَّارُ اَقْفَرَتْ بِعُمَانِ　　بَيْنَ اَعْلَى الْيَرْمُوْقِ وَالصَّمَّانِ

کون ہے اس حویلی کا مالک جو عمان مقام میں ویران پڑی ہے جو یرموق اور صمان کی بلند و بالا جگہوں کے درمیان واقع ہے۔

ذَاكَ مَغْنًى لِآلِ جَفْنَةَ فِي الدَّهْرِ　　مَحَلًّا لِحَادِثَاتِ الزَّمَانِ

یہ محل ایک زمانہ اولادِ جفنہ کی قیام گاہ تھا جو آج حوادثاتِ زمانہ کی آماج گاہ بن چکا ہے۔

قَدْ اَرَانِيْ هُنَاكَ دَهْرًا مَكِيْنًا　　عِنْدَ ذِي التَّاجِ مَجْلِسِيْ وَمَكَانِيْ

تحقیق میں نے ایک عرصہ اپنے آپ کو وہاں مرتبہ والا دیکھا ہے تاج والے کے پاس اپنی نشست اور اپنا قیام دیکھا ہے۔

ثَكِلَتْ اُمُّهُمْ وَقَدْ ثَكِلَتْهُمْ　　يَوْمَ حَلُّوْا بِحَادِثِ الْجَوْلَانِ

ان کی ماں روئے اور واقعی ان کی ماں روئی اس دن جس دن وہ لوگ گردشِ زمانہ کی مصیبت میں مبتلا ہوئے۔

وَدَنَا الْفِصْحُ فَالْوَلَائِدُ يَنْظِمْنَ　　سِرَاعًا اُكْلَةَ الْمَرْجَانِ[1]

اور ایسٹر (عیسائیوں کی ایک عید) قریب آ چکی تو بچیاں جلدی سے دال و سبزی کا کھانا تیار کرنے میں مشغول ہو گئیں۔

---

[1] تحفۃ العرب (ص ۱۷۳) عن العقد الفرید ج ۱، ص ۱۰۹۔۱۱۰

بڑی عمر والوں پر اللہ کی رحمت

حدیث قدسی:

اِذَا بَلَغَ عَبْدِیْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً عَافَیْتُهٗ مِنَ الْبَلَایَا الثَّلَاثِ مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَاِذَا بَلَغَ خَمْسِیْنَ سَنَةً حَاسَبْتُهٗ حِسَابًا یَّسِیْرًا وَاِذَا بَلَغَ سِتِّیْنَ سَنَةً حَبَّبْتُ اِلَیْهِ الْاِنَابَةَ وَاِذَا بَلَغَ عَبْدِیْ سَبْعِیْنَ سَنَةً اَحَبَّتْهُ الْمَلَائِکَةُ وَاِذَا بَلَغَ ثَمَانِیْنَ سَنَةً کَتَبْتُ حَسَنَاتِهٖ وَاَلْقَیْتُ سَیِّئَاتِهٖ وَاِذَا بَلَغَ تِسْعِیْنَ سَنَةً قَالَتِ الْمَلَائِکَةُ اَسِیْرُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ فَیُغْفَرُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ وَشُفِّعَ فِیْ اَهْلِهٖ.[1]

جب میرا بندہ چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو میں اس کو تین مصیبتوں سے عافیت عطا فرماتا ہوں، جنون کے مرض سے، برص کی بیماری سے اور کوڑھ کی بیماری سے۔ اور جب میرا بندہ پچاس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو میں اس کا حساب آسان کر دیتا ہوں اور جب میرا بندہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ کی طرف رجوع کرنا اس کے ہاں محبوب بنا دیتا ہوں اور جب میرا بندہ ستر سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور جب میرا بندہ اَسّی سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو میں اس کی نیکیاں لکھنے کا حکم دیتا ہوں اور اس کی برائیاں چھوڑ دینے کا حکم دیتا ہوں۔ اور جب میرا بندہ نوے سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ ''اللہ کا قیدی ہے زمین میں'' پھر اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور اس کی گھر والوں کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔

---

[1] الجامع الکبیر للسیوطی (۱۵۱۳۵) ونوادر الاصول للترمذی (۲/۱۵۵) واسنادہ ضعیف وکنز العمال (۱۵/۶۶۵)

اللہ تعالیٰ کے محبوب کون؟

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ	(بقرہ)	بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ.	(//)	بے شک اللہ کو پسند آتے ہیں توبہ کرنیوالے
وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.	(//)	اور اللہ کو پسند آتے ہیں گندگی سے بچنے والے
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَ.	(آل عمران)	اور اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ثابت قدم رہنے والوں سے۔
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ.	(//)	بیشک اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے توکل والوں سے۔
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ.	(مائدہ)	بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو۔
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ.	(توبہ)	بے شک اللہ کو پسند ہیں تقویٰ والے۔
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ.	(صف)	بے شک اللہ محبت کرتا ہے ان لوگوں کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں قطار (صف) باندھ کر، گویا وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے مبغوض کون؟

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ.	(آل عمران)	اور اللہ کو محبت نہیں ظلم کرنے والوں سے۔
لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ.	(مائدہ)	اور اللہ پسند نہیں کرتے فساد کرنے والوں کو۔
لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ.	(//)	اللہ پسند نہیں کرتا حد سے بڑھنے والوں کو۔
لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ.	(انعام)	اس کو خوش نہیں آتے بے جا خرچ کرنیوالے
لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ.	(الانفال)	اللہ کو خوش نہیں آتے دغاباز۔
لَا يُحِبُّ الْكَافِرِيْنَ.	(روم)	اس کو نہیں اچھے لگتے کافر لوگ۔

لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ. (قصص) اللہ کو نہیں بھاتے اِترانے والے۔

لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ. (لقمان) اللہ کو نہیں بھاتا کوئی دغا باز ناشکرا۔

لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ. (الحج) اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترانے والا برائیاں کرنے والا

اللہ تعالیٰ کی معیت کن کے ساتھ؟

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ. (البقرہ) بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ. (البقرہ) اللہ ساتھ ہے پرہیزگاروں کے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ. (العنکبوت) بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے

اللہ تعالیٰ اولیاء کے ساتھ (واقعہ سفیان ثوریؒ)

ذَكَرَ الشَّيْخُ الصَّفَوِيُّ اَنَّ الْمَنْصُوْرَ بِاللّٰهِ بَلَغَهٗ اَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَنْقِمُ عَلَيْهِ فِيْ عَدَمِ اِقَامَةِ الْحَقِّ فَلَمَّا تَوَجَّهَ الْمَنْصُوْرُ اِلَى الْحَجِّ وَبَلَغَهٗ اَنَّ سُفْيَانَ بِمَكَّةَ اَرْسَلَ جَمَاعَةً اَمَامَهٗ وَقَالَ لَهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمْ سُفْيَانَ فَخُذُوْهُ وَاصْلِبُوْهُ، فَنَصَبُوا الْخَشَبَ لِيَصْلِبُوْا سُفْيَانَ عَلَيْهِ وَكَانَ سُفْيَانُ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَرَأْسُهٗ فِيْ حُجْرِ فُضَيْلِ ابْنِ عَيَاضٍ وَرِجْلَاهُ فِيْ حُجْرِ سُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَقِيْلَ لَهٗ خَوْفًا عَلَيْهِ لَا تُشْمِتْ بِنَا الْاَعْدَاءَ قُمْ فَاخْتَفِ فَقَامَ وَمَضٰى حَتّٰى وَقَفَ بِالْمُلْتَزَمِ وَقَالَ وَرَبِّ هٰذِهِ الْكَعْبَةِ لَا يَدْخُلُهَا الْمَنْصُوْرُ فَكَانَ وَصَلَ اِلَى الْجُحُوْنِ فَزَلِقَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَوَقَعَ عَنْ ظَهْرِهَا وَمَاتَ مِنْ فَوْرِهٖ فَخَرَجَ سُفْيَانُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ.[1]

شیخ صفوی نے یہ واقعہ ذکر کیا ہے کہ (خلیفہ عباسی) منصور باللہ کو یہ بات پہنچی کہ سفیان ثوری نے اس پر عیب لگایا حق کو قائم نہ کرنے کے بارے میں۔ پھر جب منصور حج کے ارادے

[1] السیرۃ الحلبیہ (۲۹۶/۱)

سے چلا اور اس کو یہ خبر ملی کہ سفیان مکہ مکرمہ میں ہے تو اس نے ایک جماعت کو اپنے آگے بھیج دیا اور ان سے کہا تم جہاں سفیان کو پاؤ اسے پکڑ لو، اور سولی دے دو، تو اس جماعت نے جا کر ایک لکڑی گاڑی تا کہ سفیان کو اس پر سولی دیں۔ اور سفیانؒ مسجد حرام میں تھے، اور ان کا سر فضیل بن عیاض کی گود میں تھا، اور ان کے پاؤں سفیان بن عیینہ کی گود میں تھے، تو حضرت سفیان ثوریؒ سے ان پر (مصیبت پہنچنے) کے خوف کی وجہ سے عرض کیا گیا کہ آپ دشمن کو ہم پر خوش نہ کریں، کھڑے ہو جایئے اور کسی جگہ چھپ جایئے۔ پھر حضرت سفیان ثوریؒ اٹھے اور چل دیے۔ یہاں تک کہ ملتزم پر آ کر ٹھہرے۔ اور کہا اس کعبہ کے رب کی قسم منصور اس میں داخل نہ ہوگا۔ تو منصور جون مقام تک پہنچا تھا کہ اس کی سواری اس سمیت پھسل گئی۔ اور منصور اس سواری کی پشت سے گر پڑا اور اسی وقت مر گیا۔ پھر حضرت سفیان ثوریؒ تشریف لے گئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

ظالم کون؟

يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا. يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا. (الفرقان)

جس دن کاٹ کھائے گا گنہگار اپنے ہاتھوں کو، کہے گا اے کاش! کہ میں نے پکڑا ہوتا رسول کے ساتھ راستہ! اے خرابی میری! کاش کہ نہ پکڑا ہوتا میں نے فلاں کو دوست!

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ.

(الاعراف)

اے ہمارے رب! ظلم کیا ہم نے اپنی جان پر اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور ہو جائیں گے گھاٹے والوں میں سے۔

ارادۂ الٰہی کے سامنے تمام تدابیر ناکام (قصہ تاجر و قتل چور)

جَآءَ فِيْ حَدِيْثِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّجِرُ مِنْ بِلَادِ الشَّامِ

اِلَـى الْـمَدِيْنَةِ وَلَا يَصْحَبُ الْقَوَافِلَ تَوَكُّلًا مِّنْهُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَبَيْنَـا هُـوَ جَـاءٍ عَـنِ الشَّـامِ عَرَضَ لَهُ لِصٌّ عَلٰى فَرَسٍ فَصَاحَ بِـالتَّاجِرِ: قِفْ! فَوَقَفَ التَّاجِرُ وَقَالَ لَهُ شَأْنُكَ بِمَالِ؟ فَقَالَ لَهُ اللِّـصُّ: اَلْـمَـالُ مَالِيْ وَاِنَّمَا اُرِيْدُ نَفْسَكَ. فَقَالَ لَهُ: اَنْظِرْنِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ قَالَ: اِفْعَلْ مَا بَدَالَكَ. فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَرَفَعَ رَأْسَـهُ اِلَـى السَّـمَآءِ يَقُوْلُ: يَاوَدُوْدُ! يَاوَدُوْدُ! يَا ذَالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ! يَـامُبْدِئُ يَامُعِيْدُ! يَا فَعَّالُ لِّمَا يُرِيْدُ! اَسْأَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ مَلَأَ اَرْكَـانَ عَرْشِكَ وَاَسْأَلُكَ بِقُدْرَتِكَ الَّتِيْ قَدَرْتَ بِهَا عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَاَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَامُغِيْثُ! اَغِثْنِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

وَاِذَا الْـفَـارِسُ بِيَـدِهِ الْـحَـرْبَةُ فَلَمَّا نَظَرَهُ اللِّصُّ تَرَكَ التَّاجِرَ وَمَـضٰـى نَـحْـوَهُ فَـلَـمَّا دَنَا مِنْهُ طَعَنَهُ فَاَرْدَاهُ عَنْ فَرَسِهِ ثُمَّ قَتَلَهُ وَقَـالَ لِـلتَّـاجِـرِ: اِعْـلَـمْ! اِنِّـيْ مَـلَكٌ مِّنَ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ لَمَّا دَعَـوْتَ الْاُوْلٰـى سَـمِـعْـنَـا لِاَبْـوَابِ السَّمَاءِ قَعْقَعَةً فَقُلْنَا: اَمْرٌ حَدَثَ. ثُمَّ دَعَوْتَ الثَّانِيَةَ فَفُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَهَا صَرِيْرٌ. ثُـمَّ دَعَـوْتَ الثَّالِثَةَ فَهَبَطَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُنَادِيْ: مَنْ هٰذَا الْـمَـكْرُوْبُ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّوَلِّيَنِيْ قَتْلَهُ. وَاعْلَمْ! يَا عَبْدَاللّٰهِ! مَنْ دَعَا بِدُعَاءِ كَ مِنْ كُلِّ شِدَّةٍ اَغَاثَهُ اللّٰهُ وَفَرَجَ عَنْهُ.

ثُـمَّ جَـاءَ التَّـاجِرُ اِلَى النَّبِيِّ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ. فَقَالَ: لَقَّنَكَ اللّٰهُ اَسْمَاءَ هُ الْحُسْنٰى اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهَا اَعْطٰى.[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ قصہ وارد ہے کہ حضرت انس رضی اللہ

---

[1] الرسالۃ القشیریۃ (۱/۱۲۰)

عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں شام کے شہروں سے مدینہ منورہ کی طرف تجارت کرتا تھا، اور وہ شخص قافلوں کے ساتھ نہ چلتا ذاتِ باری تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے، ایک مرتبہ اسی دوران وہ "شام" سے آرہا تھا کہ ایک چور اس کے سامنے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا، اور اس نے تاجر کو پکار کر کہا ٹھہر جا تو تاجر ٹھہر گیا اور چور سے کہا کہ تیرا کام مال سے ہے تو چور نے اس سے کہا کہ مال تو میرا ہی مال ہے میں تو تیری جان بھی چاہتا ہوں، تو اس تاجر نے کہا کہ تو مجھے مہلت دے تاکہ میں نماز پڑھ لوں تو اس چور نے کہا کہ تو کرلے جو تیرے دل میں آرہا ہے اس شخص نے چار رکعت نماز پڑھی اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہنے لگا: "اے انتہائی محبت کرنے والے! اے بے پناہ محبت کرنے والے! اے عرش کے مالک عظمت والے! اے ظاہر کرنے والے! اے لوٹانے والے! اے ہر اس کام کو کر گزرنے والے جس کا ارادہ کرلے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے چہرے کے اس نور کے طفیل جس نے تیرے عرش کے تمام ارکان کو بھر دیا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری اس قدرت کے طفیل جس کے ذریعے سے تو اپنی تمام مخلوقات پر قدرت رکھتا ہے اور میں تجھ سے تیری اس رحمت کے طفیل سوال کرتا ہوں جس نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اے فریاد رسی کرنے والے تو میری مدد فرما"۔ یہ کلمات اس تاجر نے تین مرتبہ پڑھے۔

تو اسی وقت ایک گھڑ سوار نمودار ہوا جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا، جب اس چور نے شاہسوار کو دیکھا تو تاجر کو چھوڑ کر شاہسوار کی طرف چل دیا۔ جب وہ شاہسوار کے قریب ہوا، تو شاہسوار نے اس کو نیزہ مارا، اور اسے گھوڑے سے گرا دیا، پھر اُسے قتل کر دیا۔ اور تاجر سے کہا: تو جان لے کہ میں تیسرے آسمان کا ایک فرشتہ ہوں، جب تو نے پہلی مرتبہ دعا کی تو ہم نے آسمانوں کے دروازوں سے جھنکار کی آواز سنی، تو ہم نے کہا کہ کوئی معاملہ پیش آ گیا ہے۔ پھر تو نے دوسری مرتبہ دعا کی تو آسمان کے دروازے کھول دیے گئے، اور ان سے آگ کی چنگاری ظاہر ہوئی۔ پھر تو نے تیسری مرتبہ دعا کی تو جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور پکارا، کون ہے یہ مصیبت زدہ دکھی شخص؟ تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے اس کے

قتل کی ذمہ داری سونپ دی جائے، اور تو جان لے اے اللہ کے بندے کہ جو شخص بھی تیری دعا کے کلمات سے دعا مانگے ہر قسم کی مصیبت میں، تو اللہ تعالیٰ اس کی فریاد رسی فرمائے گا اور اس کی مصیبت کو دور کر دے گا۔

پھر وہ تاجر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا قصہ سنایا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے بہترین نام سکھلائے ہیں۔ جب بھی ان کلمات سے کوئی سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ دعا قبول فرمائیں گے اور جب بھی ان کلمات سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات (قرآن کی زبانی)

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاءَ بِنَاءً. (البقرہ: ۲۲. پ ۱)

جس نے بنایا تمہارے واسطے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت۔

جَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ. (الملک: ۲۳. پ ۲۹)

اسی ذات نے بنائے تمہارے واسطے کان اور آنکھیں اور دل۔

جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَکَ لَکُمْ فِیْهَا سُبُلًا.

اسی نے بنا دیا تمہارے واسطے زمین کو بچھونا اور چلائیں تمہارے لئے اس میں راہیں

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ. (قصص: ۷۳. پ ۲۰)

اور اللہ نے اپنی مہربانی سے بنا دیے تمہارے واسطے رات اور دن کہ اس میں چین بھی کرو اور تلاش بھی کرو کچھ اس کا فضل اور تا کہ تم شکر کرو۔

وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهَارًا وَمِنْ کُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ.

اور وہی (اللہ) ہے جس نے پھیلائی زمین اور رکھے اس میں بوجھ (پہاڑ) اور ندیاں اور ہر میوے کے رکھے اس میں جوڑے دو دو قسم۔

وَزَرْعٌ وَنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَغَیْرُ صِنْوَانٍ یُسْقٰی بِمَاءٍ وَّاحِدٍ. (الرعد: ۳، پ ۱۳)

اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں ایک قسم کی جڑ دوسری سے ملی ہوئی اور بعض بن ملی، ان

کو پانی بھی ایک ہی دیا جاتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَاءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا. (یونس: ۵، پ ۱۱)

وہی ہے جس نے بنایا سورج کو چمک (چمکتا) اور چاند کو چاندنا۔

جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا. (انعام: ۹۶. پ۷)

اس نے رات بنائی آرام کو اور سورج اور چاند حساب کے لئے

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِیْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبَاتِ. (النحل: ۷۲. پ ۴)

اور اللہ نے پیدا کئے تمہارے واسطے تمہاری قسم سے عورتیں اور دیے تم کو تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے اور کھانے کو دیں تم کو ستھری چیزیں۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُیُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُیُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا یَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَیَوْمَ اِقَامَتِكُمْ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ. (نحل: ۸۰. پ ۱۴)

اور اللہ نے بنادیے تم کو تمہارے گھر بسنے کی جگہ اور بنادیے تم کو چوپایوں کی کھال سے ڈیرے جو ہلکے رہتے ہیں تم پر جس دن سفر میں ہو اور جس دن گھر میں اور بھیڑوں کی اون سے اور اونٹوں کی بیریوں (پشم) سے اور بکریوں کے بالوں سے کتنے اسباب اور استعمال کی چیزیں وقت مقرر تک۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِیْلَ تَقِیْكُمْ بَاْسَكُمْ. (نحل: ۸۱. پ ۱۴)

اور اللہ نے بنادیے تمہارے واسطے اپنی بنائی ہوئی چیزوں کے سائے اور بنادیں تمہارے واسطے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں اور بنا دیے تم کو کرتے جو بچاؤ ہیں گرمی میں اور کرتے جو بچاؤ ہیں لڑائی میں۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ

اور تمہارے واسطے چوپاؤں میں سوچنے کی جگہ ہے، پلاتے ہیں تم کو اس کے پیٹ کی

لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ.

(نحل: ۸۱. پ۱۴)

چیزوں میں سے گوبر اور لہو کے بیچ سے دودھ ستھرا خوشگوار پینے والوں کیلئے۔

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ.

(مومن: ۴۹. پ۲۴)

جس نے بنا دیے تمہارے واسطے چوپائے تاکہ سواری کرو بعضوں پر اور بعضوں کو کھاتے ہو۔

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَا اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ.

(نمل: ۶۱. پ ۲۰)

بھلا کس نے بنایا زمین کو ٹھہرنے کے لائق اور بنائیں اس کے بیچ ندیاں اور رکھے اس کے ٹھہرانے کو بوجھ۔

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا. (ملک: ۱۵)

جس نے تمہارے آگے کردیا زمین کو پست۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا.

(نوح: ۱۹. پ ۲۹)

اور اللہ نے بنا دیا تمہارے لئے زمین کو بچھونا

لِتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا.

(ملک: ۲۰. پ ۲۹)

تاکہ تم چلو اس میں کشادہ راستے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا مَعَایِشَ. (اعراف: ۱۰. پ۸)

اور ہم نے جگہ دی تم کو زمین میں اور مقرر کر دیں اس میں تمہارے لئے روزیاں۔

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ.

(رحمٰن: ۱۰، ۱۱. پ۲۷)

اور زمین کو بچھایا واسطے خلق کے اس میں میوہ ہے اور کھجوریں جن کے میوہ پر غلاف ہے۔

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا. فَاَنْبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَیْتُوْنًا وَّنَخْلًا وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ.

(عبس: ۲۶ تا ۳۲)

پھر ہم نے چیرا زمین کو پھاڑ کر پھر اُگایا اس میں اناج اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے (گنجان) باغ اور میوہ اور گھاس کام چلانے کو تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے۔

تَبَارَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَاءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا. (فرقان: ٦١. پ ١٩)

بڑی برکت ہے اس کی جس نے بنائے آسمان میں بُرج اور رکھا اس میں چراغ اور چاند اجالا (چاندنا)

جَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا.

(انبیاء: ٣٢. پ ١٧)

ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ.

(ق: ٩، پ ٢٦)

ہم نے آسمان سے ماءِ مبارک کو اتارا، پھر اُگائے ہم نے اس سے باغ اور اناج جس کا کھیت کاٹا جاتا ہے۔

وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ.

(ملک: ٥. پ ٢٩)

اور ہم نے رونق دی سب سے ورلے (قریبی) آسمان کو چراغوں سے۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا. وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا. وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا. وَّجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا. وَّجَعَلْنَا النهار معاشًا. وَبَنَیْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا. وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا. وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَآءً ثَجَّاجًا. لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا. وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا. (نباء: ٦ تا ١٦. پ ٣٠)

کیا ہم نے نہیں بنایا زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو میخیں اور تم کو بنایا ہم نے جوڑا جوڑا اور بنایا نیند کو تمہاری تکان دفع کرنے کیلئے اور بنا دیا رات کو اوڑھنا اور بنایا، دن کمائی کرنے کو اور چنی ہم نے تمہارے اوپر سات چنائی مضبوط (یعنی سات آسمان بہت مضبوط بنائے) اور بنا دیا ایک چراغ چمکتا ہوا (جگمگاتا) اور اتارا نچڑنے والی (نچوڑنے والی) بدلیوں سے پانی کا ریلا تاکہ ہم نکالیں اس سے اناج اور سبزہ اور باغ پتوں میں لپٹے ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت تہجد گزاروں پر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَضٰی شَطْرُ الَّیْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ یَنْزِلُ اللّٰهُ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ یُّعْطٰی؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ یُسْتَجَابُ لَهٗ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ یُغْفَرَ لَهٗ؟ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الصُّبْحُ۔ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کا نصف یا رات کے دو تہائی گزر جاتے ہیں تو اللہ جل شانہٗ آسمانِ دنیا پر اترتے ہیں، پھر فرماتے ہیں کیا کوئی سوال کرنے والا ہے جسے عطا کیا جائے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے جس کی دعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی بخشش چاہنے والا ہے جس کی بخشش کر دی جائے؟ ..... یہاں تک کہ صبح صادق طلوع ہو جائے۔

بحر و بر کا رازق صرف اللہ (سلیمانؑ کی ضیافت کا قصہ)

نَقَلَ الشَّیْخُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَامٍ نِ الْمُقْرِیُّ فِیْ کِتَابِ الْعَقَائِدِ اَنَّ سُلَیْمَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا رَاٰی اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَوْسَعَ لَهُ الدُّنْیَا وَصَارَتْ بِیَدِهٖ قَالَ اِلٰهِیْ لَوْ اَذِنْتَ لِیْ اَنْ اُطْعِمَ جَمِیْعَ الْمَخْلُوْقَاتِ سَنَةً کَامِلَةً فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اَنَّكَ لَنْ تَقْدِرَ عَلٰی ذَالِكَ فَقَالَ اِلٰهِیْ اُسْبُوْعًا فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَنْ تَقْدِرَ فَقَالَ اِلٰهِیْ یَوْمًا وَاحِدًا فَقَالَ تَعَالٰی لَنْ تَقْدِرَ فَقَالَ اِلٰهِیْ وَلَوْ یَوْمًا وَاحِدًا فَاَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ فِیْ ذَالِكَ فَاَمَرَ سُلَیْمَانُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ بِاَنْ یَّاْتُوْا بِجَمِیْعِ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ اَبْقَارٍ وَاَغْنَامٍ وَمِنْ جَمِیْعِ

---

[1] صحیح مسلم (۱۷۶/۲)، رقم (۱۸۱۰)

مَا يُؤْكَلُ مِنْ اَجْنَاسِ الْحَيَوَانِ مِنْ طَيْرٍ وَغَيْرِ ذَالِكَ فَلَمَّا جَمَعُوْا ذَالِكَ اِصْطَنَعُوْا لَهُ الْقُدُوْرَ الرَّاسِيَاتِ ثُمَّ ذَبَحَ ذَالِكَ وَطَبَخَهُ وَاَمَرَ الرِّيْحَ اَنْ تَهُبَّ عَلَى الطَّعَامِ لِئَلَّا يَفْسُدَ ثُمَّ مَدَّ ذَالِكَ الطَّعَامَ فِي الْبَرِيَّةِ فَكَانَ طُوْلُ ذَالِكَ السِّمَاطِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَعَرْضُهُ مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ يَا سُلَيْمَانُ بِمَنْ تَبْتَدِئُ مِنَ الْمَخْلُوْقَاتِ فَقَالَ سُلَيْمَانُ اَبْتَدِئُ بِدَوَابِّ الْبَحْرِ فَاَمَرَ اللّٰهُ حُوْتًا مِّنَ الْبَحْرِ الْمُحِيْطِ اَنْ يَاكُلَ مِنْ ضِيَافَةِ سُلَيْمَانَ فَرَفَعَ ذَالِكَ الْحُوْتُ رَأْسَهُ وَقَالَ يَا سُلَيْمَانُ سَمِعْتُ اَنَّكَ فَتَحْتَ بَابًا لِلضِّيَافَةِ وَقَدْ جَعَلْتَ ضِيَافَتِيْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ سُلَيْمَانُ دُوْنَكَ وَالطَّعَامُ فَتَقَدَّمَ ذَالِكَ الْحُوْتُ وَاَكَلَ مِنْ اَوَّلِ السِّمَاطِ فَلَمْ يَزَلْ يَاْكُلُ حَتّٰى اَتٰى اِلٰى اٰخِرِهٖ فِيْ لَحْظَةٍ ثُمَّ نَادٰى اَطْعِمْنِيْ يَا سُلَيْمَانُ وَاَشْبِعْنِيْ فَقَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ اَكَلْتَ الْجَمِيْعَ وَمَا شَبِعْتَ؟ فَقَالَ الْحُوْتُ هٰكَذَا يَكُوْنُ جَوَابُ اَصْحَابِ الضِّيَافَةِ لِلضَّيْفِ؟ اِعْلَمْ يَا سُلَيْمَانُ اَنَّ لِيْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِثْلَ مَا صَنَعْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَنْتَ كُنْتَ السَّبَبَ فِيْ مَنْعِ رَاتِبَتِيْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَقَدْ قَصَرْتَ فِيْ حَقِّيْ فَعِنْدَ ذَالِكَ خَرَّ سُلَيْمَانُ سَاجِدًا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ سُبْحَانَ الْمُتَكَفِّلِ بِاَرْزَاقِ الْخَلَائِقِ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ [1]

نقل کیا شیخ عبدالرحمٰن بن سلام المقری نے کتاب العقائد میں کہ سلیمان علیہ السلام نے جب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دنیا پھیلا دی اور دنیا ان کے تصرف میں آ گئی تو سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ایک سال تک

---

[1] نفحۃ العرب ص: ۱۱۰، عن کتاب العقائد للمقری

ساری مخلوق کو کھانا کھلاؤں؟ تو اللہ جل شانہٗ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ تیرے بس کی بات نہیں ہے، تو سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا اللہ ایک ہفتے کی اجازت دیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے بس کی بات نہیں، پھر سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ ایک دن کی اجازت ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے بس کی بات نہیں۔ پھر سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا ایک دن تو ہو ہی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک دن کی اجازت دے دی۔ پس سلیمان علیہ السلام نے تمام انسانوں اور جنوں کو حکم دیا کہ زمین میں جتنی گائے اور بکریاں ہیں سب لے آؤ اور ہر ایسا جانور لے آؤ جو کھایا جاتا ہے پرندہ وغیرہ سب کچھ لے آؤ، جب جنوں اور انسانوں نے تمام جانور جمع کئے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کے لئے بڑی بڑی دیگیں بنائیں، پھر ان جانوروں کو ذبح کیا اور پکایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا کہ کھانے پر چلتی رہے تا کہ کھانا خراب نہ ہو، پھر اس کھانے کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنگل میں پھیلا دیا اور اس دسترخوان کی لمبائی ایک مہینہ کی مسافت کے بقدر تھی اور چوڑائی بھی اسی کے بقدر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ کون سی مخلوق سے ابتداء کرنا چاہتے ہو؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ سمندر کے جانوروں سے۔ اللہ جل شانہٗ نے ایک بڑے سمندر کی ایک بڑی مچھلی کو حکم دیا کہ وہ سلیمان علیہ السلام کی ضیافت کھالے، تو اس مچھلی نے اپنا سر اٹھایا اور کہا اے سلیمان! سنا ہے کہ آپ نے ضیافت کا دروازہ کھول دیا ہے، اور آج آپ نے میرے لئے کھانا تیار کیا ہے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ کھانا کھاؤ، تو وہ مچھلی آگے بڑھی اور اس نے دسترخوان کے شروع سے کھانا شروع کیا مسلسل کھاتے کھاتے ایک ہی لحہ میں آخر تک پہنچ گئی۔ پھر سلیمان علیہ السلام سے کہا اے سلیمان کھانا کھلاؤ مجھے سیر کرو، سلیمان علیہ السلام نے اس سے کہا سارا کھانا کھا گئی اور ابھی تک سیر نہیں ہوئی؟ تو مچھلی نے کہا اس طرح میزبان مہمانوں کو جواب دیتے ہیں؟ اے سلیمان غور سے سنو! جتنا کھانا آپ نے میرے لئے تیار کیا تھا اتنا ہر روز تین مرتبہ میرے لئے اللہ پاک بندوبست کرتے ہیں اور آج آپ میری خوراک کے رکنے کا ذریعہ بن گئے ہیں اور میرے حق کو کم کر دیا،

الغرض مچھلی کے اس جواب کو سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ جل شانہٗ کے سامنے سجدے میں گر گئے اور کہا: پاک ہے وہ ذات جو تمام مخلوق کی روزی کی ذمہ دار ہے، ان کو وہاں سے دیتی ہے جہاں سے ان کو پتہ بھی نہیں ہوتا۔

قصہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام

كَانَ سَيِّدُنَا اِبْرَاهِيْمُ لَهٗ أَبٌ اِسْمُهٗ اٰزَرُ، وَكَانَ كَافِرًا وَأُمٌّ اِسْمُهَا لُيُوْنَا، وَكَانَتْ مُؤْمِنَةً سِرًّا، وَقَدْ وُلِدَ اِبْرَاهِيْمُ فِيْ مُدَّةِ مَلِكٍ اِسْمُهٗ النَّمْرُوْدُ، كَانَ ذَا قُوَّةٍ، وَكَانَ يَعْبُدُ الْاَصْنَامَ، وَلَمَّا مَلَكَ جَمِيْعَ الدُّنْيَا اِدَّعَى الْاُلُوْهِيَّةَ فَعَبَدَتْهُ النَّاسُ خَوْفًا مِنْهُ، فَلَمَّا صَارَ اِبْرَاهِيْمُ مُرَاهِقًا بَكَّتَ أَبَاهُ بِقَوْلِهٖ: "اَتَتَّخِذُ صَنَامًا اٰلِهَةً اِنِّيْ اَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ" حَيْثُ كَانَ اَبُوْهُ يَعْبُدُ الْاَصْنَامَ، وَيَتَّجِرُ فِيْهَا، ثُمَّ صَارَ اِبْرَاهِيْمُ يَقُوْلُ: يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ.

فَلَمَّا سَمِعَ النَّمْرُوْدُ بِذَالِكَ أَحْضَرَ اِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ لَهٗ: اَنَا الَّذِيْ خَلَقَكَ وَرَزَقَكَ، فَقَالَ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ: كَذَبْتَ، "رَبِّيَ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ، وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ، وَالَّذِيْ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَلِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ" فَعِنْدَ ذَالِكَ بُهِتَ النَّمْرُوْدُ وَمَنْ مَعَهٗ مُعْجِبِيْنَ مِنْ فَصَاحَةِ لِسَانِهٖ، ثُمَّ الْتَفَتَ النَّمْرُوْدُ لِاٰزَرَ وَقَالَ لَهٗ: خُذْ وَلَدَكَ وَحَذِّرْهُ مِنْ بَأْسِيْ، فَاَخَذَهٗ أَبُوْهُ وَصَارَ يُحَذِّرُهٗ فَقَالَ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ: "يَآ اَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا" فَزَجَرَهٗ اَبُوْهُ، وَوَبَّخَهٗ، ثُمَّ بَعْدَ ذَالِكَ تَرَقَّبَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَصْنَامٍ، وَدَخَلَ

عَلَيْهَا، وَكَانَتْ ثَلَاثَةً وَسَبْعِيْنَ صَنَمًا فَكَسَرَهَا بِفَأْسٍ، وَلَمْ يَمَسَّ الصَّنَمَ الْاَكْبَرَ بِسُوْءٍ بَلْ عَلَّقَ الْفَاسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَذَهَبَ، فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهَا وَجَدُوْهَا عَلٰى هٰذِهِ الْحَالَةِ، فَظَنُّوْا اَنَّهٗ مَا فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا اِبْرَاهِيْمُ، فَأَخْبَرُوْا النَّمْرُوْدَ وَكَانَ قَبْلَ اَنْ يَّدَّعِيَ الْاُلُوْهِيَّةَ مَشْغُوْفًا بِعِبَادَةِ الْاَصْنَامِ فَاَمَرَ بِاِحْضَارِهٖ فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ النَّمْرُوْدُ وَقَوْمُهٗ: "ءَ اَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يَا اِبْرَاهِيْمُ" فَأَجَابَهُمْ بِقَوْلِهٖ: بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ".

ثُمَّ اِنَّهٗ لَمَّا رَأَى الْجَهَلَ مُحِيْطًا بِهِمْ قَالَ: "اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ" فَلَمَّا سَمِعُوْا ذٰلِكَ تَحَقَّقُوْا اَنَّهُ الْفَاعِلُ، فَقَالُوْا: "حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِيْنَ" فَجَمَعُوْا حَطَبًا وَخَشَبًا مُدَّةَ ثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ حَتّٰى صَارَ كَالْجَبَلِ، فَأَضْرَمُوْا فِيْهِ النَّارَ، فَاشْتَعَلَتْ حَتّٰى مَلَأَتِ الْجَوَّ، وَعَمَّتْ جَمِيْعَ الْجِهَاتِ حَرَارَتُهَا. وَصَنَعُوْا مِنْجَنِيْقًا وَوَضَعُوْا فِيْهِ اِبْرَاهِيْمَ وَرَمَوْهُ فِيْ النَّارِ، فَصَارَتْ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. وَنَبَعَتْ عَيْنُ مَاءٍ وَبِجَانِبِهَا شَجَرَةُ رُمَّانٍ، وَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ بِسَرِيْرٍ مِنَ الْجَنَّةِ، وَتَاجٍ، وَحُلَّةٍ، فَلَبِسَهُمَا اِبْرَاهِيْمُ وَجَلَسَ عَلَى السَّرِيْرِ فِيْ اَرْغَدِ عَيْشٍ وَلَمْ تُؤْثِرْ فِيْهِ النَّارُ فَاٰمَنَ بِهٖ خَلْقٌ كَثِيْرٌ.

وَلَمَّا عَلِمَ النَّمْرُوْدُ بِذٰلِكَ قَالَ: يَا اِبْرَاهِيْمُ! اُخْرُجْ مِنْ اَرْضِنَا، فَخَرَجَ هُوَ، وَمَنْ اٰمَنَ مَعَهٗ، وَتَزَوَّجَ بِوَاحِدَةٍ اِسْمُهَا سَارَةُ فَجَاءَ اِلٰى مِصْرَ، وَاَقَامَ بِهَا مُدَّةً فَاَعْطَاهُ مَلِكُ مِصْرَ جَارِيَةً اِسْمُهَا هَاجِرَ لِمَا رَاٰى مِنْ مُعْجِزَاتِهٖ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى

الشَّـامِ، وَاَقَـامَ بِهَـا وَهُـوَ اَوَّلُ مَنْ قَرَى الضَّيْفَـانَ وَاَوَّلُ مَنْ شَابَتْ لِحْيَتُهُ. [1]

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک باپ تھے جن کا نام آزر تھا، وہ کافر تھے اور ماں تھیں جن کا نام لیوتا تھا اور وہ خفیہ طور پر مومنہ تھیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش ایک ایسے بادشاہ کے زمانے میں ہوئی جس کا نام نمرود تھا، وہ جاہ وحشمت والا اور بت پرست تھا، جب وہ پوری دنیا کا مالک ہوگیا تو اس نے خدائی کا دعویٰ کردیا، تو لوگوں نے اس کے خوف سے اس کی پوجا شروع کردی، تو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام جوانی کے قریب پہنچ گئے تو اپنے والد کو اپنے قول ''اتتخذ اصناماً الخ'' سے خاموش کردیا: ''کیا تم بتوں کو معبود قرار دیتے ہو، بیشک میں تم کو اور تمہاری قوم کو صریح غلطی میں دیکھ رہا ہوں''۔ اس وجہ سے کہ حضرت ابراہیمؑ کے والد بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور ان کی تجارت کرتے تھے، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہنا شروع کیا: ''یقوم اعبدو اللّٰہ ربکم''۔ ''اے میری قوم! تم اس اللہ کی عبادت کرو جو تمہارا رب ہے''۔

جب نمرود نے یہ سنا تو حضرت ابراہیم کو بلایا اور اُن سے کہا: میں نے ہی تجھے پیدا کیا اور تجھے رزق دیا ہے، تو حضرت ابراہیمؑ نے اُس سے کہا: تو جھوٹا ہے، میرا رب تو وہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا، پھر وہی میری رہنمائی کرتا ہے اور جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، اور جب میں بیمار ہوجاتا ہوں تو وہی شفا دیتا ہے، اور جو مجھ کو موت دے گا، پھر (قیامت کے روز) مجھ کو زندہ کرے گا اور جس سے مجھ کو یہ امید ہے کہ میری خطا کو قیامت کے روز معاف کردے گا۔ تو اس وقت نمرود اور اس کے ساتھی ہکا بکا رہ گئے آپؑ کی فصاحت بیانی پر تعجب کرتے ہوئے، پھر نمرود آزر کی طرف متوجہ ہوا، اور ان سے کہا: اپنے لڑکے کو پکڑ لو اور میری پکڑ سے اسے ڈراؤ۔ تو اُن کے باپ نے انہیں پکڑا اور انہیں ڈرانا شروع کیا، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اے میرے ابا جان! آپ کیوں ایسی چیز کی پرستش کرتے ہیں جو نہ کچھ سنے اور نہ دیکھے اور نہ آپ کے کچھ کام آسکے۔ تو آپ کے باپ نے آپ کو جھڑک دیا اور زجر

---

[1] تحفۃ العرب ص ۱۳۶

وتوبیخ کی، پھر اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام بتوں کے لیے (موقع کے) انتظار میں لگ گئے، اور (ایک روز موقعہ پا کر) ان کے پاس گئے اور وہ تہتر بت تھے تو ان تمام کو کلہاڑی سے توڑ دیا اور بڑے بت کو چھوا تک نہیں کہ اس کو بھی توڑ کر بدحال کر دیتے، بلکہ کلہاڑی اس کی گردن میں لٹکا دی اور چلے گئے، تو جب وہ لوگ ان بتوں کے پاس گئے اور انہیں اِس حال میں پایا تو وہ سمجھ گئے کہ یہ کام ابراہیم کے علاوہ کسی اور نے نہیں کیا، چنانچہ انہوں نے نمرود کو اطلاع دی، اور نمرود خود بھی خدائی کا دعویٰ کرنے سے پہلے بتوں کی پرستش کا دلدادہ تھا، اس نے حضرت ابراہیمؑ کو بلایا، جب آپ تشریف لائے تو نمرود اور اس کی قوم نے کہا: اے ابراہیمؑ! کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ تم نے یہ حرکت کی ہے؟ فرمایا: (نہیں) بلکہ اُن کے اِس بڑے نے کی ہے سو ان سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں۔

پھر جب آپ نے دیکھا کہ جہالت نے انہیں چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے تو فرمایا: تف ہے تم پر اور جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے، تو جب لوگوں نے یہ سنا تو انہیں یقین ہو گیا کہ یہی وہ حرکت کرنے والا ہے، چنانچہ وہ کہنے لگے کہ اِن (ابراہیم) کو آگ میں جلا دو اور اپنے معبودوں کا بدلہ لو اگر تم کو کچھ کرنا ہے۔ چنانچہ تین مہینے تک انہوں نے لکڑیاں اور تختے جمع کیے، تا آں کہ وہ پہاڑ کی طرح ہو گیا پھر انہوں نے اس میں آگ لگائی، تو وہ آگ بھڑک اٹھی یہاں تک کہ اس نے فضا کو بھر دیا اور اس کی گرمی ہر چہار جانب پھیل گئی اور انہوں نے منجنیق تیار کی اور اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رکھ کر آگ میں ڈال دیا تو وہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں ٹھنڈی اور بے گزند ہو گئی اور پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا اور اس کے بغل میں انار کا درخت اُگ آیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں جنت سے تخت، تاج اور جوڑا لے کر حاضر ہو گئے، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کو پہن لیا اور انتہائی آرام و راحت کے ساتھ چارپائی پر بیٹھ گئے اور آگ نے آپ میں کچھ بھی اثر نہ کیا، یہ دیکھ کر ایک بڑی مخلوق آپ پر ایمان لے آئی۔

اور جب نمرود کو اِس کا علم ہوا تو اس نے کہا: اے ابراہیم ہماری زمین سے نکل جا، چنانچہ آپ اور آپ پر ایمان لانے والے مؤمنین نکل گئے اور آپ نے ایک عورت سے

شادی کی جس کا نام سارہ تھا، پھر آپ تشریف لے آئے اور وہاں ایک مدت تک قیام پذیر رہے، پھر شاہِ مصر نے آپ کو ایک باندی عطا کی جس کا نام ہاجرہ تھا اُن معجزات کی وجہ سے جو اس نے دیکھے، پھر آپ ملکِ شام لوٹ آئے اور وہیں اقامت اختیار کر لی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے مہمان نوازی کی اور آپ ہی کی داڑھی سب سے پہلے سفید ہوئی"۔

لا تأخذهٗ سنة و لا نوم (قصہ موسیٰ علیہ السلام)

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَالُوْا یَا مُوْسٰی: هَلْ یَنَامُ رَبُّكَ؟ قَالَ اِتَّقُوْا اللّٰهَ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ یَا مُوْسٰی سَأَلُوْكَ هَلْ یَنَامُ رَبُّكَ فَخُذْ زُجَاجَتَیْنِ فِیْ یَدَیْكَ فَقُمِ اللَّیْلَ فَفَعَلَ مُوْسٰی فَلَمَّا ذَهَبَ مِنَ اللَّیْلِ الثُّلُثُ نَعِسَ فَوَقَعَ لِرُكْبَتَیْهِ ثُمَّ انْتَعَسَ وَضَبَطَهُمَا حَتّٰی اِذَا كَانَ اٰخِرُ اللَّیْلِ نَعِسَ فَسَقَطَتِ الزُّجَاجَتَانِ فَانْكَسَرَتَا فَقَالَ یَا مُوْسٰی لَوْ كُنْتُ اَنَامُ لَسَقَطَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ فَتَهْلَكْنَ كَمَا هَلَكَتِ الزُّجَاجَتَانِ فِیْ یَدَیْكَ۔ [1]

بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اے موسیٰ! کیا آپ کا رب سوتا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ رب العزت نے موسیٰ علیہ السلام کو آواز دی کہ بنی اسرائیل تجھ سے پوچھتے ہیں کیا تیرا رب سوتا ہے؟ پس تو دو شیشے کے برتن اپنے ہاتھ میں پکڑ، اور رات کو کھڑا ہو، موسیٰ علیہ السلام نے ایسے کیا، جب تہائی رات گزر گئی تو موسیٰ علیہ السلام کو اونگھ آئی تو وہ گھٹنوں کے بل گر گئے اور ان قندیلوں کو تھام لیا یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ گزر گیا تو موسیٰ علیہ السلام کو اونگھ آئی، پس وہ دونوں برتن گر کر ٹوٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی، اے موسیٰ! اگر میں سوتا تو آسمان اور زمین گر پڑتے اور ٹوٹ پھوٹ جاتے، جس طرح یہ شیشے کے دو برتن تیرے سے گر کر ٹوٹ گئے۔

---

[1] تفسیر ابن کثیر (۶۷۹/۱)

اللہ تعالیٰ کتنا بلند و برتر ہے!

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تَدْرُوْنَ کَمْ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ؟ قَالَ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ بَیْنَھُمَا مَسِیْرَۃُ خَمْسِ مِأَۃِ سَنَۃٍ وَبَیْنَ کُلِّ سَمَاءٍ اِلٰی سَمَاءٍ مَسِیْرَۃُ خَمْسِ مِأَۃِ سَنَۃٍ وَکَثْفُ کُلِّ سَمَاءٍ خَمْسُ مِأَۃِ سَنَۃٍ وَفَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَۃِ بَحْرٌ بَیْنَ اَعْلَاہُ وَاَسْفَلِہٖ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ فَوْقَ ذَالِکَ ثَمَانِیَۃُ اَوْعَالٍ بَیْنَ رُکَبِھِنَّ وَاَظْلَافِھِنَّ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ فَوْقَ ذَالِکَ الْعَرْشُ بَیْنَ اَعْلَاہُ وَاَسْفَلِہٖ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی فَوْقَ ذَالِکَ وَلَیْسَ یَخْفٰی عَلَیْہِ مِنْ اَعْمَالِ بَنِیْ اٰدَمَ شَیْءٌ۔ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ آسمان اور زمین کے درمیان کی مسافت کتنی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی خوب جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان اور زمین کے درمیان کی مسافت پانچ سو سال کی ہے اور ہر آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان کی مسافت پانچ سو سال کی ہے اور ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو سال کی مسافت کے بقدر ہے اور ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے اس کے اوپر اور اس کے نچلے حصے کے درمیان کی مسافت ایسی ہی ہے جیسے آسمان اور زمین کے درمیان کی مسافت، پھر سمندر کے اوپر آٹھ پہاڑی بکرے ان کے گھٹنوں اور ان کے کھر کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان پھر اس کے اوپر عرش ہے، اس کے اوپر والے حصے اور اس کے نیچے والے حصے کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی

---

[1] ۱۔ مسند احمد (۳/۲۹۳)، رقم (۱۷۷۰)
۲۔ المستدرک للحاکم (۲/۴۱۰)، رقم (۳۴۲۸)

آسمان اور زمین کے درمیان، اس کے اوپر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات جلوہ افروز ہے اور اللہ رب العزت کی ذات پر بنی آدم کے اعمال میں کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔

اللہ کی غیرت

(اللہ کے غیر سے امید باندھنے پر ذلت اور ناکامی)

حدیث قدسی: وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاَقْطَعَنَّ اَمَلَ مَنْ یَّاْمُلُ غَیْرِیْ وَلَاُلْبِسَنَّهٗ ثَوْبَ الْمَذَلَّةِ عِنْدَ النَّاسِ وَلَاَحْجِبَنَّهٗ عَنْ قُرْبِیْ وَلَاُبْعِدَنَّهٗ عَنْ وَصْلِیْ یَاْمُلُ غَیْرِیْ فِی الشَّدَائِدِ وَالشَّدَائِدُ بِیَدِیْ وَهُوَ یَطْرُقُ بِاَبْوَابِ غَیْرِیْ بِالْفِکْرِ وَهِیَ مُغْلَقَةٌ وَبَابِیْ مَفْتُوْحٌ لِمَنْ دَعَانِیْ.[1]

میری عزت اور میری بزرگی کی قسم میں ضرور اس آدمی کی اُمیدوں کو توڑوں گا جو میرے غیر پر اُمید باندھے اور میں ضرور اس کو لوگوں کی نظروں میں ذلت کا لباس پہناؤں گا اور میں ضرور اس کو اپنے قریب آنے سے روک دوں گا اور اس کو ضرور اپنے ملنے سے دور کروں گا وہ سختیوں میں میرے غیر پر امید باندھتا ہے حالانکہ سختیوں کو دور کرنا میرے قبضے میں ہے اور وہ پریشانی کے وقت میرے غیر کے دروازے کو کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ وہ دروازے بند ہیں اور میرا دروازہ اس آدمی کے لئے کھلا ہوا ہے جو مجھ سے مانگتا ہے۔

قرآن میں اللہ کی صفات مفردہ ومرکبہ

رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ. (فاتحہ: ۱ تا ۳)

اللہ رب العزت تمام جہانوں کے پروردگار ہیں، اللہ جو بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے ہیں، اللہ جو روزِ جزا کے مالک ہیں۔

---

[1] شعب الایمان للبیہقی (۲/۳۵۵) بغیر ہذا اللفظ فی معناہ وکذا فی الجامع الکبیر للسیوطی (۲۶۲۴۸)

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ.	(بقرہ: ۱۰۴)	اللہ بڑے فضل والے ہیں۔
بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.	(انعام: ۱۰۲)	وہ آسمان اور زمین کو بغیر نمونے کے پیدا کرنے والے ہیں۔
شَدِيْدُ الْعَذَابِ. شَدِيْدُ الْعِقَابِ.		اللہ تعالیٰ کا عذاب (آخرت میں اور بھی) سخت ہوگا، اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔
سَرِيْعُ الْحِسَابِ.	(آل عمران: ۲۰۰)	اللہ تعالیٰ جلد ہی حساب کردیں گے۔
عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ.	(آل عمران: ۵)	اللہ تعالیٰ غلبہ والے بدلہ لینے والے ہیں۔
مَالِكُ الْمُلْكِ.	(آل عمران: ۲۶)	اللہ مالک تمام ملک کے ہیں
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ.	(مائدہ: ۱۱۶)	تمام غیبوں کے جاننے والے اللہ ہی ہیں
خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ.	(انفال: ۳۰)	اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے
خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ.	(آل عمران: ۱۵)	اور وہ سب سے بہتر مدد کرنے والا ہے
خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ.	(جمعہ: ۱۱)	اللہ سب سے اچھا روزی دینے والا ہے
خَيْرُ الْفَاصِلِيْنَ.	(انعام: ۵۷)	اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے
اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ.	(انعام: ۶۲)	اور وہ بہت جلد فیصلہ کرنے والا ہے
خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ.	(یونس: ۱۰۹)	اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں اچھے ہیں
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ.	(التین: ۸)	کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے!
خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ.	(اعراف: ۸۹)	اور اللہ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں
خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ.	(اعراف: ۱۵۵)	اور آپ سب معافی دینے والوں سے زیادہ اچھے ہیں۔
ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ.	(ذاریات: ۵۸)	قوت والا ہے نہایت قوت والا ہے
فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.	(زمر: ۴۶)	اور وہ آسمان کا اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ.	(زمر: ۴۶)	ظاہر اور باطن کا جاننے والا ہے

فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى.	(انعام:۹۵)	بیشک اللہ تعالیٰ پھاڑنے والا ہے دانے اور گٹھلی کو۔
فَالِقُ الْاِصْبَاحِ.	(انعام:۹۶)	صبح کو نکالنے والا ہے
نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.	(نور:۳۵)	اللہ تعالیٰ نور (ہدایت) دینے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا۔
رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ.	(مومنون:۸۶)	سات آسمانوں کا مالک ہے۔
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.	(مومنون:۸۶)	عرش عظیم کا مالک ہے۔
رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ.	(مومنون:۱۱۶)	اور وہ عزت والے عرش کا مالک ہے۔
غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ.	(مومن:۳)	گناہ کا بخشنے والا ہے، توبہ قبول کرنیوالا ہے
شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِى الطَّوْلِ.	(مومن:۳)	سخت سزا دینے والا ہے، قدرت والا ہے
ذُو الرَّحْمَةِ.	(انعام: ۱۳۳)	رحمت والا ہے
ذُو الْعَرْشِ.	(بروج: ۱۵)	عرش کا مالک ہے
لَذُوْ مَغْفِرَةٍ.	(حٰمٓ سجدہ: ۴۳)	بڑی مغفرت والا ہے
ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ.	(حٰمٓ سجدہ: ۴۳)	دردناک سزا دینے والا ہے
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.	(رحمٰن: ۲۸)	عظمت والا اور احسان والا ہے
اَهْلُ التَّقْوٰى.	(مدثر: ۵۶)	وہی ہے جس سے ڈرنا چاہئے
اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ.	(مدثر: ۵۶)	اور (وہی ہے) جو (بندوں کے گناہ) معاف کرتا ہے
بِرَبِّ الْفَلَقِ.	(فلق: ۱)	صبح کا مالک ہے
بِرَبِّ النَّاسِ.	(الناس: ۱)	لوگوں کا پروردگار ہے
مَلِكِ النَّاسِ.	(الناس: ۲)	آدمیوں کا بادشاہ ہے
اِلٰهِ النَّاسِ.	(الناس: ۳)	آدمیوں کا معبود ہے

وہ اللہ (وھو الذی)

اَلَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ.
(بقرہ: ۲۱ پ ۱)

وہ ذات پاک جس نے تم کو پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔

اَلَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ. (انعام: ۲)

وہ اللہ ایسا ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَاءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّکُمْ.
(بقرہ: ۲۰)

وہ ذات پاک ایسی ہے جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت اور برسایا آسمان سے پانی پھر نکالا بذریعہ اس پانی کے پھلوں کی غذا تم لوگوں کے واسطے۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ. (بقرہ: ۲۹)

وہ ذات پاک ایسی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے فائدے کیلئے جو کچھ بھی زمین میں موجود ہے سب کا سب، پھر توجہ فرمائی آسمان کی طرف، سو درست کر کے بنائے سات آسمان

هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ. (آل عمران: ۶)

وہ ایسی ذات (پاک) ہے کہ تمہاری صورت (وشکل) بناتا ہے ارحام میں جس طرح چاہتا ہے۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ. (انعام: ۱)

جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور نور کو بنایا۔

اَلَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ. (انعام: ۲)

وہ اللہ ایسا ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ. (انعام: ۹۷)

اور وہ اللہ ایسا ہے جس نے تمہارے (فائدے کے) لئے ستاروں کو پیدا کیا تاکہ تم ان کے ذریعے سے خشکی اور دریا کے اندھیروں میں راستہ معلوم کر سکو

اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ. (روم:٤٨)

اللہ ایسا ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَاءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا. (یونس:٥)

وہ اللہ ایسا ہے جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو (بھی) نورانی بنایا۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا. (یونس:٦٦)

وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ تم اس میں آرام کرسکو اور دن بھی (اس طور پر بنایا کہ بوجہ روشن کے) دیکھنے بھالنے کا ذریعہ ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهَارًا. (رعد:٣)

اور وہ ایسا ہے کہ اس نے زمین کو پھیلایا اور اس (زمین) میں پہاڑ اور نہریں پیدا کیں۔

اَلَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا. (رعد:٢)

کہ اس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے اونچا کھڑا کر دیا چنانچہ تم ان (آسمانوں) کو (اسی طرح) دیکھ رہے ہو۔

وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ. (نحل:١٤)

وہ ایسا ہے کہ اس نے دریا کو مسخر کیا تا کہ اس میں سے تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے گہنا (زیور) نکالو جس کو تم پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ وہ پانی چیرتی ہوئی چلی جارہی ہیں تا کہ تم اس (خدا کی) روزی تلاش کرو اور تا کہ تم شکر کرو۔

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا. (طه:٥٣)

وہ (رب) ایسا ہے جس نے تم لوگوں کیلئے زمین کو (مثل) فرش (کے) بنایا اور اس (زمین) میں تمہارے (چلنے کے) واسطے راستے بنائے۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ. (انبیاء:۳۳)

اور وہ ایسا ہے کہ اس نے رات اور دن اور سورج اور چاند بنائے۔

قُلْ هُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ. (ملک:۲۲)

آپ (ان سے) کہئے کہ وہی (ایسا قادر ومنعم) ہے کہ جس نے تم کو پیدا کیا اور تم کو کان اور آنکھیں اور دل دیے۔

قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ. (مُلک:۲۴)

(اور) آپ (یہ بھی) کہئے کہ وہی ہے جس نے تم کو روئے زمین پر پھیلایا،

وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ. (مومنون:۸۰)

اور وہ ایسا ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا. (فرقان:۴۷)

اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ کی چیز اور نیند کو راحت کی چیز اور دن کو زندہ ہونے کا وقت بنایا ہے

وَهُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا. (فرقان:۵۳)

اور وہ ایسا ہے کہ جس نے دو دریاؤں کو صورۃً ملایا جن میں ایک (کا پانی) تو شیریں تسکین بخش ہے اور ایک (کا پانی) شور تلخ ہے اور ان کے درمیان میں (اپنی قدرت سے) ایک حجاب اور ایک مانع قوی رکھ دیا۔

تَبَارَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا. (فرقان:۶۱)

وہ ذات بہت عالی شان ہے جس نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے بنائے اور اس (آسمان) میں ایک چراغ (آفتاب) اور نورانی چاند بنایا۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَیَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ

اللہ ایسا ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے پھر وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو جس طرح چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے اور اس کے

مِنْ خِلَالِهٖ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ. (روم:۴۸)

ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ پھر تم مینہ (بارش) کو دیکھتے ہو کہ اس کے اندر سے نکلتا ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے پہنچا دیتا ہے بس وہ خوشیاں کرنے لگتے ہیں۔

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ. (یٰس:۸)

وہ ایسا (قادر) ہے کہ (بعض) ہرے درخت سے تمہارے لئے آگ پیدا کر دیتا ہے پھر اس سے اور آگ سلگا لیتے ہو۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً. (مومن:۶۴)

اور اللہ ہی ہے جس نے زمین کو (مخلوق کی) قرارگاہ بنایا اور آسمان کو (مثل) چھت (کے) بنایا۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا. (مومن:۶۷)

وہی ہے کہ جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر تم کو بچہ کر کے (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے پھر (تم کو زندہ رکھتا ہے) تا کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر تا کہ تم بوڑھے ہو جاؤ۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ. (مومن:۷۹)

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے مواشی بنائے تا کہ ان میں بعض سے سواری لو اور ان میں بعض (ایسے ہیں کہ ان) کو کھاتے بھی ہو۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ. (جاثیہ:۱۲)

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا کو مسخر بنایا تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تا کہ تم اس کے فضل کو تلاش کرو۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ. (طلاق: ۱۲)

اللہ ایسا ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور ان ہی کی طرح زمینیں بھی (اور) ان سب میں اللہ تعالیٰ کے احکام نازل ہوتے رہتے ہیں۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا. (مُلک: ۳)

جس نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا. (ملک: ۱۵)

وہ ایسا (منعم) ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مسخر کر دیا

اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی. وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی. وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی. فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی. (اعلیٰ: ۲ تا ۵)

جس نے (ہر شئی کو) بنایا پھر (اس کو) ٹھیک بنایا اور جس نے تجویز کیا پھر راہ بتلائی اور جس نے (زمین سے) چارہ نکالا پھر اس کو سیاہ کوڑا کر دیا

اللہ پاک اولاد اور بیوی سے پاک ہے

وَمَا یَنْبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا. (مریم: ۹۲)

حالانکہ (خدائے) رحمٰن کی شان نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ هُوَ الْغَنِیُّ. (یونس: ۶۸)

وہ کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے؟ سبحان اللہ! (کیسی سخت بات کہی) وہ تو کسی کا محتاج نہیں (اور سب اس کے محتاج ہیں)

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْئًا اِدًّا. (مریم: ۸۸، ۸۹)

اور یہ (کافر) لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد (بھی) اختیار کر رکھی ہے (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) تم نے (جو) یہ (بات کہی تو) ایسی سخت حرکت کی ہے۔

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ. (صٰفّٰت: ۱۵۱،۱۵۲)

خوب سن لو کہ وہ لوگ اپنی سخن تراشی سے کہتے ہیں (نعوذ باللہ) اللہ صاحبِ اولاد ہیں اور وہ یقیناً (بالکل) جھوٹے ہیں

مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا. (جن:۳)

اُس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد بنایا

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ. (اخلاص: ۳،۴)

اس کی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

تخلیقِ انسانی مختلف مراحل میں

تراب:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ. (روم: ۲۰)

اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا۔

اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ. (یونس:۶۸)

کیا تو کفر کرتا ہے اس ذات (پاک) کے ساتھ جس نے تجھ کو (اول) مٹی سے پیدا کیا

طین:

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ. (انعام: ۲)

وہ ایسا ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ. (مومنین: ۱۲)

اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ (غذا) سے بنایا۔

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ. (صٰفّٰت: ۱۱)

ہم نے ان لوگوں کو چپکتی مٹی سے پیدا کیا ہے

صلصال:۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ. (رحمٰن: ۳،۴)

اسی نے انسان (کی اصل یعنی آدم علیہ السلام) کو ایسی مٹی سے جو ٹھیکرے کی طرح بجتی تھی پیدا کیا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ. (حجر:۲۵)

اور ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی بنی ہوئی تھی پیدا کیا

نطفه:۔

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ. (یٰس:۷۶)

کیا آدمی کو یہ معلوم نہیں کہ ہم نے اس کو نطفہ سے پیدا کیا، سو وہ علانیہ اعتراض کرنے لگا۔

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى. (قیامہ:۳۶)

کیا یہ شخص (ابتدا ہی میں محض) ایک قطرۂ منی نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکایا گیا تھا!

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ. (دھر: ۲)

ہم نے اس کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا۔

مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ. (عبس:۱۸)

نطفہ سے (پیدا کیا) اس کی صورت بنائی پھر اس (کے اعضاء) کو انداز سے بنایا

ماء:۔

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ. (مرسلات: ۱۹)

کیا ہم نے تم کو ایک بے قدر پانی (یعنی نطفہ) سے نہیں بنایا؟

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ. (طارق: ۶)

وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے

منی:۔

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى. (قیامہ:۳۶)

کیا یہ شخص (ابتدا ہی میں محض) ایک قطرۂ منی نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکایا گیا تھا؟

اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ. ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الْخَالِقُوْنَ. (واقعہ: ۵۸،۵۹)

اچھا پھر یہ بتاؤ تم جو (عورتوں کے رحم میں) منی پہنچاتے ہو اس کو تم آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں!

عَلَقَه: فَاِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ. (حج: ۵)

تو ہم نے (اول) تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے (جو کہ غذا سے پیدا ہوتا ہے) پھر خون کے لوتھڑے سے۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنَاهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ. (مومنون: ۱۴)

پھر ہم نے اس نطفے کو خون کا لوتھڑا بنا دیا پھر ہم نے اس خون کے لوتھڑے کو (گوشت کی) بوٹی بنا دیا پھر ہم نے اس بوٹی (کے بعض اجزاء) کو ہڈی بنا دیا پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا پھر ہم نے (اس میں روح ڈال کر) اس کو ایک دوسری ہی (طرح کی) مخلوق بنا دیا، سو کتنی بڑی شان ہے اللہ کی جو تمام صناعوں (بنانے والوں) سے بڑھ کر ہے

ارحام:۔

هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ. (ال عمران:۶)

وہ ایسی ذات (پاک) ہے کہ تمہاری صورت (وشکل) بناتا ہے ارحام میں، جس طرح چاہتا ہے

وَنُقِرُّ فِى الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى. (حج: ۵)

اور ہم (ماں کے) رحم میں جس (نطفہ) کو چاہتے ہیں ایک مدت معیّن (یعنی وضع حمل) تک ٹھہرائے رکھتے ہیں

بطون:۔

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ. (نحل: ۷۸)

اور اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا

يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ. (زمر:٦)

وہ تم کو ماؤں کے پیٹ میں ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت پر بناتا ہے تین تاریکیوں میں

ذکر وانثٰی:۔

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى. مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى. (نجم: ۴۵،۴۶)

اور یہ کہ وہی دونوں قسم یعنی نر اور مادہ کو نطفہ سے بناتا ہے جب (رحم میں) ڈالا جاتا ہے

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ. (فاطر: ۱۱)

اور کسی عورت کو نہ حمل رہتا ہے اور نہ وہ جنتی ہے مگر سب اسی کی اطلاع سے ہوتا ہے۔

صورت:۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ. (اعراف: ۱۱)

اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر ہم نے ہی صورت بنائی تمہاری

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ. (مومن:۶۴)

اور تمہارا نقشہ بنایا، سو عمدہ نقشہ بنایا

فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ. (انفطار:۸)

(اور) جس صورت میں چاہا تجھ کو ترکیب دے دیا

يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ. (ال عمران: ۶)

وہ ایسی ذات (پاک) ہے کہ تمہاری صورت (وشکل) بناتا ہے ارحام میں جس طرح چاہتا ہے۔

روح:۔

ثُمَّ سَوّٰهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ. (الٓمٓ سجدہ: ۹)

پھر اس کے اعضاء درست کئے اور اس میں اپنی روح پھونکی

الحاصل:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ. (التین: ۴)

"ہم نے انسان کو بہت خوب صورت سانچے میں ڈھالا ہے"۔

بچہ ماں کے اندر اور تقدیر کے فیصلے

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِاَرْبَعِيْنَ اَوْ خَمْسَةٍ وَاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ؟ فَيُكْتَبَانِ۔ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى؟ فَيُكْتَبَانِ۔ وَيُكْتَبُ عَمَلُهٗ وَاَثَرُهٗ وَاَجَلُهٗ وَرِزْقُهٗ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ۔[1] (وفي رواية) ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔[2]

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اسے نبی علیہ السلام تک پہنچاتے ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا رحم میں نطفہ کے ٹھہر جانے کے چالیس یا پینتالیس راتوں کے گزرنے پر ایک فرشتہ آتا ہے، وہ عرض کرتا ہے اے میرے رب نیک بخت ہے یا بد بخت؟ دونوں میں سے ایک لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر وہ عرض کرتا ہے اے میرے رب نر ہے یا مادہ؟ ہر دو میں سے ایک لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے عمل اور اس کے نشانات قدم اور اس کی موت اور اس کی روزی سب لکھ دی جاتی ہیں، پھر صحیفہ کو بند کر دیا جاتا ہے، نہ تو اس میں کمی کی جاتی ہے نہ زیادتی۔ اور ایک روایت میں ہے، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے، سو تم میں سے کوئی جنتیوں والے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ جنت اور اس کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اس پر لکھا غالب آ جاتا ہے وہ جہنمیوں جیسے عمل کرتے کرتے جہنم میں داخل ہو جاتا ہے

---

[1] صحیح مسلم (۸/۴۵) رقم (۶۸۹۵)

[2] صحیح البخاری (۶/۲۷۱۳) رقم (۷۰۱۶)

اور تم میں سے کوئی جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ جہنم اور اس کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اس پر لکھا غالب آ جاتا ہے تو وہ جنتیوں جیسے عمل کرتے کرتے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

کیا دیکھا نہیں؟.....(الم تر. اولم یروا)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ. (ابراھیم:)	اے مخاطب کیا تو نے دیکھا نہیں، اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک ٹھیک بنایا
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً. (حج:)	اے مخاطب کیا تم نے دیکھا نہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا، پس جس سے زمین سرسبز ہو گئی
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ. (حج:)	اے مخاطب! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ نے زمین کی تمام چیزوں کو تمہارے تابع بنا دیا
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ. (نور:)	کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک بادل کو دوسرے بادل کی طرف چلاتا ہے پھر ان کو جمع کرتا ہے، پھر اس کو تہہ بہ تہہ کرتا ہے، پھر تو دیکھتا ہے کہ بارش اس کے درمیان سے نکلتی ہے
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ.	کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ. (زمر:)	کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کو زمین میں چشمے سے جاری کیا
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ. (مجادلہ:)	کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے

واقعات

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ. (بقرہ:)

کیا تمہیں ان لوگوں کا قصہ یاد نہیں جو موت سے بچتے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں اپنے شہر سے نکلے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖ. (بقرہ:)

کیا تمہیں اس شخص کا قصہ یاد نہیں جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں مباحثہ کیا تھا

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ. (فجر)

کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تیرے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا کیا؟

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ. (فیل: ۱)

کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

اَوَلَمْ يَرَوْا:

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ. (شعراء:)

کیا انہوں نے زمین کو دیکھا نہیں کہ ہم نے زمین میں کس قدر عمدہ عمدہ بوٹیاں اگائیں!

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ.

کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کر دیتا ہے، اور جس کے لئے چاہے رزق تنگ کر دیتا ہے

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ. (سجدہ:)

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ہم خشک پڑی ہوئی زمین تک پانی کو پہنچاتے ہیں

اَوَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ. (یس:)

کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم اس سے پہلے کتنی بستیوں کو ہلاک کر چکے ہیں

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ۔ (ملک:)

کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھا کہ وہ پر پھیلائے اڑتے ہیں اور کبھی پر سمیٹ لیتے ہیں

اس کی نشانیاں (و من اٰیاتہٖ)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ۔ (روم:)

اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اُس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا۔ (روم:)

اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہاری جنس میں سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام حاصل کرو

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ۔

اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور تمہارے لب ولہجہ اور رنگ وروپ کو الگ الگ بنایا

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ۔

اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم رات اور دن میں سوتے ہو اور اللہ کے فضل کو تلاش کرتے ہو

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا۔

اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تم کو بجلی دکھاتا ہے جس سے ڈر بھی لگتا ہے اور اُمید بھی ہوتی ہے

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ۔

اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان و زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ۔ (روم:)

اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ ہواؤں کو بھیجتا ہے وہ خوشخبری دیتی ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ. (فصلت:)

اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات، دن، سورج اور چاند،

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً. (فصلت)

اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے خوف زدہ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ. (شوریٰ:)

اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ سمندروں میں پہاڑوں کی طرح اونچے اونچے جہاز چلتے ہیں

لوگو! تم ہی بتاؤ ﴿أرأيتم﴾

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ. (الانعام)

آپ کہہ دیجئے کہ تم بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کانوں کی سنوائی اور آنکھوں کی بینائی لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے علاوہ کون ہے جو تمہیں یہ واپس دیدے۔

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ. الخ

آپ کہہ دیجئے کہ تم بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تم پر قیامت تک رات کا اندھیرا لے آئے تو اللہ کے علاوہ کون ہے جو روشنی لیکر آئے.

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى. الخ (قصص)

آپ کہہ دو کہ تم بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تم پر قیامت تک دن لائے۔ تو اللہ کے علاوہ کون ہے جو رات لے آئے.

اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ. ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الْخَالِقُوْنَ.

تم یہ تو بتاؤ کہ جو تم اپنی عورتوں کے رحم میں منی ٹپکاتے ہو تو کیا تم اس کو آدمی بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں۔

اَفَرَأَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ. ءَ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ (واقعه)	اچھا تم یہ تو بتاؤ کہ جو بیج زمین میں تم بوتے ہو وہ تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔
اَفَرَأَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِىْ تَشْرَبُوْنَ. ءَ اَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ.	اچھا یہ تو بتاؤ کہ جو تم پانی پیتے ہو اس کو بادلوں سے تم اتارتے ہو یا ہم اتارتے ہیں۔
اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِىْ تُوْرُوْنَ. ءَ اَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ. (واقعه)	تم یہ بتاؤ جو آگ تم جلاتے ہو اس کا درخت تم نے پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآءُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ. (ملک)	آپ ان سے کہیے کہ تم بتاؤ اگر تمہارا پانی نیچے اتر کر غائب ہو جائے پھر کون ہے جو تمہارے پاس میٹھے پانی کو لائے۔

مشیتِ ایزدی۔ یشاء

(۱) يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (بقره)	اللہ تعالیٰ جسے چاہیں اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرتے ہیں۔
(۲) وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ. (بقره)	اللہ تعالیٰ جسے چاہیں ہدایت عطا فرماتے ہیں۔
(۳) يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ (مدثر)	اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گمراہ کرتے ہیں۔
(۴) يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ (بقره)	اللہ تعالیٰ جسے چاہیں رزق عطا فرماتے ہیں۔
(۵) يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ (بقره)	اللہ تعالیٰ جسے چاہیں سلطنت عطا کرتے ہیں
(۶) يُؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ (بقره)	اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں حکمت عطاء فرماتے ہیں۔
(۷) يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ (بقره)	اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہیں اجر کو دوگنا کر دیتے ہیں۔

(۸) فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ (بقرہ)	پس اللہ تعالیٰ جس کی چاہیں مغفرت فرما دیتے ہیں۔
(۹) وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ (بقرہ)	اور اللہ تعالیٰ جسے چاہیں عذاب دیتے ہیں
(۱۰) يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ (آل عمران)	اللہ تعالیٰ تمہاری شکلیں بناتا ہے رحموں میں جیسے چاہے
(۱۱) يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران)	اللہ تعالیٰ جس کی چاہے اپنی مدد کے ذریعہ مدد کرتا ہے۔
(۱۲) يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (آل عمران)	اللہ تعالیٰ جو چاہے کرتا ہے۔
(۱۳) يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ (آل عمران)	اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔
(۱۴) ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (مائدہ)	یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطاء کرتا ہے۔
(۱۵) يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (مائدہ)	مشرکین کے علاوہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے معاف کر دیتا ہے۔
(۱۶) اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (اعراف)	بے شک زمین اللہ کی ہے اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے وارث بناتا ہے
(۱۷) يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ (ابراہیم)	اللہ تعالیٰ جس پر چاہیں احسان کرتے ہیں۔
(۱۸) يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ. (سباء)	اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہے رزق وسیع کرتا ہے اور جس کے لئے چاہے رزق تنگ کرتا ہے۔
(۱۹) يَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ (عنکبوت)	اللہ تعالیٰ جس پر چاہتے ہیں رحم کرتے ہیں۔
(۲۰) فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ (الرعد)	پھر وہ ہوا بادلوں کو اٹھاتی ہے پھر اللہ بادلوں کو آسمان میں پھیلاتا ہے جیسے چاہے۔

(۲۱) يُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (فاطر)
وہ بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہے گراتا ہے۔

(۲۲) يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ (فاطر)
اللہ تعالیٰ جتنا چاہے مخلوق کو زیادہ کرتا ہے۔

(۲۳) يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ (فاطر)
اللہ تعالیٰ جسے چاہے سناتا ہے۔

(۲۴) يُدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ. (شوریٰ)
اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔

(۲۵) يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (شوریٰ)
اللہ تعالیٰ جسے چاہے چن لیتا ہے۔

(۲۶) يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ (شوریٰ)
اللہ تعالیٰ جو چاہے اپنے اندازے سے اتارتا ہے۔

(۲۷) يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا (شوریٰ)
اللہ تعالیٰ جسے چاہے بچیاں دیتا ہے۔

(۲۸) وَيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ. (شوریٰ)
اور اللہ جسے چاہے بچے دیتا ہے۔

(۲۹) يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا (شوریٰ)
اللہ تعالیٰ جسے چاہے بانجھ بنادے۔

(۳۰) وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (التکویر)
تم اللہ رب العالمین کی چاہت کے بغیر کچھ نہیں چاہ سکتے۔

علمِ الٰہی (یعلم)

(۱) يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ (بقرہ)
اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں اور اصلاح کرنے والوں کو جانتا ہے۔

(۲) يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ (بقرہ)
اللہ کو معلوم ہے جو تمہارے جی میں ہے سو تم اس سے ڈرتے رہو۔

(۳) يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ (احزاب)
اللہ کو معلوم ہے جو تمہارے دلوں میں ہے

(۴) يَعْلَمُ مَاتُكِنُّ فِيْ صُدُوْرِهِمْ (قصص) — اللہ جانتا ہے اسکو جس کو ان کے سینے چھپاتے ہیں۔

(۵) يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَاخَلْفَهُمْ (بقرہ) — اللہ جانتا ہے جو انکے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔

(۶) يَعْلَمُ مَافِي السَّمٰوَاتِ وَمَافِي الْاَرْضِ (ال عمران) — اللہ جانتا ہے اُن چیزوں کو جو آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں۔

(۷) يَعْلَمُ مَاتُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ (نمل) — اللہ جانتا ہے اُن چیزوں کو جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو۔

(۸) يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى (طه) — اللہ کو خبر ہے چھپی ہوئی بات کی اور بالکل پوشیدہ بات کی۔

(۹) يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ (انعام) — اللہ تمہارے راز کو جانتا ہے اور ظاہر چیزوں کو جانتا ہے۔

(۱۰) يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ (نور) — اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

(۱۱) يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى (اعلی) — اللہ تعالیٰ جانتا ہے ظاہر اور پوشیدہ چیز کو۔

(۱۲) يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰاهُم (توبہ) — اللہ تعالیٰ اُن کے راز کو اور اُنکے مشوروں کو جانتا ہے۔

(۱۳) يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ (شوریٰ) — اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(۱۴) يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ (عنکبوت) — اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

(۱۵) يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ (انعام) — اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(۱۶) يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ (محمد) — اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔

(۱۷) يَعْلَمُ مَافِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (انعام) — اللہ جانتا ہے جو خشکی اور تری میں ہے

(۱۸) يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا (هود)
اللہ تعالیٰ رہنے کی جگہ کو جانتا ہے اور اُس جگہ کو جانتا ہے جہاں سونپا جائے گا۔

(۱۹) يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثٰى (رعد)
اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو پیٹ میں رکھتی ہے ہر مادہ۔

(۲۰) قَدْ يَعْلَمُ مَآ أَنْتُمْ عَلَيْهِ (نور)
اللہ تعالیٰ جانتا ہے اس حال کو جس پر تم ہو۔

(۲۱) يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ (لقمان)
اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو ماؤں کے رحموں میں ہے۔

(۲۲) يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا (سباء)
جو زمین داخل ہوتا ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے اللہ اسکو جانتا ہے۔

(۲۳) يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ (زمر)
اللہ آنکھوں کی خیانت کو اور سینے میں پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے۔

(۲۴) يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ (حجرات)
اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے۔

(۲۵) وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ (مدثر)
اور تمہارے رب کے لشکروں (ملائکہ کی تعداد) کو اللہ ہی جانتا ہے۔

(۲۶) وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا (انعام)
اور جو پتہ بھی زمین پر گرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں۔

(۲۷) وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ (انعام)
اور اللہ کے پاس ہے خزانہ غیب کی چابیاں ،اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(۲۸) وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ (حجر)
ہم تمہارے اگلوں کو بھی جانتے ہیں۔

(۲۹) وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ (حجر)
اور ہم تمہارے پچھلوں کو جانتے ہیں

شداد کی جنت اور خدا کی پکڑ

کہتے ہیں کہ قوم عاد میں دو بادشاہ بڑے زبردست ہوئے ہیں۔ ایک شدید دوسرا شداد۔ شداد نے اپنے بھائی شدید کے مرنے کے بعد سلطنت کو کمالِ عروج پر پہنچا دیا تھا۔ کہ چار سو سے زائد بادشاہ اس کے مطیع و فرمانبردار تھے۔ اور روئے زمین کے کسی بادشاہ کو اس سے مقابلہ کی طاقت نہ تھی۔ اس لئے مغرور و متکبر ہو کر اس نے خدائی کا دعویٰ کر دیا تھا۔ اس زمانہ کے علماء نے اس کو بہت سمجھایا۔ خدا کا خوف دلایا۔ اللہ کی عبادت کی رغبت دلائی۔ مگر وہ نہ مانا اور کہا کہ میرے پاس سب کچھ موجود ہے۔ کسی کی عبادت سے اور کیا حاصل کروں؟ اس سے کہا گیا کہ دنیا کی یہ دولت و سلطنت فانی ہے۔ اللہ کی عبادت سے ایسی جنت ملے گی جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔ کبھی فنا نہ ہوگی اور وہ اس تمام دنیا سے بہتر ہوگی۔ اس نے پوچھا اس جنت کی اور کیا خوبیاں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے جنت کی خوبیاں بیان کیں۔ اس نے کہا مجھے جنت کی ضرورت نہیں۔ میں تو دنیا میں ایسی جنت بنا سکتا ہوں۔ چنانچہ اس نے اپنے سو (۱۰۰) معتبر اور فنِ تعمیر کے ماہرین کو جنت کی تعمیر پر مقرر کیا اور ہر ایک کے ساتھ ہزار ہزار آدمی متعین کئے اور حکم دیا کہ سونے چاندی کی کانیں تلاش کرو اور ان کی اینٹیں بناؤ۔ دفینے اور خزانے سب نکلوا لو اور کوہِ عدن کے قریب ایک چالیس (۴۰) کوس مربع شہر (ارم) کی بنیاد ڈالی دی۔ کہتے ہیں کہ اس کی بنیادیں اتنی گہری کھودی گئیں کہ پانی کے قریب پہنچ گئی تھیں۔ اور اُن کو سنگِ سلیمانی سے بھروا دیا تھا۔ جب بنیادیں زمین کے برابر ہو گئیں تو اوپر سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کی گئی اور پانچ سو گز کی بلندی دیواروں کی رکھی گئی۔ جب سورج نکلتا تو دیواروں کی روشنی اور چمک سے آنکھیں چکا چوند ہو جاتیں۔ پھر اس چار دیواری میں ہزار محل اور ہر محل میں ہزار ستون تعمیر کئے گئے اور ہر ستون کو جواہرات سے مرصع کیا گیا۔ اور درمیان شہر میں ایک نہر جاری کی گئی اور ہر ہر مکان میں حوضیں بنائی گئیں۔ اس نہر سے ہر مکان تک ایک چھوٹی نہر جاری کی گئی۔ جن سے وہ

حوضیں لبالب بھری رہتیں اور ہر مکان میں فوارے اچھلتے رہتے تھے۔ان نہروں کی پٹڑیاں یاقوت، زمرد، مرجان اور نیلم سے سجائی گئی تھیں۔نہروں کے کناروں پر درخت لگائے گئے تھے۔جن کی جڑیں، شاخیں اور پتے زمرد کے اور پھول پھل موتیوں اور یاقوتوں کے تھے۔ محلات کی دیواروں پر مشک وزعفران، عنبر وگلاب کی لپائی کی گئی تھی اور سونے چاندی کے پانی سے تپائی کرائی گئی تھی، یاقوت و جواہرات کے خوبصورت وخوش آواز پرندے بنا کر درختوں پر بٹھائے گئے تھے۔شہر کے گرداگرد سونے کے ہزار مینار تعمیر کرائے تھے۔جن پر حفاظتی فوجیں بیٹھتیں۔ جب شہر بن کر تیار ہو گیا تو حکم دیا کہ پورے شہر میں عمدہ قالین اور ریشمی فرش بچھا دیئے جائیں اور سونے کے برتنوں سے محلات کو سجا دیا جائے اور کسی نہر میں دودھ کسی میں شہد، کسی میں شراب وشربت اور کسی میں پانی جاری کر دیا جائے۔بازاروں اور دکانوں کو بھی کمخواب وزربفت سے سجا دیا گیا۔سب کو حکم دیا گیا کہ اپنے اپنے کام میں مصروف رہیں اور شہر کے باشندوں کو انواع واقسام کے پھل عمدہ کھانے پہنچائے جائیں۔ بارہ برس میں (اور صاحب تفسیر حقانی لکھتے ہیں تین سو برس میں) یہ شہر ارم تیار ہوا اور حکم ہوا کہ تمام اُمراء وارکانِ دولت اس شہر میں جا کر آباد ہوں۔اور خود بڑے غرور کے ساتھ اپنے لشکروں کے ہمراہ اپنی اس جنت کی طرف چلا اور واعظوں سے کہا کہ تم ایسی جنت کے لئے مجھے کہتے ہو کہ کسی دوسرے کے سامنے میں پست وذلیل بنوں اور سر جھکاؤں؟ میری شان و شوکت والی جنت، میری بے نیازی اور دولت وثروت کا تم کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کر لو۔ جب وہ اپنی جنت کے قریب پہنچا تو لوگ غول کے غول شہر ارم (جنت) کے دروازوں پر آئے اور زر و جواہر اس پر نچھاور کرنے لگے۔ جب وہ اپنی خود ساختہ جنت کے دروازہ پر پہنچا تو ایسی حالت میں کہ اس کا ایک قدم دروازہ کے اندر اور ایک باہر تھا آسمان سے ایک ایسی کڑک (سخت آواز) آئی کہ وہ سب وہیں ہلاک ہو گئے اور بادشاہ بھی دروازہ پر گر کر مر گیا اور آپنی بنائی ہوئی جنت کے دیدار کی حسرت بھی اپنے دل میں لے گیا۔بعض کتابوں میں یہ ہے کہ ملک الموت سے حق تعالیٰ نے پوچھا کہ کسی کی روح قبض کرتے ہوئے تجھ کو رحم بھی آیا؟ عرض کیا دو شخصوں پر رحم آیا اگر آپ کا حکم نہ ہوتا تو میں ہرگز ان کی روح نہ نکالتا۔

ایک تو جب سمندر میں کشتی اُلٹ گئی تھی اور وہ اپنی ماں کے ساتھ ایک تختہ پر رہ گیا تھا اور حکم ہوا تھا کہ اس کی ماں کی روح قبض کر لے۔ اس وقت اس بے آسرا بچہ پر مجھے بہت رحم آیا تھا۔ دوسرا وہ بادشاہ جس نے دنیا میں جنت تعمیر کرائی تھی اور وہ اس کو ایک نظر دیکھ بھی نہ سکا۔ حق تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا۔ یہ بادشاہ وہی بے آسرا بچہ ہی تو تھا۔ اس کو ہم نے اپنی قدرت سے پالا پوسا اور اس مرتبہ اور جاہ وجلال تک پہنچایا مگر اس نے ہماری عبادت سے تکبر کیا اور وہ بدنصیب اس طرح ہلاک کر دیا گیا۔ وہ تختہ بہتا ہوا جب کنارے پہنچا تھا تو دھوبی نے اس کو کھینچ کر اس کی ماں کی لاش کو دفنا دیا اور اس بچہ کو اس مہتر کو دے دیا تھا جس کے اولاد نہ تھی۔ جب وہ سات سال کا ہوا تو وہ ایک دن بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ یکبارگی شور ہوا کہ بادشاہ کی سواری آتی ہے، سب بچے مارے خوف کے بھاگ گئے مگر یہ وہیں کھڑا ہوا بادشاہ اور اس کے لشکر کا تماشا دیکھتا رہا۔ بادشاہ معہ لشکر گزر گیا۔ گری پڑی چیز اٹھانے والے جو لشکر کے پیچھے چلا کرتے گزرے تو ان میں سے ایک کو ایک پوٹلی ملی۔ جس میں سُرمہ دانی اور سَلائی تھی۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا اگر تمہاری رائے ہو تو میں اُسے استعمال کر لوں۔ شاید یہ میری آنکھوں کی تکلیف کے لئے مفید ہو۔ انہوں نے کہا کہ مناسب نہیں۔ نہ معلوم فائدہ دے یا نقصان کرے۔ پہلے کسی اور کی آنکھوں میں لگا کر دیکھ۔ اگر فائدہ ہو تو تو بھی لگا لینا۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا تو ایک ٹیلہ پر اس لڑکے کو کھڑے ہوئے دیکھا اور یہ سُرمہ اس کی آنکھوں میں لگا دیا۔ اس سُرمہ کے لگتے ہی زمین کے خزانے اس کو نظر آنے لگے۔ یہ لڑکا بہت چالاک تھا شور مچانے لگا۔ اے ظالمو! تم نے میری آنکھیں پھوڑ دیں۔ میں بادشاہ سے تمہاری شکایت کروں گا وہ لوگ گرتے پڑتے سُرمہ دانی وہیں چھوڑ کر بھاگے۔ یہ گھر آیا اور مہتر سے یہ حقیقت بیان کر دی۔ مہتر نے کہا یہ گدھے خچر موجود ہیں۔ رات میں مخصوص اور معتبر مزدوروں کو لے جا کر کھود لائیں گے۔ چنانچہ بہت سا مال جمع کر لیا اور سب گاؤں والوں کو اپنی طرف مائل کر کے اس گاؤں کے سردار کو مار ڈالا اور یہ لڑکا خود گاؤں کا سردار بن گیا۔ حکام کو خبر پہنچی تو انہوں نے اس کو سزا دینی چاہی۔ مگر اس نے اپنی فوج تیار کر کے ان کا مقابلہ کیا اور کامیاب ہوا۔ چند روز میں بادشاہ مر گیا۔ تو اس کے تخت و

تاج پر بھی قبضہ کر لیا۔ پھر اس کی بادشاہت کو اتنی ترقی ہوئی کہ بہت سے بادشاہ اس کے اطاعت گزار بن گئے۔

شاہ عبدالعزیز صاحبؒ لکھتے ہیں کہ معتبر تفسیروں میں لکھا ہے کہ جب یہ بادشاہ اور اس کا لشکر آسمانی کڑک سے ہلاک ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے اس شہر ارم کو دنیا کی نگاہوں سے چھپا دیا۔ مگر کبھی کبھی عدن کے گرد و نواح کے لوگوں کو اس کی روشنی اور جھلک اس جگہ محسوس ہوتی ہے اور یہ اس کی دیواروں کی روشنی ہے۔

عبداللہ بن قلابہؒ کہتے ہیں کہ اتفاق سے صحابہؓ کی ایک جماعت کا گزر اس طرف کو ہوا۔ وہاں جا کر ایک اونٹ بھاگ گیا جب لوگ اس کو ڈھونڈنے نکلے تو اس شہر کے میناروں اور دیواروں کو دیکھ کر حیران ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ تو اس جنت کا نمونہ ہے جس کی خبر ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ سوچا شاید یہ خواب ہے۔ اندر پہنچے شہر کو دیکھا کوئی آدمی وہاں نہ تھا۔ کچھ جواہرات اور یاقوت نظر پڑے تو اپنی چادر میں بھر لیے اور امیر المؤمنین حضرت امیر معاویہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا واقعہ بیان کیا۔ پوچھا تم نے یہ خواب نیند میں دیکھا ہے یا بیداری میں؟ انہوں نے کہا صاحب! بیداری میں دیکھا ہے اس شہر کی تفصیلات بتلاتے ہوئے وہ یاقوت و جواہر بھی پیش کر دیئے۔ حضرت امیر معاویہؓ کو تعجب ہوا۔ اہلِ علم سے معلوم کیا کہ دنیا میں کوئی شہر ایسا ایسا بھی ہے۔ علماء نے قرآن کی یہ آیت اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ پڑھ کر بتایا کہ شہر ارم ہے جو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک شخص وہاں جائے گا جس کا حلیہ یہ ہوگا کہ وہ کوتاہ قد، سُرخ رنگ ہوگا اور اس کی اَبرو و گردن پر دو تل ہوں گے۔ وہ اپنے اونٹ کو تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچے گا۔ دیکھا گیا تو وہ سب نشانیاں اس شخص میں ثابت ہوئیں۔
(ملخص از فتح العزیز)

اس واقعہ کو اگر صحیح تسلیم کر لیا جائے تو یہ واقعہ قوم عاد کے ایک خاص شخص شداد بن عاد کا ہوگا۔ کہ اُس پر اور اس کی بنائی ہوئی جنت پر عذاب نازل ہوا اور پہلی تفسیروں (پر جن کو جمہور مفسرین نے اختیار کیا ہے) یہاں قومِ عاد کے معذب ہونے کا بیان ہے۔ واللہ تعالیٰ

اعلم بحقیقۃ الحال۔[1]

بڑے بڑے فرشتے ☆

حدیث ۱: اَتَانِیْ مَلَکٌ بِرِسَالَۃٍ مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ رَفَعَ رِجْلَہٗ فَوَضَعَھَا فَوْقَ السَّمَآءِ وَالْاُخْرٰی فِی الْاَرْضِ ثُمَّ لَمْ یَرْفَعْھَا۔

(۱) نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے پیغام لے کر آیا اُس نے ایک پاؤں اُٹھایا اور اُسکو آسمان پر رکھا اور اُسکا دوسرا پاؤں زمین پر تھا اور اُس نے زمین سے پاؤں نہیں اٹھایا۔

حدیث ۲: اُذِنَ لِیْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَکٍ مِّنْ مَّلَائِکَۃِ اللّٰہِ مِنْ حَمَلَۃِ الْعَرْشِ اَنَّ مَا بَیْنَ شَحْمَۃِ اُذُنَیْہِ اِلٰی عَاتِقِہٖ مَسِیْرَۃُ سَبْعِ مِائَۃِ سَنَۃٍ۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ اللہ کے فرشتوں میں سے حاملین عرش کی خلقت بیان کروں اُس فرشتے کے کان کی لو سے کندھے تک کا فاصلہ ۷۰۰ سال کی مسافت کے بقدر ہے۔

حدیث ۳: اُذِنَ لِیْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَکٍ مِّنْ حَمَلَۃِ الْعَرْشِ رِجْلَاہُ فِی الْاَرْضِ السُّفْلٰی وَعَلٰی قَرْنِہِ الْعَرْشُ وَبَیْنَ شَحْمَۃِ اُذُنِہٖ وَعَاتِقِہٖ خَفَقَانُ الطَّیْرِ مَسِیْرَۃَ سَبْعِ مِائَۃِ عَامٍ۔

(۳) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ میں حاملین عرش میں سے کسی فرشتہ کی خلقت بیان کروں اُس کے دونوں پاؤں تحت الثریٰ میں ہیں اور اُس کا سر عرش معلّٰی تک پہنچ رہا ہے اور اس کے کان کی لو سے کندھے تک کا فاصلہ

---

[1] درسی تفسیر ص ۲۰۶ پارہ ۳۰

☆ الروایات الآتیۃ فی ذیل ہذا العنوان کلہا من کنز العمال (۶/۱۳۶۔۱۳۸) وہی تخلو عن الوضع

پرندے کی ۷۰۰ سال اڑان کے بقدر ہے

حدیث ۴: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِبَعْضِ عَظَمَةِ اللّٰهِ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ يُقَالُ لَهُ إِسْرَافِيلُ زَاوِيَةٌ مِنْ زَوَايَا الْعَرْشِ عَلٰى كَاهِلِهِ قَدْ مَرَقَتْ قَدَمَاهُ فِي الْأَرْضِ السُّفْلٰى وَمَرَقَ رَأْسُهُ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ الْعُلْيَا فِي مِثْلِهِ مِنْ خَلِيقَةِ رَبِّكُمْ۔

(۴) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غور سے سنو! میں تمہیں اللہ کی کچھ عظمت و بڑائی کی خبر دیتا ہوں کہ اللہ کے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جسکو اسرافیل کہتے ہیں انہوں نے عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا ہے اس کے پاؤں تحت الثریٰ میں ہیں اور اُسکا سر ساتویں آسمان تک پہنچا ہوا ہے اور اسی طرح آپکے رب کی مخلوق میں اور بھی ہیں۔

حدیث ۵۔ رَأَيْتُ جِبْرِيلَ عِنْدَ السِّدْرَةِ وَعَلَيْهِ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ يَنْتَثِرُ رِيشُهُ تَهَاوِيلُ الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جبرئیلؑ کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا کہ اُن کے چھ سو (۶۰۰) پَر ہیں جن کو وہ پھیلائے ہوئے ہیں اُن کے پر سُرخ (یاقوت) کے موتیوں سے سجے ہوئے ہیں۔

ہمارا سب کچھ اللہ کے لیے ہے

حدیث قدسی:

قَلْبُكَ لِي.. فَلَا تُدْخِلْ فِيهِ حُبَّ غَيْرِي . وَلِسَانُكَ لِي۔۔ فَلَا تَذْكُرْ بِهِ أَحَدًا غَيْرِي۔۔ وَبَدَنُكَ لِي۔۔ فَلَا تَشْغَلْهُ بِخِدْمَةِ غَيْرِي۔۔ وَإِذَا أَرَدْتَ شَيْئًا۔۔۔ فَلَا تَطْلُبْهُ إِلَّا مِنِّي۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم تیرا دل میرے لئے ہے تو میرے غیر کی

---

۱ تفسیر الرازی (۱۷۵/۳۲)

محبت اس میں داخل نہ کر اور تیری زبان میرے لئے ہے تو اس کے ذریعے میرے کسی غیر کو یاد نہ کر اور تیرا بدن میرے لئے ہے تو میرے غیر کی خدمت میں اسکو مشغول نہ کر اور جب تجھے کوئی چیز چاہئے تو مجھ سے ہی مانگ۔

میں نے تمہیں اسلئے پیدا نہیں کیا؟

مَا خَلَقْتُكُمْ وَبِيَ اِلَيْكُمْ حَاجَةٌ اِلَّا اَنْ تَسْأَلُوْنِيْ (فی روایۃ: تَسْتَغْفِرُوْنِيْ) فَاَغْفِرَ لَكُمْ وَتَسْأَلُوْنِيْ فَاُعْطِيَكُمْ۔[1]

"میں نے تمہیں اس لیے پیدا نہیں کیا کہ مجھے کوئی تمہاری ضرورت تھی، ہاں تم مجھ سے مغفرت طلب کرو تو میں مغفرت کروں گا اور اسی طرح کچھ اور مانگو تو وہ بھی عطا کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کا بندے سے شکوہ کہ تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا؟

(غریبوں کی خدمت و دادرسی کرو تو وہیں خدا ملتا ہے)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ يَا اِبْنَ اٰدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ۔ قَالَ يَارَبِّ! وَكَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؛ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْعُدْتَّهُ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهُ؛ يَا اِبْنَ اٰدَمَ! اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَارَبِّ وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؛ قَالَ :اَمَاعَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؛ اَمَاعَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؛ يَااِبْنَ اٰدَمَ! اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ؛ قَالَ: يَارَبِّ كَيْفَ

---

[1] روح المعانی (۱۹/۵۵) وتفسیر القطبی (۱/۱۶۲۸) وھذا مروی عن ولید بن ولید فی تفسیر الآیۃ "قل ما یعبئو بکم ربی لو لا دعاؤکم" واللفظ لآخر الذکر

اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؛ قَالَ: اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ۔ [1]

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ اے ابن آدم میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ بندہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب! میں آپ کی کیسے عیادت کرتا حالانکہ آپ تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تو نہیں جانتا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو تُو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ تجھے کیا خبر اگر تو اُسکی عیادت کر لیتا تو تو مجھے اُس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا تو وہ بندہ عرض کرے گا کہ میرے رب میں آپ کو کیسے کھلاتا حالانکہ آپ تو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اُس کو کھانا نہیں کھلایا تھا۔ تجھے کیا خبر اگر تو اُس کو کھانا کھلا دیتا تو تُو اُس کو میرے پاس پاتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا وہ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پانی پلاتا حالانکہ آپ تو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اس کو پانی نہیں پلایا تھا اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو تو اُس کو میرے پاس پاتا۔

بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا بندے سے سوال میں نے تجھے یہ یہ نہ دیا تھا؟

(۹)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ وَاَبِیْ سَعِيْدٍؓ يُؤْتٰى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَمْ اُكْرِمْكَ؛ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ؟ [فی روایة]: اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَوَلَدًا وَسَخَّرْتُ لَكَ

[1] صحیح مسلم (۱۳/۸) رقم (۶۷۲۱)

الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ؟

فَيَقُوْلُ: بَلٰى

قَالَ: فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟

فَيَقُوْلُ: لَا

فَيَقُوْلُ لَهُ: اَلْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ۔ [1]

حضرت ابو ہریرہؓ وابو سعیدؓ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائیگا تو اللہ تعالیٰ اُسے فرمائیں گے کہ تُو بتا میں نے تجھے عزت نہیں دی تھی فرمائیں گے میں نے تجھے سردار نہیں بنایا تھا کیا میں نے تیرا نکاح نہیں کرایا تھا؟ کیا میں نے تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کئے تھے اور میں نے تجھے چھوڑا تا کہ تو سردار بن جائے اور تا کہ تجھے سردار بنایا جائے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ کیا میں نے تجھے آنکھیں اور کان نہیں دیئے تھے اور مال واولاد نہیں دیا اور کیا میں نے تجھے چھوڑ نہیں دیا تا کہ تو سردار ہو جائے اور تو خوش حال ہو جائے تو وہ بندہ عرض کرے گا۔ جی آپ نے مجھے یہ ساری نعمتیں عطاء کی تھیں راوی کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیرا کیا گمان تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ وہ بندہ عرض کرے گا نہیں میرا آپ سے ملنے کا گمان نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائیں گے کہ آج کے دن میں بھی تجھے ایسے بھلا دیتا ہوں جیسے تو نے مجھے بھلا دیا تھا۔

دوسرا سوال تو نے ان نعمتوں میں کیا کیا؟

(۱۰) عَنْ اَنَسٍؓ: يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ. فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ۔ [2]

---

[1] رواہ مسلم بعضہ (۸/۲۱۶) والترمذی بعضہ (۴/۶۱۹) وکذا فی شعب الایمان (۱/۲۳۹)

[2] سنن الترمذی (۴/۶۱۸) برقم (۲۴۲۷)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ابن آدم کو قیامت کے دن لایا جائے گا اس حال میں کہ وہ بکری کے بچے کی طرح ہوگا پھر اسکو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ میں نے تجھے عطاء کیا اور میں نے تجھے مالک بنایا اور میں نے تجھ پر انعام کیا اور تو نے ان نعمتوں کے بدلہ میں کیا کیا؟ تو بندہ کہے گا اے میرے رب میں نے مال جمع کیا اور اس کو بڑھایا اور جتنا ملا تھا اس سے زیادہ بنا کر چھوڑ آیا آپ مجھے دنیا میں واپس بھیج دیجئے تا کہ میں وہ مال واپس لے کر آؤں تو یہ وہ بندہ ہوگا جس نے کوئی نیکی آگے نہیں بھیجی ہوگی لہٰذا اس کو جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

نیک و بد کے ساتھ اللہ و جبریل کا معاملہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ قَالَ: فَیُحِبُّهُ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ فَیَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ. وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ فَیَقُوْلُ: اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ فَیُبْغِضُ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَآءِ: اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَیُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِی الْاَرْضِ.[1]

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبرئیلؑ کو بلاتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ میں فلاں آدمی سے محبت کرتا ہوں تم بھی اُس سے محبت کرو پھر جبرئیلؑ آسمان میں ندا لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے! اے آسمان والو تم بھی اُس سے محبت کرو تو آسمان والے اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اُس کے لئے قبولیت (محبت) کو زمین پر رکھ دیا جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض

---

[1] الجمع بین الصحیحین البخاری و مسلم ۳/۱۶۷ وصحیح الاحادیث القدسیہ ۱/۱۸

(نفرت) کرتے ہیں تو جبرئیل کو بلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں تم بھی اُس سے نفرت کرو پھر جبرئیل اُس سے نفرت کرنے لگتے ہیں پھر جبرئیل آسمان والوں میں ندا لگاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے نفرت کرتا ہے تم بھی اُس سے نفرت کرو پھر آسمان والے فرشتے بھی اُس سے نفرت کرنے لگتے ہیں پھر اُس کے لئے زمین میں نفرت ہی نفرت کو رکھ دیا جاتا ہے۔

بروز قیامت اللہ کی قدرت (اَنا المَلِک)

(۱) اِنَّ اللّٰہَ یَقْبِضُ الْاَرْضَ وَیَطْوِیْ السَّمٰوٰتِ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یَھُزُّھُنَّ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا الْمَلِکُ ؟ اَیْنَ مُلُوْکُ الْاَرْضِ؟ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ؟ [1]

(۱) بے شک اللہ تعالیٰ زمینوں اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ دیں گے پھر اُن کو حرکت دیں گے پھر فرمائیں گے کہ میں ہی بادشاہ ہوں، میں ہی بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ، کہاں ہیں ظالم لوگ؟ کہاں ہیں متکبر لوگ؟

(۲) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَطْوِیْ اللّٰہُ السَّمٰوَاتِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ؟ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرْضِیْنَ ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ قَالَ اِبْنُ الْعَلَاءِ. بِیَدِہِ الْاُخْرٰی. ثُمَّ یَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ؟ [2]

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹیں گے پھر اُن کو دائیں ہاتھ میں لیں گے پھر فرمائیں گے میں ہی بادشاہ ہوں کہاں ہیں جبار اور کہاں متکبرین پھر اللہ تعالیٰ زمینوں کو لپیٹیں گے پھر اُن کو بائیں ہاتھ میں لیں گے پھر فرمائیں گے

---

[1] بخاری وابن ماجہ بجمع بین بالروایات المختلفۃ

[2] ابوداؤد (۳۷۶/۴)

کہ میں ہی بادشاہ ہوں، کہاں ہیں جبار، کہاں ہیں متکبرین؟؟

صلہ رحمی

۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِبْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اللّٰہُ: اَنَا اللّٰہُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ! خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَھَا مِنْ اِسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَھَا وَصَلْتُہٗ وَمَنْ قَطَعَھَا قَطَعْتُہٗ۔[1]

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں ہی اللہ ہوں اور میں ہی رحمٰن ہوں اور میں نے رشتہ داری کو پیدا کیا ہے اور رحم (رشتہ داری) میرے نام (رحمٰن) سے نکلا ہے جس نے اس کو جوڑا میں اس کو اپنی رحمت سے جوڑوں گا اور جس نے اس کو توڑا میں اس کو اپنی رحمت سے کاٹ دوں گا۔

۲) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَأَلَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ۔[2]

ارشادِ نبوی ہے کہ جو یہ چاہتا ہو کہ اس کے رزق اور عمر میں برکت ہو تو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے یعنی اپنے رشتہ داروں سے تعلقات جوڑے رکھے۔

کیا اللہ تعالیٰ کافی نہیں؟

۱۔ کَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا	(نساء)	اور اللہ تعالیٰ ہی حساب لینے والا کافی ہے۔
۲۔ کَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا	(نساء)	اور اللہ تعالیٰ ہی دوست ہونے کے اعتبار سے کافی ہے۔
۳۔ کَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا	(نساء)	اور اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہونے کے لئے کافی ہے۔
۴۔ کَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا	(نساء)	اور اللہ تعالیٰ ہی جاننے والا کافی ہے۔

[1] المستدرک للحاکم ۱۷۴/۴
[2] صحیح مسلم ۸/۸

۵۔ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (نساء) اور اللہ تعالیٰ ہی گواہ ہونے کیلئے کافی ہے۔

۶۔ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (نساء) اور اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہونے کے لئے کافی ہے۔

۷۔ كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا۔ (فرقان) اور تمہارا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کے لئے کافی ہے۔

۸۔ كَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ (انبیاء) ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔

۹۔ كَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا (اسراء) اور تمہارا رب اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے والا اور دیکھنے والا ہونے کے اعتبار سے کافی ہے۔

سوالیہ طرز

۱۔ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ (فصلت) کیا تیرا رب کافی نہیں ہے۔

۲۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (زمر) کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں ہے

اللہ تعالیٰ کی مغفرت وعذاب کے دو نمونے

(الف) نمونۂ مغفرت

۱۔ خوفِ خدا پر مغفرت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيْهِ: اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اطْحَنُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُّوْنِیْ فِی الرِّيْحِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ رَبِّیْ لَيُعَذِّبَنِیْ عَذَابًا مَا عَذَّبَهٗ اَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهٖ ذَالِكَ فَاَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْاَرْضَ: اِجْمَعِیْ مَافِيْكِ مِنْهُ۔ فِیْ رِوَايَةٍ اَدِّیْ مَا

اَخَذْتِ فَفَعَلَتْ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ: مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ یَارَبِّ! خَشْیَتُکَ، فَغَفَرَ لَهٗ.[1]

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص اپنی جان پر بڑا ظلم وگناہ کرتا تھا جب اُسکی موت کا وقت آیا تو اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو تم مجھے جلا دینا اور مجھے پیس دینا اور میری راکھ ہوا (فضاء) میں بکھیر دینا، اللہ کی قسم اگر میرا رب مجھ پر قادر ہوگیا تو وہ مجھے سب جہنمی لوگوں سے زیادہ عذاب دیگا جب وہ شخص مرگیا تو اُسکی وصیت کے مطابق اُسکے ساتھ وہی کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ جو اس شخص کی راکھ کے ذرات تجھ میں ہیں تو اس کو جمع کر، ایک روایت میں ہے کہ اُسکی راکھ کے ذرات جو تو نے لئے ہیں تو ان کو ادا کر تو زمین نے اُسکے ذرات اکٹھے کر دیئے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگیا، اللہ نے فرمایا کہ تجھے ایسا کرنے پر کس نے اُبھارا تو اس نے جواب دیا۔ اے میرے رب مجھے ایسا کرنے پر تیرے خوف اور ڈر نے اُبھارا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی مغفرت کردی۔

۲۔ زانیہ عورت کی ادنیٰ سی بات پر مغفرت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَاَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِکَلْبٍ عَلٰی رَاْسِ رَکِیٍّ یَلْهَثُ کَادَ یَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَآءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِکَ قِیْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ.[2]

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک فاحشہ عورت (رنڈی) کی اتنی بات پر بخشش کردی گئی کہ وہ چلی جارہی تھی اُس نے ایک کنویں پر دیکھا کہ ایک کتا کھڑا ہوا ہے جس کی زبان پیاس کی شدت کی وجہ سے باہر نکلی پڑی ہے اور وہ مرنے کو ہے۔ اُس عورت نے اپنے پاؤں کا (چمڑا کا) موزہ نکالا اور اُس کو اپنی اوڑھنی میں باندھ کر کنویں میں

[1] صحیح البخاری ۳/۱۲۸۳)، رقم (۳۲۹۴)

[2] مشکوٰۃ المصابیح ۱/۴۲۸، متفق علیہ

سے پانی نکالا اور اُس کتے کو پلایا، اس پر اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی مغفرت فرمادی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کیا ہم لوگوں کو جانوروں کے ساتھ بھلائی میں بھی ثواب ملتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جگر رکھنے والے (یعنی جاندار) پر احسان کرنے میں ثواب ہے"۔ (مسلمان ہو یا کافر، آدمی ہو یا جانور)

۳۔ کتے کو پانی پلانے پر مغفرت

عن ابی هريرة ان رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم قال:
بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلَ الَّذِيْ بَلَغَ بِيْ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيْهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. [1]

"حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی کہیں جا رہا تھا راستے میں اس کو شدید پیاس لگی، وہ ایک کنویں میں اترا اور پانی پی کر باہر آ گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا (کنویں کے کنارے) ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے مٹی چاٹ رہا ہے تو اس شخص نے اپنے جی میں کہا کہ اس کو بھی تو ایسے ہی پیاس لگی ہوگی جیسے مجھے لگی ہوئی تھی (یہ سوچ کر وہ کنویں میں اترا اور) اپنے موزے کو پانی سے بھرا، پھر اسے اپنے منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا، پھر اس پر اللہ کا شکر بجالایا اس عمل پر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

۴۔ رحمتِ الٰہی کا جوش

عن ابی هريرة ان رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم قال:
بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. [2]

---

[1] اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان ۱/۶۹۹

[2] صحیح البخاری ۱/۲۳۳، رقم: ۲۶۴

''حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا اسے راستے پر ایک کانٹے دار شاخ پڑی ہوئی ملی تو اس شخص نے اسے راستے سے ایک طرف کر دیا اور اس (چھوٹی سی نیکی کو بجالانے) پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، اس پر اللہ عزوجل نے اس کی مغفرت فرمادی''۔

ف:۔ بے شک اس کی رحمت بخشش کے لئے بہانہ ڈھونڈتی ہے۔

۵۔ظالم وجابر بادشاہ کی مغفرت

بخارا کا ایک حاکم بڑا سخت ظالم تھا۔ ایک دن وہ اپنی سواری پر جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک کتا نظر پڑا۔ جس کے خارش ہو رہی تھی اور سردی نے اس کو بہت ستا رکھا تھا۔ اس ظالم کی اس پر نگاہ پڑتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اپنے ایک نوکر سے کہا کہ اس کتے کو میرے گھر لے جا۔ میرے آنے تک اس کا خیال رکھو یہ کہہ کر وہ اپنے کام جہاں جا رہا تھا چلا گیا۔ جب واپس آیا تو اس کتے کو منگایا اور گھر کے ایک کونہ میں اس کو بندھوا دیا۔ اس کے سامنے ٹکڑا ڈالا۔ پانی رکھوایا اور اس کے بدن پر تیل ملوا کر ایک کپڑے کی جھول اس کے اوپر ڈلوائی۔ اس کے قریب آگ رکھوائی تا کہ اس کی گرمی سے اس پر سے سردی کا اثر زائل ہو جائے۔ اور اس قصہ کو دو ہی دن گزرے تھے کہ اس ظالم کا انتقال ہو گیا۔ ایک بزرگ نے جو اس کے مظالم اور اس کی حالت سے خوب واقف تھے اس کو خواب میں دیکھا، اس سے پوچھا کہ کیا گزری؟ اس نے کہا کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا کہ تو کتا تھا (یعنی کتوں جیسے کام کرتا تھا انسانوں جیسے کام نہیں کرتا تھا) اس لئے ہم نے بھی ایک کتے ہی کو تجھے دے دیا۔ (یعنی اس خارشی کتے کے طفیل تیری بخشش کر دی) اور میرے ذمہ جو حقوق تھے ان کا خود ادا فرمانے کا ارادہ فرمالیا (مسامرات)

حق تعالیٰ شانہٗ کی ذات بڑی کریم ہے، وہ سارے کریموں کا مالک ہے، بادشاہ ہے، اس کے کرم تک کوئی کہاں پہنچ سکتا ہے۔ کسی شخص کی کوئی ادنیٰ سی چیز بھی اس کو پسند آ جائے تو اس شخص کا بیڑا پار ہے۔ آدمی اس کی خوشنودی کی تلاش میں رہے، نا معلوم کس کی کیا

کون سی بات آقا کو پسند آ جائے۔[1]

۶۔ بڑھاپے کی بدولت بخشش (اکرام الشیب)

حَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَوَّاصِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، قَالَ: رَأَيْتُ يَحْيٰى بْنَ اَكْثَمَ الْقَاضِيَّ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهٗ: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ قَالَ: اَوْقَفَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: يَا شَيْخُ السُّوْءِ، لَوْ لَا شَيْبَتُكَ لَاَحْرَقْتُكَ بِالنَّارِ، فَاَخَذَنِيْ مَا يَأْخُذُ الْعَبْدَ بَيْنَ يَدَيْ مَوْلَاهُ، فَلَمَّا اَفَقْتُ قَالَهَا ثَانِيَةً وَثَالِثَةً، فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ: يَا رَبِّ! مَا هٰكَذَا حُدِّثْتُ عَنْكَ، فَقَالَ تَعَالٰى: مَا حُدِّثْتَ عَنِّيْ؟ قُلْتُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيْلَ، عَنْكَ يَا عَظِيْمُ! اِنَّكَ قُلْتَ، مَا شَابَ لِيْ عَبْدٌ فِي الْاِسْلَامِ شَيْبَةً اِلَّا اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ اَنْ اُعَذِّبَهٗ بِالنَّارِ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: صَدَقَ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَ صَدَقَ مَعْمَرٌ وَصَدَقَ الزُّهْرِيُّ وَصَدَقَ اَنَسٌ وَصَدَقَ نَبِيُّ وَصَدَقَ جِبْرَئِيْلُ اَنَا قُلْتُ ذَالِكَ، اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ۔[2]

نیک شخص محمد بن خواص نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن اکثم کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے دریافت کیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: اللہ نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا: اے بُرے بوڑھے! اگر تیرا بڑھاپا نہ ہوتا تو میں تجھے آگ میں جلا دیتا، تو مجھے اس چیز نے پکڑ لیا جو غلام کو اس کے آقا کے سامنے پکڑ لیتی ہے (بے ہوشی)، تو جب مجھے افاقہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے دوسری اور تیسری مرتبہ یہی

---

[1] فضائل صدقات ۲/۷۳۱

[2] تحفۃ العرب ص ۲۰۸

فرمایا، پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں نے عرض کیا: پروردگار! تیرے بارے میں مجھ سے اس طرح حدیث نہیں بیان کی گئی، تو حق تعالیٰ نے فرمایا: میرے متعلق تجھ سے کیسی حدیث بیان کی گئی؟ تو میں نے عرض کیا: مجھ سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، وہ فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی معمر بن راشد نے، اُن سے ابن شہاب زہری نے، اُن سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، اُن سے آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اور اُن سے آپ نے، اے عظمت والے! تو نے فرمایا ہے: میرا کوئی بندہ اسلام میں بوڑھا نہیں ہوتا مگر میں اس سے شرماتا ہوں کہ اسے آگ میں عذاب دوں۔ تو اللہ عزوجل نے فرمایا: عبدالرزاق نے بھی سچ کہا، معمر نے بھی، زہری نے بھی، حضرت انسؓ نے بھی، میرے نبی نے بھی اور حضرت جبریل نے بھی سچ فرمایا، میں نے یہ کہا ہے، (اور ساتھ ہی فرشتوں کو حکم ہوا) اسے جنت میں لے جاؤ"۔

ب: نمونۂ عذاب

ا۔ اپنی عبادت کے گھمنڈ اور دوسرے کی تحقیر پر ایک عابد کی پکڑ

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَجُلَانِ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُتَوَاخِیَیْنِ فَكَانَ اَحَدُهُمَا یُذْنِبُ وَالْاٰخَرُ یَجْتَهِدُ فِی الْعِبَادَةِ فَكَانَ لَا یَزَالُ الْمُجْتَهِدُ یَرَی الْاٰخَرَ عَلَی الذَّنْبِ فَیَقُوْلُ لَهٗ: اَقْصِرْ فَقَالَ: خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِیْبًا؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا یَغْفِرِ اللّٰهُ لَكَ.. اَوْلَا یُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ. فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَقَالَ[اَللّٰهُ] لِهٰذَا الْمُجْتَهِدِ: اَكُنْتَ عَالِمًا بِیْ؟ اَوْ كُنْتَ عَلٰی مَا فِیْ یَدِیْ قَادِرًا؟ وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: اِذْهَبْ وَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِیْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ: اِذْهَبُوْا بِهٖ اِلَی النَّارِ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالَّذِیْ

نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَکَلَّمَ کَلِمَةً اَوْبَقَتْ دُنْیَاهُ وَاٰخِرَتَهُ.[1]

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل کے دو شخصوں میں آپس میں بھائی چارہ تھا۔ اُن دونوں میں سے ایک خوب عبادت کرتا تھا اور وہ اپنے دوسرے ساتھی کو دیکھتا کہ وہ ہمیشہ گناہوں میں لگا ہوا ہے تو وہ نیک آدمی دوسرے سے کہتا اللہ کی نافرمانی سے رُک جا تو اُس کا ساتھی کہتا کہ تو مجھ کو میرے اور میرے رب کے معاملے پر چھوڑ دے کیا تو مجھ پر نگہبان (نگران) بنا کر بھیجا گیا ہے تو وہ نیک آدمی کہنے لگا اللہ تیری مغفرت نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا وہ دونوں فوت ہو گئے اور دونوں اللہ کے یہاں جمع ہو گئے اللہ نے اس عبادت گزار سے پوچھا کہ کیا تو مجھے جانتا ہے؟ یا اللہ رب العزت نے فرمایا کہ کیا تو ان چیزوں پر قادر ہے جو میرے قبضہ قدرت میں ہے اللہ تعالیٰ نے گنہگار سے فرمایا کہ تو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جا اور عبادت گزار کے لئے فرمایا کہ تم اس کو جہنم میں لے جاؤ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی کہ جسکے قبضے میں میری جان ہے، تحقیق اس نے ایسی بات کہی ہے کہ جس بات نے اس کی دنیا اور آخرت کو برباد کر دیا۔

۲۔ ایک بلی کی بدولت خدا کی گرفت

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عُذِّبَتْ اِمْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ اَوْثَقَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ وَفِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیْ: حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا.[2]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا کہ اُس بلی کو اس عورت نے باندھ کر رکھا تھا اور نہ ہی اسے کچھ کھانے کو دیا اور نہ ہی پینے کو اور نہ اس کو کھلا چھوڑا تا کہ وہ خود ہی زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی، یہاں تک کہ وہ ایسے ہی بھوکی مر گئی۔

---

[1] صحیح ابن حبان (۱۳/۲۰)، سنن ابی داؤد (۴/۴۲۷)

[2] صحیح مسلم (۸/۳۵)

خداوند تعالیٰ کی ملکیت (لِلّٰہ)

۱۔ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ (بقرہ)	اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت میں ساری جہتیں ہیں (مشرق ومغرب)
۲۔ لِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ. (بقرہ)	اور اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت میں ہے زمین و آسمان کی ساری چیزیں۔
۳۔ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ال عمران)	اور آخر میں آسمان وزمین اللہ کا رہ جائے گا۔
۴۔ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ال عمران)	اللہ تعالیٰ کے لئے آسمان و زمین کی بادشاہت ہے۔
۵۔ لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ھود)	آسمان وزمین میں جتنی غیب کی باتیں ہیں اُن کا علم اللہ کو ہے۔
۶۔ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (رعد)	آسمان وزمین میں جتنی مخلوق ہیں وہ اللہ کیلئے سجدہ کرتی ہیں
۷۔ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. (فتح: ۴۰)	اللہ تعالیٰ کیلئے ہے آسمان وزمین کے لشکر۔
۸۔ لِلّٰهِ يَسْجُد مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ. (نحل)	آسمان وزمین میں جتنی چیزیں ہیں وہ ساری اللہ کی مطیع ہیں
۹۔ لِلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا. (رعد)	سارا اختیار خاص اللہ تعالیٰ کو ہے۔
۱۰۔ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا (فاطر: ۱۰)	تمام عزت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔
۱۱۔ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا (زمر: ۴۴)	سفارش تو تمام تر اللہ کے اختیار میں ہے۔
۱۲۔ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ. (روم: ۴)	پہلے بھی اللہ کے اختیار میں تھا اور بعد میں بھی اللہ کے اختیار میں ہوگا۔

۳۔ لِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ۔ (انعام:ع۱۴) پس پوری حجت اللہ ہی کے لئے ہے۔

۴۔ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى۔ (اعراف:۱۸۰) اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں۔

۵۔ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى۔ (نحل) اللہ کیلئے تو بڑی اعلیٰ درجہ کی صفات ثابت ہیں۔

۶۔ لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (زمر:۳) عبادت جو شرک سے خالص ہو اللہ کے لئے ہے۔

۷۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (انعام:۱۷) حکم کسی کا نہیں بجز اللہ کے۔

۸۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (انعام:۱۶۲) بے شک میری نماز اور میری عبادات اور میرا جینا اور میرا مرنا خالص اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

۹۔ اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ (بقرہ) ساری قوت اللہ ہی کے لئے ہے۔

۱۰۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (بقرہ) ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹیں گے۔

۱۱۔ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ تحقیق سارا معاملہ اللہ کے لئے ہے۔

۱۲۔ اِنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ (قصص) بے شک سچی بات اللہ کے لئے ہے۔

۱۳۔ اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ (جن:۱۸) جتنی مساجد ہیں وہ سب اللہ کے لئے ہیں۔

۱۴۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (یہ لفظ ۲۳ بار آیا ہے) ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔

وہی حمد کے لائق ہے کہ وہ عظیم صفات کا مالک ہے

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (فاتحہ) تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ (انعام) تمام تعریفیں اُس اللہ کے لائق ہیں جس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے۔

۳۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ ۔ (اعراف)

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس مقام تک پہنچایا ہے اور ہم نہیں پہنچ سکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں نہ پہنچاتے

۴۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمَاعِیْلَ وَاِسْحَاقَ. (ابرھیم)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیلؑ اور اسحاقؑ عطا کیے۔

۵۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ (اسراء)

تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ سلطنت میں اس کا شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اُس کا کوئی مددگار ہے۔

۶۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا. (کھف)

تمام خوبیاں اُس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندہ پر کتاب نازل کی جس کتاب میں بالکل کجی نہیں ہے۔

۷۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ. (سباء)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے جس کی ملکیت میں آسمان وزمین کی چیزیں ہیں۔

۸۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا. (فاطر)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں وزمین کو پیدا کرنے والا ہے اور فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے۔

۹۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ. (فاطر)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم سے غم ورنج کو دور کیا

۱۰۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ (زمر)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں اس سرزمین کا مالک بنایا کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں ٹھہریں

اللہ تعالیٰ کے پڑوسی

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ: اَیْنَ جِیْرَانِیْ؟ فَتَقُوْلُ الْمَلٰئِکَۃُ: مَنْ ھٰذَا الَّذِیْ یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یُّجَاوِرَکَ فَیَقُوْلُ: اَیْنَ قُرَّاءُ الْقُرْاٰنِ وَعُمَّارُ الْمَسٰجِدِ؟[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہ کہاں ہیں میرے پڑوسی۔ تو ملائکہ عرض کرینگے کہ کون ہیں جو آپ کے پڑوسی بننے کے لائق ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کہاں ہیں قرآن کے بہت زیادہ پڑھنے والے (قاری) اور کہاں ہیں مسجدوں کو آباد کرنے والے۔

اللہ تعالیٰ کے دوست

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَقُوْلُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ: اَدْنُوْا مِنِّیْ اَحِبَّائِیْ فَتَقُوْلُ الْمَلٰئِکَۃُ: مَنْ اَحِبَّاؤُکَ؟ فَیَقُوْلُ: فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ فَیُدْنُوْنَ مِنْہُ فَیَقُوْلُ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَزْوِ الدُّنْیَا عَنْکُمْ لِھَوَانٍ کَانَ بِکُمْ عَلَیَّ وَلٰکِنْ اَرَدْتُّ بِذٰلِکَ اَنْ اُضْعِفَ لَکُمْ کَرَامَتِیْ اَلْیَوْمَ فَتَمَنَّوْا عَلٰی مَا شِئْتُمْ اَلْیَوْمَ فَیُوْمَرُ بِھِمْ اِلَی الْجَنَّۃِ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا.[2]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرشتوں سے فرمائیں گے کہ میرے محبوب بندوں کو میرے قریب لاؤ۔ فرشتے عرض کرینگے کہ اے اللہ آپ کے محبوب کون لوگ ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ مسلمانوں کے فقیر لوگ، فرشتے اُن

---

[1] الاحادیث القدسیہ ۹۳/۱

[2] الاحادیث القدسیہ ۹۴/۱

لوگوں کو اللہ کے قریب لائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے۔ سنو! میں نے تم سے دنیا کی نعمتوں کو اس لئے نہیں ہٹایا تھا کہ تم میرے نزدیک ذلیل تھے۔ لیکن میں نے اسکی وجہ سے آج کے دن تم پر اپنے انعامات واکرام بڑھانے کا ارادہ کیا تھا۔ آج تم جو کچھ چاہو مجھ سے مانگو۔ تو فقیروں کو مالداروں سے چالیس (۴۰) سال پہلے جنت میں بھیجنے کا حکم ہوگا۔

کون لوگ ابلیس کے دوست اور کون لوگ دشمن

عَنْ اِبْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ لِاِبْلِیْسَ عَلَیْهِ اللَّعْنَةُ کَمْ اَحِبَّاءُ کَ مِنْ اُمَّتِیْ؟ قَالَ عَشَرُ نَفَرٍ اَوَّلُهُمْ (۱) اَلْاِمَامُ الْجَائِرُ (۲) اَلْمُتَکَبِّرُ (۳) وَالْغَنِیُّ الَّذِیْ لَا یُبَالِیْ مِنْ اَیْنَ یَکْتَسِبُ الْمَالَ وَفِیْ مَاذَا یُنْفِقُ (۴) وَالْعَالِمُ الَّذِیْ صَدَّقَ الْاَمِیْرَ عَلٰی جَوْرِهٖ (۵) وَالتَّاجِرُ الْخَائِنُ (۶) وَالْمُحْتَکِرُ (۷) وَالزَّانِیْ (۸) وَاٰکِلُ الرِّبٰو (۹) وَالْبَخِیْلُ الَّذِیْ لَا یُبَالِیْ مِنْ اَیْنَ یَجْمَعُ الْمَالَ (۱۰) وَشَارِبُ الْخَمْرِ مُدْمِنٌ عَلَیْهَا.

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن ابلیس سے فرمایا (اللہ کی لعنت ہو اس پر) کہ میری امت میں سے کتنے لوگ تیرے دوست ہیں اس نے کہا دس آدمی ہیں ان میں سے پہلا ظالم بادشاہ ہے (۲) اور دوسرا تکبر کرنے والا (۳) اور وہ مالدار جو اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ کہاں سے کماتا ہے۔ اور کس مصرف میں خرچ کرتا ہے (۴) وہ عالم جو بادشاہ کے ظلم کے باوجود اس کی ہاں میں ہاں ملائے (۵) وہ تاجر جو خیانت کرتا ہو اور (۶) وہ آدمی جو ناجائز ذخیرہ اندوزی کرتا ہو اور (۷) زنا کرنے والا اور (۸) سود خور اور (۹) وہ بخیل جو اس بات کی پرواہ نہ کرتا ہو کہ مال کہاں سے جمع کرتا ہے اور (۱۰) شراب کا عادی۔

ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ فَکَمْ اَعْدَاؤُکَ مِنْ اُمَّتِیْ؟ قَالَ عِشْرُوْنَ

نَفَرًا اَوَّلُهُمْ (۱) اَنْتَ يَا مُحَمَّدُ فَاِنِّیْ اَبْغَضُكَ (۲) وَالْعَالِمُ الْعَامِلُ بِا الْعِلْمِ (۳) وَحَامِلُ الْقُرْآنِ اِذَا عَمِلَ بِمَا فِيْهِ (۴) وَالْمُؤَذِّنُ لِلّٰهِ فِیْ خَمْسِ صَلَوَاتٍ (۵) وَمُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْيَتٰمٰى (۶) وَذُوْقَلْبٍ رَحِيْمٍ (۷) وَالْمُتَوَاضِعُ لِلْحَقِّ (۸) وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى (۹) وَاٰكِلُ الْحَلَالِ (۱۰) وَالشَّابَّانِ الْمُتَحَابَّانِ فِیْ اللّٰهِ (۱۱) وَالْحَرِيْصُ عَلَى الصَّلٰوةِ فِیْ الْجَمَاعَةِ (۱۲) وَالَّذِی يُصَلِّیْ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ (۱۳) وَالَّذِیْ يُمْسِكُ نَفْسَهٗ عَنِ الْحَرَامِ (۱۴) وَالَّذِیْ يَنْصَحُ (وفی رِوَايَةٍ يَدْعُوْا لِاِخْوَانٍ) وَلَيْسَ فِیْ قَلْبِهٖ شَیْءٌ (۱۵) وَالَّذِیْ يَكُوْنُ اَبَدًا عَلٰى وُضُوْءٍ (۱۶) وَسَخِیٌّ (۱۷) وَحَسَنُ الْخُلُقِ (۱۸) وَالْمُصَدِّقُ رَبَّهٗ بِمَا ضَمَّنَ اللّٰهُ لَهٗ (۱۹) وَالْمُحْسِنُ اِلٰى مَسْتُوْرَاتِ الْاَرَامِلِ (۲۰) وَالْمُسْتَعِدُّ لِلْمَوْتِ۔[1]

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شیطان سے): میری امت کے کتنے لوگ تیرے دشمن ہیں اس نے کہا کہ بیس آدمی ہیں (۱) انمیں سے پہلے تم ہو۔ اے محمد میں تم سے بغض رکھتا ہوں اور (۲) وہ عالم جو علم پر عمل کرتا ہو اور (۳) حامل قرآن جب کہ عمل کرتا ہو ان احکامات پر جو اس میں ہیں اور (۴) وہ اذان کہنے والا جو پانچوں نمازوں میں اللہ کے لئے اذان دیتا ہو اور (۵) فقیروں اور مسکینوں اور یتیموں سے محبت رکھنے والا اور (۶) نرم دل آدمی اور (۷) حق کے آگے جھک جانے والا اور (۸) وہ جوان جو جوانی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہو اور (۹) حلال کھانے والا اور (۱۰) وہ دو جوان جو اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہوں اور (۱۱) باجماعت نماز پر حرص کرنے والا اور (۱۲) وہ شخص جو رات کو نماز پڑھے اس حال میں کہ لوگ سو رہے ہوں اور (۱۳) وہ آدمی جو اپنے نفس کو حرام سے روکے

---

[1] منبہات ابن حجر عسقلانیؒ۔ واللہ اعلم بحقیقتہ

رکھے اور (۱۴) وہ آدمی جو دوسرے بھائیوں کے لئے خیر خواہی کرے (اور ایک روایت میں ہے کہ دعا کرے) اور اس کے دل میں اس سے کچھ غرض نہ ہو اور (۱۵) وہ آدمی جو وضوء پر ہمیشگی کرے اور (۱۶) سخی اور (۱۷) اچھے اخلاق والا اور (۱۸) وہ آدمی جو اس ذمہ داری کی تصدیق کرتا ہو جو اس کے رب نے اس کے لئے اٹھائی ہے اور (۱۹) بیواؤں کی خبر گیری کرنے والا اور (۲۰) موت کے لئے ہر وقت تیار رہنے والا۔

ربوبیت (رب)

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ	جو پروردگار ہیں ہر ہر عالم کے۔
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ (مؤمنون)	وہ بڑے بھاری عرش کا مالک ہے۔
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا۔ (شعراء)	جو کہ مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو (مخلوق) ان دونوں کے درمیان ہے۔
رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ (مؤمنون)	وہ ساتوں آسمانوں کا مالک ہے۔
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (شعراء)	وہ مشرق اور مغرب کا مالک ہے۔
رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآءِ كُمُ الْاَوَّلِیْنَ۔ (شعراء)	وہ تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی پرودگار ہے۔
رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ۔ (رحمن)	وہ دونوں مشرق اور دونوں مغرب کا مالک ہے۔
رَبُّ الْفَلَقِ	وہ صبح کا مالک ہے۔
رَبُّ الْمَشَارِقِ	وہ مشرقوں کا مالک ہے۔
رَبُّ النَّاسِ.....	وہ آدمیوں کا مالک ہے۔

رزق اللہ کے ذمہ ہے

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ۔ (ذاریات)	اللہ خود ہی سب کو رزق پہچانے والا قوت والا نہایت قوت والا ہے۔

لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا ط نَحْنُ نَرْزُقُکَ. (طه)

ہم آپ سے (اور دوسروں سے) معاش (کمانا) نہیں چاہتے معاش تو ہم آپ کو دینگے۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ (رعد)

اللہ جس کو چاہے رزق زیادہ دیتا ہے اور تنگی کرتا ہے۔

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ. (نمل)

اور اللہ تعالیٰ نے تم میں بعضوں کو بعضوں پر رزق میں فضیلت دی ہے۔

يُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَآءِ رِزْقًا. (المؤمن)

اور (وہی ہے جو) آسمان سے تمہارے لئے رزق بھیجتا ہے۔

وَفِى السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ. (ذاریات)

اور تمہارا رزق اور جو تم سے (قیامت کے متعلق) وعدہ کیا جاتا ہے (ان) سب (کا معین وقت) آسمان میں ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ. (روم)

اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا۔

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبٰتِ. (المؤمن)

اور تمہارا نقشہ بنایا سو عمدہ نقشہ بنایا اور تم کو عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دیں

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ. (المنفقون)

اور ہم نے جو کچھ دیا ہے اسمیں سے خرچ کیا کرو۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ. (عنکبوت)

اور بہت سے جانور ایسے ہیں جو اپنی غذا اٹھا کر نہیں رکھتے اللہ ہی ان کو (مقدر) روزی پہنچاتا ہے اور تم کو بھی۔

وَحَمَلْنٰهُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ. (الاسراء)

اور ہم نے ان کو خشکی اور دریا میں سوار کیا اور نفیس نفیس چیزیں انکو عطا فرمائیں۔

كُلُوْا مِنْ مَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ. (انعام)

جو کچھ اللہ نے تمہیں دیا ہے کھاؤ۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِنْ مَّا رَزَقْنٰهُمْ. (نحل)

اور یہ لوگ ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے ان کا حصہ لگاتے ہیں جن کے متعلق ان کو کچھ علم نہیں۔

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ. (بقرة)

اور روزی تو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے اندازہ دیتے ہیں۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ. (یونس)

آپ (ان مشرکین سے) کہئے کہ (بتلاؤ) وہ کون ہے جو تم کو آسمان او زمین میں رزق پہنچاتا ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا. (هود)

اور کوئی (رزق کھانے والا) جانور روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمہ نہ ہو۔

كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ. (ملک)

خدا کی روزی میں سے کھاؤ۔

کلمہ طیبہ اور اللہ کی رحمت سے زانی اور چور بھی جنت میں

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَامِنْ عَبْدٍ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذَالِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِيْ ذَرٍّ.[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ لا الہ الا اللہ کہے پھر اسی کلمے کو کہتے ہوئے مرجائے تو ضرور وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ زنا کرے اگرچہ وہ چوری کرے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] صحیح بخاری ۵/۲۱۹۳

فرمایا اگر چہ وہ زنا کرے اگر چہ وہ چوری کرے، میں نے عرض کیا، اگر چہ وہ زنا کرے اگر چہ وہ چوری کرے؟ آپؐ نے فرمایا اگر چہ وہ زنا کرے اگر چہ وہ چوری کرے (وہ جنت میں داخل ہوگا) ابوذرؓ کی ناگواری کے باوجود۔

اللہ تعالیٰ انسانی حوائج سے پاک

حدیثِ مرفوع: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّنَامَ، یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ، یُرْفَعُ اِلَیْہِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّھَارِ وَعَمَلُ النَّھَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّیْلِ حِجَابُہُ النُّوْرُ لَوْ کَشَفَہٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْھِہٖ مَا انْتَھٰی اِلَیْہِ بَصَرُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ۔[1]

اللہ تعالیٰ سوتے نہیں اور نہ ہی سونا اللہ تعالیٰ کے مناسب ہے اور وہی (روزی اور اعمال وغیرہ کے) ترازو کو پست و بالا کرتا ہے، اس کے پاس رات کا عمل دن کے عمل سے پہلے پہنچایا جاتا ہے اور دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے پہنچایا جاتا ہے اس کا پردہ نور ہے اگر اللہ تعالیٰ اس پردے کو ہٹالے تو اس کی مخلوق جہاں تک اس کی نظر پہنچے اس کے چہرے کے انوارات سے جل جائے۔

کلام اللہ کس کے لئے ہادی اور نافع ہے

اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ (حجر) — بے شک ان (بستیوں) میں اہل ایمان کے لئے بڑی عبرت ہے۔

اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ۔ (نحل) — بے شک اس میں سوچنے والوں کے لئے دلیل ہے۔

اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّذَّکَّرُوْنَ۔ (نحل) — بے شک اس میں سمجھ دار لوگوں کے لئے دلیل ہے۔

---

[1] صحیح مسلم ۱/۱۱۱

اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ. (نحل)	بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی دلیل ہے جو سنتے ہیں۔
اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ. (نحل)	بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی دلیل ہے جو عقل رکھتے ہیں۔
اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیَۃً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَۃِ. (ھود)	بے شک ان (واقعات) میں اس شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو۔
اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیَاتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ. (روم)	بے شک اس میں دانشمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔
اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیَاتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ. (زمر)	بے شک اس میں ایمان والوں کے واسطے نشانیاں ہیں۔
اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ. (سبا)	بے شک اس (قصہ) میں ہر صابر و شاکر (مومن) کے لئے بڑی عبرتیں ہیں.
اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیٰتٍ اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ. (الم السجدہ)	بے شک اس میں صاف نشانیاں ہیں کیا یہ لوگ سنتے نہیں۔

انسان فرشتوں سے افضل.....دوہرے اجر کا مالک

حدیث: عَنِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ آدَمَ وَذُرِّیَّتَہٗ قَالَتِ الْمَلَآئِکَۃُ: یَارَبِّ: خَلَقْتَھُمْ یَاْکُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ وَیَنْکِحُوْنَ وَیَرْکَبُوْنَ فَاجْعَلْ لَّھُمُ الدُّنْیَا وَلَنَا الْاٰخِرَۃَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُہٗ بِیَدِیْ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ کَمَنْ قُلْتُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ.[1]

---

[1] شعب الایمان ۱/۳۰۷

ایک انصاریؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ اور ان کی اولاد کو پیدا کیا تو فرشتوں نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ آپ نے ان کو پیدا کیا یہ کھاتے ہیں اور پیتے ہیں اور نکاح کرتے ہیں اور سواری کرتے ہیں سو آپ ان کے (حصے) میں دنیا متعین کر دیجئے اور ہمارے (حصے) میں آخرت، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو میں نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور اس میں اپنی روح کو پھونکا میں اس کو نہیں بناؤں گا اس کی طرح جس کو میں نے اپنے اَمرِ کُن سے پیدا کیا۔

دنیا میں تین قسم کے عابد، صرف مخلص جنّتی

حدیث: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا کَانَ اٰخِرُ الزَّمَانِ صَارَتْ اُمَّتِیْ ثَلَاثَ فِرَقٍ (۱) فِرْقَۃٌ تَعْبُدُ اللّٰہَ خَالِصًا (۲) وفِرْقَۃٌ تَعْبُدُ اللّٰہَ رِیَاءً (۳) وَفِرْقَۃٌ یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ لِیَسْتَأْکِلُوْا بِہِ النَّاسَ، فَاِذَا جَمَعَھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، قَالَ لِلَّذِیْ کَانَ یَعْبُدُ لِیَسْتَأْکِلَ النَّاسَ بِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مَا اَرَدْتَّ بِعِبَادَتِیْ؟ فَیَقُوْلُ وَعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ اَسْتَأْکِلُ بِہِ النَّاسَ، قَالَ لَمْ یَنْفَعْکَ مَا جَمَعْتَ شَیْئًا تَلْجَأُ اِلَیْہِ اِنْطَلِقُوْ بِہٖ اِلَی النَّارِ. ثُمَّ یَقُوْلُ لِلَّذِیْ کَانَ یَعْبُدُ رِیَاءً بِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مَا اَرَدْتَّ بِعِبَادَتِیْ قَالَ بِعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ اَرَدْتُّ بِعِبَادَتِکَ رِیَاءَ النَّاسَ قَالَ: لَمْ یَصْعَدْ اِلَیَّ مِنْہُ شَیْءٌ اِنْطَلِقُوْ بِہٖ اِلَی النَّارِ ثُمَّ یَقُوْلُ لِلَّذِیْ کَانَ یَعْبُدُ خَالِصًا بِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مَا اَرَدْتَّ بِعِبَادَتِیْ؟ قَالَ بِعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِذَالِکَ مِنِّیْ اَرَدْتُّ بِہٖ ذِکْرَکَ وَوَجْھَکَ، قَالَ صَدَقَ عَبْدِیْ اِنْطَلِقُوْا بِہٖ اِلَی الْجَنَّۃِ[1]

---

[1] ۱۔الترغیب والترہیب (۱/۳۷)

۲۔المعجم الاوسط للطبرانی (۵/۲۰۹)، وقال الھیثمی: فیہ عبید بن اسحق العطار وقد ضعفہ الجمھور ورصیہ ابو حاتم الرازی ووثقہ ابن حبان وبقیۃ رجالہ ثقات۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب آخری زمانہ آئیگا تو میری امت تین فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی ایک فرقہ خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کریگا دوسرا فرقہ اللہ کی عبادت دکھلاوے کے لئے کریگا تیسرا فرقہ وہ ہوگا جو اللہ کی عبادت کریگا تا کہ اس کے ذریعے لوگوں سے کھائے، پس جب اللہ رب العزت قیامت کے دن ان کو جمع کرینگے تو اس آدمی سے فرمائینگے جو عبادت اس لئے کرتا تھا کہ لوگوں سے کھائے۔ میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم تو نے میری عبادت کے ذریعے کس چیز کا ارادہ کیا؟ وہ کہے گا تیری عزت کی قسم اور تیرے جلال کی قسم میں نے تیری عبادت اس لئے کی تا کہ اس کے ذریعے لوگوں سے کھاؤں، تو اللہ تعالیٰ فرمائینگے جو کچھ تو نے جمع کیا اس نے تجھے کچھ بھی ایسا نفع نہیں دیا جس کی تو پناہ لے۔ (اے فرشتو) تم اس کو جہنم میں لے جاؤ؛ پھر اللہ تعالیٰ فرمائینگے اس شخص سے جو (لوگوں کو) دکھانے کے لئے اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ میری عزت اور میرے جلال کی قسم تو نے میری عبادت سے کس چیز کا ارادہ کیا؟ وہ کہے گا تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم میں نے تیری عبادت لوگوں کو دکھانے کے لئے کی تو ارشاد ہوگا کہ اس سے میری طرف کوئی عمل نہیں پہنچا اس کو بھی جہنم میں لے جاؤ، پھر اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائینگے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت خالص اس کی رضاء کے لئے کرتا تھا، میری عزت اور میرے جلال کی قسم تو نے میرے عبادت سے کس چیز کا ارادہ کیا؟ وہ کہے گا تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم تو اس کے بارے میں مجھ سے بہتر جانتا ہے، میں نے تیری عبادت سے تیری یاد اور تیری رضاء کا ارادہ کیا ارشاد ہوگا میرے بندے نے سچ کہا (اے فرشتو) تم اس کو جنت میں لے جاؤ۔

حضور ﷺ کا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحتیں کرنا

حدیث: عَنْ مَعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَامَعَاذُ اُوْصِیْکَ (۱) بِتَقْوَی اللّٰہِ (۲) وَصِدْقِ الْحَدِیْثِ (۳) وَوَفَاءِ الْعَھْدِ (۴) وَاَدَاءِ الْاَمَانَۃِ (۵) وَتَرْکِ الْخِیَانَۃِ

(٦)وَرُحْمِ الْيَتِيْمِ (٧) وَحِفْظِ الْجِوَارِ (٨) وَكَظْمِ الْغَيْظِ (٩) وَلِيْنِ الْكَلَامِ (١٠) وَبَذْلِ السَّلَامِ (١١) وَلُزُوْمِ الْاِمَامِ (١٢) وَالتَّفَقُّهِ فِي الْقُرْآنِ (١٣) وَحُبِّ الْاٰخِرَةِ (١٤) وَالْجَزَعِ مِنَ الْحِسَابِ (١٥) وَقَصْرِ الْاَمَلِ (١٦) وَحُسْنِ الْعَمَلِ وَاَنْهَاكَ (١) اَنْ تَشْتِمَ مُسْلِمًا (٢) اَوْ تُصَدِّقَ كَاذِبًا (٣) اَوْ تُكَذِّبَ صَادِقًا (٤) اَوْتَعْصِيَ اِمَامًاعَادِلًا (٥) وَاَنْ تَفْسُدَ فِي الْاَرْضِ يَامَعَاذُ اُذْكُرِاللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَحَجَرٍ وَاَحْدِثْ لِكُلِّ ذَنْبٍ تَوْبَةً السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ۔[1]

حضرت معاذؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔اے معاذ میں تجھے وصیت کرتا ہوں (١)اللہ سے ڈرنے کی (٢)اور سچ بات کہنے کی (٣)اور عہد پورا کرنیکی (٤)اور امانت اداء کرنیکی (٥)اور خیانت نہ کرنیکی (٦)اور یتیم پر رحم کرنا (٧)اور پڑوسی کا خیال کرنا (٨)اور غصے کو پی جانے کی (٩)اور نرم بات کرنیکی (١٠)اور کثرت سے سلام کرنے کی (١١)اور امام کو لازمی پکڑنے کی (١٢)اور قرآن میں سمجھ حاصل کرنے کی (١٣)اور آخرت سے محبت کرنے کی (١٤)اور حساب سے ڈرنے کی (١٥)اور امیدوں کو چھوٹا کرنے کی (١٦)اور اچھا عمل کرنے کی۔اور میں تجھے منع کرتا ہوں اس بات سے (١) کہ کسی مسلمان کو گالی دے (٢) یا جھوٹے کی تصدیق کرے (٣) یا سچے کو جھٹلائے (٤) یا منصف امام کی نافرمانی کرے (٥) اور اس سے کہ زمین میں فساد کرے۔اے معاذ اللہ تعالیٰ کو یاد کر ہر درخت اور پتھر کے پاس اور ہر گناہ سے توبہ کر جو پوشیدہ کیا ہوا اس سے توبہ بھی پوشیدہ طور پر کر اور جو علانیہ کیا ہوا اس سے توبہ بھی علانیہ کر۔

---

[1] ابونعیم فی الحلیۃ۔حیاۃ الصحابہؓ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حکمت بھری باتیں

عَنْ اَبِیْ الدارداءؓ قَالَ لَیْسَ الْخَیْرُ اَنْ یَّکْثُرَ مَالُکَ وَوَلَدُکَ وَلٰکِنَّ الْخَیْرَ اَنْ یَّعْظُمَ حِلْمُکَ وَیَکْثُرَ عِلْمُکَ وَاَنْ تُبَارِیَ النَّاسَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ۔ [1]

حضرت ابو درداءؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ خیر یہ نہیں کہ تیرا مال اور تیری اولاد زیادہ ہو جائے لیکن خیر یہ ہے کہ تیری بردباری بڑی ہو اور تیرا علم زیادہ ہو اور یہ کہ تو اللہ کی عبادت میں آگ بڑھنے میں لوگوں سے مقابلہ کرے۔

[1] اَلتَّرْغِیْبُ وَالتَّرْھِیْبُ ۵۴/۳

دنیائے سائنس ☆

قدرتِ خداوندی کا مظہر

(الف) **خلیہ** (cell):۔

خلیہ زندہ اجسام کی بنیادی اِکائی کا نام ہے ان ہی سے انسان بنا ہوا ہے۔

ا:..... متوسط قد وقامت کے انسانی جسم میں ان خلیات کی تعداد 1 کروڑ ارب کے قریب ہے۔

۲:..... ہر سیکنڈ میں خون کے 10 لاکھ خلیات ختم ہوجاتے ہیں اور پھر اتنے ہی جنم لیتے ہیں۔

۳:..... ہر خلیہ 70 سے 75 فیصد تک پانی ہوتا ہے۔

ھڈیاں (Bones):۔

ہڈیوں کی حرکات کیلئے پورے جسم میں 539 عضلات (muscles) ہیں۔

☆ ماخوذ از: ''اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی حیرت انگیز بارش'' ، نیز اس طبی مواد کی حرف بحرف ایک ایف۔سی۔پی۔ایس ڈاکٹر (ڈاکٹر محمد آصف گورمانی صاحب) سے بھی تصدیق کرائی ہے اس دوران انہوں نے بعض مفید اضافہ جات سے بھی آگاہ کیا جنہیں اب اس میں شامل کردیا گیا ہے۔فجزاہ اللہ تعالیٰ عنی احسن الجزاء وجعلہٗ فی حرزہٖ یوم لا ینفع مال ولا بنون۔

اعصاب/ پٹھے (Nerves)

ایک قدم اٹھانے میں 45 پٹھے استعمال ہوتے ہیں۔اعصاب میں دوڑنے والی رو کی رفتار 4 میل فی سیکنڈ ہے یعنی 1 گھنٹہ میں (4400) میل فاصلہ طے کرتا ہے۔

جلد (Skin)

۱) جلد میں 2 لاکھ 50 ہزار سے زائد خانے ہیں سردی کو محسوس کرنے کیلئے اس پر نالیاں جلد کی کشادہ ہوکر زیادہ خون دوڑانے کا سامان کرتی ہیں تاکہ گرمی پیدا ہو۔

۲) گرمی جسم پر لگنے پر 3 ملین پسینہ کے غدود ٹھنڈا پسینہ خارج کر کے جسم کو راحت پہنچاتے ہیں۔

دماغ: (Brain)

۱) ایک ملین سے زائد خلیوں سے بنا ہوا ہے جنہیں (Neuron) نیوران کہتے ہیں۔

۲) دماغ کے خلیے اپنا کام 1 کھرب سے زائد حساس ریشوں کے ذریعہ کرتے ہیں (التی منتشرة من الدماغ الی سائر البدن)

۳) دماغ بیک وقت اپنے اندر (۱۰) کھرب معلومات کو محفوظ کرسکتا ہے۔

آنکھ (Eye)

۱) ایک آنکھ میں 13 کروڑ کیمرے کام کررہے ہیں، 60 لاکھ رنگوں کی پہچان کے لئے، 12 کروڑ سفید وسیاہ رنگ کی شناخت کیلئے۔

۲) دن کے وقت کام کرنے کیلئے الگ کیمرے ہیں جنہیں "Cons" کہتے ہیں۔

۳) اسی طرح رات کے وقت کام کرنے والے علیحدہ کیمرے ہیں جن کو "Rods" کہتے ہیں جن لوگوں میں راڈز نہیں ہوتے انہیں رات کو نظر نہیں آتا۔

۴) انسانی آنکھ میں 1 کھرب سے زائد روشنی قبول کرنے والے ریشے ہوتے ہیں یہ تعداد میں ان ستاروں کے برابر ہیں جو(Milky way)(ملکی وے)نامی کہکشاں میں ہیں۔

۵) آنکھ کے آخری طبقہ میں 30لاکھ تہیں (Layers)اور 3 کروڑ ستون ہیں۔

۶) انسانی آنکھ ایک سال میں کم از کم 40 لاکھ دفعہ کھلتی اور بند ہوتی ہے۔

کان (Ear)

۱) کان میں 1 لاکھ ٹیلیفونی سماعتی خانے ہیں۔ یہ خانے آواز کو وصول کر کے دماغ تک پہنچاتے ہیں۔

۲) کان کے اندر پردہ کے آگے تین (3) ہڈیاں باہم پیوست ہیں جو اونچی اور سخت آوازوں کو نرم کر کے آگے پہنچاتی ہیں۔

خون (Blood)

۱) انسانی جسم میں ۷۵۰ کھرب خلیے ہیں جن میں سے صرف 250 کھرب خلیے خون کے سرخ جسیمے ہیں۔

۲) ایک جوان آدمی میں خون کی وہ مقدار جو 1 منٹ میں دل سے گزرتی ہے 5 لیٹر ہے۔ 10 سالہ بچوں میں 4 لیٹر فی منٹ اور 80 سال کی عمر میں یہ 2.8 لیٹر فی منٹ ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے آخر عمر میں جسم کی توانائی کم ہو جاتی ہے

۳) ستر کلوگرام آدمی میں خون کی مقدار 5 لیٹر ہوتی ہے اسمیں 3 لیٹر (Plasma) (پانی) ہوتا ہے۔

۴) انسانی بدن میں خون کی شریانوں (Arteries) کو اگر ناپا جائے تو ان کی لمبائی 60 ہزار سے 1 لاکھ میل لمبی ریلوے لائن کے برابر نکلے گی۔

۵) خون ہی زہریلی گیس CO_2 کو جسم سے لے جاتا ہے۔

۶) خون کے اندر موجود سفید ذرات (WBC) جسم کو جراثیم کے حملوں سے

بچاتے ہیں۔

۷) خون کے اندر سرخ ذرات (RBC) ہیں ایک رنگ دار مادہ ہیموگلوبن (Haemoglobin) ہوتا ہے جو آکسیجن کو جذب کرتا ہے یہ پھیپھڑوں کی ہوا میں سے آکسیجن لے کر جسم تک پہنچاتا ہے۔

۸) ہمارے خون میں تقریباً دو 2 چمچ شکر ہوتی ہے اگر اس مقدار سے چند ذرات بھی کم ہو جائیں تو مختلف امراض حملہ آور ہو جاتے ہیں

۹) خون میں موجود (Plasma) خون کو جمنے سے محفوظ رکھتا ہے اگر یہ نہ ہو تو ہمارا خون جم جائے گا۔

۱۰) خون ہی تمام حصوں سے بے کار اور ضائع شدہ مادے مثلاً Urea، Uric Acid اور (Colestrol) وغیرہ لیکر ان اعضاء تک پہنچاتا ہے جو انہیں خارج کرتے ہیں

۱۱) Veins: وہ ساکن رگیں جو تمام بدن کے خون کو اکٹھا کر کے دل تک پہنچاتی ہیں اور Arteries: وہ تڑپنے والی رگیں جو صاف خون کو جس میں آکسیجن ملی ہوتی ہے دل سے لے کر تمام اعضاء تک پہنچاتی ہیں۔

دانت (Teeth)

دودھ کے دانت 20 ہوتے ہیں، 6 سال بعد ایک ڈاڑھ مستقل آجاتی ہے تو یہ ہو گئے 24، پھر سامنے والے گرتے ہیں اور نئے آجاتے ہیں تو یہ 28 ہو گئے، پھر ۱۷، ۱۸ سال کی عمر میں ایک ایک عقل ڈاڑھ آجاتی ہے اس طرح کل دانت ہو گئے 32۔

دل (Heart)

۱) دل جسامت میں مٹھی کے برابر ہے۔

۲) دل کا طول (12cm) چوڑائی (9cm) اور موٹائی (6cm) ہے۔

۳) قلب کا اوسط وزن مردوں میں (300gm) اور عورتوں میں (250gm)

ہے۔

۴) دل 5 لیٹر فی منٹ خون پمپ کر چکا ہوتا ہے۔۔

۵) (۴۵) سال کی عمر تک دل تقریباً 3 لاکھ ٹن خون پمپ کر چکا ہوتا ہے۔

۶) ایک صحت مند انسان کا دل ایک منٹ میں 70 تا 90 بار دھڑکتا ہے۔ دل کی 3 دھڑکنوں میں ایک پیالی خون خارج ہوتا ہے۔

۷) ایک آدمی اگر ۷۰ سال زندہ رہے تو دل 4 کھرب دفعہ دھڑکے گا اور اس دوران 10 کروڑ گیلن خون کا اخراج کرے گا۔

۸) دل (۲۴) گھنٹوں میں اتنی قوت صرف کرتا ہے جو 3 فٹ اونچے پلیٹ فارم پر 20 ٹن کوئلہ چڑھانے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

ساختِ دل:

دل چار خانوں سے بنا ہے دو خانے اوپر (Auricle) اور دو نیچے (Ventricle) ہیں، دائیں (Auricle) میں دو بڑی (Veins) کے ذریعے اوپر اور نیچے والے دھڑ سے ''آکسیجن نکلا ہوا خون'' واپس آتا ہے اور بائیں Auricle میں چار بڑی Veins کے ذریعے پھیپھڑوں سے ''آکسیجن ملا ہوا خون'' آتا ہے۔ پھر یہ خون اپنے متعلقہ (Ventricle) میں انڈیل دیا جاتا ہے، دائیں ventricle سے یہ خون ایک بڑی شریان کے ذریعے پھیپھڑوں کو اور بائیں Ventricle سے تمام جسم کو روانہ کیا جاتا ہے۔

ناک (Nose)

۱) ناک ہوا کو مرطوب بنانے کے لئے چوتھائی (۱/۴) گیلن نمی روزانہ پیدا کرتا ہے۔

۲) ناک کے اندر ایک Microscopic جھاڑو ہے اس جھاڑو کے اندر غیر مرئی روئیں ہیں جو مضر جراثیم کو ہلاک کر دیتی ہیں نیز ان کے پاس ایک ایسا

دفاعی نظام ہے جسے Lysozium کہتے ہیں۔اس نظام کے ذریعے ناک آنکھوں کو خطرناک بیماریوں سے بچاتا ہے۔

گلا (Throat)

حلق (Pharynx) میں دو سوراخ کا ہونا۔آگے والا سوراخ سانس کی اور پیچھے والا خوراک کی نالی میں کھلتا ہے۔سانس والی نالی پر ایک ڈھکن ہے جس کو "Epi Glottis" کہتے ہیں، کھانا کھاتے وقت یہ سانس والی نالی کے اوپر آ جاتا ہے تاکہ لقمہ سانس والی نالی میں نہ چلا جائے ورنہ موت کا اندیشہ ہے۔

پھیپھڑے (Lungs)

۱)..... ایک آدمی کی اوسط زندگی میں پھیپھڑے 50 کروڑ مرتبہ پھولتے اور سکڑتے ہیں۔

۲)..... ایک منٹ میں آدمی (۱۶ تا ۱۸) مرتبہ سانس لیتا ہے اور پورے دن میں 24000 مرتبہ سانس لیتا ہے۔

۳)..... ہر ایک سانس میں 25 سے 30 انچ ہوا اندر جاتی ہے۔یہ ہوا پھیپھڑے کی 15 مربع فٹ جگہ میں چکر لگاتی ہے۔ایک دن میں آدمی سانس کے ذریعے 14400 گیلن ہوا کھینچتا ہے۔

زبان: (Tongue) ذائقے محسوس کرنے کے لئے اس پر 3000 خانے ہیں۔

معدہ: (Stomach) معدہ کے اندر ساڑھے 3 کروڑ کے قریب غدود ہوتے ہیں۔جن سے خاص کیمیائی مادوں کا اخراج ہوتا ہے جو خوراک کو ہضم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

جگر: (Liver)

۱) اس کا وزن ڈیڑھ سے ۲ کلو ہوتا ہے۔

۲) جگر میں شکر، لحمیات، نمکیات، وٹامن وغیرہ بنتے ہیں۔جگر کے افعال اس قدر ہیں کہ سائنسدان اس کا نعم البدل نہیں پیش کر سکتے۔

۳) جگر کا ایک خاص کیمیکل مادہ "ہیپارین" (Heparin) بنانا جو خون کو رگوں میں جمنے سے روکتا ہے۔

لبلبہ: (Pancreas)

لبلبہ میں ایک مادہ (Insulin) کا پیدا ہو کر خون میں شامل ہوتے رہنا۔ اگر یہ صحیح مقدار میں پیدا ہو کر خون میں شامل نہ ہو تو شوگر کا مرض ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے شوگر کے مریض کا علاج مصنوعی انسولین سے کیا جاتا ہے۔

گردہ: (Kidney)

۱) گردے کا سب سے بڑا اور اہم کام خون کو صاف رکھنا ہے یہ زہریلے اجزاء کو جسم سے پیشاب کی صورت میں خارج کرتے ہیں۔ گویا کہ یہ (Filterplant) کا کام کرتے ہیں۔ نیز دونوں گردوں میں (۲۴) لاکھ فلٹر پلانٹ لگے ہوتے ہیں اور ہر پلانٹ پیشاب بنا سکتا ہے۔ ان پلانٹس کو Nephrons کہتے ہیں۔

۲) انسانی جسم میں ایک حد تک (Potassium,calcium,megnesium sal&Sugar,Iron,Sodium) وغیرہ کی ایک خاص مقدار انسان کی نشوونما کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ لیکن جب ان ضروری اجزاء کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے تو (Filterplant) یعنی گردے ان کو پیشاب کی صورت میں خارج کر دیتے ہیں۔

۳) ہر روز انسانی گردوں سے 200 لیٹر Plasma (خون کا مائع جزو) فلٹر ہوتا ہے۔

۴) اگر گردے کام کرنا چھوڑ دیں تو جسم میں زہریلے مادے مثلاً Creatinine, Urea کی مقدار بڑھ جاتی ہے جس سے انسان پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔

زمین

۱) زمین کی سطح 19 کروڑ 70 لاکھ مربع میل ہے۔

۲) 29 فی صد خشکی، 71 فی صد پانی ہے۔

خشکی:

۱) براعظم ایشیاء: وسعت (۱۷۰۰۰۰۰۰) ایک کروڑ ستر لاکھ مربع میل ہے۔ یہ سب سے بڑا ہے۔

۲) براعظم افریقہ: (۱۱۶۰۰،۰۰۰) ایک کروڑ سولہ لاکھ مربع میل ہے۔

۳) براعظم یورپ: (۳۸۰۰،۰۰۰) اڑتیس لاکھ مربع میل ہے۔

۴) براعظم جنوبی امریکہ: (۷۰،۰۰،۰۰۰) ستر لاکھ مربع میل ہے۔

۵) براعظم شمالی امریکہ: (۹۰،۰۰،۰۰۰) نوے لاکھ مربع میل ہے۔

۶) براعظم آسٹریلیا: (۳۵،۰۰،۰۰۰) پینتیس لاکھ مربع میل ہے۔

۷) براعظم انٹارکیٹکا: (۵۰،۰۰،۰۰۰) پچاس لاکھ مربع میل ہے

سمندر

۱) بحرالکاہل: وسعت ۶۴۰،۰۰،۰۰۰ (چھ کروڑ چالیس لاکھ) مربع میل ہے۔ یہ سب سے بڑا ہے۔

۲) بحراوقیانوس:۔ ۳۱۵۰۰،۰۰۰ (تین کروڑ پندرہ لاکھ مربع میل)

۳) بحرہند:۔ ۲۸۰،۰۰،۰۰۰ (دو کروڑ اسی لاکھ مربع میل)

۴) بحرمنجمد شمالی:۔ ۵۵۰۰،۰۰۰ (پچپن لاکھ مربع میل)

۶) بحرمنجمد جنوبی:۔ ۵۷۰۰،۰۰۰ (ستاون لاکھ مربع میل)

سمندر میں سب سے گہری جگہ فلپائن کے قریب ہے جو کہ ۳۴،۴۳۰ فٹ ہے۔ یعنی ساڑھے چھ میل سے کچھ زیادہ۔

بادل وبارش:۔

زمین سے بادل کی بلندی زیادہ سے زیادہ (۸) ہزار گز ہے۔ بخارات فضائی سرد طبقہ میں جا کر بادل اور مزید سردی پہنچنے پر بارش میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

چاند:۔ سطح ناہموار۔ ٹیلے۔ اونچے پہاڑ نوک دار۔ زمین سے چاند کی دوری ۲۴۰،۰۰۰ یعنی دو لاکھ چالیس ہزار میل۔ اس کا وزن زمین کے وزن کا ۱/۸۱ حصہ ہے

سورج:۔

۱) اس کا قطر ۸۶۵۳۸۰ میل اور زمین سے دوری 9 کروڑ 30 لاکھ میل ہے۔

۲) یہ (۱۳) لاکھ زمینوں کے برابر ہے۔

۳) آفتاب کی گرمی جو چاروں طرف پھیلتی ہے اس کا بہت تھوڑا حصہ ۱/۲۱۳۹۰۰۰۰۰۰ (یعنی دو ارب تیرہ کروڑ نوے لاکھواں حصہ) زمین کو ملتا ہے۔

ہوا:۔ (۱) ۲۵ میل سے اوپر ہوا کا احساس نہیں ہو سکتا۔

۲) کرہ ارض کے اردگرد ہوائی موٹا کمبل ہمارے جسم کے ہر مربع انچ پر تقریباً (۱۵) پونڈ کا دباؤ ڈالتا ہے۔ ہمارے اندر کی ہوا اور دیگر قوتیں باہر اتنا ہی دباؤ ڈالے ہوئے ہیں۔ اسلئے بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔

۳) مچھلی کی طرح ہم ہوا کے گہرے سمندر میں پھر رہے ہیں جس کی گہرائی تقریباً (۳۶) فٹ ہے۔

۴) ہمارے سر پر ہوا کا جو لمبا ستون ہر وقت کھڑا رہتا ہے اسکا وزن (۶۲۲۴) پونڈ ہے

آواز:۔ آواز کی رفتار فی 5 سیکنڈ 1 میل، فی منٹ 12 میل، فی گھنٹہ 720 میل ہے۔

روشنی:۔ روشنی کی رفتار فی سیکنڈ 1 لاکھ 86 ہزار میل ہے۔

روٹی کا درخت:۔

یہ درخت بحرالکاہل (Pecific Ocean) کے جزائر میں پایا جاتا ہے۔ اس میں کروی شکل کے پھل لگتے ہیں جسمیں سب سے چھوٹے پھل کا قطر (۴) قیراط اور بڑے سے بڑے پھل کا قطر (۷) قیراط تک ہوتا ہے اس کا وزن (۴۲۰) درھم یعنی (۱۴۷۰) ماشہ ہوتا ہے۔ ان جزائر کے لوگ اسی قدرتی روٹی کو بطور مکمل غذا کے استعمال کرتے ہیں۔

دیگر منافع:۔ (۱) ان کے خوان اس لکڑی کے ہوتے ہیں (۲) اس کی چھال سے وہ اپنے کپڑے بناتے ہیں (۳) اس کے تنا سے ان کی ڈونگیاں بنتی ہیں۔

دودھ کا درخت:۔

اسی قبیل سے دودھ کا درخت ہے۔ اس کے اختتام میں جو قسم ''ہیا ہیا'' کہلاتی ہے ہند میں بھی جاتی ہے۔ اس کے تنا میں شگاف دیتے ہیں۔ اس سے بہت عمدہ دودھ (گائے سے ذرا گاڑھا) نکلتا ہے۔

۲) برازیل میں ایک دودھ کا درخت ہوتا ہے۔ جس کا نام مارسارندویا ہے۔ وہ ماہ شباط (شباط ایک رومی مہینے کا نام ہے قریب مارچ) میں پھولتا ہے اور اسمیں پھل لگتے ہیں جن کا ذائقہ شربت لیموں کا ہوتا ہے اور اس کے تنے سے سفید رنگ کا دودھ نکلتا ہے جو مرغوب الطبع ہوتا ہے اور بکری کے دودھ سے اچھا ہوتا ہے۔

سیرت النبی ﷺ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی

شان و عظمت اور

مجمل سوانح حیات وغیرہ

ہمارا نبی مجموعۂ صفاتِ انبیاء

قولہ تعالیٰ: أُولٰئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ[1]
الاشارة باولٰئک الی المشار الیهم باولٰئک الأولی وهم الانبیاء السابق ذکرهم وأمره تعالیٰ ان یقتدیٰ بهداهم.

قَالَ فِیْ رَیِّ الظَّمْآنِ: اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی نَبِیَّهٗ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ بِمَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ فَاَمَرَ بِتَوْبَةِ اٰدَمَ وَشُکْرِ نُوْحٍ وَوَفَاءِ اِبْرَاهِیْمَ وَصِدْقِ وَعْدِ اِسْمَاعِیْلَ وَحِلْمِ اِسْحَاقَ وَحُسْنِ ظَنِّ یَعْقُوْبَ وَاحْتِمَالِ یُوْسُفَ وَصَبْرِ اَیُّوْبَ وَاِنَابَةِ دَاوُدَ وَتَوَاضُعِ سُلَیْمَانَ وَاِخْلَاصِ مُوْسٰی وَعِبَادَةِ زَکَرِیَّا وَعِصْمَةِ یَحْیٰی وَزُهْدِ عِیْسٰی، وَهٰذِهِ الْمَکَارِمُ الَّتِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ اِجْتَمَعَتْ فِی الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ.[2]

ترجمہ:۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: أُولٰئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ (یہ حضرات ایسے تھے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی، سو آپ بھی ان ہی کے طریق پر چلئے) اس آیت مبارکہ میں اولٰئک سے انبیاء کرام مراد ہیں۔

ری الظمان میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیت میں مکارمِ اخلاق کا حکم دیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کی صفات و اخلاق کو گویا جمع کرنے کا امر دیا ہے بایں طور کہ آدم علیہ السلام کی توبہ، نوح علیہ السلام کا شکر، ابراہیم علیہ السلام کی وفاء، اسماعیل علیہ السلام کے وعدے کی سچائی، اسحاق علیہ السلام کا حلم، یعقوب

---

[1] سورۃ الانعام (۹۰)
[2] تفسیر البحر المحیط (۱۸۰،۱۷۹/۴)

علیہ السلام کا حسنِ ظن، یوسف علیہ السلام کی برداشت، ایوب علیہ السلام کا صبر، داؤد علیہ السلام کا رجوع الی اللہ، سلیمان علیہ السلام کی تواضع، موسیٰ علیہ السلام کا اخلاص، زکریا علیہ السلام کی عبادت، یحییٰ علیہ السلام کی پاکدامنی اور عیسیٰ علیہ السلام کے زہد (دنیا سے بے رغبتی) کو اپنے اندر جمع کرلو۔ الغرض وہ صفاتِ محمودہ جو تمام انبیاء کرام میں فرداً فرداً موجود تھیں وہ سب کی سب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ واحد میں جمع ہوگئیں۔

اشعار

لِكُلِّ نَبِيٍّ فِي الْأَنَامِ فَضِيْلَةٌ
وَجُمْلَتُهَا مَجْمُوْعَةٌ لِمُحَمَّدٍ

(مخلوق میں ہر نبی کو کوئی نہ کوئی فضیلت حاصل ہے، اور وہ تمام فضائل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی میں جمع کردیے گئے ہیں)

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضاء داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری!

مردہ گوہ کی گواہی نبوت

ایک بدو دربارِ نبوت میں مردہ گوہ کو لے کر آیا اور کہا کہ اگر یہ آپ کے نبی ہونے کی گواہی دے تو نبی مان لوں گا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یَا ضَبُّ۔

گوہ بولی: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا زَيْنَ مَنْ وَافٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے گوہ

گوہ بولی: میں حاضر ہوں اور آپ کی تابعدار ہوں اے قیامت کے دن آنے والوں کی زینت کا سبب۔

پھر سوال کیا: مَنْ تَعْبُدُ

جواب: مَنْ فِي السَّمَآءِ عَرْشُهُ وَفِي الْاَرْضِ سُلْطَانُهُ وَفِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهُ وَفِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ وَفِي النَّارِ عِقَابُهُ۔

پھر سوال کیا تو کس کی عبادت کرتی ہے؟ گوہ نے جواب دیا آسمان میں جس کا عرش ہے اور زمین میں جس کی بادشاہت ہے اور سمندر میں جس کا راستہ

ہے اور جنت میں جس کی رحمت ہے اور جہنم میں جس کا عذاب ہے۔

دوسرا سوال کیا: میں کون ہوں؟

دوسرا سوال: مَنْ اَنَا؟

جواب وعرض: آپ عالمین کے رب کے رسول اور انبیاء علیہم السلام کی نبوت کو ختم کرنے والے ہیں۔ کامیاب ہوگیا جس نے آپ کی تصدیق کی اور ناکام ہوا جس نے آپ کی تکذیب کی۔ اعرابی نے کہا: میں اس کے بعد کسی کی تابعداری نہیں کروں گا خدا کی قسم میں آپ کے پاس آیا اس حال میں کہ زمین میں آپ سے زیادہ مجھے کوئی مبغوض نہیں تھا اور آج آپ مجھے اپنے والدین اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اور میں آپ سے محبت کرتا ہوں ظاہر و باطن سے اور پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر بھی،

جواب وعرض: اَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ قَدْاَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ وَقَدْ خَابَ مَنْ كَذَّبَكَ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ لَااَتَّبِعُ اَثَرًا بَعْدَ عَيْنٍ وَاللّٰهِ لَقَدْجِئْتُكَ وَمَاعَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْكَ وَاِنَّكَ الْيَوْمَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ وَالِدِي وَنَفْسِيْ وَاِنِّيْ لَاُحِبُّكَ بِدَاخِلِيْ وَخَارِجِيْ وَسِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ.[1]

---

[1] ۱۔ کنز العمال (۳۵۶/۱۲)، رقم (۳۵۳۶۴)

۲۔ المعجم الصغیر للطبرانی (۱۵۳/۲)، رقم (۹۴۸)، وقال الہیثمی: رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط عن شیخہ محمد بن علی بن الولید البصری، قال البیہقی: والحمل فی ہذا الحدیث علیہ، قلت: وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح

عشقِ نبی ﷺ

ستونِ حنانہ کا واقعہ

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِسْتَنَدَ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَۃِ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَہُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰی اِلَیْہِ صَاحَتِ النَّخْلَۃُ الَّتِیْ کَانَتْ یَخْطُبُ عِنْدَھَا حَتّٰی کَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَخَذَھَا فَضَمَّھَا اِلَیْہِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِیْنَ الصَّبِیِّ الَّذِیْ یُسَکَّتُ حَتّٰی اِسْتَقَرَّتْ قَالَ بَکَتْ عَلٰی مَا کَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّکْرِ۔[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ستونوں میں سے کھجور کے تنے پر سہارا لیتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منبر بنایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ گئے اور وہ کھجور کا تنا رونے لگا جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے قریب تھا کہ وہ تنا پھٹ جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور اس کو گلے لگا لیا وہ تنا اس بچے کے رونے کی طرح رو رہا تھا جس کو چپ کرایا جا رہا ہو یہاں تک کہ وہ ٹھہر گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تنا اس ذکر کی وجہ سے رویا جو وہ سنا کرتا تھا۔

---

[1] سنن النسائی ۱/۵۳۰ و صحیح البخاری ۲/۷۳۸

حضرت فاطمہؓ کا عشق وسوزِ فراق:

اشعار

۱) اِذَااشْتَدَّ شَوْقِیْ زُرْتُ قَبْرَكَ بَاكِیًا　　اَنُوْحُ وَاَشْكُوْ لَاارَاكَ مُجَاوِبِیْ
فَیَاسَاكِنَ الصَّحْرَاءِ عَلَّمْتَنِیْ الْبُكَاء　　وَذِكْرُكَ اَنْسَانِیْ جَمِیْعَ الْمَصَائِبِ
فَاِنْ كُنْتَ عَنِّیْ فِی التُّرَابِ مَغِیْبًا　　فَمَاكُنْتَ عَنْ قَلْبِیْ الْحَزِیْنِ بِغَائِبِ [1]

جب میرا شوق بڑھ جاتا ہے تو ماں تیری قبر کی زیارت کرتی ہوں شکوہ شکایت کی حالت میں روتی ہوں، میں آپ کو جواب دینے والا نہیں دیکھتی اے صحراء میں رہنے والے آپ نے مجھے رونا سکھایا، آپ کی یاد نے مجھے ساری تکالیف بھلادیں اگر آپ مجھ سے مٹی میں چھپے ہوئے ہیں، مگر آپ میرے غمگین دل سے غائب نہیں ہو سکتے۔

۲) صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْاَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیًا [2]

مجھ پر ایسی مصیبتیں ڈال دی گئیں کہ اگر یہ مصیبتیں دنوں پر آتیں تو وہ راتیں بن جاتے۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد ایک عورت آئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کی خبر دی اور اس کے پوچھنے پر قبر کی طرف راہنمائی کردی وہ عورت قبر دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق اور عشق میں تڑپنے لگی حتیٰ کہ جان نکل گئی۔

(۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ ہانپتے ہوئے آئے یارسول اللہ آپ کا خیال آگیا میں نے کہا آپ کی زیارت نہ کرلوں تو شاید جان نکل جائے.....

جب لگتی نہیں آنکھ ہماری آتا ہے خیال تمہارا
دل دھڑکتا ہے ہر وقت تیری صورت کو دیکھنے کیلئے

---

[1] حاشیہ سبل الہدیٰ والرشاد (۱۲/۲۹۰)

[2] ۱۔نہایۃ الارب فی فنون الادب (۱۸/۲۶۵) ، ۲۔دیوان علی بن ابی طالب ۱/۱۸۰

شانِ نبی خود خدا کی زبانی

حدیث قدسی

يَاسَمَاءُ اَنْصِتِيْ وَيَااَرْضُ اِسْمَعِيْ اِنَّ اللّٰهَ يُرِيْدُ اَنْ يُدَبِّرَ اَمْراً وَيَقْضِيَ شَأْناً يُرِيْدُ اَنْ يُحَوِّلَ الرِّيْفَ اِلىٰ الْفَلَاةِ وَالنِّعْمَةَ فِيْ الصَّحْرَاءِ وَالْمُلْكَ فِيْ الرُّعَاةِ يُرِيْدُ اَنْ يَبْعَثَ نَبِيّاً مِنَ الاُمِّيِّيْنَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَاغَلِيْظٍ وَسَخَّابٍ فِيْ الْاَسْوَاقِ لَوْيَمُرَّ اِلىٰ جَنْبِ السِرَاجِ لَمْ يُطْفِ مِنْ سَكِيْنَتِهٖ وَلَوْيَمْشِيْ عَلَى الْقَصْبِ الْيَابِسِ لَمْ يُسْمَعْ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ اَبْعَثُهٗ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا لَا يَقُوْلُ الْخَنَا اَفْتَحُ بِهٖ اَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَاناً صُمًّا وَقُلُوْبًا غُلْفًا اَهَبُ لَهٗ كُلَّ خُلُقٍ كَرِيْمٍ وَاُسَدِّدُهٗ بِكُلِّ اَمْرٍ جَمِيْلٍ اَجْعَلُ السَكِيْنَةَلِبَاسَهٗ وَالْبِرَّ شِعَارَهٗ وَالتَّقْوٰى ضَمِيْرَهٗ وَالْحِكْمَةَ مَنْطِقَهٗ وَالْصِدْقَ وَالْوَفَاءَ طَبِيْعَتَهٗ وَالْعَفْوَ وَالْمَعْرُوْفَ خُلُقَهٗ وَالْحَقَّ شَرِيْعَتَهٗ وَالْعَدْلَ سِيْرَتَهٗ وَالْهُدٰى اِمَامَهٗ وَالْاِسْلَامَ مِلَّتَهٗ وَاَحْمَدَ اِسْمَهٗ اَهْدِيْ بِهٖ بَعْدَا لضَّلَالَةِ وَاُعَلِّمُ بِهٖ بَعْدَ الْجِهَالَةِ وَاَرْفَعُ بَعْدَ الْخَمَالَةِ وَاُعَرِّفُ بَعْدَ النَّكِرَةِ وَاُكْثِرُ بِهٖ بَعْدَ الْقِلَّةِ وَاُغْنِي بِهٖ بَعْدَ الْعَيْلَةِ اَجْمَعُ بِهٖ بَيْنَ اُمَمٍ مُخْتَلِفَةٍ وَاَعْضَاءٍ مُتَشَتِّتَةٍ وَقُلُوْبٍ مُتَفَرِّقَةٍ وَاَسْتَنْقِذُبِهٖ فِئَامًاعَظِيْمَةً مِنَ الْهَلَكَةِ (ابن کثیر) وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاَجْعَلُ اُمَّتَهٗ خَيْرَاُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِتَوْحِيْدًا لِيْ وَاِيْمَانًا وَاِخْلَاصًا لِيْ يُصَلُّوْنَ قِيَامًا وَقُعُوْدًا وَرُكَّعًا وَسُجُوْدًا وَيُقَاتِلُوْنَ

فِیْ سَبِیْلِیْ صُفُوْفًاوَزُحُوْفًاوَیَخْرُجُوْنَ مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ اِبْتِغَاءَ رِضْوَانِیْ اُلْهِمُهُمُ التَّکْبِیْرَوَالتَّوْحِیْدَ وَالتَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ وَالتَّهْلِیْلَ وَالْمِدْحَةَ وَالتَّمْجِیْدَ فِیْ مَسِیْرِهِمْ وَمَجَالِسِهِمْ وَمَضَاجِعِهِمْ وَمَنَاقِبِهِمْ وَمَثْوٰهُمْ یُکَبِّرُوْنَ وَیُهَلِّلُوْنَ وَیُقَدِّسُوْنَ عَلٰی رُؤُسِ الْاَشْرَافِ وَیُطَهِّرُوْنَ لِیَ الْوُجُوْهَ وَالْاَطْرَافَ یَعْقِدُوْنَ لِیَ الثِّیَابَ عَلَی الْاَنْصَافِ قُرْبَانُهُمْ دِمَائُهُمْ وَاَنَاجِیْلُهُمْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ رُهْبَانٌ بِاللَّیْلِ لَیُوْثٌ بِالنَّهَارِ ذَالِکَ فَضْلِیْ اُوْتِیْهِ مَنْ اَشَاءُ وَاَنَاذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمُ. [1]

اے آسمان خاموش ہوجا اور اے زمین سن لے اللہ کسی کام کی تدبیر کا ارادہ کرتا ہے اور کسی معاملہ کے پورا کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور ارادہ کرتا ہے کہ آبادی کو جنگل کی طرف پھیر دے اور نعمت کو صحراء میں اور بادشاہت چرواہوں میں اور اللہ تعالیٰ ارادہ کرتے ہیں کہ نبی کو امیین میں سے بھیج دے جو سخت نہ ہو اور بدگو نہ ہو اور نہ بازاروں میں چیخنے والا اگر وہ چراغ کے پاس سے گذرے تو اس کے سکون واطمینان سے چلنے کی وجہ سے چراغ نہ بجھے اگر وہ خشک لکڑی پر چلے تو اس کے قدم کی آواز سنائی نہ دے میں اس کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بھیجوں گا وہ فضول باتیں نہیں کرے گا میں اس کے ذریعے سے اندھوں کو بینا کروں گا اور بہروں کو شنوائی دوں گا اور غافل دلوں کا آگاہی دوں گا میں اس کو کریمانہ اخلاق عطاء کروں گا اور میں اس کی ہر اچھے معاملے میں راہنمائی کروں گا میں وقار کو اس کا لباس بنادوں گا اور نیکی کو اس کی علامت اور تقوی کو اس کا راز اور حکمت کو اس کا بول اور سچائی اور وفاداری کو اس کی طبیعت اور معافی اور نیکی کرنے کو اس کے اخلاق اور حق کو ان کی شریعت اور انصاف کو ان کی سیرت اور ہدایت کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بنادوں گا اور احمد ان کا نام رکھوں گا اور میں اس کے ذریعے سے گمراہی کے بعد لوگوں کو ہدایت دوں گا اور جاہل کو علم دوں گا اور میں اس کے ذریعے سے

---

[1] تفسیر ابن کثیر ۶/۷۶ والخصائص الکبری للسیوطی ۱/۲۱

پست اور کمزور کو بلند مرتبہ دوں گا اور میں اس کے ذریعے سے بھولے ہوئے لوگوں کو پہچان کراؤں گا اور میں ان کے ذریعے سے قلت کو کثرت میں تبدیل کروں گا اور میں ان کے ذریعے سے غریبوں کو مالدار بناؤں گا اور میں ان کے ذریعے سے مختلف امتوں کو جمع کروں گا اور منتشر اعضاء کو اور متفرق دلوں کو جمع کروں گا اور میں ان کے ذریعے بہت بڑی جماعت ہلاکت سے بچاؤں گا (ابن کثیر) اور ایک روایت میں ہے میں ان کی امت کو بہترین امت بناؤں گا جو لوگوں کی نفع رسانی کے لئے نکالی گئی ہوگی وہ نیک کاموں کا حکم کرے گی اور برے کاموں سے روکے گی وہ میری توحید کا اقرار کرے گی اور مجھ پر ایمان لائے گی اور خالص میرے لئے عمل کریگی ان کی نمازوں میں قیام، قعود، رکوع، اور سجدے ہوں گے اور وہ لشکروں کی صورت میں صف بستہ ہو کر میرے راستے میں قتال کرے گی، وہ لوگ اپنے گھر سے مال واسباب چھوڑ کر میری رضامندی کو ڈھونڈنے کے لئے نکلیں گے خرچ کریں گے اور میں ان کے دلوں میں تکبیر اور توحید اور تسبیح اور تحمید اور تہلیل اور مدح اور تمجید کو ڈالوں گا جو اپنے چلنے میں اپنی مجالس میں اور اپنی خواب گاہوں میں اور اپنے راستوں میں اور اپنے ٹھکانوں میں کریں گے اور وہ بڑے بڑے لوگوں کے سامنے میری عظمت اور توحید و تقدیس کی دعوت دیں گے اور وہ میری خوشنودی کے لئے چہروں کو اعضاء وضو کو دھوئیں گے اور وہ میری رضا کے لئے اپنی پشتوں پر کمربند کو باندھیں گے وہ قربانی اپنے خون کی دیں گے اور ان کی کتاب ان کے سینوں میں ہوگی اور وہ رات میں عبادت کرنے والے اور دن میں شیروں کی طرح لڑنے والے ہوں گے اور یہ میرا فضل ہے جس کو چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں اور میں بڑے فضل والا ہوں۔

امام الانبیاء ﷺ کی دیگر انبیاء پر فضیلت

(۱) عن اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰه علیه وسلم:

اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِیٍّ قَبْلِیْ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: وَکَانَ مَنْ قَبْلِیْ یُعَظِّمُوْنَ اَکْلَهَا

كَانُوْا يُحْرِقُوْنَهَا[1]) وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُهُوْرًا وَكَانَ مَنْ قَبْلَنَا يُصَلُّوْنَ فِي الْمَحَارِيْبِ وَبُعِثْتُ اِلٰى كُلِّ اَسْوَدَ وَاَحْمَرَ وَكَانَ الرَّجُلُ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ بَيْنَ يَدَيَّ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَلَمْ يُنْصَرْ بِهٖ اَحَدٌ قَبْلِيْ[2]) يُسْمَعُ بِيَ الْقَوْمُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ فَيُرْعَبُوْنَ مِنِّيْ وَجُعِلَ لِيَ الرُّعْبُ نَصْرًا وَقِيْلَ لِيْ سَلْ تُعْطَهْ فَجَعَلْتُهَا شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ وَهِيَ نَائِلَةٌ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا.[3]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں:

۱۔ میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا اور مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہیں تھا۔ (مسند احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ مجھ سے پہلے والے لوگ اس مالِ غنیمت کے کھانے (اور اس کو استعمال کرنے) کی تعظیم کرتے تھے لہٰذا اسے (کھا جانے کی بجائے) جلا دیا کرتے تھے)

۲۔ میرے لیے ساری زمین کو مسجد (نماز پڑھنے کی جگہ) بنا دیا گیا جبکہ ہم سے پہلے والے لوگ (مخصوص) بالا خانوں میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔

۳۔ مجھے ہر کالے، گورے کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا ہے اور پہلے نبی صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا۔

۴۔ ایک مہینے کی مسافت پر رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی (اور ایک روایت میں

---

[1] مسند احمد (۶۳۹/۱۱)

[2] إتحاف الخيرة المهرة (۵۰/۷)

[3] المعجم الاوسط للطبرانی (۲۶۹/۷)

ہے کہ مجھ سے قبل کسی نبی کی اس طرح مدد نہیں کی گئی) اور میری قوم تک میری آواز پہنچادی جاتی ہے (اگرچہ) میرے اور ان کے درمیان ایک ماہ کا فاصلہ ہو پھر ان پر میرا رعب ڈال دیا جاتا ہے (الغرض) رعب کو میرے لیے مدد و نصرت بنادیا گیا۔

۵۔ مجھ سے کہا گیا: آپ مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا، میں نے (ابھی کچھ مانگنے کی بجائے) اس سوال کو آئندہ کے لئے اپنی امت کے واسطے شفاعت بنا کر رکھ لیا اور میری یہ شفاعت ہر اس شخص کو پہنچے گی جس نے لا الہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) کی شہادت دی اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔

(۲) عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: اَلْجَنَّةُ حُرِّمَتْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى اَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْاُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اُمَّتِيْ.[1]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: جنت اس وقت تک تمام انبیاء پر حرام ہے جب تک میں داخل نہ ہو جاؤں اور اسی طرح تمام امتوں پر بھی حرام ہے جب تک میری امت اس میں داخل نہ ہو جائے۔

---

[1] المعجم الاوسط للطبرانی (۲۶۹/۷)

آپ ﷺ کا خاندان ☆

ازواجِ مطہرات

۱) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (خدمت گار)

۲) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا (آرام والی)

۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (زندہ رہنے والی)

۴) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (رات کو قیام کرنے والی)

۵) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا (بختوں والی)

۶) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (پیار کرنے والی)

۷) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا (استغفار کرنے والی)

۸) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (منتخب ہونے والی)

۹) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا (پڑوس والی)

۱۰) حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا (یہ باندی تھیں)

۱۱) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

۱۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

☆..... انظر لجمیع ما یتعلق به فی ذیله:

۱۔ الطبقات الکبری لابن سعد۔ بدایۃ الجزء الاول ط: دار صادر۔ بیروت

۲۔ تاریخ دمشق لابن عساکر: بدایۃ الجزء الثالث ط: دار الفکر۔ بیروت

صاحبزادے

۱) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ (تقسیم کرنے والا)

۲) حضرت طاہر طیب رضی اللہ عنہ (پاک)

۳) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (بزرگی والا)

صاحبزادیاں

۱) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا (خاوند کی خدمت گار)

شادی: پہلے عتبہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ اولاد: عبداللہ ایک لڑکا۔

۲) حضرت زینب رضی اللہ عنہا، ولادت ۳۰ میلاد النبی

وفات: ۸ھ، شادی: حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ۔ اولاد: علی، امامہ

۳) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا،

وفات ۹ھ، شادی: پہلے عتیبہ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، اولاد نہ ہوئی

۴) حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا:

ولادت ۳۵ میلاد النبی، وفات ۱۱ھ، شادی: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، اولاد: تین لڑکے حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت محسن رضی اللہ عنہم، تین لڑکیاں: حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت زینب رضی اللہ عنہن

آپ ﷺ کے چچے

۱) عبدالعزیٰ ۲) عبد مناف (ابوطالب)

۳) عبدالحارث ۴) عبدالشمس

۵) عبداللات ۶) نوفل ۷) کراحہ

۸) حارث ۹) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (سخت جگہ)

۱۰) حضرت عباس رضی اللہ عنہ (پتھریلی جگہ) ۱۱) ربیعہ

پھوپھیاں

۱) صفیہ ۲) ام حکیم البیضاء ۳) عاتکہ

۴) امیمہ ۵) اروٰی ۶) برہ۔

دادی کا نام..... فاطمہ بنت عمرو بن عائذ

نانی کا نام..... برّہ بنت عبدالعزی

پرنانی کا نام..... ام حبیب بنت اسد

آپ ﷺ کی شان قرآن کی زبانی

۱) آپ کے چہرے کا ذکر.....وَالضُّحیٰ

۲) زلفوں کا ذکر.....وَاللَّیۡلِ

۳) سینے کا ذکر.....اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ

۴) دانتوں کا ذکر.....یٰسٓ

۵) زبان کا ذکر.....لَاتُحَرِّکۡ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعۡجَلَ بِہٖ

۶) زمانہ.....وَالۡعَصۡرِ

۷) شہر.....لَااُقۡسِمُ بِھٰذَاالۡبَلَدِ

۸) اخلاق.....اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ

۹) رحمت.....رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡنَ

۱۰) کردار.....لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ

۱۱) عظمت.....اِنَّا اَرۡسَلۡنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًاوَّنَذِیۡرًا

۱۲) صداقت.....وَمَایَنۡطِقُ عَنِ الۡھَوٰی اِنۡ ھُوَاِلَّاوَحۡیٌ یُّوۡحٰی

۱۳) شفقت.....لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَنۡ لَّایَکُوۡنُوۡامُؤۡمِنِیۡنَ

۱۴) آنکھ.....مَازَاغَ الۡبَصَرُ،لَاتَمُدَّنَّ عَیۡنَیۡکَ

۱۵) جبین.....وَالْقَمَرِ

۱۶) کملی کا ذکر.....یَاأَیُّهَاالْمُزَّمِّلُ

۱۷) کمبل کا ذکر.....یَاأَیُّهَاالْمُدَّثِّرُ

۱۸) ہاتھ، گردن کا ذکر.....لَاتَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلیٰ عُنُقِكَ

۱۹) کپڑے.....وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ

۲۰) پشت.....اَلَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ

۲۱) خاموشی کا ذکر.....لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ

۲۲) دل.....نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلیٰ قَلْبِكَ

۲۳) گفتار، بولنے کا ذکر.....مَایَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی

۲۴) نہر کوثر کا ذکر.....اِنَّااَعْطَیْنَاكَ الْكَوْثَرَ

۲۵) غار.....اِذْهُمَافِی الْغَارِ

۲۶) دن.....اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًاطَوِیْلًا

۲۷) رات.....قُمِ اللَّیْلَ اِلَّاقَلِیْلًا

۲۸) یار کا ذکر.....اِذْیَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَاتَحْزَنْ (یہ واحد صدیق رضی اللہ عنہ کی ہستی ہے جس کو قرآن نے صحابی کہہ کر پکارا)

الفرق بین الحبیب والخلیل

اَلشَّیْخُ الْفَقِیْهُ اَبُوْمُحَمَّدٍعَبْدُاللّٰهِ بْنُ حَامِدٍتَكَلَّمَ عَلیٰ مَقَامِ الْخُلَّةِبِكَلَامٍ طَوِیْلٍ اِلٰی اَنْ قَالَ؛

۱)یُقَالُ الْخَلِیْلُ الَّذِیْ یَعْبُدُرَبَّهٗ عَلَی الرَّغْبَةِوَالرَّهْبَةِ وَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ یَعْبُدُرَبَّهٗ عَلَی الرُّؤْیَةِ وَالْمَحَبَّةِ

۲)یُقَالُ الْخَلِیْلُ الَّذِیْ یَكُوْنُ مَعَهٗ اِنْتِظَارُالْعَطَاءِ وَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ یَكُوْنُ مَعَهٗ اِنْتِظَارُاللِّقَاءِ،

٣)يُقَالُ الْخَلِيْلُ الَّذِىْ يَصِلُ بِالْوَاسِطَةِمِنْ قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ نُرِىْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ وَالْحَبِيْبُ الَّذِىْ يَصِلُ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ مِنْ قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى

٤)قَالَ الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالَّذِىْ اَطْمَعُ اَنْ يَغْفِرَلِىْ خَطِيْئَتِىْ يَوْمَ الدِّيْنِ.وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِحَبِيْبِهٖ لِيَغْفِرَلَكَ اللّٰهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَاتَاَخَّرَ

٥)قَالَ الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام لَاتُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ .وَقَالَ تَعَالٰى لِحَبِيْبِهٖ عَلَيْهِ السَّلَام يَوْمَ لَا يُخْزِىْ اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْامَعَهٗ۔

٦)قَالَ الْخَلِيْلُ حِيْنَ اُلْقِىَ فِىْ النَّارِحَسْبِىَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ .قَالَ لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَا مُ يَاَيُّهَاالنَّبِىُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُوْمِنِيْنَ

٧)الْخَلِيْلُ،اِنِّىْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى لِحَبِيْبِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَجَدَكَ ضَالًّافَهَدٰى

٨)الْخَلِيْل،وَاجْعَلْ لِّىْ لِسَانَ صِدْقٍ فِى الْاٰخِرِيْنَ قَوْلُهٗ لَهٗ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

٩)اَلْخَلِيْلُ،"وَاجْعَلْنِىْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ" قَوْلُهٗ لَهٗ" اِنَّااَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ" [1]

الشیخ فقیہ ابو محمد عبداللہ بن حامد نے "خلت" کے مقام پر طویل بحث چھیڑی ہے یہاں تک کہ فرمایا:

١) خلیل وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالی کی عبادت کرتا ہے شوق رغبت اور ڈر کے ساتھ اور حبیب وہ ہوتا ہے جو کہ اللہ کی عبادت کرتا ہے اللہ کے نظارے کے ساتھ اور اللہ کی محبت کے ساتھ۔

---

[1] البدایہ والنہایہ (٦/٣٠١)

۲) خلیل وہ ہوتا ہے جو عطا کا انتظار کرتا ہے محبوب کی طرف سے اور حبیب وہ ہوتا ہے جس کو محبوب کی ملاقات کا انتظار ہو

۳) خلیل وہ ہوتا ہے جو اپنے محبوب تک واسطے کے ساتھ پہنچ جائے اور یہ بات کی گئی اللہ تعالی کے ارشاد "و کذلك نری ابراهیم الایة" کہ خلیل کو اس طرح ہم آسمانوں اور زمینوں کی ملکوت ونظام دکھائیں گے (تا کہ) وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے اور حبیب وہ ہوتا ہے جو اپنے محبوب تک بغیر واسطہ کے پہنچ جائے" کقوله فکان قاب قوسین الآیة" کہ پھر وہ دو کمانوں کے قریب ہو گیا یا اس سے بھی زیادہ قریب ہوا

۴) خلیل کے بارے میں ہے "والذی اطمع الآیة" کہ اللہ وہ ذات ہے جس سے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے گناہوں کو معاف فرما دینگے قیامت کے دن (بدلہ کے دن) اور اللہ اپنے حبیب سے فرماتا ہے "لیغفرلك الله الآیة" تا کہ اللہ تعالی آپ کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرمائے

۵) خلیل نے کہا "لاتخزنی الآیة" کہ اے اللہ آپ مجھے رسوا نہ کریں اس دن جس دن کہ لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور اللہ نے اپنے حبیب سے فرمایا "یوم لایخزی الله النبی الآیة" جس دن کہ اللہ تعالی رسوا نہیں کرے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ ہیں ایمان والوں میں سے

۶) خلیل نے کہا تھا اس وقت کہ جب اس کو آگ میں ڈال دیا گیا "حسبی الله ونعم الوکیل الآیة" کہ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خود فرمایا "یاایها النبی حسبك الآیة" کہ اے نبی اللہ تعالی آپ کے لئے کافی ہے اور ان مومنوں کے لئے جنہوں نے آپ کی اتباع کی ہے

۷) خلیل نے کہا "انی ذاهب الآیة" کہ میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں عنقریب کہ وہ میری راہنمائی کریں گے اور اللہ تعالی نے اپنے حبیب سے فرمایا "ووجدك ضالا فهدی" کہ اللہ نے آپ کو ناواقف پایا تو آپ کو سیدھا راہ دکھایا

۸) خلیل نے دعا کے طور پر کہا تھا "واجعل لی لسان الآیة" کہ بعد میں آنے

والوں میں میرا اچھا تذکرہ کردے (یعنی بعد کے لوگوں میں میری اچھی تعریف ہو جیسا کہ درودِ ابراہیمی میں ہے) اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے فرمایا "ورفعنالك ذكرك" کہ آپ کے تذکرہ کو ہم نے بلند کیا

۹) خلیل نے کہا "واجعلنی الآیة" کہ نعمتوں والی جنت کا وارث مجھے بنادے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے فرمایا" انا اعطیناك الكوثر الآیة" کہ بے شک ہم نے آپ کو حوض کوثر عطا کیا ہے۔

سراج منیر سے تشبیہ دی

نہ کہ آفتاب و ماہتاب سے..... کیوں؟

دو وصفوں (یعنی خود روشن ہونا، اور دوسروں کو منور کرنا) میں یہ تینوں برابر ہیں مگر ایک وصف میں چراغ ان دونوں سے ممتاز ہے وہ ہے مُنوِّر بنانا تو آپ علیہ السلام نے دوسروں کو منور بنایا امت کو بھی اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو بھی کہ انہوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔[1]

بت سے آپ ﷺ کی صداقت کی آواز

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایام جاہلیت میں اپنے بتوں کے پاس تھا ایک شخص نے آکر بت پر نذر و نیاز کے لئے گائے ذبح کی تو اس بت سے یہ آواز اس قدر بلند ہوئی کہ سب نے سنی وہ کہتا تھا یا جلیح اے جلیح یا اے گنجا آدمی امر نجیح کامیابی والا معاملہ ظاہر ہو گیا ہے رجل یصیح یقول لا اله الا الله ایک آدمی پکار کر کہہ رہا ہے لا الہ الا اللہ حضرت عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ اس آواز کو سن کر لوگ بھاگ گئے مگر میں وہیں بیٹھا رہا تا کہ اس آواز کی حقیقت معلوم ہو دوبارہ سہ بارہ پھر بلند ہوئی میں حیران تھا کہ آخر یہ کیا ماجرا ہے؟ کہ اتنے میں لوگوں نے مجھے یہ خبر دی کہ یہاں ایک پیغمبر ظاہر ہوئے ہیں اور

[1] اشرف التفاسیر ۳/۳۲۰

لوگوں کو لاالہ الااللہ کی تلقین فرماتے ہیں۔[1]

جنگل سے آپ کی صداقت کی غیبی آواز

حضرت ابورجاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے زمانہ بعثت سے قبل میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا اوران کے ضروری کام پورے کرتا تھا جب آپ کی بعثت ہوئی تو ہم سب اپنے قبیلے سمیت بھاگ نکلے ایک بیابان میں ہمیں شام ہوگئی ہمارے قبیلے کے سردار کا یہ طریقہ تھا کہ (وہ قیام اور پڑاؤ ڈالنے کے وقت) یوں کہتا کہ ہم اس جنگل کے سردار کی پناہ پکڑتے ہیں چنانچہ حسب معمول ایسا ہی کیا غیب سے آواز آئی اب اس پناہ کا راستہ لاالہ الااللہ محمدٌ رّسول اللہ کا اقرار ہی ہے چنانچہ ہم واپس آکر مسلمان ہو گئے۔[2]

ایک کاہن جنّ کا خواب میں آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبر دینا

امام بیہقی نے حضرت سواد بن قارب کا واقعہ نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایام جاہلیت میں ایک جن میرا دوست تھا آئندہ کی خبریں مجھے بتایا کرتا تھا میں لوگوں کو وہ خبریں بتاتا جن سے خوب چڑھاوے اور نذرانے آتے تھے ایک رات اس نے میرے خواب میں آکر کہا کہ اٹھ ہوشیار ہوجا اگر کچھ شعور ہے تو بیدار ہوجا ایک پیغمبر لوی بن غالب کی نسل سے پیدا ہوگیا ہے پھر اس نے یہ چند اشعار پڑھے:

عَجِبْتُ اَلْجِنُّ وَاِرْهَاسِهَا
وَشَدَّهُنَّ اَلْعِيْسَ بِاَحْلَاسِهَا

---

[1] درسی تفسیر ص ۱۸۶

[2] درسی تفسیر ص ۱۷۹

تَهْوِیْ اِلَی مَکَّۃَ تَبْغِیْ الْھُدٰی
مَامُؤْمِنُوْھَا مِثْلَ اَرْجَاسِھَا
فَانْفُضْ اِلَیٰ صَفْوَۃٍ مِنْ ھَاشِمٍ
وَاسْمُ بِعَیْنَیْکَ اِلٰی رَأْسِھَا

میں نے جنوں سے اوران کی بے قراری سے تعجب کیا اور مجھے تعجب ہوا جنوں کے اونٹوں پر لکڑیوں کے کسنے سے وہ جن مکہ کی طرف جارہے ہیں ھدایت کو تلاش کرتے ہوئے جنوں میں ایمان لانے والے بے ایمان جنوں کی طرح نہیں ہیں لہٰذا تو بنی ھاشم کے برگزیدہ شخص کے پاس جا اور اپنی نگاہوں کو بنو ہاشم کے سردار کی طرف اٹھا کر دیکھ

تین رات برابر مجھے یہ معاملہ پیش آیا آخر میں مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوا۔[1]

حضرت رافع بن عمیرؓ کا جنات کی رہنمائی سے قبولِ اسلام

تفسیر مظہری میں ہے کہ کتاب ہواتف الجن میں سند کے ساتھ سعید بن جبیرؓ سے منقول ہے کہ رافع بن عمیرؓ نے اپنے قبولِ اسلام کا واقعہ اس طرح ذکر کیا ہے کہ میں ایک رات مقام عالج کے ریگستان میں سفر کر رہا تھا اچانک نیند کا غلبہ ہوا تو میں اپنی اونٹنی سے اُترا اور سو گیا اور سونے سے پہلے میں نے اپنی قوم کی عادت کے مطابق یہ الفاظ کہہ لئے:

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعَظِیْمِ ھٰذَا الْوَادِیْ مِنَ الْجِنِّ
(میں پناہ لیتا ہوں اس جنگل کے جنات کے سردار کی)

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کے ہاتھ میں ایک ہتھیار ہے وہ اس کو میری اونٹنی کے سینہ پر مارنا چاہتا ہے۔ میں گھبرا کر بیدار ہوا اِدھر اُدھر دیکھا مگر کچھ نظر نہ آیا۔ تو میں نے دل میں سوچا کہ یہ شیطانی خیال ہے دوبارہ پھر غافل ہو کر سو گیا تو وہی خواب

[1] درمنثور تفسیر ص ۱۸۷

دیکھا اور بیدار ہو کر اونٹنی کے چاروں طرف گھوم کر دیکھا کچھ نہ پایا۔ مگر اونٹنی کو دیکھا کہ وہ بُری طرح کانپ رہی ہے۔ میں پھر سو گیا اور ویسا ہی خواب پھر دیکھا بیدار ہوا تو دیکھا کہ اونٹنی تڑپ رہی ہے اور پھر یہ دیکھا کہ خواب والے آدمی کی طرح کا ایک جوان ہاتھ میں ایک چھوٹا سا نیزہ لئے کھڑا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی اس جوان کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہے اور اس کو اونٹنی پر حملہ کرنے سے روک رہا ہے۔ وہ دونوں اسی کشاکش میں تھے کہ تین گورخر سامنے آ گئے۔ بوڑھے نے جوان سے کہا ان تینوں میں سے جس کو تو پسند کرے لے لے اور اس آدمی کی اونٹنی کو چھوڑ دے۔ وہ جوان ایک بڑے گورخر کو لے کر رخصت ہو گیا۔ میں نے بوڑھے کی طرف رُخ کیا تو اس نے میری طرف دیکھ کر کہا "او بے وقوف جب تو کسی جنگل میں ٹھہرے اور وہاں کے جنات وشیاطین سے خطرہ ہو تو یہ کہا کر:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ رَبِّ مُحَمَّدٍ مِنْ هَوْلِ هٰذَا الْوَادِیْ

"میں پناہ پکڑتا ہوں اللہ کی جو محمد ﷺ کا رب ہے اس وادی کے خطرہ سے"

اور کسی جن کی پناہ نہ مانگا کر۔ کیونکہ وہ زمانہ ختم ہو گیا جب انسان جنوں کی پناہ لیتے تھے۔

میں نے پوچھا یہ محمد کون ہیں؟

بوڑھے نے کہا یہ عرب کے رہنے والے ایک نبیؐ ہیں۔ نہ مشرقی ہیں نہ مغربی۔ پیر کے دن ان کی بعثت ہوئی ہے۔

میں نے پوچھا وہ کہاں رہتے ہیں؟

اس نے کہا یثرب میں رہتے ہیں جو کھجوروں کی بستی ہے۔

میں صبح ہوتے ہی سوار ہوا اور تیز چل کر مدینہ پہنچا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو میرا سارا واقعہ خود ہی مجھے سنا دیا۔ میرے ذکر کرنے کی نوبت بھی نہ آئی۔ پھر آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور میں مسلمان ہو گیا۔[1]

---

[1] درسی تفسیر ص ۱۷۹ پارہ نمبر ۲۹

حلیہ مبارک

(ملخص از حیاۃ الصحابہ و فصحاء العرب وغیرہ)

قد مبارک:۔ کَانَ مَرْبُوْعَ قَدٍ لٰکِنْ یُطَاوِلُ جَارَہٗ درمیانہ قد تھا لیکن کسی قدر لمبائی کی طرف مائل تھے

رنگ:۔ اَزْھَرَ اللَّوْنِ سفید سرخی مائل

بدن کی ساخت:۔ لَیْسَ الْھُزَالُ وَلَا شَحْمٌ نہ دبلے پتلے نہ موٹے نیز گٹھا ہوا بدن تھا

سر مبارک:۔ عَظِیْمُ الْھَامَۃِ اعتدال کے ساتھ بڑا سر تھا

چہرۂ انور:۔ یَتَلَاءُ لَاءُ وَجْھُہٗ تَلَاءُ لُوءَ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَفِیْہِ تَدْوِیْرٌ آپ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا اور اس میں کسی قدر گولائی تھی۔

بال مبارک:۔ رَجِلَ الشَّعْرِ لَیْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبْطٍ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال خم دار تھے نہ زیادہ گھنگریالے نہ بالکل سیدھے۔

دانت مبارک:۔ اَسْنَانُہٗ قَدْ انْفَرَجَ اِذَا تَکَلَّمَ رُؤِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ ثَنَایَاہُ آپ کے دانت مبارک کھلے کھلے تھے جب بات کرتے تو ایک نور سا دکھائی دیتا جو آپ کے دانتوں سے نکلتا تھا۔

پیشانی مبارک:۔ وَاسِعُ الْجَبِیْنِ کشادہ پیشانی والے تھے

ناک مبارک:۔ اَقْنَی الْعِرْنَیْنِ لَہٗ نُوْرٌ یَعْلُوْہُ آپ کی ناک بلندی مائل تھی اس پر ایک چمک اور نور تھا۔

آنکھیں مبارک:۔ اَدْعَجُ الْعَیْنَیْنِ خوب سیاہ

ابرو مبارک:۔ اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ کَانَ حَوَاجِبُہٗ کَالْقَوْسِ ابرو خم دار باریک اور جدا جدا تھے

پلکیں مبارک:۔ اَهْدَبَ الْاَشْفَارِ لمبی لمبی پلکوں والے تھے

رخسار مبارک:۔ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ نہ زیادہ ابھرے ہوئے نہ پچکے ہوئے

داڑھی مبارک:۔ كَثُّ اللِّحْيَةِ گنجان داڑھی والے

گردن مبارک:۔ كَاَنَّ عُنُقَهٗ جِيْدُ دُمْيَةٍ ایسی خوب صورت اور باریک تھی جیسے مورتی کی گردن

کندھے اور سینہ مبارک:۔ اَلْمَنْكِبَانِ وَصَدْرُهٗ عَرِضَتْ بَيْنَ كَتِفِهٖ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ عَرِيْضُ الصَّدْرِ دونوں کندھے اور آپ کا سینہ چوڑا تھا دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی، آپ کا سینہ چوڑا تھا۔

بطن مبارک:۔ سَوَاءُ الْبَطْنِ ذُوْمَسْرُبَةٍ سینہ اور پیٹ برابر تھا بالوں کی دھاری ناف تک تھی۔

ہاتھ کی کلائیاں:۔ طَوِيْلُ الزَّنْدَيْنِ اَشْعَرُ الذِّرَاعَيْنِ ؛ لمبے گٹوں والے فراخ ہتھیلیوں والے۔

ہتھیلی مبارک:۔ رَحْبُ الرَّاحَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ ؛ کشادہ ہتھیلیاں بھری ہوئی ہتھیلیاں

قدم مبارک:۔ شَثْنُ الْقَدَمَيْنِ فَلَمَاهُ وُسِعَا؛ قدم مبارک سخت کشادہ تھے

اعضاء کے جوڑ:۔ فَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَشَاشِ ؛ جوڑوں کے ملنے کی ہڈیاں مضبوط اور بڑی تھیں۔

سرکار ﷺ کا چہرۂ انور شمس وقمر سے بھی زیادہ حسین تھا

۱۔ عن جابر بن سمرة رضی الله عنه قال: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ (صلى الله عليه وسلم) وَاِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ اَحْسَنُ فِيْ عَيْنِيْ مِنَ الْقَمَرِ۔[1]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سرخ جوڑا زیب تن فرمایا ہوا تھا اِدھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے چہرۂ انور) کی طرف دیکھنے لگا اور اُدھر (چاندنی رات کے چمکتے دمکتے) چاند کی طرف، پھر (ہوا یہ کہ) بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور میری آنکھ میں اس

[1] المستدرک للحاکم باسناد صحیح ۴/۲۰۶، رقم: ۷۳۸۳

(چمکتے دمکتے) چاند سے بھی کہیں زیادہ حسین تھا۔

۲. عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ ، قَالَ: قُلْتُ لِلرُّبَیِّعِ: صِفِیْ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: یَا بُنَیَّ! لَوْ رَأَیْتَہٗ رَأَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً. [1]

حضرت ابوعبیدہ کہتے ہیں میں نے ربیع (بنت معوذ) سے کہا کہ مجھے ذرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو بتاؤ، تو وہ کہنے لگیں: ''میرے منے! اگر تم ان (کے چہرے) کو دیکھ لیتے تو تمہیں وہ ایسے لگتا کہ جیسے سورج (اپنی آب وتاب کے ساتھ) رونما ہو کر نکل چکا ہے۔''

۳. عن ابی ھریرۃ قال: مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ کَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ جَبْھَتِہٖ. [2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسن وجمال میں کسی چیز کو نہیں دیکھا آپ تو ایسے تھے کہ گویا سورج آپ کی پیشانی میں چل رہا ہو۔

۴. سُئِلَ الْبَرَاءُ أَکَانَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّیْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ. [3]

وَفِیْ رِوَایَۃِ ابن حبان فی صحیحہٖ: مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُسْتَدِیْرِ. [4]

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (چمکدار) تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ چاند کی طرح حسین تھا اور ابن حبان کی روایت میں ہے، بلکہ سورج (کی طرح چمکدار) اور (چودھویں رات کے) گول چاند کی طرح (حسین) تھا۔''.....اللہ اکبر

---

[1] شعب الایمان ۳/۱۷، رقم: ۱۳۵۴

[2] مسند احمد بن حنبل ۲/۳۵۰، رقم: ۸۵۸۸

[3] صحیح البخاری (۳/۱۳۰۴)، رقم (۳۳۵۹)

[4] صحیح ابن حبان (۱۴/۲۰۶)، رقم (۶۲۹۷)

آپ ﷺ کا حسن و جمال (اشعار کی صورت میں)

شعر

يَاصَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَاسَيِّدَ الْبَشَرِ　　مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ
لَايُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ　　بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

"اے حسن والے اور انسانیت کے سردار، آپ کے منور چہرے سے چاند روشن ہوا، آپ کی تعریف ممکن نہیں جیسا کہ آپ کی تعریف کا حق ہے، مختصر یہ کہ خدا تعالیٰ کے بعد آپ کا مرتبہ ہے۔"

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِيْ　　وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِالنِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ　　كَاَنَّكَ قَدْخُلِقْتَ كَمَاتَشَاءُ[1]

جہاں میں اُن سا چہرہ ہے نہ ہے خندہ جبیں کوئی
ابھی تک جن سکیں نہ عورتیں اُن سا حسیں کوئی
نہیں رکھی ہے قدرت نے مرے آقا کی تجھ میں
جو چاہا آپ نے مولیٰ وہ رکھا ہے سبھی تجھ میں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

لَنَا شَمْسٌ وَلِلْآفَاقِ شَمْسٌ　　شَمْسِيْ خَيْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَاءِ
فَاِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَعْدَالْفَجْرِ　　وَشَمْسِيْ طَالِعٌ بَعْدَالْعِشَاءِ
اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰى اُفُقِ الْعُلٰى لَاتَغْرُبُ

---

[1] دیوان حسان بن ثابتؓ (۲/۱)

ایک میرا سورج ہے ایک آسمان کا، میرا سورج آسمان کے سورج سے بہتر ہے اس لئے کہ وہ سورج تو فجر کے بعد طلوع ہوتا ہے اور میرا سورج عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے پہلوں کے سورج تو غروب ہو گئے اور ہمارا سورج آسمانوں کی بلندی پر رہتا ہے کبھی غروب نہیں ہوتا۔

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

حُبّ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

يَا رَاكِبًا قِفْ بِالْمُحَصَّبِ مِنْ مِنىٰ ۔۔۔ وَاهْتِفْ بِقَاعِدِ خَيْفِهَا وَالنَّاهِضِ
سَحَرًا إِذَا فَاضَ الْحَجِيجُ إِلىٰ مِنىٰ ۔۔۔ فَيْضًا كَمُلْتَطِمِ الْفُرَاتِ الْفَائِضِ
إِنْ كَانَ رَفْضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ ۔۔۔ فَلْيَشْهَدِ الثَّقَلَانِ أَنِّي رَافِضِي
وَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي مِنَ النَّفَرِ الَّذِي
لِوَلَاءِ أَهْلِ الْبَيْتِ لَيْسَ بِنَاقِضِ[1]

اے سوار منیٰ کی وادی محصب میں ذرا ٹھہر جا اور خیف بنی کنانہ میں ہر قاعد و قائم کو آواز دے سحری کے وقت جب کہ حاجی لوٹ رہے ہوں منیٰ کی طرف دریا فرات کی ٹھاٹھیں مارتی ہوئی موجوں کی طرح اگر آل محمد سے محبت کرنا رفض ہے تو جن وانس گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں اور انہیں بتا دے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اہل بیت کی محبت کے عہد کو توڑ نہیں سکتا

حب آل النَّبِی (ذریعۂ نجات).....

امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

آلُ النَّبِي ذَرِيعَتِي
وَهُمُ إِلَيْهِ وَسِيلَتِي

---

[1] ادب الخواص (۱/۱۶)

اَرْجُوْا بِهِمْ اُعْطٰى غَدًا
بِيَدِيَ الْيَمِيْنِ صَحِيْفَتِيَ [1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اولاد میری نجات کا ذریعہ ہیں اور انہی کو حق تعالیٰ کے حضور میں اپنا وسیلہ مانتا ہوں میں امید کرتا ہوں کہ کل قیامت کے دن انہی کے وسیلہ سے مجھے میرا نامۂ عمل داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

معجزات

۱) کھانے میں برکت

عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تَمُدُّ؟ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تَمُدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ. [2]

حضرت ابن العلاء رحمہ اللہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک پیالے سے صبح سے شام تک باری باری کھاتے رہے دس کھا کر اٹھتے اور مزید دس کھانے کو بیٹھ جاتے ہم نے عرض کیا کہ یہ کھانا بڑھتا کہاں سے تھا؟ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں کس بات سے تعجب ہو رہا ہے کھانا تو یہاں سے بڑھتا تھا اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے آسمان کی جانب اشارہ کیا۔

۲) بارش کا اترنا

عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا

---

[1] دیوان الامام الشافعیؒ (۱/۲۵)
[2] سنن النسائی (۴/۱۷۰)، سنن الترمذی (۵/۵۹۳)

فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى لَايَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ۔[1]

حضرت ابوالجوزاء رحمہ اللہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں شدید قحط پڑا اہل مدینہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قحط کی شکایت کی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ علیہ السلام کی قبر مبارک پر جا کر قبر سے ایک سوراخ آسمان کی جانب یوں کھولو کہ اس سوراخ اور آسمان کے مابین کوئی آڑ چھت وغیرہ نہ ہو اہل مدینہ نے یوں ہی کیا تو بڑی زبردست بارش برسی حتی کہ سخت زمین نے بھی سبزہ اگایا اور اونٹ موٹے اتنے موٹے ہو گئے کہ چربی کی زیادتی سے پھٹنے کو ہو گئے اور پھر اس سال کا نام بھی عام الفتق (یعنی کشادگی والا سال) رکھا گیا۔

۳) ستونِ حنانہ کا واقعہ

چند صفحات قبل یہ واقعہ گزر چکا ہے۔

۴) مردہ گوہ کا گواہی دینا

سطرت فی بدایة هذا الباب۔

اس باب کے شروع میں زیب قرطاس ہو چکا

۵) اشجار کا گواہی دینا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنٰى قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

---

[1] سنن الدارمی (۱/۵۶)، رجالہ ثقات

صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ؟قَالَ وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَى مَاتَقُوْلُ؟ قَالَ:"هٰذِهِ السَّمُرَةُ ، فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخِرُّ الْاَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلٰثًا فَشَهِدَتْ ثَلٰثًا كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَنْبَتِهَا.[1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم ایک مرتبہ نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ایک دیہاتی سامنے آیا اور قریب ہوا آپ نے اس سے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ اللہ وحدہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں تو دیہاتی نے کہا آپ کی اس بات پر آپ کے حق ہونے میں آپ کا گواہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کیکر کا درخت! تو آپ نے اس درخت کو جو وادی کے پرلے کنارے پر لگا ہوا تھا اپنی جانب کو بلایا تو وہ زمین کو چیرتا ہوا آیا اور حضرت کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین بار گواہی طلب کی اور اس درخت نے تین بار گواہی دی اس طرح جس طرح آپ نے مانگی اور پھر لوٹ کر اپنی جگہ واپس چلا گیا۔

٦) کھجور کے خوشہ کی گواہی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اِرْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ اَعْرَابِيٌّ.[2]

---

[1] صحیح ابن حبان (۲۳۳/۱۴)، رقم (٦٥٠٥)

[2] سنن الترمذی (۵۹۴/۵)، رقم (۳٦۲۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں کس نشانی سے آپ کو پہچان لوں کہ آپ واقعی نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا اس میں کھجور کے درخت کی اس خوشہ دار ٹہنی کو بلاتا ہوں یہ آکر گواہی دے گی کہ میں اللہ کا رسول ہوں چنانچہ وہ ٹہنی درخت سے جدا ہو کر چلتی ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آگری پھر آپ نے اس سے فرمایا جا دوبارہ اپنی جگہ پر چلی جا تو وہ ٹہنی لوٹ گئی یہ معجزہ دیکھ کر دیہاتی بھی ایمان لے آیا۔

۷) بھیڑیئے کا عجیب واقعہ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان: بھیڑیئے کا چرواہے کی بکری لے جانا۔ چرواہا نے بکری چھڑالی۔ بھیڑیئے نے ٹیلہ پر جا کر انسانی زبان میں کہا تو نے میرا رزق چھین لیا۔ چرواہے کا کہنا: یہ عجیب بات ہے۔ بھیڑیا بولا: زیادہ عجیب یہ ہے کہ ان کھجوروں کے درختوں میں دو پتھریلی زمینوں کے درمیان (مدینہ میں) ایک شخص تمہیں اگلی پچھلی باتوں کی خبر دیتا ہے اور تم پھر بھی اسلام قبول نہیں کرتے۔ چرواہا یہودی۔ حاضرِ خدمت۔ بیانِ قصہ۔ مسلمان ہو جانا۔[1]

۸) اشجار کا سلام کرنا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔[2]

حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے مروی ہے کہ میں مکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ہم مکہ کی ایک جانب کو باہر نکلے تو جو پہاڑ اور درخت بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا تو کہتا: السلام علیك یارسول الله۔

---

[1] شرح السنۃ للبغوی (۱۰۳۵)

[2] سنن الترمذی (۵/۵۰۳)، المستدرک للحاکم (۲/۶۷۷)

۹) براق کا پسینہ سے شرابور ہونا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اُتِیَ بِالْبُرَاقِ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسَرَّجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَائِیْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَکِبَ اَحَدٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا۔[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معراج کی شب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے براق سواری کو لایا گیا جس کو لگام لگی ہوئی اور زین چڑھی ہوئی تھی۔ تو براق شوخی (نخرے) کرنے لگا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس سے فرمایا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سوار کرنے پر بھی تو نخرے کر رہا ہے حالانکہ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ مکرم ہستی تجھ پر آج تک سوار نہیں ہوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سن کر براق پسینہ سے شرابور ہو گئی۔

۱۰) ٹہنی کا تلوار بننا

اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَحْشٍ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ وَقَدْ ذَهَبَ سَیْفُهٗ، فَاَعْطَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَسِیْبًا مِّنْ نَخْلٍ فَرَجَعَ فِیْ یَدِ عَبْدِ اللّٰهِ سَیْفًا۔[2]

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی غزوۂ اُحد میں جب تلوار ٹوٹ گئی، یہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھجور کی ایک شاخ عطا فرمائی جو ان کے ہاتھ میں جا کر تلوار بن گئی۔

۱۱) بوقت ولادت پورا گھر منور ہو گیا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِیْ اُمِّیْ اَنَّهَا شَهِدَتْ

---

[1] سنن الترمذی (۵/۳۰۱) وصحیح ابن حبان (۱/۲۳۳)

[2] دلائل النبوۃ للبیہقی (۳/۲۷۴)، رقم (۱۱۰۹)

وِلَادَةَ اٰمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، لَيْلَةَ وَلَدَتْهُ قالت: فَمَا شَيْءٌ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فِي الْبَيْتِ اِلَّا نُوْرٌ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَى النُّجُوْمِ تَدْنُوْ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَقُوْلُ: لَيَقَعْنَ عَلَيَّ"۔[1]

حضرت عثمان بن ابی العاص کی والدہ کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت موجود تھیں، وہ کہتی ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو پورا گھر منور ہو گیا، مجھے گھر میں ہر طرف نور ہی نور نظر آتا تھا۔ میں ستاروں کو دیکھ رہی تھی وہ جھک کر اتنے قریب ہو چکے تھے کہ مجھے گمان ہونے لگا وہ ہمیں ابھی میرے اوپر گر پڑیں گے۔

۱۲) ٹوٹی ہوئی ٹانگ کا جڑ جانا

ابو رافع یہودی بد بخت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے میں پیش پیش رہتا تھا۔ صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ جب اس ملعون کو قتل کر کے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہے تھے تو اندھیرے کی وجہ سے نیچے گر گئے، نتیجتاً پنڈلی کی جگہ سے ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ تو جب یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں یہ کارنامہ سرانجام دینے کے بعد حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا قصہ کہہ سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

"اُبْسُطْ رِجْلَكَ"..... (اپنی ٹانگ سیدھی پھیلاؤ)

حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

فَبَسَطْتُ رِجْلِيْ فَمَسَحَهَا فَكَاَنَّهَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ.

پھر میں نے اپنی ٹانگ سیدھی پھیلا دی، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر اپنا دست مبارک پھیرا تو وہ ایسے ہو گئی کہ گویا مجھے اس میں ٹوٹنا تو درکنار کبھی تکلیف ہی نہیں ہوئی۔[2]

---

[1] دلائل النبوۃ لہ (۱/ ۳۸)، رقم (۲۹)

[2] صحیح البخاری (۴/ ۱۴۸۲)، رقم (۳۸۱۳)

۱۳) انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹنا

عن جابر بن عبدالله رضی الله عنهما قال:

عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ: "مَا لَكُمْ؟" قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا، قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِأَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشَرَةَ مِائَةً.[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پیاس لگی اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھوٹا سا ڈول تھا، آپ نے اس کے پانی سے وضو فرمایا، صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دکھی چہرے لے کر حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (یارسول اللہ! ہم سب پیاسے ہیں اور) ہمارے پاس وضو اور پینے کے لئے صرف اتنا ہی پانی ہے جو آپ کے پاس (اس چھوٹے سے ڈول میں رکھا) ہے، یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس ڈول میں ڈالا تو پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے ایسے پھوٹنے لگا جیسے چشمے بہہ رہے ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پھر ہم سب نے اسی پانی سے وضو بھی کیا اور نوش بھی کیا۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ اس وقت کل کتنے افراد تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہم ڈیڑھ ہزار تھے اور اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو بھی وہ پانی ہمیں کافی ہو جاتا۔

۱۴۔۱۶) ایک ہی سفر میں تین معجزات

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

[1] صحیح البخاری (۳/۱۳۶۰)، رقم (۳۳۸۳)

فِيْ سَفَرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ تَبَاعَدَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ احدٌ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ ولا شَجَرٌ فقال لي: يَا جَابِرُ خُذِ الْإِدَاوَةَ وَانْطَلِقْ بِنَا فَمَلَأْتُ الإِدَاوَةَ مَآءً فَانْطَلَقْنَا فَمَشَيْنَا حتّٰى لَا نَكَادُ نَرٰى فَإِذَا شَجَرَتَانِ بَيْنَهُمَا اذرُعٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاجَابِرُ اِنْطَلِقْ فَقُلْ لِهٰذِهِ الشَّجَرَةِ: يَقُوْلُ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْحَقِيْ بِصَاحِبَتِكِ حَتّٰى أَجْلِسَ خَلْفَكُمَا. فَفَعَلْتُ، فَرَجَعْتُ حَتّٰى لَحِقْتُ بِصَاحِبَتِهَا فَجَلَسَ خَلْفَهُمَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ رَجَعْنَا فَرَكِبْنَا رَوَاحِلَنَا فَسِرْنَا كَأَنَّمَا عَلَيْنَا الطَّيْرُ يُظِلُّنَا فَإِذَا نَحْنُ بِامْرَاةٍ قَدْ عَرَضَتْ لِرَسولِ الله صلى الله عليه وسلم مَعَهَا صَبِيٌّ تَحْمِلُهُ فَقَالَتْ يارسولَ اللّٰه اِنَّ اِبْنِيْ هٰذا يَأْخُذُهُ الشَّيْطَانُ كُلَّ يومٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا يَدَعُهُ فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاوَلَهُ، فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَقْدَمَةِ الرَّحْلِ، فقالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم "اِخْسَأْ عَدُوَّ اللّٰهِ أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ" قَالَ فاعادَ رَسُوْلُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَاوَلَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا رَجَعْنَا فَكُنَّا بِذَالِكَ الْمَاءِ عَرَضَتْ لَنَا الْمرأةُ مَعَهَا كَبْشَانِ تَقُوْدُهُمَا وَالصَّبِيُّ تَحْمِلُهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اِقْبَلْ مِنِّيْ هَدِيَّتِيْ فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ عاد اِليه فقال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم "خُذُوْا اَحَدَهُمَا مِنْهَا وَرُدُّوْا الْاٰخَرَ" ثُمَّ سِرْنَا ورسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بَيْنَنَا فَجَاءَ جَمَلٌ نَادٍ فَلَمَّا كَانَ بَيْنَ الْيَمَامَتَيْنِ خَرَّ سَاجِدًا فَقَالَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه

وسلم أيها الناس من صاحب هذا الجمل فقال فتية من الأنصار هو لنا يا رسول الله، قال: "فما شأنه" قال: سنونا عليه منذ عشرين سنة، فلما كبرت منه وكان عليه شحيمة وأردنا نحره لنقسمه بين غلمتنا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم "تبيعونيه؟" قالوا يا رسول الله، هو لك، قال: "فأحسنوا إليه حتى يأتيه أجله" قالوا يارسول الله، نحن أحق أن نسجد لك من البهائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم "لا ينبغي لبشر أن يسجد لبشر ولو كان ذالك كان النساء لأزواجهن"[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں حضور ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا اور رسول خدا ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو اتنا دور جاتے کہ کوئی ان کو دیکھ نہ پاتا تھا، پھر ہم نے ایک ایسی جگہ پڑاؤ ڈالا جہاں کوئی پہاڑ و درخت نہ تھا۔ مجھ سے فرمایا: اے جابر! مشکیزہ لو اور میرے ساتھ چلو۔ میں نے مشکیزہ کو پانی سے بھرا، پھر ہم چلے اور چلتے رہے یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اتنے میں دو درخت نظر آئے۔ ان دونوں کے درمیان کچھ ہاتھ کا فاصلہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! جاؤ اور اس درخت کو کہہ دو کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم دے رہے ہیں کہ تم اپنے ساتھ والے درخت کے ساتھ مل جاؤ تاکہ میں تمہارے پیچھے بیٹھ سکوں۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کہا اور واپس آ گئے اتنی دیر میں وہ درخت اپنے ساتھ والے درخت کے ساتھ مل چکا

---

[1] ۱:۔ دلائل النبوۃ للبیہقی (۱۴۶/۶)، ورجالہ ثقات کما قال ابن کثیر فی البدایہ (۱۵۶/۶) والصالحی الشامی فی سبل الہدی (۵۱۱/۹)

۲:۔ السیرۃ النبویہ لابن اسحاق (۹۷/۱)

۳:۔ الاعتقاد للبیہقی (۳۱۳/۱)، رقم (۲۸۳)

۴:۔ البدایہ والنہایہ (۱۵۵/۶)

۵:۔ التمہید لابن عبدالبر (۲۲۳/۱)

تھا۔ آپ ﷺ نے ان کی آڑ میں تشریف فرما ہو کر قضاء حاجت فرمائی۔ پھر ہم واپس لوٹے اور اپنی سواریوں پر بیٹھے اور روانہ ہو گئے ہمیں ایسے محسوس ہوا کہ ہمارے اوپر پرندے سایہ کئے ہوئے ہیں۔ اچانک ایک عورت نظر آئی اس نے اپنے ساتھ بچہ اٹھایا ہوا تھا (قریب پہنچنے پر) اس نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا ہے۔ ایک جن روزانہ تین مرتبہ اس میں ایسا تصرف کرتا ہے کہ اسے چھوڑتا ہی نہیں۔" تو آپ ﷺ ٹھہرے اور اسے اپنے کجاوے کے درمیان لے لیا اور کہا "اے اللہ کے دشمن میری نظروں سے دور ہو جاؤ میں اللہ کا رسول ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ کہا اور بچہ عورت کے حوالے کر دیا۔ پھر جب ہم واپس آئے اور اسی پانی کے قریب تھے کہ ایک عورت ہمارے پاس آئی اس کے پاس دو مینڈھے تھے جنہیں وہ آگے سے پکڑے ہوئے تھی اور اس نے ایک بچہ کو اٹھایا ہوا تھا۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ میرا یہ ہدیہ قبول فرمائیں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا ان میں سے ایک لے لو اور دوسرا واپس کر دو پھر ہم چل پڑے آپ ﷺ ہمارے آگے تھے۔ کہ ایک اونٹ سر ہلاتا ہوا آیا جب وہ میرے اور آپ ﷺ کے درمیان پہنچا تو آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ ہمارا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا: کہ ہم بیس سال سے اس کے ذریعے پانی لاتے رہے۔ جب یہ بوڑھا ہو گیا۔ اور اس پر چربی چڑھ گئی تو ہم نے اسے ذبح کرنے کا ارادہ کیا تا کہ اس کا گوشت اپنے غلاموں میں بانٹیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اسے مجھے بیچتے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو آپ کا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا: موت تک اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: ہمیں جانوروں سے اس بات کا زیادہ حق حاصل ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے۔ اگر انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورتیں زیادہ حق دار ہیں کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔

آپ ﷺ کی عظمت و مرتبہ

۱) قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ اللّٰہَ قَالَ لِنَبِیِّہٖ مِنْ اَجْلِكَ اَبْطَحُ الْبَطْحَاءَ وَاُمَوِّجُ الْمَوْجَ وَاَرْفَعُ السَّمَاءَ وَاَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ۔[1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اے میرے نبی! تیری ہی وجہ سے میں نے زمین کو ہموار بنا کر بچھایا ہے اور تیرے ہی واسطے سمندر کو موجیں عطا کی ہیں اور تیرے ہی واسطے آسمان کو بلند کیا ہے اور بدلہ دینے اور سزا دینے کا نظام چلایا ہے۔

۲) قَالَ عُرْوَۃُ ..... اَیْ قَوْمِ اَوَاللّٰہِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَی الْمُلُوْكِ وَوَفَدْتُ عَلٰی قَیْصَرَ وَکِسْرٰی وَالنَّجَاشِیِّ۔ وَاللّٰہِ اِنْ رَاَیْتُ مَلِکًا قَطُّ یُعَظِّمُہٗ اَصْحَابُہٗ مَایُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ اِنْ یَتَنَخَّمُ نُخَامَۃً اِلَّا وَقَعَتْ فِیْ کَفِّ رَجُلٍ مِنْھُمْ فَدَلَكَ بِھَا وَجْھَہٗ وَجِلْدَہٗ۔ وَاِذَا اَمَرَھُمْ اِبْتَدَرُوْا اَمْرَہٗ۔ وَاِذَا تَوَضَّاَ کَادُوْا یَقْتَتِلُوْنَ عَلٰی وَضُوْئِہٖ۔ وَاِذَا تَکَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَہٗ وَمَایُحِدُّوْنَ النَّظَرَ اِلَیْہِ تَعْظِیْمًا لَہٗ۔[2]

حضرت عروہ ابن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے کفار مکہ سے کہا اے میری قوم اللہ کی قسم میں بڑے بڑے بادشاہوں کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں میں قیصر و کسریٰ و نجاشی کے درباروں میں گیا ہوں لیکن اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی (درباری) اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد کے ساتھی (صحابہ) ان کی تعظیم کرتے ہیں اللہ کی قسم اگر وہ تھوکتے ہیں تو ان کا تھوک ان کے صحابہ میں سے کسی ایک کی ہتھیلی پر پڑتا ہے اور وہ اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے اور جب کسی کام کا حکم دیتے ہیں تو صحابہ میں سے ہر ایک

---

[1] سبل الہدیٰ والرشاد (۱/۷۵)

[2] صحیح البخاری (۲/۹۷۴) رقم (۲۵۸۱)

اس کی تعمیل کی کوشش کرتا ہے اور جب وضو کرتے ہیں تو صحابہ ان کے وضو سے بچا ہوا پانی لینے پر لڑتے ہیں اور جب وہ بات کرتے ہیں تو صحابہ اپنی آوازوں کو پست کر دیتے ہیں اور ان کی تعظیم کی وجہ سے کوئی ان کو گھور کر غور سے دیکھ نہیں سکتا۔

۳) بیت المقدس میں آپ ﷺ کی امامت کا مقصود

وَالْغَرَضُ مِنْ تِلْكَ الصَّلٰوةِ الْاِعْلَامُ بِعُلُوِّ مَقَامِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [1]

''آپؐ کی امامت میں نماز پڑھوانے کا مقصود آپ کی بلند مرتبت کا اظہار تھا۔''

۴) رحمت اللعالمین

غزوہ احد میں مظالم کی تاب نہ لا کر بعض صحابہ کرام نے کفار مشرکین پر لعنت کرنے کی درخواست کی، مگر ارشاد فرمایا۔

اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً. [2]

مجھے لعن طعن کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

۵) طائف کا واقعہ

ملک الجبال حاضر خدمت ہوا اور پوچھا اگر آپ اجازت دیں تو دونوں پہاڑوں (والطائف بینھما) کو ملا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا. [3]

نہیں بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت ان کی نسلوں میں ایسے لوگ پیدا فرما دیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں۔

---

[1] السیرۃ الحلبیہ ۲/۸۳

[2] صحیح مسلم (۸/۲۳)، رقم (۶۷۷۸)

[3] صحیح البخاری (۳/۱۱۸۰)، رقم (۳۰۵۹)

۶) صفاتِ حمیدہ میں لوگوں سے بلند و برتر

وَكَانَ رسول الله صلى الله عليه وسلم أَحْلَمَ النَّاسِ، وأَشْجَعَ النَّاسِ، وأَعْدَلَ النَّاسِ، وأَعَفَّ النَّاسِ، لَمْ تَمَسَّ قَطُّ يَدُهُ اِمْرَأَةً لَا يَمْلِكُ رِقَّهَا أَو عِصْمَةَ نِكَاحِهَا أو تَكُونُ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ وَكَان عليه الصلاة والسلام أَسْخَى النَّاسِ لَا يَثْبُتُ عِنْدَه دِينَارٌ ولَا دِرْهَمٌ فَإِن فَضَلَ وَلَم يَجِدْ مَنْ يُعْطِيهِ وَيَجُنُّهُ اللَّيْلُ لَمْ يَأْوِ مَنْزِلَهُ حَتّٰى يَتَبَرَّأَ مِنْهُ اِلٰى مَنْ يَحْتَاجَ اِلَيْهِ.[1]

حضور اکرم ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار، بہادر، عادل اور پاک دامن تھے یہاں تک کہ آپ کے ہاتھ نے اپنی باندی، بیوی اور قریبی محرم عورتوں کے علاوہ کسی عورت کو نہیں چھوا۔ نیز آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے آپ کے پاس کوئی درھم و دینار ٹھہرتا نہیں تھا اگر کوئی درھم وغیرہ بچ بھی جاتا تھا اور آپ کو کوئی مستحق شخص نہ ملتا اسی حال میں رات ہو جاتی تو آپ اس وقت تک گھر تشریف نہ لے جاتے جب تک اسے کسی ضرورت مند شخص کو دے کر اس سے سبکدوش نہ ہو جاتے۔

۷) آپ کا پسینہ عطر سے بھی بڑھ کر

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَجَاءَتْ اُمِّي بِقَارُوْرَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِيْنَ قَالَتْ هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ.[2]

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور پاک ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور (دوپہر کا) قیلولہ فرمایا دوران استراحت آپ کو پسینہ آیا، میری والدہ

---

[1] جوامع السیرۃ (۴۰/۱)

[2] صحیح مسلم ۸۱/۷، رقم: ۶۲۰۱

صاحبہ ایک بوتل لائیں اور اس میں آپ کا پسینہ مبارک سونت کر اکٹھا کرنے لگیں اتنے میں آپ ﷺ کو جاگ آ گئی یہ دیکھ کر آپ نے ان سے دریافت فرمایا: ''ام سلیم! یہ تم کیا کر رہی ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: یہ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک ہے اس کو ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گی تو وہ سب عطریات میں سے اچھی خوشبو بن جائے گی۔

(۸) ایک جگہ تحریر کیا ہے۔

فَمِنْ طِيْبِهٖ طَابَتْ لَهُ طُرُقَاتُهٗ۔ [1]

آپ کی خوشبو سے سب راستے خوشبودار ہو گئے۔

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے — جس راہ چل دیئے کوچے بسا دیئے
ان کے نثار کوئی کیسے رنج میں ہو — جب یاد آ گئے سب غم بھلا دیئے
جب آ گئی جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے روتے ہنسا دیئے

اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت پر انعام واجر

آیات

۱) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (آل عمران)

آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کر دیں گے اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے بڑے رحم فرمانے والے ہیں

[1] سبل الہدیٰ والرشاد (۲/۸۷)

٢) قُلْ اَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ۔(نساء)	آپ فرمادیجئے کہ اللہ اوراس کے رسول کی اتباع کرو۔
٣)وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔(نساء)	اور اگر جس وقت اپنا نقصان کر بیٹھتے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوجاتے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی چاہتے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے اور رحمت والا پاتے
٤)يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ۔ (انفال)	اے ایمان والو! اللہ اوراس کے رسول کی پکار کا جواب دو
٥)وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ (نور)	جو اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور تقوی اختیار کریں یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں
٦)قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ .....وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا۔ (نور)	آپ کہہ دیجئے اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کرو اور اگر اطاعت کروگے ہدایت پاؤگے
٧) مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ	جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔
٨) مَآاٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ الی آخره (حشر)	رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تمہیں دیں اسے قبول کرو۔اور جس سے منع کریں رک جاؤ

احادیث

١) عن ابی هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى. قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّاْبٰى؟ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى.[1]

---

[1] صحیح البخاری ٦/٢٦٥٥۔رقم:٦٨٥١

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس شخص کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! انکار کرنے والے سے کون مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تحقیق اس نے انکار کیا۔

۲) حدیث مرفوع: مَنْ اَحْيَا سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔[1]

جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

معصیتِ رسول پر عتاب

آیات

۱) وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۔ (نساء)

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور ان کی حدود سے تجاوز کرے اللہ اس کو دوزخ میں داخل کرے گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہیگا اور اس کیلئے ذلت کا عذاب ہے

۲) وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا۔ (نساء)

اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو حق امر ظاہر ہو چکا تھا اور مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر ہو جائے گا تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔

---

[1] ۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی (۲/۱۰۰)، رقم (۷۵۶) وان تفرد فی ہذا الاسناد مسلم الانصاری ولکن کان ثقہ
۲۔ سنن الترمذی (۵/۴۶)، رقم (۲۶۷۸)

۳)وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔(احزاب)

اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو وہ گمراہ ہوگیا کھلے طور پر۔

٤) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔(حجرات)

اے ایمان والو تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے تم آپس میں کھل کر بولا کرتے ہو کبھی تمہارے اعمال برباد نہ ہو جاویں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

٥)يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا۔(بقرہ)

اے ایمان والو تم ''راعنا'' نہ کہو بلکہ ''انظرنا'' کہو۔

احادیث

١)عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ يَّاْبٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى۔[1]

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا ہر امتی جنت میں داخل ہوگا مگر جس نے انکار کیا صحابہ نے پوچھا انکار کون کرے گا یارسول اللہ؟ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

٢) عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔[2]

تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کو اپنی اولاد اور اپنے والد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

[1] صحیح البخاری ٦/٢٦٥٥۔رقم:٦٨٥١

[2] صحیح مسلم(١/٤٩) رقم(١٧٨)

۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبِعًا لِّمَاجِئْتُ بِهٖ۔[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس دین کے موافق نہ جس کو میں لے کر آیا ہوں۔

٤) اَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَاتَجْعَلُوْادُعَاءَ الرَّسُوْلِ کَدُعَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا یَعْنِیْ کَدُعَاءِ اَحَدِکُمْ اَخَاهُ بِاسْمِهٖ وَلٰکِنْ عَظِّمُوْهُ وَوَقِّرُوْهُ قُوْلُوْالَهٗ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَیَانَبِیَّ اللّٰهِ وَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ (قَبْلَهٗ) یَامُحَمَّدُ یَااَبَا الْقَاسِمِ۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے قول لاتجعلوادعاء الرسول کدعاء بعضکم بعضا کے بارے میں منقول ہے یعنی تم انہیں اپنے بھائی کو اس کے نام کے ساتھ پکارنے کی طرح نہ پکارو بلکہ تم تعظیماً یہ کہو یارسول اللہ یانبی اللہ جب کہ صحابہ اس سے پہلے یامحمد اور یاابا القاسم کہا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان.....میرا نبی سچا ہے

(قصہ بوڑھے محدث یحییٰ بن اکثم کا)

حَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ نِ الْخَوَّاصِ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ قَالَ رَاَیْتُ یَحْیٰی بْنَ اَکْثَمَ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهٗ مَافَعَلَ اللّٰهُ بِکَ قَالَ اَوْقَفَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَقَالَ یَاشَیْخُ السُّوْءِ لَوْلَاشَیْبَتُکَ لَاُحَرِّقَنَّکَ بِالنَّارِ فَاَخَذَنِیْ مَایَاْخُذُ الْعَبْدَبَیْنَ مَوْلَاهُ فَلَمَّااَفَقْتُ قَالَهَا ثَانِیَةً وَثَالِثَةً فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ یَارَبِّ مَاهٰکَذَا حُدِّثْتُ عَنْکَ فَقَالَ مَاحُدِّثْتَ عَنِّیْ قُلْتُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ

[1] ۱۔ جامع العلوم والحکم (۱/۲۸۶) باسناد صحیح۔ ۲۔ شرح السنۃ للبغوی (۱/۹۸)
[2] الخصائص الکبریٰ ۲/۲۸۳۔ فی معناہ

حَدَّثَنِیْ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ بْنِ شِهَابِ الزُّهْرِیْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَائِیْلَ عَنْکَ یَاعَظِیْمُ اِنَّکَ قُلْتَ مَاشَابَ لِیْ عَبْدٌفِیْ الْاِسْلَامِ شَیْبَةً اِلَّااسْتَحْیَیْتُ مِنْهُ اَنْ اُعَذِّبَهُ بِالنَّارِ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ صَدَقَ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَصَدَقَ مَعْمَرٌوَصَدَقَ الزُّهْرِیُّ وَصَدَقَ اَنَسٌ وَصَدَقَ نَبِیُّ وَصَدَقَ جِبْرَائِیْلُ اَنَاقُلْتُ لَهُ اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ۔ [1]

مسلم بن خواص کوایک نیک شخص نے بتایا کہ میں نے قاضی بن یحییٰ بن اکثم کوخواب میں دیکھاتو میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیامعاملہ فرمایا قاضی یحییٰ نے فرمایا کہ پروردگار نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کردیااور فرمایا کہ اے بدکردار بوڑھے میاں اگر تیرے بڑھاپے کالحاظ نہ ہوتا تو میں تجھے جہنم میں جلاتا یہ سن کر مجھے اس حال نے لے لیا جوکسی غلام کواس کے آقا کے سامنے لے لیتا ہے(چنانچہ میں بیہوش ہوگیا) پھر جب میں ٹھیک ہوگیا تو یہی ارشاددوبارہ اور سہ بارہ فرمایا جب مجھے افاقہ ہواتو میں نے عرض کی اے میرے پروردگار یہ اس طرح کا معاملہ کیوں مجھے تو آپ کی طرف سے یہ حدیث بتائی گئی تھی اللہ پاک نے استفسار افرمایا کہ تجھے کون سی بات میری طرف سے بتائی گئی تھی تو میں نے عرض کیا کہ مجھے عبدالرزاق نے اپنی سند سے یہ حدیث بیان کی کہ آپ نے فرمایا ہے: اے بزرگی والے آپ نے ارشادفرمایا ہے کہ میرا کوئی بھی بندہ حالت اسلام میں بوڑھا یعنی سفیدریش نہیں ہوتا مگر مجھے اس سے حیا آتی ہے کہ میں اس کوآگ کے ذریعہ عذاب دوں۔ اللہ پاک نے فرمایا عبدالرزاق نے سچ کہا ہے میں نے یہ بات کہی ہے(لہٰذااے فرشتو!) اس کو جنت میں لے جاؤ۔

---

[1] ۱۔المعجم للقضاعی (۱/۲۷۸)۔ ۲۔تاریخ بغداد (۱۴/۲۰۳) ۳۔تہذیب الکمال (۳۱/۲۲۲)

صفات ومراتب

۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرَقُهُ اللُّؤْلُؤَ اِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَاحَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَاشَمَمْتُ مِسْكًا وَلَاعَنْبَرًا اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی علیہ السلام خوشنما رنگ والے تھے آپ علیہ السلام کا مبارک پسینہ گویا موتی تھا جب چلتے تو آگے کو جھک کر چلتے میں نے کسی ریشم یا کسی ململ کے ایسے کپڑے کو نہ چھوا جو آپ کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کوئی مشک وعنبر ایسا نہیں سونگھا جو نبی علیہ السلام کے جسد اطہر کی مہک سے زیادہ خوشبودار ہو۔

۲) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً۔[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا مجھے بطور خاص پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں ایک ماہ کی مدت کی دوری سے میرے رعب پڑ جانے کے ذریعہ میری مدد کی گئی اور میرے لئے ساری دنیا (زمین) کو سجدہ

---

[1] صحیح مسلم (۸۱/۷) رقم: (۶۲۰۰)

[2] صحیح البخاری (۱۲۸/۱)، رقم: (۳۳۸)

گاہ اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا پس میری امت کے جس آدمی کو جدھر کہیں نماز کا وقت آجائے تو اسے وہیں پڑھ لینی چاہئے اور غنیمت کے ہر قسم کے مال میرے لئے حلال کر دیئے گئے میرے سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کیا گیا تھا اور مجھے شفاعت کرنے کا شرف عطاء کیا گیا ہے اور ہر نبی خاص اپنی ہی قوم کے لئے بھیجا جاتا اور میں تمام انسانیت کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔

۳) عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَکَاَنَّهُ سَمِعَ شَیْئًا فَقَامَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَیْنِ وَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ وَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ قَبِیْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ بَیْتًا فَاَنَا خَیْرُهُمْ نَفْسًا وَخَیْرُهُمْ بَیْتًا۔ [1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور منظر ایسا تھا کہ) گویا نبی علیہ السلام نے (اپنی تکذیب کے متعلق) کوئی ناگوار بات سنی تھی چنانچہ نبی علیہ السلام نے منبر پر کھڑے ہو کر پوچھا میں کون ہوں؟ عرض کیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ میرا نام محمد میں عبدالمطلب کا پوتا (مجازی بیٹا) ہوں بے شک اللہ پاک نے اپنی مخلوق پیدا فرمائی تو مجھے مخلوق میں سے سب سے بہتر نوع (انسانیت) میں رکھا۔ پھر اس بہتر نوع کو دو حصہ میں کر دیا تو مجھے دونوں میں سے بہترین حصہ میں رکھا۔ (عرب میں) پھر ان (قریش کو) دو خاندانوں میں تقسیم کیا پس مجھے ان میں سے خاندان کے اعتبار سے بہتر خاندان (بنی ھاشم میں) رکھا چنانچہ میں ان (بنی ھاشم یا پورے عرب یا پوری انسانیت) میں سب سے بہتر ہوں اور بہترین خاندان والا ہوں۔

۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰی

---

[1] سنن الترمذی ۵/۵۸۴۔ رقم: ۳۶۰۸

وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃُ؟ قَالَ وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.[1]

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو نبوت کب ملی ارشاد فرمایا میں تو اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام بھی روح اور جسم کی درمیانی حالت میں تھے۔

۵) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَاءِ یْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ.[2]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کا میں سردار ہوں گا۔ مجھے اس پر کوئی فخر نہیں (اللہ کی عطاء ہے) لواء الحمد "اللہ کی تعریف کا جھنڈا" میرے ہاتھ میں ہوگا اور مجھے کوئی فخر نہیں ہے اس دن کوئی نبی آدم علیہ السلام ہو یا کوئی اور نبی ہوں۔ سب کے سب میرے جھنڈے کے سائے تلے ہوں گے اور میں سب سے اوّل ہستی ہوں جس پر سے زمین پھٹے گی (قبر سے نکلوں گا) اور مجھے کوئی فخر نہیں۔

۶) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ: فَاُکْسٰی حُلَّۃً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذَالِکَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ.[3]

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چنانچہ مجھے جنت کے جوڑوں میں سے ایک لباس فاخرہ کا جوڑا زیب تن فرمایا جائے گا، پھر میں عرش

---

[1] سنن الترمذی (۵/۵۸۵)، رقم: (۳۶۰۹) باسناد صحیح

[2] سنن الترمذی (۵/۳۰۸)، رقم (۳۱۴۸)

[3] سنن الترمذی (۵/۵۸۵)، رقم (۳۶۱۱)

عظیم کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔ مخلوق میں سے کوئی میرے علاوہ اس جگہ کھڑا نہ ہوگا۔

حضرت آدم وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام پر حضور ﷺ کی فضیلت (ضمناً غریب مسلمانوں کی فضیلت)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ آخَرُ مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا وَقَالَ آخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ وَقَالَ آخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ وَلَافَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَافَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَافَخْرَ۔[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک جگہ بیٹھے تھے۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت کدہ سے نکل کر تشریف لائے یہاں تک کہ جب ان کے بالکل قریب آگئے تو ان کا سنا کہ وہ آپس میں کوئی تذکرہ کر رہے تھے۔ چنانچہ کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا گہرا دوست بنایا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح (۳/۹۲۵۲) عن الترمذی (۵/۵۸۷)

دوسرے نے کہا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلامی فرمائی اور ایک اور بولے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ پاک کے کلمہ (امر کن سے پیدا شدہ ہے) اور ان کی روح ہے۔ کوئی اور بولے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا تھا چھانٹ لیا تھا تو آقا علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا میں نے تمہاری بات سنی تمہارے تعجب کو بھی سنا اس بات پر کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہے اور واقعی وہ اللہ کے دوست ہیں اور موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہے اور واقعی وہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے اور عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہے اور واقعی وہ اللہ کے کلمہ (اور امر کن سے پیدا شدہ ہیں) غور سے سنو، میں اللہ کا محبوب ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں (کہ اتراؤں اللہ کی دین ہے) اور میں ہی قیامت کے دن لواء الحمد اٹھانے والا ہوں۔ جب آدم علیہ السلام اور دیگر سب حضرات اس کے نیچے ہوں گے، اور مجھے کوئی فخر نہیں ہے اور میں ہی سب سے اولین شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی اولین شخصیت ہوں گا جس کی سفارش قبول ہوگی۔ قیامت کے دن ولا فخر۔ اور میں ہی سب سے پہلے جنت کے کواڑ کو حرکت دوں گا پس اللہ تعالیٰ جنت کے دروازوں (کواڑ) کو میرے لئے کھول دیں گے پس اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کر دیں گے میرے ساتھ مؤمن فقراء ہوں گے ولا فخر۔ اور میں اگلے پچھلے تمام لوگوں میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ باعزت ہوں ولا فخر۔

حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ آپ نے ہر نبی کو کوئی فضیلت بخشی اور مجھے.....؟

يَارَبِّ! اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا وَقَدْ كَرَّمْتَهٗ، جَعَلْتَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَمُوْسٰى كَلِيْمًا سَخَّرْتَ لِدَاوٗدَ الْجِبَالَ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيَاحَ وَالشَّيٰطِيْنَ وَاَحْيَيْتَ لِعِيْسَى الْمَوْتٰى فَمَاجَعَلْتَ لِيْ قَالَ اَوَلَيْسَ قَدْاَعْطَيْتُكَ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اَنِّيْ لَا اُذْكَرُ

اِلَّا ذُكِرْتَ مَعِيَ۔[1]

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا اے باری تعالیٰ! تو نے مجھ سے پہلے ہر نبی کو کوئی نہ کوئی فضیلت بخشی ہے، تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو گہرا دوست بنایا اور موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلام ہونے والا اور داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑوں کو تابعدار بنایا حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ہواؤں اور جنات کو ماتحت بنا دیا اور عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر مردے زندہ کر دیئے۔ تو آپ نے میرے لئے کیا شرف رکھا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا آپ کو سب سے بہتر اور اونچا شرف نہیں بخشا گیا ہے کہ میرا ذکر کہیں بھی ہو ساتھ تیرا ذکر کیا جائے گا۔

اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا اور گھر والوں کا ہاتھ بٹانا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيُخِيْطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ [2] كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهُ وَيَحْلِبُ شَاتَهُ وَيَخْدِمُ نَفْسَهُ۔[3]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتے خود ہی گانٹھ لیا کرتے تھے اور کپڑے خود ہی سی لیتے تھے اور اپنے گھر کا کام کاج کر لیتے تھے جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھر میں خود کام کر لیتا ہے اور فرمایا آقا صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں میں سے ایک انسان ہیں۔ اپنے کپڑوں پر سے (کسی اور کی گری ہوئی) جوئیں نکال لیتے۔ اپنی بکری کا دودھ دوہتے تھے اور اپنا کام خود ہی کر لیتے تھے۔

---

[1] تفسیر ابن کثیر (۸/۴۳۰) فی اسنادہ غرابۃ ولکن لہ شاہد من طریق اخر

[2] ۱۔ صحیح ابن حبان (۱۴/۳۵۱)، رقم (۲۴۴۰)
۲۔ مصنف عبدالرزاق (۱۱/۲۶۰)، رقم (۲۰۴۹۲)

[3] ۱۔ مسند احمد بن حنبل (۶/۲۵۶)، رقم (۲۶۲۳۷)
۲۔ مسند ابی یعلی (۸/۲۸۶) رقم (۴۸۷۳)

عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مَاكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِیْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِیْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِیْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَی الصَّلَاةِ۔[1]

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر کے کام کاج میں لگے رہتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ گھر والوں کے ساتھ کام میں ہاتھ بٹاتے تھے پھر جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

شبِ معراج کا مفصل واقعہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُرِّجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِیْ وَاَنَابِمَكَّةَ وَنَزَلَ جِبْرَائِيْلُ فَفَرَّجَ صَدْرِیْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَشْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهٗ فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَبِيَدِیْ فَعَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْيَافَلَمَّاجِئْتُ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْيَاقَالَ جِبْرَائِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ اِفْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَاقَالَ هٰذَاجِبْرَائِيْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِیَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فُتِحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰی يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَعَلٰی يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰی عَرَجَ اِلَی السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ

---

[1] صحیح البخاری (۱/۲۳۹)، رقم (۶۴۴)

لِخَازِنِهَا اِفْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَامِثْلَ مَاقَالَ الاَوَّلُ فَفُتِحَ (وفی رواية) فَاِذَا فِيْهَا اَبْنَاءُ الْخَالَةِ عِيْسٰى وَيَحْيٰى عَلَيْهِمَاالسَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِیْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاِذَافِيْهَايُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِیْ اِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَاِذَافِيْهَاهَارُوْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِیْ اِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَاِذَا فِيْهَا اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِیْ اِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاِذَافِيْهَامُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِیْ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا فِيْهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِیْ فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوٰاتٍ فَاَتَيْنَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَتْنِیْ ضَبَابَةٌ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا فَقِيْلَ لِیْ اِنِّیْ يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَّتِكَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَقُمْ بِهَااَنْتَ وَاُمَّتُكَ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ :فَنَزَلْتُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَافَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلَاةً قَالَ اِرْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَايُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَاِنِّیْ قَدْ بَلَوْتُ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّیْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ! خَفِّفْ عَلٰى اُمَّتِیْ فَحَطَّ عَنِّیْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّیْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَبَيْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى قَالَ عَزَّوَجَلَّ يَامُحَمَّدُ اِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌفَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً.[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں مکہ میں تھا تو میرے گھر کی

---

[1] القصة معروفة معتمدة عليها، انظر لها الصحيحين والنسائی والاحاديث القدسية وغيرها

چھت کھول دی گئی اور حضرت جبریل علیہ السلام اتر آئے اور میرے سینے کو کھولا پھر میرے دل کو آبِ زمزم سے دھویا پھر دین کی پوری سمجھ اور ایمان سے لباب بھرا ہوا ایک سونے کا طشت لائے اور وہ طشت میرے سینے میں انڈیل دیا پھر میرے سینے کو جوڑ دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھے لیکر پہلے آسمان پر چڑھے پھر جب میں پہلے آسمان پر آیا تو حضرت جبرائیل نے آسمان کے نگران فرشتے سے کہا کہ وہ دروازہ کھول دیں تو فرشتے نے پوچھا کہ کون ہے (کھلوانے والا) جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا میں جبریل ہوں انہوں نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے فرمایا ہاں میرے ساتھ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں فرشتے نے پوچھا کیا ان کے پاس بلاوہ بھیجا گیا ہے؟ (یہ ترجمہ بھی ہوسکتا ہے: کیا یہ رسول ہیں) پھر جبرئیل نے فرمایا، ہاں! پھر جب فرشتے سے دروازہ کھلوایا گیا تو ہم آسمان دنیا سے اوپر چلے گئے میں نے اچانک ایک منظر دیکھا کہ ایک شخص تشریف رکھتے ہیں ان کے دائیں طرف کچھ لوگوں کی جماعتیں ہیں اور ان کے بائیں طرف بھی کچھ لوگوں کی جماعتیں تھی تو اس صاحب نے کہا کہ نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید ہو تو میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے۔ تو جبرئیل نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام ہے پھر جبرئیل دوسرے آسمان کے دروازے تک چڑھے اس داروغہ سے کہا کہ دروازہ کھول اس داروغہ نے بھی پہلے فرشتے کی طرح بات کی پھر دروازہ کھول دیا گیا تو اس دوسرے آسمان پر دو خالہ زاد بھائی حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام بھی موجود تھے پھر مجھے تیسرے آسمان پر چڑھایا گیا تو اس میں یوسف علیہ السلام موجود تھے پھر مجھے چوتھے آسمان پر چڑھایا گیا تو دیکھا کہ ادھر حضرت ھارون علیہ السلام تشریف فرما تھے پھر مجھے پانچویں آسمان پر چڑھایا گیا تو اس میں حضرت ادریس علیہ السلام تھے پھر چھٹے آسمان پر چڑھایا گیا تو میں نے دیکھا ادھر حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف رکھتے تھے پھر مجھے ساتویں آسمان پر چڑھایا گیا تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے پھر مجھے ساتویں آسمان سے اوپر لے جایا گیا، ہم سدرۃ المنتہیٰ پہنچے تو مجھے ابر نما چیز نے ڈھانپ لیا تو میں سجدے میں گر پڑا۔ پھر مجھے ارشاد فرمایا گیا کہ زمین آسمان کی پیدائش کے دن سے میں نے آپ کی امت پر پچاس نمازیں فرض کردی ہیں۔ چنانچہ آپ اور

آپ کی امت ان نمازوں کو قائم کریں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ آپ کے پروردگار نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا میں نے کہا پچاس نمازیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس لوٹ جائیں اور نمازوں میں کمی کا مطالبہ کریں کیونکہ آپ کی امت یہ نہیں پڑھ سکے گی۔ اس لئے کہ میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا تو میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ گیا اور عرض کیا اے میرے رب میری امت پر کمی کر دیجئے پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پانچ نمازیں ہٹا دیں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھ سکتی آپ اپنے رب کی طرف لوٹ جائیں اور کمی کی درخواست کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا اپنے رب اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آنا جانا رہا یہاں تک کہ ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ اے محمد فرض تو پانچ نمازیں ہیں اور روزانہ کی نماز پر اجر دس گناہ ہے۔ پس درجہ میں یہ پچاس نمازیں ہوئیں۔

قبل از ولادت آثارِ عظمت

عن العرباض بن سارية السلمي قال: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم يقول: اِنِّي عِنْدَاللّٰهِ فِي اَوَّلِ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وأن آدمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ وَسَاُنَبِّئُكُمْ بِتَاوِيْلِ ذٰلِكَ دَعْوَةُ اَبِي اِبراهيمَ وَبَشَارَةُ عِيْسٰى قَوْمَهُ وَرُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَاَتْ اَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ اَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.[1]

ترجمہ:۔ حضرت عرباض بن ساریہ سلمی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اول کتاب میں بھی خاتم النبیین تھا۔ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام اپنے گارے کی مٹی میں تھے۔ اور میں تمہیں اس کا مطلب بتاتا ہوں۔ یہ سب کچھ میرے والد ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشخبری

[1] المستدرك للحاكم (٦٥٦/٢) رقم (٤١٧٥)، وقال الذهبي في التلخيص: صحيح

اور میری ماں کا وہ خواب ہے جو انہوں نے دیکھا تھا کہ ان سے ایسا نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

بوقتِ ولادت عجیب انکشافات ☆

۱) قصہ ایک یہودی کا (شرق وغرب میں سرکار ﷺ کا چرچا)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَهُودِيٌّ قَدْ سَكَنَ مَكَّةَ يَتَّجِرُ بِهَا فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَجْلِسٍ مِنْ قُرَيْشٍ "يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ هَلْ وُلِدَ فِيْكُمُ اللَّيْلَةَ مَوْلُوْدٌ: فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَانَعْلَمُهُ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَمَّا اِذَا اَخْطَأَكُمْ فَلَابَأْسَ فَانْظُرُوْا وَاحْفَظُوْا مَا اَقُوْلُ لَكُمْ وُلِدَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ نَبِيُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْاَخِيْرَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عَلَامَةٌ فِيْهَا شَعَرَاتٌ مُتَوَاتِرَاتٌ كَاَنَّهُنَّ عُرْفُ فَرَسٍ لَا يَرْضَعُ لَيْلَتَيْنِ وَذَالِكَ اَنْ عِفْرِيْتًا مِنَ الْجِنِّ اَدْخَلَ اُصْبَعَيْهِ فِيْ فَمِهِ فَمَنَعَهُ الرَّضَاعَ فَتَصَدَّعَ الْقَوْمُ مِنْ مَجْلِسِهِمْ وَهُمْ مُتَعَجِّبُوْنَ مِنْ قَوْلِهِ وَحَدِيْثِهِ فَلَمَّا صَارُوْا اِلٰى مَنَازِلِهِمْ اَخْبَرَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ اَهْلَهُ فَقَالُوْا قَدْ وُلِدَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ غُلَامٌ سَمُّوْهُ مُحَمَّدًا فَالْتَقَى الْقَوْمُ فَقَالُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ حَدِيْثَ الْيَهُوْدِيِّ وَهَلْ بَلَغَكُمْ مَوْلِدُ هٰذَا الْغُلَامِ؟ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى جَاءُوْا الْيَهُوْدِيَّ فَاَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ قَالَ: فَاذْهَبُوْا مَعِيَ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَيْهِ فَخَرَجُوْا بِهٖ حَتّٰى

☆ کتب سیر و تاریخ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے متعلقہ کئی روایات نقل کی ہیں جو بظاہر بہت دلچسپ اور فرحت قلوب کا سبب ہیں مگر اسنادی حیثیت سے وہ بہت کمزور ہیں کما وقع فی بعض المواضع فی الدلائل للاصبہانی و تاریخ الامم للطبری والتاریخ لابن عساکر وغیرہا فہذا الکل از نقل و بیان، ایسے واقعات کی تحقیق لازمی ہے۔

اَدْخَلُوْهُ عَلٰی اٰمِنَةَ فَقَالَ: اَخْرِجِیْ اِلَیْنَا فَاَخْرَجَتْهُ وَکَشَفُوْا لَهٗ عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَاٰی تِلْکَ الشَّامَةَ فَوَقَعَ الْیَهُوْدِیُّ مَغْشِیًا عَلَیْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالُوْا وَیْلَکَ مَا لَکَ؟ قَالَ: ذَهَبَتْ وَاللّٰهِ النُّبُوَّةُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَرِحْتُمْ بِهٖ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَیَسْطُوَنَّ بِکُمْ سَطْوَةً یَخْرُجُ خَبَرُهَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. [1]

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مکہ میں ایک یہودی تجارت کیا کرتا تھا۔ پھر جب وہ رات آئی جس میں آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی تو وہ قریش کی ایک مجلس میں گیا اور اعلان کیا" اے قریشیو! کیا اس رات تمہارے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا: واللہ! ہمیں پتہ نہیں ہے۔ تو یہودی نے کہا اگر اس جواب میں تم سے غلطی ہوگئی ہے تو کوئی بات نہیں۔ دیکھو جو میں کہہ رہا ہوں اسے یاد کرلو۔ اس رات اس آخری امت کا نبی پیدا ہو چکا ہے، جس کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک علامت ہے۔ اس میں تھوڑے تھوڑے بال ہیں جیسے گھوڑے کی گردن پر (خوبصورت) بال ہوتے ہیں۔ وہ دو راتیں دودھ نہ پئے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک طاقتور جن نے اپنی انگلیاں اس کے منہ میں ڈال کر اسے دودھ پینے سے روک دیا ہے۔ (یہ سن کر) اہل مجلس میں اختلاف وانتشار پیدا ہوگیا۔ اس کی باتوں نے لوگوں کو تعجب میں ڈال دیا۔ پھر جب لوگ گھروں کو لوٹ چکے تو ہر کسی نے اپنے گھر والوں کو یہ بات بتائی۔ پھر (تحقیق کے بعد) لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں ایک بچہ کی پیدائش ہوئی ہے۔ اس کا نام انہوں نے محمد رکھا ہے۔ پھر قوم والے ایک دوسرے سے ملے اور کہنے لگے کیا تم نے یہودی کی بات سنی تھی اور تمہیں اس بچے کی پیدائش کا پتہ چلا؟ پھر وہ چلتے چلتے اس یہودی کے پاس آگئے اور اسے بتایا۔ یہودی نے کہا میرے ساتھ چلو تاکہ میں بھی دیکھوں۔ چنانچہ لوگ اسے وہاں سے حضرت آمنہ کے پاس لے آئے۔ یہودی نے کہا کہ بچے کو میرے پاس لاؤ۔ تو جناب آمنہ نے بچہ ان کے سامنے کیا جب لوگوں نے پیٹھ پر سے کپڑا اٹھایا اور اس علامت پر نظر پڑی تو یہودی

---

[1] المرجع السابق (۲/۶۵۷)، رقم (۴۱۷۷)، ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ

بے ہوش ہو کر گر پڑا جب اسے ہوش آیا تو لوگ کہنے لگے، تمہارا ناس ہو تمہیں کیا ہو گیا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم بنی اسرائیل میں نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اے قریشیو! تم خوشیاں مناؤ۔ اللہ کی قسم تمہیں اتنا غلبہ واقتدار حاصل ہوگا جس کا چرچا مشرق ومغرب میں عام ہو جائے گا۔

۲۔ ناف بریدہ وختنہ کردہ:

قد تواترت الاخبار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وُلِدَ مَخْتُوْنًا مَسْرُوْرًا. [1]

ترجمہ:۔ اس بارے میں احادیث تواتر کو پہنچ گئی ہیں کہ آپ پیدائشی طور پر ختنہ شدہ تھے اور ناف کٹی ہوئی تھی۔

۳۔ آلائشوں سے پاک، صاف ستھری ولادت

رُوِیَ عَنْ اُمِّہٖ آمِنَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ وَلَدتُّہٗ نَظِیْفًا مَا بِہٖ قَذَرٌ. [2]

ترجمہ:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ جناب آمنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ" میں نے حضور کو ہر قسم کی نجاست وآلائش سے پاک جنا۔

۴۔ سارا گھر نور سے منور، ستاروں کا سلام عظمت:

عن عُثمانَ بنِ اَبِی العَاصِ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ اُمِّیْ اَنَّھَا شَھِدَتْ وِلَادَۃَ آمِنَۃَ بِنْتِ وَھْبٍ رَسُوْلَ الله صلى الله عليه وسلم لَیْلَۃَ وَلَدَتْہُ قالت "فَمَا شَیْءٍ اَنْظُرُ اِلَیْہِ فِی الْبَیْتِ اِلَّا نُوْرٌ وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَی النُّجُوْمِ تَدْنُوْ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَقُوْلُ لَیَقَعْنَ عَلَیَّ. [3]

---

[1] المستدرک للحاکم (۶۵۷/۲) اس روایت کی اسنادی حیثیت متعین کرنے میں نقاد کا اختلاف وارد ہوا ہے، حق بات یہ ہے کہ اسناداً یہ روایت صالح للاحتجاج والاستدلال ہے اور علامہ ذھبی کا تلخیص میں اس پر تعقب تشدد پر مبنی ہے اگرچہ حاکم کا اسکو تواتر سے تعبیر کرنا بھی تساہل ہے الا ان یراد بالتواتر، الاشتہار تاہم ابن صلاح نے تو صراحۃً یہاں تک لکھا ہے کہ اس مستدرک کی کوئی روایت حسن درجہ سے کم نہیں ہے۔

[2] الشفا للقاضی عیاض (۶۶/۲) [3] دلائل النبوۃ للبیہقی (۳۸/۱)

ترجمہ:۔ حضرت عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے میری ماں نے یہ بات بتائی کہ وہ اس رات موجود تھیں جب جناب آمنہ بنت وہب نے آپ ﷺ کو جنا۔ اس وقت گھر کی ایک ایک چیز نور سے منور ہو چکی تھی۔ اور میں نے ستاروں کی طرف نظر دوڑائی تو وہ اتنے قریب آ چکے تھے کہ مجھے ڈر ہونے لگا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔

ترکِ سنت کی سزا

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنی تفسیر عزیزی میں لکھا ہے:

مَنْ تَهَاوَنَ بِالْاٰدَابِ عُوْقِبَ بِحِرْمَانِ السُّنَّةِ

جو آداب اور مستحبات کی رعایت میں کمی کرے گا تو اس کو سنت سے محروم ہونے کی سزا ملے گی۔

وَمَنْ تَهَاوَنَ بِالسُّنَّةِ عُوْقِبَ بِحِرْمَانِ الْفَرَائِضِ

جو سنت میں سستی کرے گا تو اس کو فرائض سے محرومی کی سزا ملتی ہے۔

وَمَنْ تَهَاوَنَ بِالْفَرَائِضِ عُوْقِبَ بِحِرْمَانِ الْمَعْرِفَةِ

اور جو فرائض میں سستی کرے گا تو اس کو معرفت خداوندی سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔

عیسیٰ علیہ السلام کا قوم کو حضور علیہ السلام کے اوصاف بتانا اور تعریف کرنا

عَنْ مُقَاتِلَ بن حیان قَالَ اَوْحٰی اللّٰهُ اِلٰی عِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ.....
فَبَیِّنْ لِاَهْلِ سُوْرَانَ اِنِّیْ اَنَا الْحَقُّ الْقَائِمُ الَّذِیْ لَا اَزُوْلُ صَدِّقُوْا
بِالنَّبِیِّ الْعَرَبِیِّ صَاحِبِ الْجَمَلِ وَالْمِدْرَعَةِ وَالْعِمَامَةِ وَالنَّعْلَیْنِ
وَالْهِرَاوَةِ الْجَعْدِ الرَّاسِ الصَّلْتِ الْجَبِیْنِ الْمَقْرُوْنِ الْحَاجِبَیْنِ
الْاَدْعَجِ الْعَیْنَیْنِ الْاَقْنٰی الْاَنْفِ الْوَاضِحِ الْخَدَّیْنِ الْکَثِّ

الْلِحْيَةِ عِرْقُهُ فِيْ وَجْهِهِ كَاللُّؤْلُؤِ رِيْحُهُ الْمِسْكُ يَنْفُحُ مِنْهُ كَانَ عُنُقُهُ اِبْرِيْقَ فِضَّةٍ وَكَانَ الذَّهَبُ يَجْرِيْ تَرَاقِيْهِ لَهُ شَعَرَاتٌ مِنْ لَبَّتِهِ اِلٰى سُرَّتِهِ تَجْرِيْ كَالْقَضِيْبِ لَيْسَ عَلٰى صَدْرِهِ وَلَا بَطْنِهِ شَعْرٌ غَيْرُهُ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمِ اِذَاجَامَعَ النَّاسَ غَمَرَهُمْ وَاِذَا مَشٰى كَاَنَّمَايَنْقَلِعُ مِنَ الصَّخْرِ وَيَنْحَدِرُ فِيْ صَبَبٍ ذُوْا النَّسْلِ الْقَلِيْلِ۔ [1]

حضرت یعقوب بن سفیان سے مروی ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ آپ اہل سوران کو واضح بتا دیجئے کہ بلاشبہ میں حق ذات ہوں برتر ہوں میں نے کبھی فنا نہیں ہونا تم اس نبی عربی کو سچا سمجھو، جو اونٹ پر سوار ہونے والے، کوٹ کو استعمال فرمانے والے، پگڑی والے اور جوتے پہننے والے، عصا ساتھ رکھنے والے، سر کے گھنگریالے بال، سخت کشادہ ماتھا، دونوں ابروئیں ملی ہوئی ہونگی۔ بڑی اور بہت سیاہ آنکھوں والے ہیں، جن کی ناک کا بانسہ درمیان سے اٹھا ہوا ہوگا اور نتھنے زیادہ کھلے نہیں ہوں گے، صاف روشن رخسار والے، گھنی داڑھی والے ہیں۔ ان کے چہرہ مبارک پر پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح لگیں گے ان کی مہک مشک والی ہے جو ان سے مہکتی ہوگی ان کی گردن گویا کہ چاندی کی صراحی ہے اور ان کی ہنسلی کی ہڈی پر گویا سونا بہہ رہا ہے، ان کے سینے سے لے کر ناف تک کچھ ہلکے سے بال ایسے خط کشیدہ گویا کہ کوئی شاخ / چھڑی ہیں ان کے سینے اور پیٹ مبارک پر اس کے سوا کوئی بال نہیں ہیں ہتھیلی اور قدم مبارک پُر گوشت ہیں جب لوگوں کے ساتھ مل جل کر چلتے تھے تو اپنے رعب کی وجہ سے لوگوں پر چھائے رہتے ہیں جب چلتے تھے تو گویا کہ چٹان پر سے قدم اکھاڑ اکھاڑ کر رکھے جا رہے ہیں اور آگے کو جھک کر چل رہے ہوں۔ اور ڈھلوان کی طرف اتر رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد بہت کم ہوگی۔

---

[1] البدایہ والنہایہ (۶/۷۰) نقلاً عن دلائل النبوۃ للبیہقی (۱/۳۸۱)

ملک الموت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اقَالَ بَلٰى حَدِّثْنَا عَنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاهُ جِبْرَائِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ تَكْرِيْمًا لَكَ وَتَشْرِيْفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْئَلُكَ عَمَّا هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْكَ يَقُوْلُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَجِدُنِيْ يَا جِبْرَائِيْلُ مَغْمُوْمًا وَاَجِدُنِيْ يَاجِبْرَائِيْلُ مَكْرُوْبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِيْ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَارَدَّ اَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمُ الثَّالِثُ فَقَالَ لَهٗ كَمَاقَالَ اَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَارَدَّ عَلَيْهِ، وَجَاءَ مَلَكٌ يُقَالُ لَهٗ عِزْرَائِيْلُ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ فَسَاَلَهٗ ثُمَّ قَالَ جِبْرَائِيْلُ هٰذَامَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ مَااسْتَاْذَنَ عَلٰى آدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَايَسْتَاْذِنُ عَلٰى آدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ اِئْذَنْ لَهٗ فَاَذِنَ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَامُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ فَاِنْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَكَ قَبَضْتُ وَاِنْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَتْرُكَهٗ تَرَكْتُهٗ فَقَالَ وَتَفْعَلُ يَامَلَكَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاُمِرْتُ اَنْ اُطِيْعَكَ قَالَ؛ فَنَظَرَالنَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ جِبْرِئِيْلُ:يَامُحَمَّدُ!اِنَّ اللّٰهَ قَدْاشْتَاقَ اِلٰى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَلَكِ

الْمَوْتِ :اِمْضِ لِمَااُمِرْتَ بِهٖ فَقَبَضَ رُوْحَهٗ. فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَاءَتْ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اِنَّ فِيْ اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَخَلَفًامِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرْكًامِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابُ، فَقَالَ عَلِيٌّ اَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا؟.....هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. [1]

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قریش کا ایک آدمی ان کے والد علی بن حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کیا میں تم کو اللہ کے رسول اللہ علیہ السلام کی حدیث نہ سنادوں تو اس نے عرض کیا ضرور آپ ہمیں ابوالقاسم علیہ السلام کی حدیث سنادیں پھر فرمایا کہ جب حضور علیہ السلام کو بیماری لاحق ہوئی تو آپ علیہ السلام کی خدمت میں جبرائیل حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد علیہ السلام یقیناً اللہ تعالی نے مجھے آپ کی خدمت میں خاص طور پر بھیجا ہے اور آپ کی عزت افزائی کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں آپ سے آپ کی صحت کے بارے میں حال احوال پوچھوں۔ جس کو اللہ تعالی آپ سے بہتر جانتے ہیں آپ کا کیا حال ہے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا میں تو بہت غمزدہ اور دردمند ہوں۔ پھر جبرائیل دوسرے دن خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور وہی سب کچھ کہا جو پہلے دن کہا تھا اور حضور علیہ السلام نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے دن دیا تھا اسی طرح تیسرے دن بھی اسی طرح سلام وکلام ہوا اور ساتھ ہی ایک فرشتہ آیا جس کو عزرائیل کہا جاتا ہے جس کے ساتھ ایک لاکھ فرشتے ایسے تھے کہ جن میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک لاکھ فرشتے تھے اس نے حضور علیہ السلام سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اس کے بارے

---

[1] اتحاف الخیرۃ المہرۃ (۲/۵۲۵۔۵۲۶) در جالہ ثقات وکذا فی دلائل النبوۃ للبیہقی (۸/۴۳۱) رقم (۳۲۵۰) والسیرۃ النبویۃ لابن کثیر (۴/۵۴۹) وسلوۃ الکئیب بوفاۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم (۱/۱۶) واللفظ للبیہقی

میں پوچھا پھر جبرائیل نے عرض کیا کہ روح کو قبض کرنے والا فرشتہ ہے آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتا ہے حالانکہ اس نے آپ سے پہلے اولاد آدم میں سے کسی سے اجازت نہیں لی ہے۔ اور نہ ہی آپ کے بعد کسی سے لیں گے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اجازت ہے تو انہوں نے اجازت دیدی اس فرشتے نے آکر سلام کیا پھر عرض کیا اے محمد! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اب اگر آپ اجازت دیں تو میں روح مبارک قبض کروں اور اگر آپ نہ چاہیں تو چھوڑ دوں فرمایا کیا تو ایسا کر سکتا ہے عرض کیا جی ہاں اسی طرح مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس معاملے میں آپ کی اطاعت کروں، اس کے بعد حضور علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو جبرائیل نے عرض کی اے محمد! بے شک اللہ تعالیٰ آپ سے ملاقات کا شوق رکھتے ہیں تو پھر حضور علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا پھر تو وہی کر جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے اس کے بعد حضور علیہ السلام کی روح مبارک قبض کر لی گئی جس وقت رسول علیہ السلام کی وفات ہوئی تو تسلی دینے کی آواز آئی تو صحابہ نے گھر کے ایک کونے سے ایک سنی: اے گھر والو! تم پر اللہ کی سلامتی ہو اور رحمت ہو اور برکت ہو بے شک اللہ ہی کے لئے ہے ہر مصیبت میں صبر کرنا اور ہر جانے والا اپنا خلیفہ چھوڑ جاتا ہے اور ہر فوت شدہ چیز کا ادراک ہو سکتا ہے پس تم اللہ ہی پر بھروسہ کرو اور اسی سے امید رکھو، مصیبت زدہ وہ ہے جس کو ثواب سے محروم رکھا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جانتے ہو وہ کون تھے؟ وہ خضر علیہ السلام تھے!!

انتقالِ پُر ملال

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَبِيَدِهٖ سِوَاكٌ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ

السِّوَاکَ، فَقُلْتُ آخُذُهُ لَکَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَّعَمْ فَلَیَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَیْنَ یَدَیْهِ رَکْوَةٌ فِیْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ یُدْخِلُ یَدَیْهِ فِی الْمَاءِ فَیَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَهُوَ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ یَدَهٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ "فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی/ اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی حَتّٰی قُبِضَ وَمَالَتْ یَدُهٗ.[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کے اللہ پاک کے مجھ پر خصوصی احسانات میں سے یہ بھی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے انتقال فرمایا میرے حجرے میں، اور میری باری کے دن اور میرے حلق اور میرے سینے کے درمیان، اور بے شک اللہ پاک نے بوقت وصال میرے اور ان کے لعاب کو آپس میں جمع کر دیا (تفصیل یہ ہے) کہ میرے پاس عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہارا دئے ہوئے تھی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کو دیکھ رہے ہیں، تو میں سمجھ گئی۔ کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں میں نے پوچھا آپ کے لئے مسواک لے لوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ سر اشارہ کیا کہ ہاں تو میں نے مسواک کو نرم کیا پھر آپ نے مسواک کو دانتوں پر پھیرا۔ اور آپ کے سامنے پانی کا چھوٹا برتن (چھاگل) رکھا تھا اس میں پانی تھا تو نبی علیہ السلام اپنے ہاتھ پانی میں ڈبوتے اور دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرتے اور یوں فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے بے شک حالت مرگ میں کئی سختیاں آتی ہیں پھر آپ نے اپنا دست مبارک اوپر اٹھایا اور فرمانے لگے۔ اونچے درجے کے رفیق کے پڑوس میں/ اے اللہ میں رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں حتی کہ آپ کی روح قبض

---

[1] صحیح البخاری (۴/۱۶۱۶)، رقم (۴۱۸۴)

کر لی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ جھک گیا۔

حضور علیہ السلام کی وفات پر

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا شدتِ غم

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ یَتَغَشَّاہُ الْکَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ وَاکَرْبَ اَبَاہُ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَیْسَ عَلٰی اَبِیْکِ کَرْبٌ بَعْدَالْیَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْہُ یَااَبَتَاہُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاہُ یَا اَبَتَاہُ، مِنْ جَنَّۃِ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاہُ یَا اَبَتَاہُ اِلٰی جِبْرِیْلَ نَنْعَاہُ فَلَمَّادُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ یَااَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُکُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ۔[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہو گئے تو آپ پر شدت درد چھانے لگی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: ہائے میرے والد بزرگوار کی تکلیف تو ان سے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آج کے بعد تمہارے ابا پر کوئی تکلیف نہیں ہے۔ پھر جب حضور علیہ السلام کا وصال ہو چکا تو حضرت فاطمہ بولیں۔ اے میرے ابا جنہوں نے اپنے رب کے بلاوے پر لبیک کہا۔ جن کا جنت الفردوس ٹھکانہ ہے۔ اے میرے پدر بزرگوار ہم جبرائیل کو آپ کی خبرِ موت دیتے ہیں۔ پھر جب آپ کو دفن کیا گیا تو حضرت فاطمہ نے فرمایا: اے انس کیا تمہارے جیوں نے گوارہ کر لیا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈال دو۔

اشعار

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَتَ اَحْمَدٍ
اَنْ لَایَشُمَّ مَدٰی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

[1] المرجع السابق (۴/۱۶۱۹)۔ رقم (۴۱۹۳)

ترجمہ: کوئی حرج نہیں اس شخص پر جس نے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی خوشبو سونگھ لی کہ وہ زمانہ بھر تک کوئی خوشبو نہ سونگھے۔

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْاَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا[1]

مجھ پہ وہ مصائب پڑے کہ اگر وہ دنوں پر پڑتے تو وہ سیاہ راتیں ہو جاتیں۔

اِذَااشْتَدَّ شَوْقِیْ زُرْتُ قَبْرَكَ بَاكِیًا، الخ

یہ اشعار پہلے گزر چکے ہیں۔

حضرت انس وغیرہ کا غم

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا كَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ (رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَیْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ اَیْدِیْنَا التُّرَابَ وَاِنَّا لَفِیْ دَفْنِهٖ حَتّٰی اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا.[2]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب وہ دن ہوا کہ جس میں آقا علیہ السلام انتقال فرما گئے تو اس دن ہر چیز اس حادثہ کی وجہ سے سیاہ تاریک ہوگئی۔ اور ہم نے ابھی اپنے ہاتھوں سے مٹی بھی نہیں جھاڑی تھی حالانکہ ہم آپ کی تدفین میں مشغول ہی تھے کہ اپنے دلوں میں فرق پایا/ بدلہ ہوا پایا۔

روضۂ اقدس پر فرشتوں کا نزول

عَنْ نَبِیْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَامِنْ یَوْمٍ یَطْلُعُ اِلَّانَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰی یَحُفُّوْا بِقَبْرِ

---

[1] مرقاۃ المفاتیح (۱۷/۲۴۳)

[2] مسند ابی یعلی (۶/۵۱) رقم (۳۲۹۶) واسنادہ صحیح

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّوْنَهٗ۔ [1]

عبیہ بن وھب سے روایت ہے حضرت کعب رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے لگے۔ تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر طلوع ہونے والے دن ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور حضور علیہ السلام کے روضہ اقدس کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے پر مارتے ہیں اور آپ علیہ السلام کے لئے دعا رحمت کرتے ہیں پھر شام ہو جاتی ہے تو آسمانوں کو واپس چلے جاتے ہیں اور اتنے اور اترتے ہیں پھر وہ بھی اسی طرح کرتے ہیں (یہ ہوتا رہتا ہے) یہاں تک کہ جب نبی علیہ السلام پر سے زمین پھٹ پڑے گی۔ (قبر مبارک کھلے گی) تو نبی علیہ السلام ستر ہزار ملائکہ کے جلو (معیت) میں نکل چلیں گے۔

---

[1] سنن الدارمی (۱/ ۵۷)، رقم (۹۴)

آپ ﷺ کی وفات کا مجمل خاکہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری ماہ صفر کے آخر میں ۲۹ صفر کو شروع ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ دن (۱۳) بیمار رہے لیکن اشتد ادمرض کا وہ زمانہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکلنا بند ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں رہے ۷ دن ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں سوموار کو آئے اور دوسرے سوموار کو انتقال فرمایا۔

(۲) ابتداء مرض: دردسر سے ہوئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع سے ایک صحابی کے جنازے سے فارغ ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آئے اور فرمایا (بَلْ اَنَاوَارَأْ سَاہُ) یعنی عائشہ میرے سر میں شدید درد ہے۔

(۳) شدت مرض: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں مرض بڑھ کر شدید بخار کی شکل اختیار کر گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مخضب (بڑا ٹب) میں بٹھا کر مجھ پر سات مشک پانی بہاؤ آپ شدت بخار میں قطیفہ (بہت موٹی چادر) اوڑھے ہوئے تھے۔ ہاتھ رکھنے پر بخار کی شدت اس چادر کے اوپر سے محسوس ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا بخار تمہارے دو شخصوں کے بخار کے برابر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا پانی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی میں ہاتھ ڈالتے۔ پھر منہ پر ملتے اور کہتے تھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٌ (سختیاں)

شہادت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خیبر میں جو (زہر ملا) کھانا کھایا تھا اس کی تکلیف ہمیشہ محسوس کرتا ہوں مگر اب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میری رگ ''اَبْہَرِی'' (قلب

سے متصل رگ جس کے انقطاع پر موت واقع ہوجاتی ہے) منقطع ہوگئی ہے اس وجہ سے حضرت ابن مسعود وغیرہ سمجھتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید فوت ہوئے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت

آپ رضی اللہ عنہ کا سترہ وقت کا امامت کرنے کا قول صحیح نہیں ہے بلکہ اکیس مرتبہ امامت کی ہے۔ بدھ کے دن عشاء کی نماز سے لے کر سوموار کی صبح تک جمعرات کی ظہر کو چھوڑ کر اکیس نمازیں ہوتی ہیں۔

رحلت:

۱۲ ربیع الاول بروز سوموار کی صبح سورج ڈھلتے ہی (دھوپ کی تیزی کے وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا۔

غسل:

بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ذکر کیا ہے کہ غسل کے وقت صحابہ کو تردد ہوا کہ کپڑے اتار کر غسل دیا جائے یا انہی پہنے ہوئے کپڑوں میں۔ وہاں موجود سب لوگوں پر اتنے میں نیند کا غلبہ ہوا اسی حالت میں سب نے ایک آواز سنی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں کے ساتھ غسل دو لہٰذا آپ کو غسل دیا گیا اس حال میں کہ آپ قمیص پہنے ہوئے تھے۔

غسل دینے والے حضرات

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے غسل دیا

(۲) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ کروٹ بدلنے میں مدد دیتے تھے۔

(۳) حضرت قثم بن عباس اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور شقران مولی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پانی دیتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب نے آنکھوں پر پٹیاں باندھ رکھی تھیں تاکہ کھلے ہوئے جسد اطہر پر نظر نہ ٹھہر جائے۔

تکفین:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا اس میں قمیص وعمامہ نہ تھا۔(ایک روایت میں قمیص بھی ہے)

نماز جنازہ

منگل کے روز جب لوگ تجہیز وتکفین سے فارغ ہوئے تو آپ کو ایک تخت پر گھر میں ہی رکھا، پھر جماعتیں یکے بعد دیگرے جاتی گئیں اور نماز پڑھتے گئے۔مرد فارغ ہوگئے تو عورتیں گئیں عورتوں کے بعد لڑکے گئے لیکن آپ کے جنازہ میں بالاتفاق کسی نے امامت نہیں کی۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے امام تھے اور اب بھی وہی امام ہیں۔

نماز جنازہ کا طریقہ

لوگ جاتے تھے اور الگ الگ تکبیر کہہ کر دعا پڑھتے پھر واپس آجاتے۔

تدفین:

اختلاف ہوا کہ دفن کہاں کیا جائے بعض نے کہا کہ منبر کے پاس بعض نے کہا بقیع میں۔صدیق اکبر نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے نبی کا جہاں انتقال ہوتا ہے وہیں دفن کیا جاتا ہے۔

قبر مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد والی قبر بنائی گئی جسے ابوطلحہ زید بن سہیل انصاری نے کھودا اور آپ کو قبر میں عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور قثم بن عباس رضی اللہ عنہ نے داخل کیا آپ کی قبر میں نو اینٹیں بچھائی گئی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منگل اور بدھ کے درمیان والی رات دفن کیا گیا۔[1]

---

[1] ماخوذ از اصح السیر

حضور ﷺ کی مکی و مدنی زندگی کا مجمل خاکہ ☆

مکی زندگی

۱ نبوی (۱) سورہ اقراء کی ابتدائی ایات کا نزول (اقراء باسم.....)
(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبل حراء اور مکہ کے درمیان تھے، جبرائیل علیہ السلام اپنی اصلی ملکوتی شکل میں فضاء کے اندر معلق کرسی پر بیٹھے نظر آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رعب و ہیبت کی وجہ سے کپکپی طاری ہوگئی۔ گھر واپسی کی اور حضرت خدیجہ سے فرمایا دثّرونی، دثّرونی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کپڑا اوڑھا دو۔ کپڑا اوڑھا طبیعت میں سکون ہو گیا۔ سورہ مدثر کی پہلی پانچ آیتیں نازل ہوئیں۔ (یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَاَنْذِرْ، وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خدیجہ!
اِطْوِیْ الْفِرَاشُ لَارَاحَةَ لِیْ بَعْدَالْیَوْمِ او کماقال علیہ السلام
ترجمہ: اے خدیجہ رضی اللہ عنہا بسترہ لپیٹ دو آج کے بعد آرام کے دن نہ رہے۔

اسلام لانے والے اس سال مندرجہ ذیل ہیں

(۱) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (۲) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (۳) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وجہ سے اس سال حضرت عثمان، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ (۴) حضرت عامر بن فہرہ رضی اللہ عنہ (۵) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جن کا نام جندب بن عبادہ تھا، (۶)

☆..... ماخوذ از "عہد نبوت کے ماہ و سال" مصنفہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا (۷) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ (۸) حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ (۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (۱۰) حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ

۲ نبوی : حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

۳ نبوی: آیت فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ (حجر ۹٤) نازل ہوئی۔اس سے پہلے دعوت خفیہ دیتے تھے۔

٤ نبوی: آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (شعراء ۲۱٤) نازل ہوئی۔اس آیت کے بعد آپ نے رشتہ داروں کو صفا پر چڑھ کر یعنی قبائل قریش کو ایک ایک قبیلہ کا نام لیکر دعوت دی۔اس پر ابولہب نے کہا تَبًّا لَكَ يَا مُحَمَّدُ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا۔ ابولہب نے کہا تیرا ناس ہو،اے محمد! کیا اس کے لئے ہمیں جمع کیا ہے۔ابولہب کے اس قول پر سورہ اللہب نازل ہوئی۔

۵ نبوی: (۱) رجب میں کفار کی ستم راہوں سے آ کر مکہ چھوڑا اور حبشہ کی طرف پہلی ہجرت کی۔

(۲) سورہ النجم نازل ہوئی۔آپ نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی،مسلم کافر جن وانس جو وہاں موجود تھے،سب نے سجدہ کیا سوائے امیہ بن خلف کے کہ اس نے کنکریوں کی مٹھی اٹھا کر پیشانی کو لگائی۔اور کہا مجھے یہی کافی ہے۔بالآخر اس کے علاوہ سب مسلمان ہو گئے۔

(۳) سال کے آخر میں حبشہ کی دوسری ہجرت کی جس میں ۸۳ مرد ۱۸ عورتیں تھیں۔

٦ نبوی: قریش کے ظلم وستم کی وجہ سے آپ حضرت ارقم بن ابی الارقم کے گھر میں رہتے اور چھپ کر نماز پڑھتے (۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (عم رسول صلی اللہ علیہ وسلم) مسلمان ہوئے۔

۷ نبوی: قریش مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بنو ھاشم اور بنو مطلب کو شعب ابی طالب میں بند کر دیا۔

(۲) ۳ سال بعد قریش کا یہ تحریر شدہ معاھدہ جو دیوار کعبہ سے آویزاں کیا گیا تھا دیمک کی

نظر ہوا اور رہائی حاصل ہوئی۔

۸ نبوی: (۱) شق قمر معجزہ رونما ہوا۔ ۱۴ ویں کے چاند کا ایک ٹکڑا جبل حراء کے دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف سب کو دکھائی دیا۔

۹ نبوی: عبداللہ بن ثعلبہ کی ولادت ہوئی۔

۱۰ نبوی: (۱) ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔

(۲) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد نکاح ہوا۔

(۳) ۲۷ شوال کو طائف کو تبلیغی سفر ہوا وہاں بنوثقیف آباد تھے ۲۶ دن وہاں قیام فرمایا ان تین سرداروں کے نام۔ لیل، خبیب، اور مسعود تھے۔

۱۱ نبوی: عقبہ کی پہلی بیعت ہوئی جس میں چھ آدمی تھے۔ وہ اس طرح کہ مدینہ سے آمدہ حجاج کو جمرہ عقبہ کے پاس اسلام کی دعوت دی۔

۱۲ نبوی: معراج کا واقعہ پیش آیا۔ نماز پنجگانہ فرض ہوئی۔ عقبہ کی دوسری بیعت ہوئی جس میں ۱۲ آدمی تھے۔

۱۳ نبوی: عقبہ کی تیسری بیعت ہوئی۔ جس میں ۷۳ مرد اور ۲ عورتیں تھیں۔

عقبہ اول کے مشہور صحابی..... معوذ، معاذ رضی اللہ عنہما

عقبہ ثانیہ کے مشہور صحابی..... ابی بن کعب عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما

عقبہ ثالثہ کے مشہور صحابی..... کعب بن مالک رضی اللہ عنہ (جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے) عمرو بن جموح، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما۔

مشہور غزوات

۱ھ کوئی غزوہ نہیں ہوا۔ ۲ھ غزوہ بدر۔ ۳ھ غزوہ احد وحمراء الاسد۔ ۴ھ غزوۂ بنونضیر۔ ۵ھ غزوۂ خندق۔ ۶ھ غزوہ حدیبیہ۔ ۷ھ غزوہ خیبر۔ ۸ھ فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوہ طائف (غزوہ طائف میں آپ نے چالیس (۴۰) دن طائف کا

محاصرہ کیا اور پہلی بار یہیں منجنیق نصب کی بالآخر فتح ہوئی) ۹ھ غزوۂ تبوک ۱۰ھ کوئی غزوہ نہیں ہوا۔

مدنی زندگی

۱ھ (۱) ہجرت ہوئی (۲) غار ثور میں عبادت کی (۳) مسجد قباء کی تعمیر ہوئی (۴) مسجد نبوی اور صفہ کی تعمیر ہوئی (۵) زکوۃ فرض ہوئی (۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی۔

۲ھ (۱) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی (۲) تحویل قبلہ ہوا (۳) روزہ رمضان کی فرضیت ہوئی (۴) قتال کی اجازت ہوئی (۵) غزوہ بدر ہوا (۶) ابولہب کی موت واقع ہوئی (۷) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عقد نکاح اور رخصتی ہوئی۔

۳ھ (۱) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا عقد نکاح ہوا (۲) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح ہوا (۳) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح (۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی (۵) غزوہ احد پیش آیا

۴ھ (۱) غزوہ بنو نضیر کا واقعہ ہوا (۲) حرمت شراب (۳) حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی (۴) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا (۵) بیر معونہ کا واقعہ نیز ۷۰ قراء کی شہادت اور قنوت نازلہ

۵ھ (۱) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح ہوا (۲) غزوہ خندق پیش آیا (۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کا واقعہ

۶ھ (۱) غزوہ حدیبیہ (۲) بادشاہوں کے نام تبلیغی دعوت نامے بھیجنا (۳) اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کا اپنی بیوی سے ظہار (۴) کیکر کے درخت کے نیچے بیعت رضوان

۷ھ (۱) یہودی عورت (زینب بنت حارث) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کے گوشت میں زہر دیا (۲) جعفر بن ابی طالب اور ان کے رفقاء کی حبشہ سے واپسی (۳)

حضرت ام حبیبہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہما سے عقد نکاح (۴) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح اور ان کی وفات (۵) غزوہ خیبر۔ (۶) لیلۃ التعریس (خیبر سے واپسی پر راہ میں پڑاؤ۔ قضا فجر وادا ء (۷) صحابہ رضی اللہ عنہم کی بھوک اور سمندر سے مچھلی نکلنے کا واقعہ (۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے اونٹ کا قصہ (ذات الرقاع اونٹنی کمزور اور پھر قوی ہوگئی) (۹) پرویز شاہ ایران کا قتل

۸ھ (۱) کھجور کے تنا کو چھوڑ کر منبر نبوی بنایا گیا اور اس ستون حنانہ کے رونے کا واقعہ پیش آیا (۲) صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت وعقیقہ (۳) حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال (۴) فتح مکہ، غزوہ حنین (۵) سراقہ بن مالک کا قبول اسلام

۹ھ (۱) نجاشی شاہ حبشہ کا انتقال (۲) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا انتقال (۳) غزوہ تبوک (۴) تبوک میں مسجد کی تعمیر

۱۰ھ (۱) حجۃ الوداع کے واقعات (۲) عرفات کے خطبہ میں الیوم اکملت لکم کا نزول (۳) مزدلفہ ومنیٰ میں خطبہ (۴) ۶۳ اونٹوں کی اپنے دست (ہاتھ) سے قربانی (۵) مسلیمہ کذاب کی آمد (۶) اسود عنسی کا دعوائے نبوت (۷) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابوموسیٰ اشعری اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجنا (۸) صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات

۱۱ھ (۱) مرض الوفات کا آغاز اور سانحہ ارتحال (۲) ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ حج کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بیعت خلافت ہوئی (۳) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال (۴) اسود عنسی کذاب کا قتل حضرت فیروز کے ہاتھوں۔ اس کے مکان کو نقب لگا کر ۱۰۰۰ پہرہ داروں کے باوجود قتل کیا (۵) جنگ یمامہ میں فتح اور مسیلمہ کذاب کا حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل۔

شفاعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰی رَبِّنَا حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَکَانِنَا فَیَاْتُوْنَ آدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ الَّذِیْ خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُوْحِہٖ وَاَمَرَ الْمَلَائِکَۃَ فَسَجَدُوْا لَکَ (فی روایۃ) وَعَلَّمَکَ اَسْمَاءَ کُلِّ شَیْءٍ۔
فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَیَقُوْلُ :لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہٗ وَیَقُوْلُ اِئْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَہُ اللّٰہُ (وفی روایۃ) (اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ وَاِنَّہٗ قَدْنَھَانِیْ عَنِ الشَّجَرَۃِ فَعَصَیْتُہٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی نُوْحٍ) فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ "لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہٗ اِئْتُوْا اِبْرَاھِیْمَ الَّذِیْ اتَّخَذَہُ اللّٰہُ خَلِیْلًا" (وفی روایۃ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ.....نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی اِبْرَاھِیْمَ)
فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہٗ اِئْتُوْا اِلٰی مُوْسٰی الَّذِیْ کَلَّمَہُ اللّٰہُ (وفی روایۃ)وَاَعْطَاہُ التَّوْرٰۃَ خَطِیْئَتَہٗ فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ:لَسْتُ ھُنَاکُمْ فَیَذْکُرُ اِئْتُوْا اِلٰی عِیْسٰی (وفی روایۃ) عَبْدِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَکَلِمَۃِ اللّٰہِ فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ: لَسْتُ ھُنَاکُمْ اِئْتُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَاتَاَخَّرَ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ

سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ يَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَاَرْفَعُ رَأْسِيْ فَاَحْمَدُ رَبِّيْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا ثُمَّ اُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِيْ الثَّالِثَةِ اَوِالرَّابِعَةِ حَتّٰى مَابَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّامَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ (وفی روایة) وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ. [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام دنیا کے انسانوں کو جمع فرمائیں گے تو وہ آپس میں کہیں گے کہ کیوں نہ ہم اپنے رب سے سفارش کروائیں تاکہ ہمیں اس پریشانی سے راحت میں کردیں چنانچہ وہ سب حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ وہ ہستی ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے پیدا فرمایا اور آپ کے جسم میں اپنی قدرت سے روح پھونکی پھر فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا، اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھادیئے تھے تو لہٰذا آپ سے گذارش ہے کہ آپ ہمارے رب کے ہاں ہمارے لئے سفارش کریں تو وہ فرمائیں گے کہ میں تو اس کا اہل نہیں ہوں اور وہ اپنی غلطی کا ذکر کریں گے پھر فرمائیں گے کہ تم نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ پہلے نبی اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ایک روایت میں ہے کہ میرا رب آج اتنے غصے میں ہے کہ اس طرح نہ پہلے غصے ہوئے اور نہ ہی بعد میں ہوں گے جبکہ مجھے درخت کے پاس جانے سے منع فرمایا تھا اور میں نہ رک سکا پس آج میری جان بچ جائے میری پکڑ نہ ہو یہ تین مرتبہ فرمائیں گے کہ تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ تو وہ سب ان کی خدمت میں حاضر ہونگے وہ بھی فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنی غلطی کا ذکر کردیں گے اور فرمائیں گے کہ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کو اللہ تعالیٰ نے خاص

---

[1] صحیح البخاری (۵/۲۳۰۱) رقم (۶۱۹۷)

دوست بنایا ایک روایت میں ہے کہ بے شک میرا رب آج اتنا سخت غضبناک ہے نہ اس سے پہلے کبھی ہوئے اور نہ آج کے بعد کبھی ہوں گے آج کے دن تو میری جان بچ جائے تو بڑی غنیمت ہے تین مرتبہ یہی فرمائیں گے پھر فرمائیں گے کہ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ تم ابراہیم کے پاس جاؤ تو وہ لوگ ان کے پاس آئیں گے تو ابراہیم فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں وہ اپنی غلطی کا ذکر کردیں گے پھر فرمائیں گے کہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو کلیم اللہ ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے تورات دی پھر وہ سارے ان کی خدمت میں حاضر ہونگے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنی غلطی کا تذکرہ کریں گے پھر فرمائیں گے کہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خاص بندے اور رسول اور کلمہ ہیں وہ ان کی خدمت میں حاضر ہونگے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا قابل نہیں ہوں تم سارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ جن کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کئے گئے ہیں پس وہ لوگ آخر میں میرے پاس آئیں گے میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا اور جب میں سامنے آؤں گا تو سجدہ کروں گا پھر جتنا اللہ چاہیں گے میں سجدے میں رہوں گا اس کے بعد کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے جو کچھ مانگو گے دیا جائے گا، جو کہو گے سنا جائے گا، سفارش کیجیے قبول کی جائے گی تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا پھر اللہ کی تعریف کروں گا جو اللہ مجھے سکھائے گا پھر میں سفارش کروں گا پھر میرے لئے ایک مقدار مقرر کی جائے گی جن کو میں جہنم سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا پھر میں لوٹ کر دوبارہ سجدہ میں جاؤں گا پہلے کی طرح پھر تیسری مرتبہ پھر چوتھی مرتبہ یہاں تک کہ دوزخ میں صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن روکے گا اور ایک روایت میں ہے اور وہ لوگ جن پر جہنم میں ہمیشہ رہنا واجب ہو چکا ہوگا۔

شفاعت کو اختیار کرنا

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَانِيْ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِيْ الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ

فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا.[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے دو باتوں میں اختیار دیا کہ یا تو اللہ تعالیٰ میری آدھی امت کو جنت میں داخل کر دے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ان کے بارے میں قبول کرے تو میں نے شفاعت کرنے کو اختیار کیا، اور میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جسے اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو۔

بذریعہ شفاعت جہنم سے نکلنے کی درجہ بندی

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَايَزِنُ شَعِيْرَةً ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَايَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مَايَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً.[2]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم سے ہر اس شخص کو نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھلائی ہو پھر اس شخص کو بھی نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا ہو اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر خیر ہو پھر اس کے بعد ہر اس شخص کو نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہو۔

نیک مسلمان کا اپنے گناہ گار ساتھیوں کی شفاعت کرنا

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامُجَادَلَةُ اَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهٗ

---

[1] سنن الترمذی (۴/۶۲۷)، رقم (۲۴۳۱)

[2] صحیح البخاری (۶/۲۶۹۵) رقم (۶۹۷۵)

فِیْ الدُّنْیَا بِاَشَدِّ مُجَادَلَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِرَبِّهِمْ فِیْ اِخْوَانِهِمْ اَلَّذِیْنَ اُدْخِلُوْا النَّارَ قَالَ: یَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! اِخْوَانُنَا کَانُوْا یُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَیَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَیَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَاَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ؛ فَیَقُوْلُ؛ اِذْهَبُوْا فَاَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ قَالَ فَیَاْتُوْنَهُمْ فَیَعْرِفُوْنَهُمْ بِصُوَرِهِمْ: فَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ النَّارُ اِلٰی اَنْصَافِ سَاقَیْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلٰی کَعْبَیْهِ فَیُخْرِجُوْنَهُمْ فَیَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا قَدْ اَخْرَجْنَا مَنْ اَمَرْتَنَا قَالَ وَیَقُوْلُ: اَخْرِجُوْا مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ دِیْنَارٍ مِنَ الْاِیْمَانِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ نِصْفِ دِیْنَارٍ حَتّٰی یَقُوْلَ: مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ.

قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ: فَمَنْ لَمْ یُصَدِّقْ فَلْیَقْرَأْ هٰذِهِ الْاٰیَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَشَآءُ وَمَنْ یُشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰی اِثْمًا عَظِیْمًا (النساء ۴۷).[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا حق پر جھگڑا دنیا کے اندر اتنا سخت نہیں ہو گا جتنا سخت جھگڑا مؤمنین کا آخرت میں اپنے رب کے ہاں ہوگا اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جن کو دوزخ میں داخل کیا گیا ہوگا، چنانچہ وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے یہ بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے ہمارے ساتھ حج کرتے تھے اور آپ نے ان کو جہنم میں داخل کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے جاؤ! ان میں سے جن کو پہچانتے ہو جہنم سے نکالو، وہ آ کر ان کے چہروں سے پہچانیں گے ان میں سے بعض کو آگ نے آدھی پنڈلیوں تک پکڑا ہوگا اور بعض کو ٹخنوں تک پھر ان کو نکالنے کے بعد عرض کریں گے ہمارے رب جن کا آپ نے حکم دیا ان کو نکال دیا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اب جاؤ ان کو آگ سے نکال دو جن کے دل میں دینار کے وزن کے بقدر ایمان ہو۔ پھر فرمایا جن کے دل میں آدھے دینار کے وزن کے بقدر ایمان ہو، حتیٰ کہ فرمان ہوگا کہ جن

---

[1] سنن النسائی (۶/۵۳۳)۔ رقم (۱۱۷۴۱)

کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کا دل تصدیق نہ کرے تو وہ یہ آیت پڑھ لے ترجمہ: (بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے اور اس کے سوا اور جتنے گناہ ہیں جس کے لئے منظور ہوگا وہ گناہ بخش دیں گے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ بڑے جرم کا مرتکب ہوا۔)

شفاعت سے محرومی حوض کوثر پر..... کس کی؟

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَاءْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ. فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَاتَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ (اَيْ مِنَ الْمَعْصِيَةِ الْمُوْجِبَةِ لِطَرْدِهِمْ وَبُعْدِهِمْ) فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ.[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کہ میں تم سے پہلے حوض کوثر پر جا کر تمہارا منتظر رہوں گا جو میرے پاس پہنچے گا وہ اس سے پئے گا اور جو ایک دفعہ پیئے گا پھر اس کو کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی اور میرے پاس کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جن کو میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے لیکن میرے اور ان کے درمیان آڑ بنا دی جائے گی میں کہوں گا کہ یہ میرے امتی ہیں کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا چیزیں گھڑ لی تھیں (یعنی ایسے گناہ کئے ہیں جو ان کے دھتکارے جانے اور ان کے دور کئے جانے کو واجب کرنے والے ہیں) پھر میں کہوں گا دور ہی رہے مجھ سے وہ شخص جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی تھی۔

---

[1] صحیح البخاری (۲۳۰۶/۵) رقم (۶۲۱۲)

آپ ﷺ کی مملوکہ اور زیر استعمال اشیاء کے نام

آپؐ کے گھوڑوں کے نام (جو کہ سات تھے)

۱) مُرْتَجِزْ:۔ سہل بن حثمہ کہتے ہیں یہ وہی گھوڑا تھا جس کے اعرابی سے خریدنے پر خزیمہ بن ثابت نے گواہی دی تھی۔

۲) لَحِیْفْ:۔ مصر کے بادشاہ مقوقس نے یہ گھوڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ بھیجا تھا اکثر غزوات کا سفر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پر کیا ہے۔

۳) وَرْدْ:۔ تمیم داری نے آپ کو یہ گھوڑا ھدیہ دیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہدیہ دے دیا تھا۔

۴) سَکْبْ:۔ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خرید کر سب سے پہلے مالک ہوئے اس کا نام ضرس تھا بدل کر سکب نام رکھ دیا جنگ پر سواری بھی کی۔

۵) سَبْحَہْ:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس گھوڑے پر دوڑ لگائی یہ جیت گیا تھا۔

(۶) ظَرِبْ (۷) مَزَازْ..... (شمائل کبریٰ ص ۱۷۸ ج ۲)

(۱) وہ اونٹنیاں جن پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری فرمائی

۱) قَصْوَاءْ: اس پر آپ نے ہجرت مبارک کا سفر فرمایا۔

۲) صَہْبَاءْ: حج کے موقع پر اس اونٹنی پر جمرہ کی رمی کی۔

۳) سَہْرِیَا: یہ ابو جہل کا اونٹ تھا غزوہ بدر میں بطور غنیمت آپ کو ملا تھا۔ ایک موقع پر آپ نے اسے "ھدی" بنایا تھا تا کہ کفار مکہ دیکھ کر غصے ہوں۔

۴)جَدْعَاءُ؛حضرت ابوامامہ کی روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدعاء پر حجۃ الوداع کا سفر فرمایا۔

۵)لَعْلَبُ؛ابواسحاق نے لکھا ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کی جانب اسی اونٹنی پر سوار کر کے فراش بن امیہ کو قریش کے پاس بھیجا تھا۔

۶)عَسْکَرُ (۷) عَضْبَاءُ (شمائل کبری ص۱۸۱ج۲)

(ب)جن اونٹنیوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا

(۱)مُهْرَةُ (۲) شَقْرَاءُ (۳) اَلرَّبَاء (۴) بُرْدَةُ (۵) سَمْرَاءُ (۶)عَرِيْس (۷) حَنَاءُ (شمائل کبری ص۱۸۱ج۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کے نام (جو کہ دس تھیں)

(۱)عَجْوَةُ (۲) زَمْزَمُ (۳) سُقْيَا (۴) بَرْكَةُ (۵) وَرْسَةُ (۶) اِطْلَالُ (۷)اِطْرَاقُ (۸) فَجْرَه (۹)غَوْنَه (۱۰) يُمْن (شمائل کبری ص۱۸۷ج۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈھالوں کے نام

(۱) زَلُوْقُ (۲) فَتَقُ (اصح السیر ص۵۵۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہوں کے نام

(۱) ذَاتُ الْفُضُوْل (۲) ذَاتُ الْحَوَاشِی (۳) ذَاتُ الْوَشَاحُ (۴)اَلْفِضَّة (۵)سُعْدِيَه /سُفْرِيه (۶) تَبْرَاء /بَتْر(۷) خَرْنَقُ. (اصح السیر ص۵۵۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خودوں کے نام

(۱)الموشح (۲)ذوالسبوغ۔ (اصح السیر وسیرت حلبیہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ کا نام سحاب تھا۔(شمائل کبری ص۱۸۲ج۲)

خچروں کے نام

(۱) دُلدُل؛شاہ مقوقس نے آپ علیہ السلام کو دیا تھا(۲)فضہ؛شاہ ایلہ نے آپ علیہ السلام

کو دیا تھا (۳) ایک خچر شاہ حبش (نجاشی) نے دیا تھا۔ (اصح السیر ص ۱۵۵)

گدھوں کا بیان

کل چار گدھے تھے (۱) عفیر: فروہ جزامی نے آپ کو ہدیہ دیا تھا عشق نبی سے سرشار گدھا آپؐ کی وفات کے دن جدائی برداشت نہ کر سکا اور اپنے آپ کو کنوئیں میں ڈال دیا اور مر گیا۔ (شمائل کبریٰ ص ۱۸۲ ج ۲)

آپ ﷺ کی تلواروں کے نام

(۱) ماثور (۲) ذوالفقار (۳) قلعی (۴) بتار (۵) حتف (۶) مخذم (۷) رسوب (۸) قضب (۹) قضیب (اصح السیر ص ۵۵۲)

لباس

حضور علیہ السلام زیادہ تر روئی کا لباس پہنتے تھے صوف اور کتان کا لباس کبھی کبھی آپ نے پہنا ہے۔ جبہ[1] قبا[2] قمیص۔ ازار[3] عمامہ۔ ٹوپی۔ چادر[4] حلّہ (جبہ، چوغہ) موزہ..... یہ سب آپ نے پہنا ہے کبھی کبھی سیاہ عمامہ آپ نے باندھا ہے۔

مؤذنینِ رسول اللہ ﷺ

یہ کل چار تھے ۲ مدینہ میں تھے (۱) بلال بن رباح حبشی رضی اللہ عنہ (۲) عبداللہ بن ام مکتوم (۳) قبا میں تھے سعد القرظ رضی اللہ عنہ (۴) مکہ میں تھے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ (اوس بن مغیرہ) (اصح السیر)

---

[1] جبہ: ایک قسم کا ڈھیلا کوٹ جس کی آستین کلائی سے اوپر رہتی ہے۔ (فیروز اللغات)

[2] قبا: ایک قسم کا آگے سے کھلا ہوا کوٹ (فیروز اللغات) (اصح السیر ص ۵۵۰)

[3] نیچے پہنے جانی والی چادر کو ازار اور

[4] اوپر لی جانے والی چادر کو چادر کہتے ہیں (فیروز اللغات)

حضور علیہ السلام کی بعض عاداتِ مبارکہ ☆

(۱) چلنا، دیکھنا وغیرہ

اِذَازَالَ زَالَ قَلْعًا یَخْطُوْ تَکَفُّوًا یَمْشِیْ هَوْنًاذَرِیْعُ الْمِشْیَةِ اِذَامَشٰی کَاَنَّمَایَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَاِذَاالْتَفَتَ اِلْتَفَتَ جَمِیْعًا خَافِضُ الطَّرْفِ نَظَرُهٗ اِلَی الْاَرْضِ اَطْوَلُ مِنْ نَظَرِهٖ اِلَی السَّمَاءِ جُلُّ نَظَرِهٖ اَلْمُلَاحَظَةُ یَسُوْقُ اَصْحَابَهٗ وَیَبْدَاُ مَنْ لَقِیَهٗ بِالسَّلَامِ.

جب چلتے قوت سے قدم اٹھاتے آگے جھک کر چلتے قدم زمین پر آہستہ پڑتا تھا نہ کہ زور سے تیز رفتار تھے چلنے میں ایسے معلوم ہوتا کہ پستی سے اتر رہے ہیں جب کسی کی طرف دیکھنا چاہتے تو پورا پھر کر دیکھتے نگاہ نیچے رہتی آپ جتنا آسمان کی طرف دیکھتے اس سے زیادہ زمین کی طرف نگاہ ہوتی زیادہ آپ کا دیکھنا گوشہ چشم سے ہوتا چلنے میں اپنے صحابہ کو آگے کر دیتے جو آپ سے ملتا سلام میں آپ خود ابتداء فرماتے۔

(۲) آپ ﷺ کی گفتگو

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْاَحْزَانِ دَائِمَ الْفِکْرَةِ لَیْسَتْ لَهٗ رَاحَةٌ طَوِیْلَ السُّکُوْتِ لَایَتَکَلَّمُ فِیْ غَیْرِ حَاجَةٍ یَفْتَتِحُ الْکَلَامَ وَیَخْتِمُهٗ بِاَشْدَاقِهٖ یَتَکَلَّمُ بِجَوَامِعِ

☆ ..... ماخوذ از حیاۃ الصحابہؓ

الْكَلِمِ (كَلَامُهُ) فَصْلٌ لَا فُضُوْلَ وَلَاتَقْصِيْرَ دَمِثٌ لَيْسَ بِالْجَافِيْ وَلَاالْمُهِيْنِ يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَاِنْ دَقَّتْ لَايَذُمُّ مِنْهَاشَيْأً وَلَايَمْدَحُهُ وَلَايَقُوْمُ لِغَضَبِهٖ اِذَاتَعَرَّضَ لِلْحَقِّ شَيْءٌ حَتّٰى يَنْتَصِرَلَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَاتُغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَمَاكَانَ لَهَافَاِذَاتُعُرِّضَ لِلْحَقِّ لَمْ يَعْرِفْهُ اَحَدٌ وَلَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهٖ شَيْءٌ حَتّٰى يَنْتَصِرَلَهُ لَا يَغْضَبُ لِنَفْسِهٖ وَلَايَنْتَصِرُلَهُ .

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل غمزدہ اور آخرت کی فکر میں رہتے کسی وقت آپ کو چین نہیں آتا تھا آپ بغیر ضرورت بات نہیں فرماتے تھے اکثر خاموش رہتے شروع سے آخر تک منہ بھر کر بات کرتے تھے جامع کلام فرماتے تھے آپ کا کلام حق و باطل میں فرق کرنے والا ہوتا تھا جو نہ زائد ہوتا نہ تنگ ہوتا نرم مزاج تھے سخت مزاج نہیں تھے نہ مخاطب کی اہانت فرماتے نعمت کی تعظیم کرتے اگرچہ تھوڑی ہو کسی نعمت کی مذمت نہیں بیان کرتے تھے نہ اس کی تعریف کرتے تھے (کیوں کہ اس سے حرص کا شبہ ہوتا ہے) آپ کے غصے کی کوئی تاب نہ لا سکتا جب کوئی امر حق کی مخالفت کرتا جب تک اس امر حق کو غالب نہ کر لیتے اور ایک روایت میں ہے کہ دنیا اور اس کی کوئی چیز آپ کو غصہ نہیں دلاتی اور جب کوئی امر حق کی مخالفت کرتا تو آپ کسی کو پہچانتے نہیں تھے اور غصے کی وجہ سے کھڑے نہیں ہوتے تھے یہاں تک کہ امر حق کو غالب کر لیں اپنے لئے نہ غصہ ہوتے نہ بدلہ لیتے تھے۔

(۳) اشارے اور خوشی و غصہ

اِذَا اَشَارَ اَشَارَ بِكَفِّهٖ كُلِّهَا وَاِذَاتَعَجَّبَ قَلَبَهَا وَاِذَاتَحَدَّثَ يَصِلُ بِهَايَضْرِبُ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنٰى بَاطِنَ اِبْهَامِهِ الْيُسْرٰى وَاِذَاغَضِبَ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ وَاِذَافَرِحَ غَضَّ طَرْفَهُ جُلُّ ضِحْكِهِ التَّبَسُّمُ وَيَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ.

جب اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ کرتے جب کسی امر پر تعجب فرماتے تو ہاتھ کو پلٹتے تھے جب بات کرتے تو ہاتھوں کو حرکت دیتے اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر والے حصے کو دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مارتے تھے جب غصے ہوتے تو ادھر سے منہ پھیر لیتے بے توجہی فرماتے اور جب خوش ہوتے تو اپنی نظر کو جھکا لیتے آپ کی اکثر ہنسی مسکرانا تھا بغیر آواز کے آپ کے دانت اولے کی طرح چمکدار اور سفید ظاہر ہوتے تھے۔

(۴) گھر میں تشریف آوری اور مشغولیات

كَانَ دُخُوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِنَفْسِهٖ مَأْذُوْنًا لَهُ فِيْ ذٰلِكَ وَكَانَ اِذَا آوٰى اِلٰى مَنْزِلِهٖ جَزَّاَ دُخُوْلَهُ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْاً لِلّٰهِ وَجُزْاً لِاَهْلِهٖ وَجُزْاً لِنَفْسِهٖ ثُمَّ جَزَّأَ جُزْأَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَرَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْعَامَةِ وَالْخَاصَةِ لَايَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْأً يَقُوْلُ لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِ رُوَّادًافِيْ رِوَايَةٍ زُوَّارًا وَلَايَتَفَرَّقُوْنَ اِلَّا عَنْ ذَوْقٍ وَيَخْرُجُوْنَ اَدِلَّةً يَعْنِيْ فُقَهَآء.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر جانے کی اللہ کی طرف سے اجازت تھی اور جب گھر آتے تو گھر میں رہنے کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک حصہ گھر والوں کے لئے اور ایک حصہ اپنے لئے پھر اپنے حصے کو اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم کرتے پھر اس کو عام اور خاص دونوں پر تقسیم کرتے تھے ان میں سے کسی چیز کا اخفاء نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ حاضر غائب کو پہنچا دے اور طالبین للعلم آپ کے پاس آتے اور کچھ نہ کچھ کھا کر ہی جدا ہوتے تھے نیز فقہاء بن کر ہی نکلتے تھے۔

(۵) گھر سے باہر کی مشغولیات

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْزُنُ لِسَانَهُ اِلَّابِمَايَعْنِيْهِ وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَايُنَفِّرُهُمْ وَيُكْرِمُ كَرِيْمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيْهِ عَلَيْهِمْ

وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَطْوِىَ عَنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ بِشْرَهُ وَلَاخُلُقَهُ يَتَفَقَّدُ اَصْحَابَهُ وَيَسْئَلُ النَّاسَ عَمَّا فِى النَّاسِ وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيْهِ وَيُقَبِّحُ الْقَبِيْحَ وَيُوَهِّيْهِ مُعْتَدِلُ الْاَمْرِ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان کو لایعنی باتوں سے بچاتے تھے اور صحابہ کی حوصلہ افزائی کرتے تھے اور ان کی تفریق نہیں کرتے تھے اور ہر قوم کے عزت والے کی عزت کرتے تھے اور ان پر امیر (عزت والے) کو مقرر کرتے اور لوگوں کو عذاب سے ڈراتے تھے اور لوگوں کو تکلیف پہچانے سے اپنے کو محفوظ رکھتے کسی سے خندہ پیشانی اور خوش خلقی نہ ہٹاتے تھے اپنے صحابہ کی خبر گیری کرتے تھے اور لوگوں کے واقعات پوچھتے رہتے اچھی بات کی تحسین کرتے تھے اور اس کو تقویت دیتے تھے بری چیز کی برائی بیان کرتے تھے اور برائی کو روکتے تھے آپ کا ہر معمول نہایت معتدل تھا یہ نہیں کہ کبھی کچھ کبھی کچھ۔

(۶) نشست و برخاست

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَجْلِسُ وَلَايَقُوْمُ اِلَّا عَلٰى ذِكْرٍ وَلَايُوْطِنُ الْاَمَاكِنَ وَيَنْهَاعَنْ اِيْطَانِهَا وَاِذَااِنْتَهٰى اِلٰى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِىْ بِهِ الْمَجْلِسُ وَيَاْمُرُ بِذٰلِكَ يُعْطِىْ كُلَّ جُلَسَائِهٖ نَصِيْبَهٗ لَايَحْسِبُ جَلِيْسُهٗ اَنَّ اَحَدًا اَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهٗ اَوْقَاوَمَهٗ فِىْ حَاجَةٍ صَابَرَهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الْمُنْصَرِفَ عَنْهُ وَمَنْ سَاَلَهٗ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهٗ اِلَّابِهَا اَوْبِمَيْسُوْرٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْوَسِعَ النَّاسَ مِنْهُ بَسْطُهٗ وَخُلُقُهٗ فَصَارَلَهُمْ اَبًا وَصَارُوْا عِنْدَهٗ فِى الْحَقِّ سَوَاءً مَجْلِسُهٗ مَجْلِسُ عِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَاَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيْهِ الْاَصْوَاتُ وَلَاتُوْمَنُ فِيْهَا الْحُرَمُ وَلَا

تُنْثٰی فَلَتَاتُهٗ مُتَعَادِلِیْنَ یَتَفَاضَلُوْنَ فِیْهِ بِالتَّقْوٰی مُتَوَاضِعِیْنَ یُوَقِّرُوْنَ فِیْهِ اَلْکَبِیْرَ وَیَرْحَمُوْنَ(فیه) اَلصَّغِیْرَ یُؤْثِرُوْنَ ذَاالْحَاجَةِ وَیَحْفَظُوْنَ الْغَرِیْبَ.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے بیٹھتے اللہ کا ذکر فرماتے تھے اپنے لئے کوئی جگہ مخصوص نہیں فرماتے تھے اور جگہ مقرر کرنے سے روکتے تھے اور کسی مجمع میں تشریف لے آتے تو جہاں جگہ ملتی وہاں بیٹھ جاتے اور اسی کا حکم فرماتے تھے اور اپنے ہم مجلس کو (خطاب وتوجہ) کا حق دیتے تھے آپ کے سامنے بیٹھنے والا یہی خیال کرتا تھا کہ آپ کے سامنے اس سے زیادہ عزت والا کوئی نہیں ہے جو کسی ضرورت کے لئے آپ کے پاس آ کر بیٹھتا یا کسی ضرورت میں آپ کو لے کر چلتا تو آپ اس کے ساتھ مقید رہتے جب تک وہ شخص جدا نہ ہوتا آپ جدا نہ ہوتے تھے جو آپ سے کسی ضرورت کا سوال کرتا تو اس کی حاجت پوری فرماتے تھے یا نرمی سے جواب دیتے تھے تمام لوگوں کو آپ کی خندہ پیشانی اور آپ کے اخلاق عام تھے آپ ان کے لئے باپ کی طرح تھے اور سارے آپ کے نزدیک برابر تھے آپ کی مجلس بردباری، حیاء، صبر، امانت، کی مجلس تھی اس میں آوازوں کو بلند نہیں کیا جاتا تھا اور اس میں نہ آبروریزی کی جاتی تھی غلطیوں کا تذکرہ نہ ہوتا سب برابر شمار ہوتے تھے تقویٰ کے ذریعے ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے۔ تواضع کرنے والے تھے اس مجلس میں بڑوں کی عزت کی جاتی اور چھوٹوں پر شفقت کرتے۔ ضرورت مند کی مدد کرتے اور اجنبی مسافر کی خبر گیری کرتے تھے۔

(۷) ہم مجلسوں کے ساتھ طرز ورویہ

کَانَ رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ لَیِّنَ الْجَانِبِ لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَاغَلِیْظٍ وَلَاسَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَیَّابٍ وَلَامَزَّاحٍ یَتَغَافَلُ عَمَّالَایَشْتَهِیْ وَلَایُؤْیِسُ مِنْهُ رَاجِیَهٗ

وَلَا يُخَيِّبُ قَدْتَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ اَلْمِرَاءِ،وَالْاِكْثَارِ وَمَا لَا يَعْنِيْهِ وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلٰثٍ كَانَ لَايَذُمُّ اَحَدًا وَلَايُعَيِّرُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَايَتَكَلَّمُ اِلَّافِيْمَايَرْجُوْالثَّوَابَهُ اِذَاتَكَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَاءُهُ كَاَنَّمَاعَلٰى رُؤُسِهِمُ الطَّيْرُ فَاِذَاتَكَلَّمَ سَكَتُوْافَاِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوْا وَلَايَتَنَازَعُوْنَ عِنْدَهُ يَضْحَكُ مِمَّايَضْحَكُوْنَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّايَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيْبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِيْ مَنْطِقِهٖ وَمَسْئَلَتِهٖ حَتّٰى اِنْ كَانَ اَصْحَابُهُ يَسْتَجْلِبُوْنَهُمْ فِيْ الْمَنْطِقِ وَيَقُوْلُ اِذَارَاَيْتُمْ ذَاحَاجَةٍ فَاَرْفِدُوْهُ وَلَايَقْبَلُ الثَّنَاءَ اِلَّا مِنْ مُكَافِيءٍ وَلَايَقْطَعُ عَلٰى اَحَدٍ حَدِيْثَهُ حَتّٰى يَجُوْزَ فَيَقْطَعَهُ بِنَهْيٍ اَوْ قِيَامٍ.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خندہ پیشانی والے تھے،خوش اخلاق تھے نرم مزاج نہ سخت گو نہ سخت دل نہ چلا کر بولنے والے تھے نہ فحش گو تھے نہ عیب جو تھے نہ زیادہ مزاق کرنے والے تھے ناپسند باتوں سے اعراض کرتے تھے امید والے کو ناامید نہیں کرتے تھے اور نہ محروم کرتے تھے آپ نے اپنی ذات کو تین چیزوں کے لئے چھوڑ دیا۔جھگڑا،زیادہ باتیں کرنا،بے سود بات،اور لوگوں کو تین باتوں سے چھوڑ دیا،کسی کی مذمت نہیں کرتے تھے،اور کسی کے عیوب تلاش نہیں کرتے تھے اور وہی بات کرتے جس میں ثواب کی امید کرتے جب بات فرماتے تو آپ کے ہم مجلس سر جھکا لیتے گویا ان کے سروں پر پرندے آکر بیٹھ گئے ہیں جب آپ بات فرماتے صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش ہوجاتے جب آپ خاموش ہوجاتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم بات کرتے تھے اور آپ کے پاس جھگڑا نہیں کرتے تھے جس بات سے سب ہنستے آپ بھی ہنستے تھے اور جس بات سے تعجب کرتے آپ بھی تعجب کرتے اور پردیسی کی سختی اور بدتمیزی پر صبر کرتے اس کی گفتگو اور اس کے سوال کرنے میں یہاں تک کہ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجنبیوں کو لے کر آتے تھے اور آپ فرماتے جب تم ضرورت

والے کو دیکھو تو اس کی مدد کرو اور کسی تعریف کو قبول نہیں کرتے تھے مگر احسان پر شکریہ ادا کرنے والے پر اور کسی کی بات کاٹتے نہیں تھے یہاں تک کہ وہ حد سے تجاوز کر جائے پھر اس کی بات کو روکنے کے ذریعے یا کھڑے ہو کر ختم کر دیتے تھے۔

(۸) خاموشی

كَانَ سُكُوْتُهُ عَلٰى اَرْبَعِ اَلْحِلْمِ وَالْحَذَرِ وَالتَّقْدِيْرِ وَالتَّفَكُّرِ:
(۱) فَاَمَّا تَقْدِيْرُهُ فَفِيْ تَسْوِيَتِهِ النَّظَرَ وَالْاِسْتِمَاعَ بَيْنَ النَّاسِ
(۲) وَاَمَّا تَفَكُّرُهُ فَفِيْمَا يَبْقٰى وَيَفْنٰى (۳) وَجُمِعَ لَهُ الْحِلْمُ
وَالصَّبْرُ فَكَانَ لَايُغْضِبُهُ شَيْءٌ وَلَايَسْتَفِزُّهُ (۴) وَجُمِعَ لَهُ
الْحَذَرُ فِيْ اَرْبَعِ اَخْذِهِ بِالْحُسْنٰى وَالْقِيَامِ لَهُمْ فِيْمَاجَمَعَ لَهُمُ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَجُمِعَ لَهُ الْحَذَرُ فِيْ اَرْبَعِ اَخْذِهِ
بِالْحُسْنٰى لِيُقْتَدٰى بِهٖ وَتَرْكِ الْقَبِيْحِ لِيُتَنَاهٰى عَنْهُ وَاِجْتِهَادِهِ
الرَّاْيَ فِيْمَا اَصْلَحَ اُمَّتَهُ وَفِيْمَا جَمَعَ لَهُمُ الدُّنْيَاوَالْاٰخِرَةَ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاموش رہنا چار موقعوں پر تھا برداشت کرنا، بیدار مغز ہونا، اندازہ لگانا، غور و فکر کرنا۔

(۱) بہر حال اندازہ لگانا اس میں تمام لوگوں کے ساتھ دیکھنے میں اور بات سننے میں برابری کرتے تھے۔

(۲) بہر حال آپ کا غور و فکر کرنا عقبیٰ کی بقاء اور دنیا کی فناء کے بارے میں سوچتے تھے۔

(۳) آپ کے لئے حلم اور صبر کو جمع کیا گیا کہ کوئی چیز آپ کو غصہ نہیں دلاتی تھی اور آپے سے باہر نہیں کرتی تھی۔

(۴) آپ کے لئے بیدار مغزی کو چار باتوں میں جمع کیا گیا۔ بھلی بات کو اختیار کرنا، جس میں امت کا دنیا و آخرت کا فائدہ ہو اور ایک روایت میں ہے آپ کیلئے بیدار

مغزی کو چار باتوں میں جمع کیا گیا نیکی کو لینا تا کہ لوگ اس کی اقتداء کریں اور بری بات کو چھوڑنا تا کہ لوگ اس سے بچیں اور ایسی سوچ وبچار کرنا جس میں امت کی بھلائی ہو اور ان امور کا اہتمام کرنا جس سے ان کا دنیا وآخرت کا فائدہ ہو۔

بھوک کی وجہ سے آپ کا بیٹھ کر نماز پڑھنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَهُوَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاكَ تُصَلِّیْ جَالِسًا فَمَا اَصَابَكَ؟ قَالَ الْجُوْعُ یَا اَبَاهُرَیْرَةَ فَبَكَیْتُ فَقَالَ لَا تَبْكِ اَبَا هُرَیْرَةَ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحِسَابِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَا تُصِیْبُ الْجَائِعَ اِذَا احْتَسَبَ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا۔[1]

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہا ہوں آپ کو کیا تکلیف پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا بھوک ہے اے ابوھریرہ تو میں رویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مت رو اے ابوھریرۃ اس لئے کہ حساب کی سختی قیامت کے دن بھوکے کو نہیں پہنچ سکتی جب کہ وہ دنیا میں ثواب کی امید رکھے۔

نبی ﷺ کے گھر بھوک اور چولہا نہ جلنا

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ یَابْنَ اُخْتِیْ اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَی الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةِ اَهِلَّةٍ فِیْ شَهْرَیْنِ وَمَا اُوْقِدَ فِیْ اَبْیَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ نَارٌ قُلْتُ یَا

[1] شعب الایمان للبیہقی (۷/۳۱۴)، رقم (۱۰۴۲۵) وفی حلیۃ الاولیاء للاصبہانی (۷/۱۰۹) وقال: غریب وفی کنز العمال للمتقی الہندی (۷/۱۹۹)، رقم (۱۸۶۲۶)، واللفظ لہ

خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعِيْشُكُمْ قَالَتْ اَلْاَسْوَدَانِ، التَّمْرُ، وَالْمَاءُ.[1]

حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کی قسم اے میرے بھانجے ہم ایک چاند پھر دوسرا چاند پھر تیسرا چاند دیکھ لیتے تھے دو مہینوں میں اور حال یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلی میں نے عرض کیا اے خالہ جان کون سی چیز آپ کو زندہ رکھتی تھی فرمایا دو کالی چیزیں، کھجور، اور پانی۔

حوضِ کوثر

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاءُهُ اَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ اَبَدًا.[2]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض ایک ماہ کی مسافت پر ہے اور اس کے کنارے برابر ہیں اس کا پانی سفید ہے چاندی سے زیادہ اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہے اور اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں (بے شمار) جس شخص نے اس سے پانی پیا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

(۲) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ وَمَا الْحَوْضُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ شَرَابَهُ اَبْيَضُ مِنَ

---

[1] صحیح البخاری (۲/۹۰۷)، رقم (۲۴۲۸)

[2] صحیح مسلم (۷/۶۶)، رقم (۶۱۱۱)

اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْيَبُ رِيْحًا مِنَ الْمِسْكِ وَاٰنِيَتُهُ اَكْثَرُ عَدَدًا مِنَ النُّجُوْمِ.[1]

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔ حضرت ابی بن کعب سے مروی ہے انہوں نے فرمایا عرض کیا گیا کہ حوض کیا ہے اے اللہ کے رسول؟ تو فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور مشک سے اچھی خوشبو ہے اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔

اس کے مستحقین

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: مَنْ اَشْبَعَ فِيْهِ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَايَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ.[2]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ماہِ رمضان میں روزہ دار کو پیٹ بھر کے کھلایا پلایا اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پانی پلائے گا وہ پیاسا نہیں ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔

---

[1] اتحاف الخیرۃ المہرۃ (۸/۱۶۸) وعزاہ الی أبی یعلی الموصلی، وکذا فی کتاب السنۃ لابن أبی عاصم (۲/۲۴۱) واللفظ للاول

[2] صحیح ابن خزیمۃ (۳/۱۹۱)، رقم (۱۸۸۷)

شجرۂ نسب سیدنا محمد ﷺ

(۱) باعتبار "اب" کے

حضرت محمد ﷺ	بن الیاس	بن طابخ	بن اَقتاد	بن عابر
بن عبداللہ	بن مُضَر	بن جاحم	بن اِیہام	بن ارفخشاذ
بن عبدالمطلب	بن نِزار	بن ناحِش	بن مُقَصِّر	بن سام
بن ہاشم	بن مَعْد	بن ماخی	بن ناحث	بن نوح علیہ السلام
بن عبدمناف	بن عدنان	بن عَیفی	بن زارِح	بن لامِک
بن قصی	بن اَدُو	بن عَبقَر	بن سَمی	بن مَتشالخ
بن کِلاب	بن ہَمَیسَع	بن عُبَید	بن مُزِی	بن اَخنوخ (ادریس علیہ السلام)
بن مُرّہ	بن سلامان	بن دُعا	بن عِوَض	بن یارَد
بن کعب	بن عَوص	بن حَمدان	بن عِرام	بن مَہلائیل
بن لُؤی	بن بُوز	بن سَنبَر	بن قِیدار	بن قینان
بن غالب	بن قَموال	بن یَثربی	بن اسماعیل علیہ السلام	بن آنُوش
بن فِہر	بن اُبَی	بن یَحزن	بن ابراہیم علیہ السلام	بن شیث علیہ السلام
بن مالک	بن عَوام	بن یَلحَن	بن تارُخ/آذر	بن آدم علیہ السلام [1]
بن نَضر	بن ناشِد	بن ارعَوی	بن ناحُور	
بن کِنانہ	بن حِزا	بن عَیضی	بن سارُوغ	
بن خُزیمہ	بن بَلداس	بن ذیشان	بن اَرغوا	
بن مدرکہ	بن یَدلاف	بن عِیصَر	بن فالغ	

[1] اس کا حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

(۲) باعتبار "اُم" کے ☆

۱۔ آمنہ	۸۔ بنت مخشیہ	۱۵۔ بنت عوانہ
۲۔ بنت فاطمہ	۹۔ // ماویہ	۱۶۔ // سلمی
۳۔ بنت سلمیٰ	۱۰۔ // عاتکہ	۱۷۔ // (خِندِف)/لیلیٰ
۴۔ بنت عاتکہ	۱۱۔ // لیلیٰ	۱۸۔ // رباب
۵ بنت حبّی	۱۲۔ // جَندَلہ [1]	۱۹ // سورہ
۶۔ بنت فاطمہ	۱۳۔ // عِکرِشہ [2]	۲۰۔ // مُعانہ
۷۔ بنت ھند	۱۴۔ // بَرّہ	۲۱۔ // مہدد

حاشیہ شجرۂ نسب باعتبار "اَب"

[1] واضح رہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ آباء میں سے آپ کے والد مکرم "عبداللہ" سے لے کر "عدنان" تک کا شجرۂ نسب محدثین، مؤرخین واہل السیر میں متفق علیہ ہے، چنانچہ:

۱۔ امام ابن عبدالبر اپنی معروف کتاب "الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب" ص:۹، ج۱ میں رقمطراز ہیں: لم یختلف اھل العلم، والأنساب والأخبار وسائر العلماء بالأمصار أنہ صلی اللہ علیہ وسلم "محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ..... الی أن وصل..... بن عدنان" ثم قال: ھذا ما لم یختلف فیہ احد من الناس .....

نیز اس فن کی دیگر مستند و معتبر کتب میں بھی مذکورہ بالا مضمون موجود ہے کہ "عدنان" تک شجرۂ نسب متفق علیہ اور مجمع علیہ ہے اس کے بعد مختلف فیہ ہے۔ کمافی

۱۔ دلائل النبوۃ للبیھقی (۱/ ۱۰۳)

۲۔ اسد الغابہ لابن الاثیر (۱/۷)

۳۔ سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد للصالحی الشامی (۱/۲۳۹)

٤۔ الوافی بالوفیات للصفدی (۱/۲۵)

٥۔ تاریخ الرسل والملوک للطبری (۱/۳۷۹)

٦۔ المعارف لابن قتیبہ (۱/۲۵)

۷۔ عیون الاثر لابن سید الناس (۱/۳۳)

حضور علیہ السلام کی سیرت نہ اپنانے پر اظہار افسوس

کسی غم گسار کی محنتوں کا میں نے یہ خوب صلہ دیا
کہ جو میرے غم میں گھلا گیا اسے میں نے دل سے بھلا دیا
جو جمال روح حیات تھا جو دلیل راہ نجات تھا
ایسے رہبر کے نقوش پا کو مسافروں نے مٹا دیا
تیرے حسن خلق کی اک رمق میری زندگی میں نہ مل سکی
میں نے اسی میں خوش ہو کے شہر کے در و بام کو سجا دیا
تیرے احد و بدر کے باب کے میں ورق اُلٹ کے گذر گیا
مجھے صرف تیری حکایتوں کی روایتوں نے مزہ دیا

۸۔ الرحیق المختوم للمبارکفوری (۳۱/۱)

۹۔ السیرۃ النبویۃ للصلابی (۵۹/۱)

۱۰۔ الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیۃ للغزی (۱۴/۱)

۱۱۔ تہذیب الاسماء واللغات للنووی (۳۶/۱)

اور "عدنان" سے لے کر "آدم علیہ السلام" تک مختلف فیہ ہے، چنانچہ بعض ائمہ واہل السیر اس کے بیان کرنے کو بھی ناپسند کرتے ہیں تاہم بعض دیگر ائمہ ومحدثین جن میں امام بخاریؒ اور ابن جریرؒ وغیرہ جیسی شخصیات ہیں، وہ اس بات کے قائل ہیں کہ اس کے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ جائز ہے۔ چنانچہ "سبائک الذہب للسویدی" میں ہے: قد اختلف فی کراھۃ رفع النسب من عدنان الی ادم فذھب ابن اسحاق وابن جریر وغیرہ الی جوازہ وعلیہ البخاری وغیرہ من العلماء (ص:۱۹) نیز اس کے بیان کے جواز میں کسی قدر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بہت سارے معتبر ائمہ تاریخ و محدثین نے اس مکمل شجرۂ نسب کو اپنی کتب میں ذکر کیا ہے اور اس کو بالکل بے اصل نہیں کہا بلکہ شجرۂ نسب کے آخر میں عموماً صرف اتنا ہی منقول ہے کہ "من عدنان الی ادم" مختلف فیہ ہے اس لئے ذیل میں سیرت وتاریخ کی ان معروف کتب کا حوالہ درج کیا جاتا ہے، جن میں یہ مکمل شجرۂ نسب منقول ہے (لیکن واضح رہے کہ شجرہ نسب کے اس حصہ کے اسماء میں اختلاف بھی ان کتب میں منقول ہے میں نے متداول و معروف اسماء والا شجرۂ نسب ذکر کیا ہے جسے رحمۃ اللعالمین ۲/۲۵ میں بھی نقل کیا گیا ہے۔ اگرچہ ان کتب کی روشنی میں میں نے چند اسماء میں "رحمۃ اللعالمین" سے اختلاف بھی کیا ہے): جاری ہے.....

میں تیرے مزار کی جالیوں کی مدحتوں میں مگن رہا
تیرے دشمنوں نے تیرے چمن میں خزاں کا جال بچھا دیا
یہ میری عقیدت بے بصر یہ میری ارادت بے ثمر
مجھے میرے دعوائے عشق نے نہ صنم دیا نہ خدا دیا
تیرا نقش پا تھا جو راہنما تو غبار راہ بھی کہکشاں
اسے کھو دیا تو زمانے بھر نے ہمیں نظر سے گرا دیا
میرے راہنما تیرا شکریہ میں کس زبان سے کروں ادا
میری زندگی کی اندھیری شب میں چراغ فکر جلا دیا

بقیہ حاشیہ متعلقہ گذشتہ صفحہ

۱۔ طبقات ابن سعد (۱/۵۵۔۵۹)
۲۔ تاریخ الاسلام للذہبی (۱/۱۹،۲۰)
۳۔ الانساب للسمعانی (۱/۲۵)
٤۔ التعریف بالانساب لابی الحسن القرطبی (۱/۲)
٥۔ الوافی بالوفیات للصفدی (۱/۲۵)
٦۔ غایۃ السول فی سیرۃ الرسول (۱/۲۵)
۷۔ دلائل النبوۃ للبیہقی (۱/۱۰۳)
۸۔ تاریخ الرسل والملوک للطبری (۱/۳۷۹۔۳۸۱)

حاشیہ باعتبار "أم"

☆.....واضح رہے کہ یہ شجرۂ نسب اس طرح مرتب طور پر کسی کتاب میں مرقوم نہیں ہے مختلف انساب کے دوران ان امہات کے اسامی کا تذکرہ ملتا ہے (وکذا فی رحمۃ للعالمین) فہذہ کلہا مستفادۃ مما یلیک: الروض الانف، وتاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، والکامل فی التاریخ لابن الاثیر، وتاریخ الرسل والملوک للطبری، وسبل الہدی والرشاد للصالحی الشامی، والطبقات الکبری لابن سعد

۱ اس میں صاحب رحمۃ اللعالمین سے تسامح ہوا ہے کہ انہوں نے اس کو تائے مثناۃ فوقانیہ (ت) کے ساتھ جندلہ لکھا ہے حالانکہ یہ نون کے ساتھ جندلہ ہے: انظر: سبل الہدیٰ ۱/۲۸۰۔ الروض الانف ۱/۱۹۰، الکامل لابن الاثیر ۱/۲۴۷

۲ ان کا نام عاتکہ ہے اور عکرشہ لقب ہے۔ انظر: سبل الہدی ۱/۲۸۴ والکامل فی التاریخ لابن الاثیر ۱/۲۳۷ وتاریخ الطبری ۱/۵۱۱

کبھی اے عنایت کم نظر تیرے دل میں بھی کسک ہوئی
جو تبسم رخ زیست تھا اسے تیرے غم نے رلا دیا

سلام

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس کے گھر نہ چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر کہ جس کا نام لے کر اس کے شیدائی
الٹ دیتے تھے تخت قیصریت اور دارائی
سلام اس ذات پر جس کے پریشان حال دیوانے
سنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ و حیدرؓ کے افسانے

آمد

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کے آمد کے لئے بے چین فطرت تھی
وہ آئے نغمہ داؤد میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے گریہ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحاء
وہ آئے جن کے قدموں کے لئے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پر اجالا تھا

.....☆.....

کتاب فطرت کے سرورق پہ جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیر الامم نہ ہوتا
نہ روئے خلق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخش نگاہ نگاہ عرفاں اگر چراغ حرم نہ ہوتا

.....☆.....

یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتے تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
نقش ہستی میں یہ غنچے بھی پریشاں ہوتے
رخت بردوش پہ سب دست و گریباں ہوتے
خیمہ افلاک میں پھر سے تشتت ہوتا
بزم توحید کے نعروں میں تردد ہوتا
نہ دشت و جبل توحید کے حدی خواں ہوتے
نہ مزین تیرے ذکر سے بیاباں ہوتے
حصول وحی میں موسیٰ طور پر پہنچے
پر کیا عجب جو وحی تیرے حضور پر پہنچے

.....☆.....

(۱) سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقشِ روئے محمد بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی بزم کون و مکاں کو سجایا گیا
(۲) وہ محمد بھی احمد بھی محمود بھی حسن مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی ظاہراً اُمیوں میں اٹھایا گیا

(۳)اس کی شفقت ہے بے حد و بے انتہاء　　اس کی رحمت تخیل سے بھی ماوراء
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا　　اس کی رحمت سے اس کو بسایا گیا
(۴)حشر کا غم مجھے کس لئے ہوا ے قاسم　　میرا آقا ہے وہ، میرا مولا ہے وہ
جس کے دامن میں جنت بسائی گئی　　جس کے ہاتھوں میں کوثر لوٹایا گیا

.....☆.....

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطاء ہو وہ شوق ابوذرؓ
ہمیں بھی عطاء ہو وہ جذبہ بلالی

.....☆.....

دیارِ یثرب میں گھومتا ہوں
نبیؐ کی دہلیز چومتا ہوں
شرابِ عشق پی کر جھومتا ہوں
رہے سلامت پلانے والا

اشعارِ سیرت

۱) بِهٖ اُخْمِدَتْ مِنْ قَبْلُ نِيْرَانُ فَارِس　　وَحُقِّقَ مِنْ ظَبْيِ الْفَلَاةِ خِطَابُ
اس کی برکت سے فارس کے آتش کدے پہلے پہل بجھ گئے.....اور جنگل کی ہرنی کی طرف سے خطاب کا ثبوت پایا گیا
وَكَمْ قَدْ سُقِيَ مِنْ كَفِّهِ الْجَيْشُ فَارْتَوَوْا　　وَكَمْ قَدْ شُفِيَ مِنْهُ الْعُيُوْنُ رُضَابُ
اور کتنے ہی لشکروں نے اس کی ہتھیلی سے پانی پیا اور سیراب ہوئے.....اور کتنے ہی میٹھے چشموں نے اس سے شفا پائی

فَلَمْ تُلْهِهِ دُنْيَاهُ عَنْ خَوْفِ رَبِّهِ وَلَا شَغَلَتْهُ عَنْ رِضَاهُ كِعَابُ

ان کی دنیا نے ان کو اپنے رب سے غافل نہیں کیا.....اور باکرہ عورتیں ان کو اپنے رب کو راضی کرنے سے نہیں ہٹا سکیں

مُحَمَّدُ نِ الْمُخْتَارُ اَعْلَى الْوَرٰى نَدَىً وَاَكْرَمُ مَبْعُوْثٍ اَتَاهُ كِتَابُ

محمد ﷺ مخلوق میں چنے ہوئے ہیں سخاوت کے اعتبار سے بلند ہیں..... رسولوں میں سب سے باعزت ہیں جن کے پاس کتاب آئی

فَلَيْتَكَ تَحْلُوْ وَالْحَيٰوةُ مَرِيْرَةٌ وَلَيْتَكَ تَرْضٰى وَالْاَنَامُ غِضَابُ

کاش کہ آپ کی حلاوت ہمیں محسوس ہوتی اگرچہ یہ زندگی کڑوی ہوتی.....اور کاش کہ آپ راضی ہو جاتے اور مخلوق بھلے ناراض ہو جاتی

فَاَنْتَ اَجَلُّ الْعَالَمِيْنَ مَكَانَةً وَاَكْرَمُ مَدْفُوْنٍ حَوَاهُ تُرَابُ

پس آپ ٹھکانوں کے اعتبار سے تمام جہانوں سے زیادہ بزرگ ہیں، آپ تمام دفن شدہ لوگوں سے جن کو مٹی نے گھیرا ہوا ہے ان سب سے مکرم ہیں

۲) اَمُرُّ عَلَى الدِّيَارِ دِيَارِ لَيْلٰى اُقَبِّلُ ذَا الْجِدَارَ وَذَا الْجِدَارَ

میں لیلیٰ کے شہر سے گذرتا ہوں.....تو کبھی اس دیوار کو اور کبھی اس دیوار کو بوسہ دیتا ہوں

وَمَا حُبُّ الدِّيَارِ شَغَفْنَ قَلْبِيْ وَلٰكِنْ حُبُّ مَنْ سَكَنَ الدِّيَارَ

اور مجھے دیواروں کی محبت نے فریفتہ نہیں کیا.....لیکن ان لوگوں کی محبت کی کارفرمائی ہے جو اس شہر کے رہنے والے ہیں

۳) اَغَرَّ عَلَيْهِ بِالنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ وَضَمَّ الْاِلٰهُ اِسْمَ النَّبِيِّ بِاِسْمِهٖ

نبوت کی مہر اس پر چمکتی ہے.....اللہ تعالیٰ نے نبی کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا لیا

٤) مِنَ اللّٰهِ مَشْهُوْدٌ يَلُوْحُ وَيَشْهَدُ اِذَا قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ

اللہ کی طرف سے گواہی ہے جو چمکتی ہے اور گواہی دیتی ہے.....جب مؤذن

پانچ وقت اشہد کہتا ہے

٥) رُوحِیَ الْفِدَاءُ لِمَنْ اَخْلَاقُهُ شَهِدَتْ بِاَنَّهُ خَيْرُ مَوْلُوْدٍ مِنَ الْبَشَرِ

میری روح قربان ہو اس ذات پر جس کے اخلاق اس بات کی گواہی دیتے ہیں..... کہ وہ بشر میں سے بہترین پیدا کئے ہوئے ہیں

عَمَّتْ فَضَائِلُهُ كُلَّ الْعِبَادِ كَمَا عَمَّا الْبَرِيَّةَ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

ان کے فضائل تمام مخلوق کو عام ہیں..... جیسا کہ سورج اور چاند کی روشنی تمام مخلوق کو عام ہے۔

(درسی تفسیر ص ۲۹۳)

وَشَقَّ لَهُ مِنْ اِسْمِهِ لِيُجِلَّهُ فَذُوالْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَذَاكَ مُحَمَّدُ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے اس کا نام نکالا تا کہ اس کی عزت افزائی کرے..... عرش والا محمود ہے اور یہ محمد ہیں۔ (حسانؓ)

حُبِّ رسول ﷺ میں ڈوبے شخص کے سحر انگیز اشعار

(جو آج بھی حجرۂ مبارکہ کے باہر نقش ہیں)

محمد بن عبیداللہ بن عمرو العتبیؒ کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو قبرِ اطہر پر زیارت کے لئے حاضر ہوا اور حاضری کے بعد وہیں ایک جانب کو بیٹھ گیا اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار بدوانہ صورت میں حاضر ہوئے اور آ کر عرض کیا کہ یا خیر الرسل (اے رسولوں کی بہترین ذات) اللہ جل شانہ نے آپ پر قرآن شریف نازل فرمایا

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا. (نساء ٦٤)

"اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنے نفس پر ظلم کر لیا تھا آپ کے پاس

آجاتے اور آکر اللہ تعالیٰ شانہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لئے معافی مانگتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا پاتے"

اے اللہ کے رسول میں آپؐ کے پاس حاضر ہوا ہوں اور اللہ جل شانہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور اس میں آپؐ کی شفاعت کا طالب ہوں اس کے بعد وہ بدو رونے لگے اور یہ شعر پڑھے۔

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظَمُهُ فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

ترجمہ:۔ اے بہترین ذات ان سب لوگوں میں جن کی ہڈیاں ہموار زمین میں دفن کی گئیں کہ ان کی وجہ سے زمین اور ٹیلوں میں بھی عمدگی پھیل گئی"

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهُ فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

ترجمہ:۔ میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپ مقیم ہیں کہ اس میں عفت ہے کہ اس میں جود ہے اس میں کرم ہے"

اس کے بعد انہوں نے استغفار کی اور چلے گئے۔ عتبیؒ کہتے ہیں کہ میری ذرا آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اس بدو سے کہ دو کہ میری سفارش سے اللہ جل شانہ نے اس کی مغفرت فرمادی۔ (ذکر ابن عساکر فی تاریخہ وابن الجوزی فی مثیر العزم وغیرہما باسانید ہم کذافی شفاء الاسقام المواہب وذکرہ الموفق مختصراً)

اکثر حضرات نے یہی شعر نقل کئے ہیں مگر امام نوویؒ نے اپنی مناسک میں اس کے بعد دو شعر نقل کئے ہیں۔

اَنْتَ الشَّفِيْعُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهُ عَلَى الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

ترجمہ:۔ آپ ایسے سفارشی ہیں جن کی سفارش کے ہم امیدوار ہیں جس وقت کہ پل صراط پر لوگوں کے قدم پھسل رہے ہونگے۔

وَصَاحِبَاكَ لَا اَنْسَاهُمَا اَبَدًا مِنِّي السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مَا جَرَى الْقَلَمُ

ترجمہ:۔اور آپ کے دو ساتھیوں کو تو میں کبھی بھی نہیں بھول سکتا میری طرف سے تم سب پر سلام ہوتا رہے جب کے دنیا میں لکھنے کے لئے قلم چلتا رہے یعنی قیامت تک!"[1]

حبِ رسول ﷺ پر جنت کا وعدہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتَی السَّاعَۃُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ مَااَعْدَدْتَّ لَھَا قَالَ مَااَعْدَدْتُّ لَھَامِنْ کَثِیْرِ صَلٰوۃٍ وَلَاصَوْمٍ وَلَاصَدَقَۃٍ وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ.[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ کے رسول قیامت کب آئے گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے تو اس نے عرض کیا کہ میں نے قیامت کی تیاری کے لئے نہ ہی زیادہ نمازیں پڑھی ہیں نہ ہی زیادہ روزے رکھے ہیں اور نہ ہی زیادہ صدقہ دیا ہے لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔

---

[1] فضائل حج (۱۲۲)

[2] صحیح البخاری (۵/۲۲۸۳)، رقم (۵۸۱۹)

مؤلف کی دیگر کتب

القول الصواب فی مسائل الکتاب

یعنی مختصر القدوری میں مفتیٰ بہا اقوال کی تعیین

اس کتاب میں مختصر القدوری کے تمام (اختلافی اور غیر اختلافی) مسائل میں مفتیٰ بہ قول کی تعیین اور مستدلات سمیت تخریج کی گئی ہے یہ سب کام بفضلہ تعالیٰ حضرات اکابر کی رہنمائی اور سرپرستی میں انجام پایا ہے۔ (مطبوعہ: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی)

عام فہم میراث

نہایت آسان طریقوں سے مسائل میراث کا حل سکھانے والی ایک منفرد کتاب، جس کے اندر ہر باب کے آخر میں مشقی سوالات مع حل کا مفید ذخیرہ بھی موجود ہے۔

نبوی اخلاق و آداب زندگی (اُردو ترجمہ و شرح الادب المفرد)

امام بخاریؒ کی کتاب حدیث "الادب المفرد" کا آسان اُردو ترجمہ و شرح:

جس میں انفرادی اور عائلی (خاندانی) زندگی کو کامیاب بنانے کے نبوی مبارک طریقے بیان کیے گئے ہیں۔ جو طلباء و مدرسین کے علاوہ ہر گھر و فرد کی ضرورت ہے۔

آپ نورانی قاعدہ کیسے پڑھیں اور پڑھائیں

اس کتابچہ میں نورانی قاعدہ کی تختیوں کو پڑھانے کا ایسا آسان اور مشقی انداز بیان کیا گیا ہے جس سے طلباء میں پختہ استعداد جلد پیدا ہو جاتی ہے۔

(مکتبہ صدیقیہ بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ)

کتب حدیث و علوم حدیث سے استفادہ و تحقیق کا طریقہ

متخصصین فی الحدیث الشریف اور محققانہ طرز پر کام کرنے والوں کیلئے مفید و معاون کتاب: جس میں متون حدیث، اسماء الرجال اور اصول حدیث کی تقریباً ۵۰۰ کتب کا تعارف، منہج اور ان سے استفادہ کا طریقہ درج کیا گیا ہے۔ (مخطوط — زیر مراجعت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا (القرآن)

توحید، سیرت، آخرت (قبر، حشر، جنت، جہنم) اور دعوت وتبلیغ کی اہمیت سے متعلقہ
آیات، احادیث، اشعار وتاریخی واقعات کا ایمان افروز مستند ذخیرہ

مَزِیدُ الایمان

یعنی

ایمان افروز مضامین

﴿حصہ دوم﴾

تالیف

محمد عبد القادر جیلانی

تخصص فی علوم الحدیث الشریف: جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن کراچی
تخصص فی الفقہ والافتاء: ـــــ جامعہ دار العلوم عیدگاہ کبیر والا (خانیوال)
تمرینِ افتاء: ـــــ دار الافتاء جامعہ دار العلوم کورنگی کراچی

اعراب وترجمہ: منتخب طلبۂ دورہ حدیث

پسند فرمودہ وتصویب کردہ:

حضرت مولانا ابو عمار زاہد الراشدی صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا محمد طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم

مزیدُ الایمان

یعنی

ایمان افروز مضامین

تالیف

مفتی محمد عبدالقادر جیلانی

ناشر:

مدنی پبلی کیشنز

منظور منزل-40، اردو بازار، لاہور

0300-4243783

ملنے کا پتہ:

مکتبہ سید حسین احمد ملنی

مین بازار تبلیغی مرکز رائے ونڈ۔

0321-7867701

مکتبہ فاروقیہ

نزد رحمان روڈ بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ

مکتبہ العاصم

گیٹ نمبر 9، بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ

مکتبہ النور

بالمقابل گیٹ نمبر 7، بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ

قیمت: -/400

فہرست (حصہ دوم)

عنوانات	صفحہ
آخرت	250
دنیا سے بے رغبتی	251
احادیث	251
بروز قیامت اللہ قہار کا غصہ اور دیداروں کا اعزاز	256
شاہ و گدا ہر ایک نے مٹی میں ملنا ہے	258
قبر کی پکار	259
قیامت کے نام (قرآن سے)	261
آخرت کے دن کی ہولناکیاں	263
یوماً —	266
یومئذ	267
یالیتنی	268
اہل جنت کا اہل جہنم سے موازنہ	269
۱۔ کھانے	
اہل جنت کے کھانے	
کھانا (قرآن کی روشنی میں)	
ایک ہی کھانے میں کئی کھانوں کے ذائقے	270
اہل جہنم کے کھانے	271
کھانا (قرآن کی روشنی میں)	
زقوم کا قطرہ	271
گلے میں اٹکنے والا کھانا	272
۲۔ مشروبات	272
اہل جنت کے مشروبات	
مشروبات (قرآن کی روشنی میں)	272
اہل جہنم کا پینا	274
پینا (قرآن کی روشنی میں)	
جہنمی پانی کا ڈول	276
یُسْقٰی مِنْ مَّاءٍ صَدِیْدٍ کی تفسیر میں حدیث	276
شرابی کے لئے شرمگاہوں کی پیپ	276
نشہ آور چیزیں استعمال کرنے والوں کیلئے طینۃ الخبال	277

عنوانات	صفحہ
۴،۳۔ کھانے پینے کی کیفیت اور کھانے پینے کے برتن	278
اہل جنت کا کھانا پینا اور اس کیلئے برتن	
اہل جہنم کا کھانا پینا اور اس کیلئے برتن	279
برتن	281
۵۔ رہائش	281
اہل جنت کی رہائش	
اہل جہنم کی رہائش/ٹھہرنے کی جگہ	
۶۔ لباس اور کپڑے	282
اہل جنت کے کپڑے	
۱۔ جنت کا لباس	
۲۔ جنتی درخت سے کپڑوں کے جوڑوں کا نکلنا	
۳۔ جنتی دوپٹہ	283
۴۔ جنت کا رومال	283
۵۔ جنتی بیوی کے کپڑے	283
اہل جہنم کے کپڑے	284
۱۔ جہنم کا لباس:۔	
۲۔ سب سے پہلا جہنمی لباس	
۳۔ آگ کا کرتہ	285
۴۔ آگ کے جوتے	
۷۔ بستر	286
اہل جنت کا بستر	
بچھونا (آرام کرنے کی جگہیں)	
اہل جہنم کا بستر	
۸۔ زیور	286
اہل جنت کا زیور	
اہل جہنم کا زیور	286
۹۔ جنت وجہنم میں داخلہ کی کیفیت	287
دخول جنت کے وقت دس خوشخبریاں	
دخول جہنم کے وقت دس وعیدیں	289
۱۰۔ آیات جنت وجہنم	290
جنت کے متعلق وہ مضامین جو قرآن میں آئے ہیں	
سورۃ الرحمٰن	294
سورۃ الواقعہ	296
سورۃ الدھر	297
سورۃ النبأ	298
سورۃ عبس	299
سورۃ الغاشیہ	299
جہنم سے متعلقہ وہ مضامین جو قرآن پاک میں آئے ہیں	299
نیک وبد آخرت میں برابر نہیں	308
۱۔ شراب نہ پینے والے کو انعام	308
شراب پینے والے کو سزا	308
ناجائز اور غلط لباس نہ پہننے والے کو انعام	309
ناجائز اور غلط لباس پہننے والے کو سزا	309
رحیق مختوم (مہر لگی ہوئی خالص شراب)	309
دنیا میں گمنامی وقابل کفایت روزی پر آخرت میں جنت	310
کا نوجوان عابد کے فضائل	310
جہنم سے سات خندقیں دور	313
حساب یسیر	313

عنوانات	صفحہ
حوروں کا بیان	314
جزاءً بما کانوا یعملون (الواقعہ) کی تفسیر، حور کی ترکیب وساخت	314
جنتی حوروں اور دنیوی بیویوں کا ترانہ	315
حور عیناء	317
جنت کے گیٹ پر حوروں کا استقبال کیلئے کھڑا ہونا	318
حور لعبہ	318
حور مرید	319
۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ۱۰ ہزار حوریں	320
چہرے کا حسن	321
ہاتھ کا حسن	322
پیشانی	322
بال	322
انگلیوں کے پورے	323
لعاب	323
حور کی خوشبو	323
پنڈلی	324
تاج	324
ناز ونخرے	325
جہنم سے متعلقہ احادیث	326
طبقات جہنم	329
غفلت انسان..... انسان نے کیا سمجھ رکھا ہے؟	330
آخرت کا مفلس	331
زبان کا انجام..... جنت کے درجات یا جہنم کی گہرائی	331
جب اللہ نے جنت اور جہنم بنائی تو جبرئیل کو بھیجا	332
جنت اور جہنم کا جھگڑا	333
(اذا) جب وہ سخت دن آئے گا	334
پل صراط پر موت ذبح	337
انعامات جنت کسی آنکھ نے نہیں دیکھے	338
آخرت میں صبر وشکر کا بدلہ "بیت الحمد"	339
جنت کا بالاخانہ اندر باہر سے دکھائی دیتا ہے	339
قبر میں سوال وجواب پر جامع حدیث	340
لوگ گناہوں کے بقدر پسینے میں ڈوبے ہونگے	342
قبر سے نکلنے پر لوگوں کی تین قسمیں	342
جہنمی اور جہنم کے احوال	343
قیامت کے دن اللہ کے عرش کا سایہ کن لوگوں کا ملے گا	344
خوف الٰہی	346
فرعون کی موت	347
قیامت کا نہ آنا	347
مراقبۃ الموت	348
قبر کے بارے میں اشعار	351
بادشاہوں اور مالداروں کی موت اور مال کا کام نہ آنا	354
موت کی یاد	356
دنیا سے بے رغبتی	356
کثرت مال کی حرص	357
موت اٹل ہے	357

عنوانات	صفحہ
غفلت	358
دو کی عبرت	359
دعوت و تبلیغ	362
حضور علیہ السلام کا اپنے خاندان کو دعوت دینا	363
قصہ فروخ	364
جہدِ دین میں علماءِ دیوبند کی مدت واسر	364
مدافعین صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین	365
فضائلِ امت	366
(۱) اہلِ دعوت کیلئے بڑے اجر کا وعدہ	366
(۲) داؤد علیہ السلام کو خطاب	366
(۳) اللہ تعالیٰ کی حمد اور بڑائی بیان کرنے والی امت	369
(۴) اس اُمت کی نماز کا اجر	370
(۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کہنا: یا اللہ! یہ امت مجھے دیدے	372
(۶) اپنے علم میں سے علم اور اپنے حلم میں سے حلم دوں گا	375
(۷) انبیاء کے برابر اجر و ثواب	376
(۸) حقوق اللہ معاف	376
(۹) گناہوں کی مغفرت	376
مضمونِ دعوت سے متعلقہ آیاتِ مبارکہ	377
انچاس کروڑ والی حدیثیں	379
نماز میں اللہ تعالیٰ سے گفتگو	380
قرآن کے آئینے میں تبلیغ	382
(۱) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ.....	

عنوانات	صفحہ
تفسیر معارف القرآن	382
مدارک التنزیل	383
تفسیر مظہری ج۱ص۲۲۱	383
ابن کثیر ج۲ص۹۱	384
تفسیر عثمانی ص۸۱	384
فتح المنان ج۳ص۱۲۹	384
(۲) كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ.	384
تفسیر عثمانی ص۸۲	384
مظہری ج۲ص۲۲۵،	385
تفسیر کبیر ج۳ص۳۲۳	385
روح المعانی:	386
(۳) وجاهدوا فی اللّٰه حق جهاده هو اجتبٰكم.....الخ	386
تفسیر مظہری ج۸ص۱۵۴	386
تفسیر عثمانی ص۴۵۴	386
تفسیر قرطبی، ج۱۲ص۹۹	387
(۴) ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة..... (نحل:۱۲۵) (از معارف القرآن)	388
آئینہ احادیث میں تبلیغ	389
بخاری شریف	389
مسلم شریف	390
ترمذی شریف	391
نسائی شریف	392
ابوداؤد شریف	393

عنوانات	صفحہ
ابن ماجہ شریف	393
مشکوٰۃ شریف	394
مسند احمد	394
طبرانی	395
ابویعلیٰ	395
حضور ﷺ کا اُمت کے لئے ہر نماز کے بعد دعا کرنا	397
نبی ﷺ کا خون پونچھنا	398
اللہ کے راستے میں جانے کے فضائل	398
احادیثِ نبویہ	398
قرآن کی رو سے صفات مومنین ۳۰ ہیں	401
کمالِ ایمان دعوت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا	
دین کے لئے قربانیاں	403
حضور ﷺ کا حضرت معاذ ؓ کو یمن بھیجنا	406
دربارِ رستم میں ربعی بن عامرؓ	407
ارادے پر نیکی	408
حضور ﷺ کی امت پر شفقت اور ان کے لئے رونا	408
حدیث: داؤد! "لوگوں کو میری نعمتیں بتایا کر"	409
دین ہر کچے پکے گھر میں پہنچ کر رہے گا	410
نماز فجر کے بعد آپ کا بیان جو تمام خیروں کو جامع ہے!	411
حضور علیہ السلام کا امت کے غم میں درد بھرا جملہ و مختصر بیان	414
حارث بن مالکؓ کی صبح ایمان کی حقیقت کے ساتھ	414
کامیاب انسان (ایمان کامل ضروری)	415
تمام جہات سے ایمان کا کمال ضروری	416
وعدۂ جنت	
گناہ گار اُمتیوں کے غم میں آپ کا بڑھاپا	417
تبلیغ والوں کی وجہ سے قیامت کا نہ آنا	417
مجاہد؟	418
متفرقات	419
انسان اور شیطان کا مقابلہ	420
سب سے آخری صحابیؓ	421
صلاح الدین ایوبیؒ	421
حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ	421
حشام	421
بادشاہ کی بیگم کا تقویٰ	422
مالدار صحابہ	422
تختِ کسریٰ	422
نقلِ حدیث	423
چار ہزار حدیثوں میں سے چار کا انتخاب	423
ولید بن مغیرہ کا قرآن سے متاثر ہونا	424
۸ کا عجیب اتفاق	424
انگوٹھیوں پر نقوش	425
حسنِ خلق	425
وہ عورت جو ہر بات کا قرآن سے جواب دیتی تھی	426
اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰی لِلْجُمُعَةِ	430
اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ لِلْجُمُعَةِ	431

آخرت

موت، قبر، حشر،

جنت، جہنم

دنیا سے بے رغبتی

احادیث

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً. فَقَالَ: مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا مَا اَنَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا.[1]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریمؐ بوریئے پر سوئے ہوئے تھے سو کر اٹھے تو آپ ﷺ کے جسم مبارک پر بوریئے کے نشان تھے یہ دیکھ کر حضرت ابن مسعود ؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ کیلئے ہم کوئی نرم گدا بنا دیں (نرم بستر بچھا دیں) تو اس پر حضور ﷺ نے فرمایا مجھ کو اس دنیا سے کیا سروکار میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسا کہ ایک سوار کسی درخت کے نیچے (آرام کرنے کیلئے) اس کی چھاؤں میں بیٹھے پھر اس کو چھوڑ کر اپنی منزل کی طرف چل دے۔

(۲) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ.[2]

(۲) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا دُنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا آخرت میں کوئی گھر نہیں اور دنیا میں مال اُس کیلئے ہے جس کا آخرت میں کوئی مال نہیں اور اس کو وہی شخص جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔

۳۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍؓ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

---

[1] سنن الترمذی (۴/۵۸۸) برقم (۲۳۷۷) وقال ہذا حدیث حسن صحیح

[2] ۱۔ مسند احمد (۴۰/۴۸۰) برقم (۲۴۲۱۹) ورجالہ ثقات

۲۔ شعب الایمان (۷/۳۷۵) برقم (۱۰۶۲۸) قال العراقی: اسنادہ جید

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ. [1]

(۳) حضرت جبیر بن نفیرؒ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا مجھ پر یہ وحی نہیں نازل کی گئی کہ میں مال جمع کر کے تاجر بن جاؤں بلکہ مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے آپ اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کیجئے اور سجدہ کرنے والوں میں سے بن جایئے نیز اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہئے، حتیٰ کہ آپ کی دنیا کی زندگی کا آخری وقت آجائے۔

۴. عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّيْ لِيَجْعَلَ لِيْ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوْعُ يَوْمًا وقال ثلاثًا او نحو هذا، فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ. [2]

(۴) حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے رب نے میرے اوپر یہ پیش کیا کہ وہ میرے لئے مکہ کی وادی کو سونا بنادیں لیکن میں نے عرض کیا میرے رب مجھے اس کی بالکل خواہش نہیں میں تو بس یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں جب بھوکا ہوں تو تیرے حضور میں گڑگڑاؤں اور تجھے یاد کروں اور جب میں شکم سیر ہوں تو آپ کی تعریف بیان کروں اور شکر ادا کروں۔

۵. عَنْ جَابِرٍؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ إِلٰى أَنْ قَالَ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ. [3]

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح (۳/۱۱۸) رقم (۵۲۰۶)

[2] سنن الترمذی (۴/۵۷۵) رقم (۲۳۳۷) وقال ہذا حدیث حسن

[3] صحیح مسلم (۸/۲۱۰) رقم (۷۶۰۰)

(۵) حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر چھوٹے کان والے مرے ہوئے بکری کے بچہ پر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ مردار بکری کا بچہ اس کو ایک درہم کے عوض مل جائے صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ یہ ہمیں کسی چیز کے بھی عوض مل جائے تو آپؐ نے فرمایا کہ بے شک اللہ کی قسم دنیا اللہ کے یہاں اس سے بھی زیادہ بے قدر و قیمت ہے جتنا تمہارے نزدیک یہ مرا ہوا بکری کا بچہ۔

۶. حدیث: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ. [1]

(۶) تحقیق وہ شخص فلاح پا گیا جو اسلام لایا اور اسے گزارہ کے قابل روزی دی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی عطا کردہ روزی پر قناعت عطا فرمائی۔

۷۔ حدیث مرفوع: يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ اِنَّمَا مِنْ مَالِهٖ ثَلَاثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاَقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذَالِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ تَارِكُهٗ لِلنَّاسِ. [2]

(۷) بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کا مال صرف تین طرح کا ہے (۱) جو کھایا اور ختم کر دیا (۲) جو پہنا اور پرانا کر دیا (۳) وہ مال جو اللہ کے لئے کسی کو دیا اور آخرت میں اس کو اپنے لئے محفوظ کر دیا اور اس کے علاوہ جو مال ہے وہ ختم ہو جائے گا لوگوں کے لئے چھوڑ جائے گا۔

(۸) حدیث مرفوع: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ. [3]

(۸) میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں دو دفن کے بعد واپس آجاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہتی ہے میت کے ساتھ اس کے رشتے دار، مال، عمل ساتھ جاتے ہیں رشتہ دار اور مال دفن کے بعد واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ ہی رہتا ہے۔

[1] الجمع بين الصحيحين للحميدی (۳/۳۴۲)، رقم (۲۹۶۴)
[2] صحیح مسلم (۸/۲۱۱) رقم (۷۶۱۱)
[3] صحیح البخاری (۵/۲۳۸۸) رقم (۶۱۴۹)

(۹) حدیث مرفوع: لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ. [1]

(۹) ساز وسامان کے زیادہ ہونے سے آدمی غنی نہیں ہوتا اصل مالداری تو دل کا مالدار ہونا ہے۔

(۱۰) حدیث مرفوع: لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ لُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ. [2]

(۱۰) دینار و درہم کے غلام پر لعنت ہو۔

(۱۱) حدیث مرفوع: اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ. [3]

(۱۱) تمام (جائز) قسم کا خرچ کرنا اللہ کے راستے میں شمار ہوتا ہے سوائے تعمیر کے، کہ اس پر جو مال لگتا ہے اس میں کوئی خیر نہیں۔

(۱۲) حدیث مرفوع: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُهُ اَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِيَ النَّاسُ قَالَ: اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْ مَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ. [4]

(۱۲) سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہؐ مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیں کہ جب اس کو کروں تو اللہ بھی مجھ سے محبت کرنے لگے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کرنے لگے حضورؐ نے فرمایا دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بے رغبتی اختیار کرلو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے رغبتی اختیار کرلو لوگ تم سے محبت کریں گے۔

(۱۳) حدیث مرفوع: مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ

[1] صحیح البخاری (۵/۲۳۶۸) برقم (۶۰۸۱)
[2] سنن الترمذی (۴/۵۸۷) برقم (۲۳۷۵)
[3] المرجع السابق (۴/۶۵۱) برقم (۲۴۸۲)
[4] ریاض الصالحین (۱/۲۹۳) حدیث حسن

الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مَثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.. وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ.[1]

(۱۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جائز طریقے سے دُنیا کے مال کو طلب کرے اور اس سے مقصود سُوال سے بچنا، اپنے گھر والوں کے لئے کمانا، پڑوسی پر مہربانی کرنا ہو تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا اس حال میں کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا اور جو شخص جائز طریقے سے دنیا کا مال طلب کرنے میں لگے اور مقصود مال کو زیادہ کرنا، دوسروں پر فخر کرنا، اور دکھلاوا کرنا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے

(۱۴) حدیث مرفوع: اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مَا قَدَّمَ؟ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ؟[2]

(۱۷) جب مرنے والا مر جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے؟ اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ کیا چھوڑ کر مرا ہے؟

(۱۵) حدیث مرفوع: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: لَا تُكْثِرُوا الضِّحْكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ.[3]

(۱۵) ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم زیادہ ہنسا مت کرو کیونکہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

(۱۶) حدیث: عَنْ كَعْبِ ابْنِ عِيَاضٍؓ قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِیْ الْمَالُ.[4]

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح (۳/۱۲۹)، رقم (۵۲۰۷)

[2] شعب الایمان (۱۳/۸۴)، رقم (۹۹۹۲)

[3] الادب المفرد (۱/۹۸)، اسنادہ صحیح

[4] صحیح ابن حبان (۸/۱۷)، رقم (۳۲۲۳)

(۱۶) کعب بن عیاضؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہر اُمت کے لئے ایک فتنہ ہے اور میری اُمت کا فتنہ مال ہے۔

(۱۷) حدیث: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا۔[1]

(۱۷) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ پر کامل بھروسہ کرلو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ایسے رزق عطا کریں گے جیسے پرندوں کو عطا کرتے ہیں کہ صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں۔

(۱۸) حدیث: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: وَاللّٰهِ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَااَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنِّیْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ۔[2]

(۱۸) حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم بھی جان لو، تو تم ہنسنا کم کردو اور رونا زیادہ کردو اور بستروں پر اپنی بیویوں سے لذت حاصل نہ کرو اور تم روتے ہوئے اللہ سے فریاد کرتے ہوئے جنگلوں کی طرف نکل جاؤ اور میری یہ تمنا ہے کہ کاش کہ میں کوئی درخت ہوتا جسکو کاٹ دیا جاتا۔

بروز قیامت اللہ قہار کا غصہ اور دینداروں کا اعزاز

حدیث مرفوع:

اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ نَادَاهُمْ

---

[1] مسند احمد بن حنبل (۱/۳۰)، رقم (۲۰۵)

[2] سنن الترمذی (۴/۵۵۶)، رقم (۲۳۱۲)

بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ أَقْصَاهُمْ كَمَا يَسْمَعُهُ أَدْنَاهُمْ فَيَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ قَدْ أَنْصَتُّ إِلَيْكُمْ مُنْذُ خَلَقْتُكُمْ إِلٰى يَوْمِكُمْ هٰذَا فَأَنْصِتُوْا إِلَى الْيَوْمِ إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ تُرَدُّ عَلَيْكُمْ، أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ نَسَبًا وَجَعَلْتُمْ نَسَبًا، فَوَضَعْتُمْ نَسَبِيْ وَرَفَعْتُمْ نَسَبَكُمْ، قُلْتُ (إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ) وَأَبَيْتُمْ إِلَّا أَنْ تَقُوْلُوْا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ وَفُلَانٌ أَغْنٰى مِنْ فُلَانٍ فَالْيَوْمَ أَضَعُ نَسَبَكُمْ وَأَرْفَعُ نَسَبِيْ، أَيْنَ الْمُتَّقُوْنَ؟ فَيُرْفَعُ لِلْقَوْمِ لِوَاءٌ فَيَتْبَعُ الْقَوْمُ لِوَاءَهُمْ إِلٰى مَنَازِلِهِمْ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. [1]

ترجمہ:۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب حق سبحانہ وتعالیٰ اولین وآخرین کو قیامت کے دن جمع فرمائیں گے تو انہیں ایسے پکاریں گے کہ دور والا بھی ایسا سنے گا جیسے قریب والا سن رہا ہوگا اور فرمائیں گے "اے لوگو! میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا اس وقت سے لے کر آج تک میں خاموش رہا۔ آج تم خاموش رہو، اس میں کوئی شک نہیں کہ تمہارے اعمالوں کو تمہارے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اے لوگو! ایک میں نے تمہارا نسب (معیار) بنایا تھا اور ایک تم نے اپنا معیار بنالیا۔ تم نے میرے نسب کو گرادیا حالانکہ میں نے تمہارے نسب کو بلند کیا تھا، میں نے کہا تھا" (میرے نزدیک تم میں زیادہ شرف والا وہ ہے جو مجھ سے ڈرنے والا ہے) اور تم نے انکار کیا اور یہ کہنے لگے کہ فلاں بن فلاں اور فلاں فلاں سے زیادہ مال دار ہے۔ آج میں تمہارے نسب (معیار) کو گراتا ہوں اور اپنے نسب کو بلند کرتا ہوں، متقی لوگ کہاں ہیں؟ ایک جھنڈا بلند ہوگا اور ایک جتھا اس کے نیچے اپنے ٹھکانے کی طرف چلنے لگے گا اور وہ جنت

---

[1] احیاء علوم الدین للغزالی (٧٦/٦)

وقال الحافظ العراقی فی "تخریج احادیث الاحیاء" (٣٢٩/٨)

أخرجهٗ الطبرانی فی الأوسط والحاکم فی المستدرك بسند ضعیف والثعلبی فی التفسیر مقتصرا علی اخره "انی جعلت نسبا..... الحدیث" من حدیث ابی هریرةؓ

یقول العبد الضعیف: ولم یذکره السبکی فی تخریجه علی احادیث الاحیاء التی لم یجدلها اسنادٌ أو لیس لها اصل۔

میں بغیر حساب وکتاب داخل ہو جائے گا۔

شاہ وگدا ہر ایک نے مٹی میں ملنا ہے

(۱) قولہ تعالی:. مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى. (طه: ۵۵)

ترجمہ:۔ہم نے تم کو اسی زمین سے پیدا کیا اور اسی میں تم کو لے جاویں گے اور پھر دوبارہ اسی سے تم کو نکالیں گے۔

(۲) حدیث: عن ابی هريرة رضی اللّٰه عنه عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم اَنَّهٗ قال: قال تعالٰی يَا بَنِیْ آدَمَ خَلَقْتُكُمْ مِنَ التُّرَابِ وَمَصِيْرُكُمْ اِلَى التُّرَابِ فَلَا تَتَكَبَّرُوْا عَلٰى عِبَادِیْ فِیْ حَسَبٍ وَلَا مَالٍ فَتَكُوْنُوْا عَلَیَّ أَهْوَنَ مِنَ الذَّرِّ وَاِنَّمَا تُجْزَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَعْمَالِكُمْ لَا بِأَحْسَابِكُمْ وَاِنَّ الْمُتَكَبِّرِيْنَ فِی الدُّنْيَا أَجْعَلُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلَ الذَّرِّ يَطَأُهُمُ النَّاسُ كَمَا كَانَتِ الْبَهَائِمُ تَطَأُهٗ فِی الدُّنْيَا وَحُكِیَ اَنَّهٗ اِفْتَخَرَ رَجُلَانِ عِنْدَ مُوْسٰی عليه السلام بِالنَّسَبِ وَالْحَسَبِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اَنَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ حَتّٰی عَدَّ تِسْعَةً فَأَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَيْهِ قُلْ لَهٗ هُمْ فِی النَّارِ وَأَنْتَ عَاشِرُهُمْ وَأَنْشَدَ بَعْضُهُمْ:

وَلَا تَمْشِ فَوْقَ الْأَرْضِ اِلَّا تَوَاضُعًا
فَكَمْ تَحْتَهَا قَوْمٌ هُمُوْ مِنْكَ أَرْفَعُ
فَاِنْ كُنْتَ فِیْ عِزٍّ وَحِرْزٍ وَرِفْعَةٍ
فَكَمْ مَاتَ مِنْ قَوْمٍ هُمُوْ مِنْكَ اَمْنَعُ[1]

ترجمہ:۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حق

---

[1] تفسیر روح البیان (۱۹/۵)

سبحانہ وتقدس نے فرمایا'' اے آدم کے بیٹے! میں نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ہے۔اور مٹی ہی میں جانا ہے اسلئے تم میرے بندوں پر حسب اور مال میں بڑائی نہ جتاؤ ورنہ تم میرے نزدیک چیونٹی سے بھی کم تر ہو گے اور تمہیں قیامت کے دن اعمال کے بقدر بدلہ دیا جائے گا نہ کہ تمہارے حسب ونسب کو دیکھا جائے گا۔اور دنیا میں تکبر کرنے والوں کو قیامت کے دن ایک چیونٹی کے برابر کردوں گا جسے لوگ روندتے ہوں گے جیسے جانور دنیا میں چیونٹی کو روندتے ہیں۔اور ایک حکایت بیان کی گئی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں دو آدمیوں نے حسب ونسب پر فخر کیا'' ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں فلاں ابن فلاں ہوں یہاں تک کہ اس نے نو (۹) عدد تک گنوایا۔اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ اسے کہہ دو کہ وہ نو سارے جہنمی تھے اور تو دسواں جہنمی ہے۔اور کسی نے کیا خوب کہا:

''زمین پر صرف تواضع کے ساتھ ہی چلو۔اس کے نیچے کتنے ہی ایسے لوگ مدفون ہیں جو تم سے زیادہ بلند تھے۔اگر تو اپنی طاقت کے گھمنڈ میں ہے اور قلعہ وبلندی میں ہے۔تو کتنے لوگ موت کا پیالہ پی چکے جو تم سے زیادہ حفاظت میں رہ رہے تھے''۔

قبر کی پکار

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍؓ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاہُ فَرَاٰی نَاسًا کَاَنَّھُمْ یَکْثِرُوْنَ قَالَ: اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرٰی فَاَکْثِرُوْا مِنْ ذِکْرِ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فَیَقُوْلُ: اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَۃِ وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَۃِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَاَھْلًا اَمَا اِنْ کُنْتُ لَاَحَبَّ مَنْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذَا وُلِّیْتُکَ

---

۱ تفسیر روح البیان (۱۹/۵)

الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِالْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا اَهْلًا:اَمَا اِنْ كُنْتُ لَاَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذَا وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيِّضُ اللّٰهُ لَهٗ سَبْعِيْنَ تِنِّيْنًا لَوْاَنَّ وَاحِدًامِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَاالْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ۔[1]

حضرت ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ آپ ایک مرتبہ نماز کے لئے تشریف لائے تو ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ کھل کھلا کر ہنس رہی تھی اور ہنسی کی وجہ سے دانت کھل رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لذتوں کو توڑنے والی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو تو جو حالت میں دیکھ رہا ہوں وہ پیدا نہ ہو لہٰذا موت کو کثرت سے یاد کیا کرو قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں وہ یہ آواز نہ دیتی ہو کہ میں بیگانگی کا گھر ہوں تنہائی کا گھر ہوں، مٹی کا گھر ہوں کیڑوں کا گھر ہوں جب کوئی مؤمن قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ کہتی ہے کہ تیرا آنا مبارک ہو بہت اچھا کیا کہ تو آ گیا جتنے آدمی زمین پر چلتے تھے تو ان سب میں زیادہ پسند تھا آج جب تو میرے پاس آیا ہے تو میرے بہترین سلوک کو بھی دیکھے گا اس کے بعد وہ قبر جہاں تک مردے کی نظر پہنچ سکے وہاں تک وسیع کر دی جاتی ہے اور ایک دروازہ اس میں کھول دیا جاتا ہے۔ (جس سے وہاں کی ہوا اور خوشبوئیں آتی رہتیں ہیں) اور جب کوئی بدکردار قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ کہتی ہے کہ تیرا آنا نامبارک ہے برا کیا جو تو آیا زمین پر جتنے آدمی چلتے تھے ان سب میں تجھ ہی سے

---

[1] سنن الترمذی (۶۳۹/۴) رقم (۲۴۶۰)

مجھے زیادہ نفرت تھی۔ آج جب تو میرے حوالے ہوا ہے تو میرے برتاؤ کو بھی دیکھے گا۔ اسکے بعد وہ اسکو اس طرح سے دباتی ہے کہ پسلیاں آپس میں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں، راوی نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں سے اشارہ کیا انگلیاں ایک دوسرے کے اندر داخل کیں اور ستر اژدھے اس پر ایسے مسلط ہو جاتے ہیں کہ ایک ہی زمین پر پھونکا مارے تو اس کے اثر سے زمین پر گھاس تک باقی نہ رہے۔ اور وہ اس کو قیامت تک ڈستے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسکے حساب کا فیصلہ کر دیا جائے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قبر جنت کا ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا ہے۔

قیامت کے نام (قرآن سے)

قیامت کے نام		ترجمہ
۱: يَوْمَ الْوَاقِعَةِ.	(الواقعه)	قیامت واقع ہونے کا دن۔
۲: يَوْمَ الْإِنْشِقَاقِ.	(الانشقاق)	آسمان پھٹ جانے کا دن۔
۳: يَوْمَ الزَّلْزَلَةِ.		زلزلہ آنے کا دن۔
۴: يَوْمَ الْغَاشِيَةِ.		محیط عام کا دن۔
۵: يَوْمَ الْبَعْثِ.		اٹھنے کا دن۔
۶: يَوْمَ الْجَمْعِ.	(التغابن)	جمع ہونے کا دن۔
۷: يَوْمَ الصَّدْعِ.	(طارق)	پھٹ جانے کا دن (قیامت کا دن)
۸: يَوْمَ التَّنَادِ.		قیامت کا اور ایک دوسرے کو پکارنے کا دن۔
۹: يَوْمَ السُّؤَالِ.		مانگنے کا دن۔
۱۰: يَوْمَ الْوَعِيْدِ.	(ق)	وعید کا دن۔
۱۱: يَوْمَ الْحَاقَّةِ.	(الحاقه)	حقیقت کا دن۔
۱۲: يَوْمَ الْخَافِضَةِ وَالرَّافِعَةِ.	(الواقعه)	پست کرنے والا دن بلند کرنے والا دن۔
۱۳: يَوْمَ الْإِنْفِطَارِ.	(انفطار)	جس دن یہ آسمان پھٹ جائے گا۔

۱۴:	يَوْمَ الرَّجْفَةِ.		جھٹکے اور زلزلے کا دن۔
۱۵:	يَوْمِ مَعْلُوْمٍ.	(واقعہ)	مقررہ کردہ دن۔
۱۶:	يَوْمَ النُّشُوْرِ		مردوں کو زندہ کر کے اٹھانے والا دن۔
۱۷:	يَوْمَ الْعَرْضِ		پیش ہونے کا دن۔
۱۸:	يَوْمَ الصَّدْرِ		لوٹنے کا دن۔
۱۹:	يَوْمَ الْفَتْحِ.		فیصلے یا غلبے کا دن۔
۲۰:	يَوْمَ الْقِصَاصِ.		بدلہ کا دن۔
۲۱:	يَوْمَ التَّبَدُّلِ.		بدلنے کا دن۔
۲۲:	يَوْمَ الْمَصِيْرِ		لوٹنے کا دن
۲۳:	يَوْمَ الْحِكْمَةِ.	(بقرہ)	انصاف کا دن۔
۲۴:	يَوْمَ الْفِتْنَةِ.		آزمائش کا دن۔
۲۵:	يَوْمِ عَاصِفٍ.		تیز ہوا یا آندھی کا دن۔
۲۶:	يَوْمِ مَّشْهُوْدٍ.	(بروج)	حاضر ہونے کا دن۔
۲۷:	يَوْمَ الْفِرَارِ.		بھاگ دوڑ کا دن۔
۲۸:	يَوْمَ النَّدَامَةِ.		ندامت کا دن۔
۲۹:	يَوْمَ التَّلَاقِ.		اجتماع یعنی قیامت کا دن۔
۳۰:	يَوْمَ الْفَصْلِ	(الطارق)	فیصلے کا دن۔
۳۱:	يَوْمَ الْوَزْنِ.		ترازو کا دن۔
۳۲:	يَوْمَ النَّفْخَةِ		صور پھونکنے کا دن۔
۳۳:	يَوْمٌ عَسِيْرٌ.		سخت دن۔
۳۴:	يَوْمٌ عَبُوْسٌ.		سختی کا دن۔
۳۵:	يَوْمَ التَّغَابُنِ.		ہار جیت کا دن۔
۳۶:	يَوْمَ التَّكْوِيْرِ.	(تکویر)	سورج کے بے نور ہونے کا دن۔

۳۷: يَوْمَ النَّاقُوْرِ.		صور پھونکنے کا دن۔
۳۸: يَوْمَ الدِّيْنِ.		بدلہ و جزاء کا دن۔
۳۹: يَوْمَ الْخُرُوْجِ.	(ق)	نکلنے کا دن۔
۴۰: يَوْمَ الْفَرْقِ.		جدائی کرنے کا دن۔
۴۱: يَوْمَ الْفَزْعِ.		گھبراہٹ کا دن۔
۴۲: يَوْمَ الْحِسَابِ.		حساب کا دن۔
۴۳: يَوْمَ الْوَعْدِ.		وعدے کا دن۔
۴۴: يَوْمَ الْحَسْرَةِ.		حشر کا دن۔
۴۵: يَوْمَ الْمَابِ.		ٹھکانے کا دن۔
۴۶: يَوْمَ الْقَضَآءِ.		فیصلے کا دن۔
۴۷: يَوْمٌ عَقِيْمٌ.	(الذاریات)	خیر سے خالی دن۔
۴۸: يَوْمَ الْاِنْكِدَارِ.		بکھر جانے کا دن۔
۴۹: يَوْمٌ عَظِيْمٌ.		بڑا دن۔
۵۰: يَوْمَ التَّفْجِيْرِ.		دریاؤں کے بہنے کا دن۔

آخرت کے دن کی ہولناکیاں

يَوْم: آیات	ترجمہ
۱: يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ. (آل عمران)	جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض کالے۔
۲: يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا. (انعام)	جس دن ہم ان کو جمع کریں گے۔
۳: يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ. (انعام)	جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی۔
۴: يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ	جس دن اس دولت کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان لوگوں کی

وَظُهُوْرُهُمْ. (توبہ)	پیشانیاں اور ان کی کروٹیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی۔
۵: يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ. (ابراھیم)	جس دن حساب قائم ہوگا۔
۶: يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ. (ابراھیم)	جس روز دوسری زمین بدل دی جائے گی اس زمین کے علاوہ اور آسمان بھی۔
۷: يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ.	جس روز ہم تمام آدمیوں کو ان کے نامہ اعمال سمیت بلائیں گے۔
۸: يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً. (کھف)	جس دن ہم پہاڑوں کو ہٹادیں گے آپ زمین کو دیکھیں گے کہ کھلا میدان ہے
۹: يَوْمَ نَطْوِى السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ. (انبیاء)	جس روز ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جس طرح لکھے ہوئے کاغذ کا مضمون لپیٹ دیا جائے
۱۰: يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ. (حج)	جس روز تم لوگ اس کو دیکھو گے (اس روز) تمام دودھ پلانے والیاں اپنے دودھ پلاتے بچے کو بھول جائیں گی
۱۱: يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ. (نور)	جس روز انکے خلاف ان کی زبانیں گواہی دیں گی اور ان کے ہاتھ
۱۲: وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. (نور)	اور ان کے پاؤں بھی (گواہی دیں گے) ان کاموں کی جو یہ لوگ کرتے تھے
۱۳: يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا. (الفرقان)	اور جس روز آسمان ایک بدلی پر سے ہٹ جائیگا اور فرشتے بکثرت اتارے جائینگے
۱۴: يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ. (فرقان)	جس روز ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھاوے گا۔

۱۵ : يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ. (شعراء)	اس دن میں نہ مال کام آوے گا نہ اولاد
۱۶ : يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ. (غافر)	جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ کام (نفع) نہ دے گی۔
۱۷ : يَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ. (فصلت)	جس روز اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف جمع کر کے لائے جاویں گے۔
۱۸ : يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ (دخان)	اس دن کا انتظار کیجئے کہ آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو۔
۱۹ : يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى. //	جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے۔
۲۰ : يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ. (ق)	جس دن ہم دوزخ سے کہیں گے کہ تو بھر گئی اور وہ کہے گی کچھ اور بھی
۲۱ : يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا. (ق)	جس دن زمین ان پر سے کھل جائے گی جب کہ وہ دوڑتے ہوں گے۔
۲۲ : يَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا. (طور)	جس روز آسمان تھرتھرانے لگے گا۔
۲۳ : يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا. (طور)	جس روز ان کو آتشِ دوزخ کی طرف دھکے دے کر لاویں گے۔
۲۴ : يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ. (قمر)	جس روز ایک بلانے والا فرشتہ ایک ناگوار چیز کی طرف بلاوے گا۔
۲۵ : يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ. (قمر)	جس روز یہ لوگ اپنے چہروں کے بل جہنم میں گھسیٹے جائیں گے۔
۲۶ : يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ. (معارج)	جس روز (آسمان رنگ میں) تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا۔
۲۷ : يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ. (مزمل)	جس روز زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور پہاڑ ریگ رواں ہو جائیں گے

۲۸: يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا. (نبا)

جس روز تمام ذی ارواح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔

۲۹: يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ. (نبا)

جس دن ہر شخص ان اعمال کو دیکھ لے گا جو اس میں اپنے ہاتھوں سے کیے۔

۳۰: يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ. (نازعات)

جس روز ہلا دینے والی چیز ہلا ڈالے گی۔ اور اس دن دل دھڑک رہے ہوں گے۔

۳۱: يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى. (عبس)

جس دن انسان اپنے کیے ہوئے کو یاد کرے گا

۳۲: يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ. (عبس)

جس دن آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور باپ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا

۳۳: يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا. (انفطار)

وہ دن ایسا ہے جس میں کسی شخص کے نفع کے لیے بس نہ چلے گا۔

۳۴: يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ. (طارق)

جس دن تمام پوشیدہ باتوں کی جانچ ہوگی

۳۵. يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ. (قارعة)

جس دن آدمی بکھرے ہوئے (پریشان) پروانوں کی طرح ہو جاویں گے

یوماً.....

۳۶: يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا. (بقرہ)

جس دن نہ کوئی شخص بھی کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے گا

۳۷: يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ.

جس دن میں بہت سی آنکھیں اور دل الٹ جائیں گے۔

۳۸: يَوْمًا لَّا يَجْزِىْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ.

جس دن میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا

۳۹: يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا. جو دن بچوں کو بھی بوڑھا کر دیگا۔

۴۰: يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا. ایسے دن سے ڈرتے رہیں جسکی سختی عام ہوگی۔

۴۱: يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا: سخت اور تلخ دن کا اندیشہ رکھتے ہیں۔

یومئذ

۴۲. وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ. (ابراهيم) اور تو مجرموں کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا۔

۴۳. فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ. (مومنون) جو باہم رشتے ناتے تھے اس روز نہ رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا۔

۴۴. يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ: (روم) اس روز سب آدمی جدا جدا ہو جائیں گے

۴۵: يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ: (روم) اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جائیں گے

۴۶: يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ. (حاقه) جس دن تم پیش کیئے جاؤ گے تمہاری کوئی بات پوشیدہ نہ ہوگی۔

۴۷: وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ ۢ بَاسِرَةٌ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ. (قيامة) بہت سے چہرے اس روز بے رونق ہونگے اور وہ خیال کر رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑنے والا معاملہ کیا جائے گا

۴۸: قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ: (نازعات) بہت سے دل اس روز دھڑک رہے ہوں گے

۴۹: وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ: (عبس) بہت سے چہروں پر اس روز (کفر) کی وجہ سے ظلمت ہوگی اور ان پر کدورت چھائی ہوگی

۵۰: وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ. (غاشيه) بہت سے چہرے اس روز ذلیل اور مصیبت جھیلتے ہونگے

۵۱: وَجِاْيٓءَ يَوْمَئِذٍ ۢ بِجَهَنَّمَ. (فجر) اس روز جہنم کو لایا جائے گا۔

۵۲: يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى. (فجر)

اس روز انسان کو سمجھ آئے گی اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا۔

۵۳: فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ: (//)

پس اس روز نہ تو خدا کے عذاب کے برابر کوئی عذاب دینے والا نکلے گا

۵۴: يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا. (زلزال)

اس روز زمین سب اچھی بری خبریں بیان کرنے لگے گی۔

۵۵: يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا: (زلزال)

اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر واپس ہوں گے۔

۵۶: ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ. (تکاثر)

پھر اس روز تم سب سے نعمتوں کی پوچھ ہوگی

یالیتنی

۱: يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا. (فرقان)

کیا اچھا ہوتا میں رسول کے ساتھ دین کی راہ پر لگ لیتا۔

۲: يَا وَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا. (فرقان)

ہائے میری شامت کیا اچھا ہوتا کہ میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔

۳: يَالَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتَابِيَهْ. (حاقة)

کیا اچھا ہوتا کہ مجھ کو میرا اعمال نامہ ہی نہ ملتا

۴: يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا. (نبا)

کافر کہے گا کاش میں مٹی ہو جاتا۔

۵: يَا لَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ. (فجر)

کاش میں اس زندگی کے لیے کوئی عمل نیک آگے بھیج دیتا۔

۶: يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ. (حاقه)

کیا اچھا ہوتا موت ہی خاتمہ کر چکتی

۷: يَا وَيْلَتَنَا مَالِهٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا. (کهف)

ہائے میری کم بختی اس نامہ اعمال کی عجیب حالت ہے کہ بے قلمبند کے لیے ہوئے نا کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا، اور نہ بڑا گناہ (چھوڑا)۔ کهف

اہلِ جنت کا اہلِ جہنم سے موازنہ

درج ذیل دس چیزوں میں اہلِ جنت کا اہلِ جہنم سے موازنہ ملاحظہ ہو کہ جنتی لوگ اپنے نیک اعمال کی بدولت کس قدر نعمتوں اور راحتوں میں ہوں گے اور ان کے مقابلہ میں جہنمی لوگ اپنے گناہوں کے سبب کس قدر تکالیف اور عذابات میں ہوں گے (تاکہ نیکیوں سے محبت اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو اور جنت و جہنم کے تذکرہ سے یہی مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ نااہل و روسیاہ کو بھی یہ دولت عطا فرمائے، وذالک من فضلہ لیس ببعید)

ا۔ کھانے

اہلِ جنت کے کھانے

کھانا (قرآن کی روشنی میں)

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ۔ (الواقعہ)
اور میوے جن کو وہ پسند کریں گے

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ۔ (الواقعہ)
پرندوں کا گوشت جو ان کو مرغوب ہوگا

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ (الواقعہ)
وہ ان باغوں میں ہوں گے جہاں بے خار بیریاں اور تہہ بتہہ کیلے ہوں گے

وَفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ (الواقعہ)
کثرت سے میوے ہوں گے جو نہ ختم ہوں گے نہ ان کی روک ٹوک ہوگی

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ۔ (الحاقه)	جس کے میوے جھکے ہوں گے
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا۔ (الحاقه)	کھاؤ پیو مزے کے ساتھ
فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ (الرحمٰن)	ان دونوں جنتوں میں ہر پھل کی دو دو قسمیں ہوں گی
فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ۔ (الرحمٰن)	ان دونوں جنتوں میں پھل، کھجور اور انار ہوں گے
يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِيْنَ (دخان)	جنت میں ہر قسم کے پھل منگاتے ہوں گے اطمینان کے ساتھ
لَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ (محمد)	ان کے لئے جنت میں ہر قسم کے پھل ہوں گے
اُكُلُهَا دَائِمٌ وَّظِلُّهَا	اس کا کھانا اور اس کا سایہ ہمیشہ ہوگا

ایک ہی کھانے میں کئی کھانوں کے ذائقے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ وَذَكَرَ الْجَنَّةَ فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْخُذَنَّ اَحَدَكُمُ اللُّقْمَةَ فَيَجْعَلُهَا فِيْ فِيْهِ ثُمَّ يَخْطُرُ عَلٰى بَالِهٖ طَعَامٌ اٰخَرُ فَيَتَحَوَّلُ الطَّعَامُ الَّذِيْ فِيْ فِيْهِ عَلَى الَّذِيْ اشْتَهٰى ثُمَّ قَرَاَ (وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ) [1]

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیان کیا۔ اور جنت کا تذکرہ کیا۔ پھر فرمایا:۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جو آدمی (جنت میں ایک) لقمہ منہ میں ڈالے گا پھر اس کے دل میں کسی اور کھانے کا خیال آئے گا تو وہ لقمہ اس کھانے میں بدل

[1] تفسیر ابن کثیر (۷/۲۳۹)

جائے گا جس کا خیال اس کے دل میں پیدا ہوا تھا پھر قرآن کی آیت تلاوت فرمائی (جنت میں وہ تمام نعمتیں میسر ہوں گی جن کی آدمی خواہش کرے گا اور آنکھوں کو جن سے لذت حاصل ہوگی اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے)

اہلِ جہنم کے کھانے

ا۔کھانا (قرآن کی روشنی میں)

اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ. (دخان)

کانٹوں والا درخت گنہگار لوگوں کا کھانا ہوگا تیل کی تلچھٹ کی طرح، ان کے پیٹوں میں کھولے گا جیسے گرم پانی کھولتا ہے۔

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَمِيْمٍ. (صافات)

وہ درخت جہنم کی جڑ میں سے نکلے گا اس کا پھل ایسا ہوگا گویا کہ وہ سانپوں کے سر ہیں پھر جہنمی اس کو کھائیں گے پھر وہ اس سے پیٹ بھریں گے پھر ان کے لئے اس پر گرم کھولتے پانی کا ملانا ہے (گرم پانی پینا ہے)

وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ لَا يَاْكُلُهٗ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ. (حاقہ ۳۶)

پیپ کے علاوہ ان کوئی کھانا نہ ہوگا اس کو وہی لوگ کھائیں گے جو گنہگار رہوں گے۔

۲۔زقوم کا قطرہ

حدیث مرفوع: لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّكُوْنُ

طَعَامُهُ.[1]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکایا جائے تو وہ دنیا والوں کے زندگی گذارنے کے سارے اسباب خراب کردے پھر کیا حال ہوگا اس شخص کا جس کا کھانا ہی یہی ہو۔

۳۔ گلے میں اٹکنے والا کھانا

اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا وَطَعَامًا ذَاغُصَّةٍ. (مزمل)

بے شک ہمارے پاس بیڑیاں اور آگ کا ڈھیر ہے اور ایسا کھانا جو گلے میں اٹکنے والا ہے۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّامِنْ ضَرِيْعٍ. (غاشیہ)

جہنمیوں کے لئے کانٹے والا کھانا ہی ہوگا۔

۲۔ مشروبات

اہلِ جنت کے مشروبات

ا۔ مشروبات (قرآن کی روشنی میں)

(ا) فِيْهَا اَنْهَارٌ مِّنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَاَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِيْنَ وَاَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى. (محمد)

اس میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں جس میں ذرا تغیر نہ ہوگا کہ وہ خراب ہو جائے اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بھی بدلہ ہوا نہ ہوگا اور بہت سی نہریں شراب کی ہیں جو پینے والے کو بہت لذیذ معلوم ہوں گی اور بہت سی نہریں ایسے شہد کی ہیں جو بالکل صاف ہوگا۔

---

[1] سنن الترمذی (۴/۷۰۶)، رقم (۲۵۸۵) وکذا اوردہ ابن حبان فی صحیحہ بغیر لفظ عن ابن عباسؓ واسنادہ علی شرط الشیخین

(۲) يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ. (الواقعه)

ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے یہ چیزیں لے کر آمدورفت کیا کریں گے آبخورے آفتابے اور ایسے جام شراب کہ اس سے ان کو دردسر ہوگا اور نہ عقل میں فتور آئے گا۔

(۳) اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا. (سورة الدهر)

جو نیک ہوں گے وہ ایسے جام شراب سے شراب پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی ایسے چشمے سے پیویں گے جس سے خدا کے خاص بندے پیویں گے جس کو وہ خاص بندے جہاں چاہیں گے لے جائیں گے۔

(۴) وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا. وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا. (دهر)

ان کے پاس چاندی کے برتن لائے جاویں گے اور آبخورے جو شیشے کے ہوں گے اور وہ شیشے چاندی کے ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا اور وہیں ان کو ایسا جام شراب پلایا جاوے گا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی یعنی ایسے چشمے سے ان کو پلایا جائے گا جو وہاں ہوگا جس کا نام سلسبیل مشہور ہوگا۔

(۵) وَكَاْسًا دِهَاقًا. (النبا)

اور لبالب بھرے ہوئے جام

وَاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ. (الغاشية)

اور رکھے ہوئے آبخورے ہیں۔

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ. (طور)

جنتی لوگ آپس میں جام شراب پر (دوستانہ) چھینا جھپٹی بھی کریں گے اس

میں نہ کوئی بک بک ہوگی نہ کوئی گناہ کی بات۔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُهُ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيْمٍ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ. (مطففین)

ان کے پینے کے لئے شراب خالص سربمہر جس پر مشک کی مہر ہوگی ملے گی اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہئے اور اس شراب کی آمیزش تسنیم کی ہوگی یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب لوگ پئیں گے۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا.

(الدھر)

اور ان کے پاس چاندی کے برتن لائے جاویں گے اور آبخورے جو شیشے کے ہوں گے۔

(۲) يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَاَكْوَابٍ. (زخرف)

ان کے پاس سونے کی پلیٹیں اور گلاس لائے جاویں گے۔

اہلِ جہنم کا پینا

ا۔ پینا (قرآن کی روشنی میں)

(۱) فَشَارِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ فَشَارِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ۔ (واقعہ)

پھر پیئے گے اس پر کھولتا ہوا پانی پھر پیئے گے جیسے وہ اونٹ پیتے ہیں جن کو پیاس کی بیماری ہو۔

(۲) وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ۔ (محمد)

پلایا جائے گا ان کو کھولتا پانی جو ان کی آنتوں کو کاٹ ڈالے گا۔

(۳)وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (کھف)

اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جیسے تیل کی تلچھٹ ان کے منہ کو بھون ڈالے گا کیا برا پینا ہے۔

(٤) وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَتَجَرَّعُهٗ وَلَايَكَادُ يُسِيْغُهٗ (ابراھیم)

اس کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا وہ گھونٹ گھونٹ پئے گا اور اسے ایسا محسوس ہوگا کہ وہ اسے گلے سے نہ اتار سکے گا۔

(٥) هٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ وَّاٰخَرُمِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٌ۔(صٓ)

یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ ہے سو یہ لوگ اس کو چکھیں اور بھی اسی قسم کی طرح طرح کی چیزیں ہیں۔

(٦) لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا۔ (نبا)

جہنمی اس جہنم میں نہ تو کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے نہ پینے کی چیز کا بجز گرم پانی اور پیپ کے۔

حدیث:۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِى الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ لِاَهْلِ الدُّنْيَا۔[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر جہنم کے بدبودار پانی کا ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو وہ دنیا کو بدبودار کردے۔

حدیث:۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ غَرْبًا مِنْ جَهَنَّمَ جُعِلَ وَسْطَ الْاَرْضِ لَاٰذٰى نَتْنُ رِيْحِهٖ وَشِدَّةُ حَرِّهٖ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر جہنم کے

---

[1] سنن الترمذی (۴/۷۰۶)، رقم (۲۵۸۴)

[2] المعجم الاوسط (۴/۸۷)، رقم (۳۶۸۱)

کھولتے پانی سے ایک ڈول بھرا جائے اور زمین کے درمیان اس کو ڈال دیا جائے تو اس کی بدبو اور گرمی کی شدت مشرق اور مغرب کے درمیان کی مخلوق کو تکلیف زدہ کر دے۔

۲۔ جہنمی پانی کا ڈول

جبرائیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر بتایا:

لَوْاَنَّ ذُنُوْبًامِنْ شَرَابِ جَهَنَّمَ صُبَّ فِيْ مَاءِ الْاَرْضِ جَمِيْعًا لَقَتَلَ مَنْ ذَاقَهٗ۔[1]

اگر دوزخ کے پانی کا ایک ڈول زمین میں موجود تمام پانیوں میں ڈال دیا جائے تو جو بھی اسے چکھ لے گا ہلاک ہو جائے گا۔

۳۔ يُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ کی تفسیر میں حدیث

حدیث: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَرِّبُ (اَيْ اَحَدٌمِنْ اَهْلِ النَّارِ) اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اَدْنٰى مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَ قَطَّعَ اَمْعَاءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ۔[2]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخیوں میں سے کوئی ایک شخص پانی کے برتن کو اپنے قریب کرے گا پھر اسے منہ سے لگا کر پینا چاہے گا تو جونہی اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو وہ اس کے چہرے کو بھون ڈالے گا اور اس کے سر کی کھال گر جائے گی پس جونہی اس کا گھونٹ بھرے گا وہ پانی اس کی انتڑیاں کاٹ دے گا یہاں تک کہ وہ انتڑیاں کٹ کر اس کے پاخانے کے راستے سے نکل جائیں گی۔

۴۔ شرابی کے لئے شرمگاہوں کی پیپ

حدیث مرفوع: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ مَاتَ

[1] شعب الایمان (۹/۵۰۸)

[2] سنن الترمذی (۴/۷۰۵)، رقم (۲۵۸۳) واخرجہ الحاکم فی مستدرکہ (۲/۳۸۲) علی شرط مسلم واقرہ الذہبی فی التلخیص

مُدْمِنَ الْخَمْرِ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ نَهْرِ الْغُوْطَةِ قِيْلَ وَمَا نَهْرُ الْغُوْطَةِ؟ قَالَ يَخْرُجُ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ يُؤْذِىْ اَهْلَ النَّارِ رِيْحُ فُرُوْجِهِمْ۔[1]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرا اس حال میں کہ وہ شراب کا عادی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو "غوطہ" کی نہر سے پلائیں گے پوچھا گیا "غوطہ" کی نہر کیا ہے؟ فرمایا وہ بدکار عورتوں کی شرمگاہ سے نکلتی ہے ان کی شرمگاہوں کی بدبو سے دوزخ والے پریشان ہوں گے۔

۵۔ نشہ آور چیزیں استعمال کرنے والوں کیلئے طینۃ الخبال

حدیث مرفوع: عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَاتِ فَيَسْقِيْهِ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْعُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ۔[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عہد کیا اس شخص کے لئے جو نشہ آور چیزیں استعمال کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو طینۃ الخبال میں سے پلائے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دوزخیوں کا پسینہ۔

---

[1] المستدرک للحاکم (۱۶۳/۴)۔ رقم (۷۲۳۴) وقال: ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ، ووافقہ الذہبی فقال: صحیح

[2] صحیح مسلم (۱۰۰/۶)، رقم (۵۳۳۵)

۴۳۔ کھانے پینے کی کیفیت اور کھانے پینے کے برتن

اہلِ جنت کا کھانا پینا اور اس کیلئے برتن

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مَنْ لَهٗ سَبْعُ دَرَجَاتٍ، وَهُوَ عَلَی السَّادِسَةِ وَفَوْقَهُ السَّابِعَةُ وَاِنَّ لَهٗ ثَلٰثَ مِأَةِ خَادِمٍ، یُغْدٰی عَلَیْهِ وَیُرَاحُ کُلَّ یَوْمٍ بِثَلَاثِ مِأَةِ صَحْفَةٍ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ: مِنْ ذَهَبٍ فِی کُلِّ صَحْفَةٍ لَوْنٌ لَیْسَ فِی الْاُخْرٰی، وَاِنَّهٗ لَیَلَذُّ اٰخِرَهَا کَمَا یَلَذُّ اَوَّلَهَا، وَمِنَ الْاَشْرِبَةِ ثَلٰثَ مِأَةِ اِنَاءٍ فِیْ کُلِّ اِنَاءٍ شَرَابٌ لَیْسَ فِی الْاٰخِرِ، وَاِنَّهٗ لَیَلَذُّ آخِرَهٗ کَمَا یَلَذُّ اَوَّلَهٗ، وَاِنَّهٗ لیقول، اَی رَبِّ، لَوْ اَذِنْتَ لِیْ اَطْعَمْتُ اَهْلَ الْجَنَّةِ وَسَقَیْتُهُمْ لَمْ یَنْقُصْ ذَالِكَ مِمَّا عِنْدِیْ شَیْئًا، وَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ زَوْجَةً سِوٰی اَزْوَاجِهٖ مِنَ الدُّنْیَا، وَاِنَّ الْوَاحِدَةَ لَتَقْعُدُ مَقْعَدَهَا قَدْرَ مِیْلٍ مِّنَ الْاَرْضِ۔[1]

ترجمہ:۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ سب سے ادنی مرتبے کے جنتی کو بھی سات درجات و منزلیں عطا کی جائیں گی۔ وہ جنتی چھٹی منزل پر ہوگا اور اس کے اوپر ساتویں منزل ہوگی اور اس کے تین سو خدام ہونگے۔ جو ہر دن صبح و شام تین سو طشت کھانے کے لائیں گے اور مجھے ان کے بارے میں صرف یہ پتہ ہے کہ وہ سونے کے ہونگے اور ہر کھانے کی نوع دوسرے کھانے سے مختلف ہوگی اور جو

[1] اتحاف الخیرۃ المہرۃ (۸/۲۴۲) رقم (۷۸۸۰)۔ وقال: رواہ ابویعلی الموصلی واحمد بن حنبل ورواتہ ثقات

لذت پہلے سے حاصل ہوگی وہی لذت آخری سے حاصل ہوگی۔اور مشروبات کے لئے تین سو برتن ہونگے ہر برتن (گلاس) کا شربت دوسرے سے مختلف ہوگا۔اور آخری برتن کا مزہ پہلے برتن کی طرح ہوگا (یعنی مزہ کم نہ ہوگا) اور وہ جنتی کہے گا "اے رب! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں جنتیوں کو کھلاؤں اور پلاؤں۔(چنانچہ کھلانے پلانے کے بعد بھی) ان میں کچھ کمی نہ ہوگی۔اور اس کی دنیا کی بیویوں کے علاوہ بہتر (۷۲) حور عیناء اس کی بیویاں ہوں گی اور ان میں سے ایک حور زمین کے ایک میل کے بقدر جگہ پر بیٹھتی ہے۔

اہلِ جہنم کا کھانا پینا اور اس کیلئے برتن

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُلْقٰی عَلٰی اَھْلِ النَّارِ اَلْجُوْعُ فَیَعْدِلُ مَاھُمْ فِیْہِ مِنَ الْعَذَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِیْعٍ لَا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِیْ غُصَّۃٍ فَیَذْکُرُوْنَ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُجِیْزُوْنَ الْغُصَصَ فِی الدُّنْیَا بِالشَّرَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَیُرْفَعُ اِلَیْھِمُ الْحَمِیْمُ بِکَلَالِیْبِ الْحَدِیْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْھِھِمْ شَوَتْ وُجُوْھَھُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَھُمْ قَطَّعَتْ مَا فِیْ بُطُوْنِھِمْ فَیَقُوْلُوْنَ: اُدْعُوْا خَزَنَۃَ جَھَنَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ: "اَوَلَمْ تَکُ تَاْتِیْکُمْ رُسُلُکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰی قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَآءُ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ" فَیَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا مَالِکًا. فَیَقُوْلُوْنَ: "یَا مَالِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ" قَالَ: فَیُجِیْبُھُمْ "اِنَّکُمْ مّٰکِثُوْنَ". قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَیْنَ دُعَآئِھِمْ وَبَیْنَ اِجَابَۃِ مَالِکٍ اِیَّاھُمْ اَلْفَ عَامٍ فَیَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ فَلَا اَحَدَ خَیْرٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ، فَیَقُوْلُوْنَ "رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَکُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْھَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا

ظَالِمُوْن" قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ: "اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ" فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ.[1]

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم والوں پر بھوک ڈالی جائیگی بھوک کا عذاب اس کے برابر ہوگا جس میں وہ پہلے تھے پھر وہ کھانا طلب کریں گے تو ان کو ایسے خاردار درخت کے کھانے دیئے جائیں گے جو نا تو ان کو موٹا کریں گے نہ ان کی بھوک مٹائیں گے پھر وہ کھانا طلب کریں گے تو ان کو گلے میں اٹکنے والا کھانا دیا جائے گا، پھر وہ یاد کریں گے کہ جب دنیا میں کھانا گلے میں پھنس جاتا تھا تو اس کو اتارنے کے لئے پانی پیتے تھے پھر وہ پانی مانگیں گے تو ان کو کھولتا ہوا گرم پانی دیا جائے گا لوہے کے آنکڑوں کے ساتھ جب وہ ان کے منہ کے قریب ہوگا تو ان کے چہروں کو جھلسا دے گا جب وہ پانی ان کے پیٹوں میں داخل ہوگا تو وہ پانی جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہوگا اس کو کاٹ دے گا پھر وہ کہیں گے کہ جہنم کے داروغے کو پکارو پھر فرشتے کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح نشانیاں لے کر نہیں آئے وہ کہیں گے لے کر آئے تھے فرشتوں نے کہا پکارو اور کافروں کا پکارنا نہیں مگر گمراہی میں پھر وہ کہیں گے کہ تم مالک (داروغے) کو بلاؤ پھر وہ کہیں گے اے مالک چاہئے کہ تیرا رب ہمارے لیے فیصلہ کرلے۔ راوی نے کہا مالک ان کو جواب دے گا تم ٹھہرے رہو۔ حضرت اعمشؒ نے فرمایا کہ جہنمیوں کے پکارنے اور مالک کے ان کو جواب دینے کے درمیان ایک ہزار سال کا عرصہ ہوگا۔ پھر وہ لوگ کہیں گے تم اپنے رب کو پکارو آج تمہارے رب سے زیادہ کوئی بہتر نہیں ہے پھر وہ جہنمی کہیں گے "اے ہمارے پروردگار! ہماری بدبختی ہمارے اوپر غالب آ گئی اور ہم بھٹکے ہوئے لوگ تھے"۔ اے ہمارے رب ہمیں اس جہنم سے نکال پھر اگر ہم دوبارہ کریں تو ہم ظلم کرنے والے ہیں۔ پھر اعمش نے فرمایا اللہ جل شانہ ان کو جواب دینگے کہ تم اس میں رذیل ہو کر پڑے رہے اور بکواس نہ کرو پس اس وقت وہ ہر خیر سے مایوس و ناامید ہو جائیں گے پس اس وقت وہ ہائے افسوس، ہائے مصیبت، حسرت، اور بربادی پکارنا شروع کردیں گے۔

---

[1] سنن الترمذی (۴/۷۰۷) رقم (۲۵۸۶)

برتن

حدیث:. عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَھْلِ جَھَنَّمَ، فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَیُرْفَعُ اِلَیْھِمُ الْحَمِیْمُ بِکَلَالِیْبِ الْحَدِیْدِ۔[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جہنمیوں کے بارے میں مروی ہے کہ پانی مانگیں گے تو ان کے سامنے دوزخ کا کھولتا ہوا پانی لوہے کے چمٹوں کے ساتھ لایا جائے گا۔

۵۔ رہائش

اہلِ جنت کی رہائش

عَنْ عُبَیْدِ ابْنِ عُمَیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ أَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً، لَرَجُلٌ لَہٗ دَارٌ مِنْ لُؤْلُؤَۃٍ وَاحِدَۃٍ، مِنْھَا غُرَفُھَا وَأَبْوَابُھَا۔[2]

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا" کہ سب سے ادنی درجہ کا جنتی ایسا شخص ہوگا جس کا گھر ایک (بے جوڑ) موتی کا ہوگا۔ جس کے کمرے، دروازے بھی اسی موتی کے ہونگے۔

اہلِ جہنم کی رہائش/ٹھہرنے کی جگہ

عن عبید بن عمیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

---

[1] سنن الترمذی (۴/۷۰۷)، رقم (۲۵۸۶)

[2] (۱)۔ مصنف ابن ابی شیبۃ (۱۳/۱۱۰)، رقم (۳۵۱۳۱)

(۲)۔ الزہد لھناد (۱/۱۰۴)، رقم (۱۲۶) وکذا فی الزہد لأسد بن موسیٰ۔

وسلم: اِنَّ اَدْنٰی اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا، لَرَجُلٌ عَلَيْهِ نَعْلَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَاَنَّهٗ مِرْجَلٌ. [1]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عذاب کے اعتبار سے سب سے ادنیٰ جہنمی وہ شخص ہو گا جس نے (آگ کے) دو جوتے پہنے ہوئے ہوں گے جن کی (شدتِ حرارت کی) بدولت اس کا دماغ ہانڈی کی طرح کھول رہا ہوگا۔

۶۔ لباس اور کپڑے

اہلِ جنت کے کپڑے

۱۔ جنت کا لباس

يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ (کہف ۳۱)

جنتی لوگ سبز باریک اور موٹے ریشم کے کپڑے پہنیں گے۔

۲۔ جنتی درخت سے کپڑوں کے جوڑوں کا نکلنا

حدیث مرفوع: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ مَامِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا اُنْطُلِقَ بِهٖ اِلٰی طُوْبٰی فَتُفْتَحُ لَهٗ اَكْمَامُهَا فَيَاخُذُ مِنْ اَیِّ ذٰلِكَ شَاءَ اِنْ شَاءَ اَبْيَضَ وَاِنْ شَاءَ اَحْمَرَ وَاِنْ شَاءَ اَخْضَرَ وَاِنْ شَاءَ اَصْفَرَ وَاِنْ شَاءَ اَسْوَدَ مِثْلَ شَقَائِقِ النُّعْمَانِ وَاَرَقُّ وَاَحْسَنُ. [2]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو بھی جنت میں داخل ہوگا تو طوبیٰ نامی درخت کے پاس لایا جائے گا پھر اس کے لئے درخت طوبیٰ کے شگوفوں والی کٹوریوں اور غلافوں کو

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ (۱۳/ ۱۵۷)، رقم (۳۵۲۷۰)

[1] ۱۔ الترغیب والترہیب (۴/ ۲۹۴)، رقم (۵۶۹۹)

۲۔ حادی الارواح (۱/ ۱۳۹) ۳۔ صفۃ الجنۃ (۱/ ۱۵۰)، رقم (۱۴۲)

کھول دیا جائے گا (جس میں سے کئی رنگوں کے کپڑے نکلیں گے) وہ جنتی ان میں سے جو چاہے گا، لے لیگا چاہے تو سفید چاہے تو سرخ چاہے تو سبز چاہے تو زرد چاہے تو سیاہ جیسے گل لالہ ہوتا ہے ایسے جوڑے ہوں گے جو بہت زیادہ نرم باریک اور بہت زیادہ خوبصورت۔

حدیث مرفوع: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوؓ: قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ ثِيَابَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَتُنْسَجُ نَسْجًا اَمْ تُشَقَّقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ..... قَالَ: لَا بَلْ تُشَقَّقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ.[1]

ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ مجھے جنتیوں کے کپڑوں کے بارے میں بتایئے کہ کیا وہ دھاگے وغیرہ سے بُنے ہوئے ہیں یا جنت کے پھلوں سے نکلے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ وہ جنت کے پھلوں سے نکلے ہوئے ہیں۔

۳۔ جنتی دوپٹہ

وَلَنَصِيْفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا. (بعض الحديث)[2]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایسا دوپٹہ اوڑھے ہوئے ہوگی جس کی قیمت دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔

۴۔ جنت کا رومال

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا.[3]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی جبہ ہدیہ دیا گیا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ریشم سے منع فرماتے تھے۔ پھر لوگوں نے اس سے تعجب کیا تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس

---

[1] مسند احمد (۲/۲۰۳)، رقم (۶۸۹۰)
[2] صحیح البخاری (۳/۱۰۲۹)، رقم (۲۶۴۳)
[3] صحیح البخاری (۳/۱۱۸۷)، رقم (۳۰۷۶)

کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے سعد بن معاذؓ کے جنت میں رومال اس ریشم سے کئی گنا زیادہ خوبصورت اور اچھے ہیں۔

۵۔ جنتی بیوی کے کپڑے

عَنْ ابی سعید مرفوعًا: عَلٰی کُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً یَبْدُوْ مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ هَا. (بعض الحدیث)[1]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی بیوی نے ستر جوڑے پہنے ہوئے ہوں گے جن کے پار اس کی ہڈی کا گودا بھی نظر آئے گا۔

اہلِ جہنم کے کپڑے

۱۔ جہنم کا لباس:۔

فَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ.[2]

سو وہ لوگ جو کافر تھے ان کے پہننے کے لئے قیامت میں آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے۔

وَتَرَی الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ سَرَابِیْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ.[3]

اور تُو اس دن مجرموں (کافروں) کو دیکھے گا زنجیروں میں جکڑے ہوئے اور ان کے کرتے چیڑ کے تیل کے ہوں گے۔

۲۔ سب سے پہلا جہنمی لباس

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ یُّکْسٰی حُلَّةً مِنَ النَّارِ اِبْلِیْسُ یَضَعُهَا عَلٰی حَاجِبِهٖ وَیَسْحَبُهَا مِنْ خَلْفِهٖ

---

[1] سنن الترمذی (۴/۶۷۰)، رقم (۲۵۲۲)

[2] سورۃ الحج: ۱۹ [3] سورۃ ابراہیم: ۸۹

وَذُرِّيَّتُهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ ينادى يَا ثُبُوْرَهٗ وَهُمْ يُنَادُوْنَ يَاثُبُوْرَهُمْ فَيُقَالُ لَاتَدْعُوْاالْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَاحِدًا وَادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا۔[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں سب سے پہلے جس کو دوزخ کا لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہوگا وہ اس لباس کو اپنے ابروؤں پر رکھے گا اور اس لباس کو گھسیٹے گا اور اس کے پیچھے اس کے پیروکار ہوں گے اور وہ کہے گا اے موت آجا اور اس کے پیروکار پکاریں گے اے موت آجا پھر ان سے کہا جائے گا آج کے دن ایک موت نہ پکارو بلکہ کئی موتوں کو پکارو۔

۳۔آگ کا کرتہ

حدیث مرفوع: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ النَّائِحَةُ اِنْ لَمْ تَتُبْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ فَاِنَّهَاتُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سَرَابِيْلُ مِنْ قَطِرَانٍ ثُمَّ يُعْلٰى عَلَيْهَا بِدِرْعٍ مِنْ لَهَبِ النَّارِ۔[2]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت پر اونچی آواز سے رونے اور نوحہ کرنے والیاں اگر موت سے پہلے توبہ نہیں کرتیں تو قیامت کے دن ان کو اٹھایا جائے گا اس حال میں کہ ان کے کرتے تارکول کے ہوں گے پھر ان کرتوں کے اوپر آگ کے (بھڑکتے) شعلے کا ایک اور کرتا پہنا دیا جائے گا۔

۴۔آگ کے جوتے

حدیث مرفوع: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًامَنْ له نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ۔[3]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ شخص ہوگا جس

[1] مصنف ابن ابی شیبۃ (۱۳/۱۶۸)، رقم (۳۵۳۰۷)، وکذا رواہ الامام احمد فی مسندہ بمعناہ (۳/۱۵۳)، رقم (۱۲۵۸۲)

[2] سنن ابن ماجہ (۱/۵۰۴)، رقم (۱۵۸۲)، ہذا حدیث صحیح وکذا رواہ ابن ماجہ باسناد آخر عن ابی مالک الاشعری وقال الکنانی عنہ فی مصباح الزجاجۃ ۲:۴۵، "ہذا اسناد صحیح رجالہ ثقات"

[3] صحیح مسلم (۱/۱۳۶)، رقم (۵۳۹)

کے جوتے اور تسمے آگ کے ہوں گے جن سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

۷۔ بستر

اہلِ جنت کا بستر

بچھونا (آرام کرنے کی جگہیں)

سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ۔ (سورة الغاشيه) — اونچے اونچے تخت ہونگے

وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ۔ (غاشية) — اور برابر لگے ہوئے گدے یعنی تکیے ہوں گے

وَزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ۔ (غاشية) — اور سب طرف قالین ہی قالین پھیلے پڑے ہوں گے

اہلِ جہنم کا بستر

لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٌ. (اعراف)

ان کے لئے جہنم کا بستر ہوگا اور ان کے اوپر اسی کا اوڑھنا ہوگا۔

۸۔ زیور

اہلِ جنت کا زیور

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا. (فاطر)

''جنت میں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے''

اہلِ جہنم کا زیور

حضرت بریدہؓ سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی دیکھی تو فرمایا (اس شخص سے):

مَا لِیْ اَرٰی عَلَیْكَ حِلْیَةَ اَهْلِ النَّارِ۔ [1]

مجھے کیا ہوا میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تجھ پر جہنم والوں کا زیور ہے۔

۹۔ جنت و جہنم میں داخلہ کی کیفیت

دخولِ جنت کے وقت دس خوشخبریاں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اَرَادَاللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ یُّدْخِلَ اَهْلَ الْجَنَّةِ فِی الْجَنَّةِ بَعَثَ اِلَیْهِمْ مَلَكًا وَمَعَهٗ هَدِیَّةٌ وَكِسْوَةٌ مِّنَ الْجَنَّةِ فَاِذَا اَرَادُوْا اَنْ یَّدْخُلُوْهَا قَالَ لَهُمُ الْمَلَكُ اِنَّ مَعِیَ هَدِیَّةً مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالُوْا وَمَا تِلْكَ الْهَدِیَّةُ ؟ فَیَقُوْلُ الْمَلَكُ هِیَ عَشَرَةُ خَوَاتِیْمَ مَكْتُوْبٌ عَلٰی اَحَدِهَا سَلَامٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ وَفِی الثَّانِیْ مَكْتُوْبٌ رُفِعَتْ عَنْكُمُ الْاَحْزَانُ وَالْهُمُوْمُ وَفِی الثَّالِثِ مَكْتُوْبٌ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ وَفِی الرَّابِعِ مَكْتُوْبٌ اَلْبَسْنَاكُمُ الْحُلَلَ وَالْحُلٰی وَفِی الْخَامِسِ مَكْتُوْبٌ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ اِنِّیْ جَزَیْتُهُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُوْنَ وَفِی السَّادِسِ مَكْتُوْبٌ هٰذَا جَزَاءُكُمُ الْیَوْمَ بِمَا فَعَلْتُمْ مِنَ الطَّاعَةِ وَفِی السَّابِعِ مَكْتُوْبٌ صِرْتُمْ شَبَابًا لَّا تَهْرَمُوْنَ اَبَدًا وَفِی الثَّامِنِ مَكْتُوْبٌ صِرْتُمْ اٰمِنِیْنَ لَاتَخَافُوْنَ اَبَدًا وَفِی التَّاسِعِ مَكْتُوْبٌ رَافَقْتُمُ الْاَنْبِیَاءَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءَ وَالصَّالِحِیْنَ وَفِی الْعَاشِرِ مَكْتُوْبٌ سَكَنْتُمْ فِی جِوَارِ الرَّحْمٰنِ ذِی الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ۔ ثُمَّ یَقُوْلُ الْمَلَكُ اُدْخُلُوْهَا

---

[1] الموطا بروایۃ الشیبانی (۳/۳۲۸)، رقم (۸۷۰)

بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيَقُوْلُوْنَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ. [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب جنت والوں کو جنت میں داخل کرنے کا ارادہ فرمائے گا۔ تو ان کے پاس ایک فرشتے کو بھیجے گا ایک تحفہ اور ایک جوڑا دیکر اور وہ جوڑا جنت کا ہوگا۔ جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہونا چاہیں گے تو فرشتہ ان سے کہے گا۔ کہ رب العالمین کی طرف سے میرے پاس ایک تحفہ ہے جنتی کہیں گے کہ وہ تحفہ کیا ہے؟ فرشتہ کہے گا کہ یہ دس مہریں ہیں۔ ایک پر لکھا ہوگا تم پر سلامتی ہو تم خوش رہو اور جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ اور دوسری مہر پر لکھا ہوگا تم سے غم اور پریشانیوں دور کردی گئیں اور تیسری پر لکھا ہوگا کہ یہی وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا ہے ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے تھے (۴) ہم تمہیں جوڑے اور زیورات پہنائیں گے (۵) اور ہم نے ان کا نکاح موٹی آنکھوں والی حوروں سے کر دیا ہے۔ بے شک آج کے دن میں نے ان کو انکے صبر کا بدلہ یہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں۔ (۶) آج کے دن میں یہ تمہارا بدلہ ہے تمہاری فرمانبرداری کے بدلے میں (۷) تم جوان ہو گئے کبھی بوڑھے نہ ہو گے۔ (۸) تم امن میں آ گئے کبھی خوفزدہ نہ ہو گے۔ (۹) تمہیں انبیاء صدیقین شہداء صالحین کا ساتھ مل گیا۔ (۱۰) اس رحم کرنے والے خدا کے پڑوس میں رہو جو عرش کریم کا مالک ہے۔ پھر فرشتہ کہیگا کہ جنت میں امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ پس وہ جنت میں داخل ہوں گے اور کہیں گے وہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم

---

[1] المنبهات لابن حجر ( ) وكذا وجدته فى التفاسير الآتية بتغيير الالفاظ بمعناه (ولم اكن اعثر على الاسناد ضعفًا او صحة، والله اعلم بحقيقته)

۱۔ تفسیر الکشف والبیان (۸/۱۱۳)، ۲۔ تفسیر روح البیان (۷/۲۷۷)

۳۔ تفسیر الثعلبی (۱/۱۸۶۹)

سے رنج کو دور کر دیا بے شک ہمارا رب بڑا بخشنے والا قدر دان ہے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں جنت کا وارث بنا دیا ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں گے۔ کیا خوب بدلہ ہے اچھے اعمال کرنے والوں کا۔

دخولِ جہنم کے وقت دس وعیدیں

وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُدْخِلَ اَهْلَ النَّارِ فِيْ النَّارِ بَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا وَمَعَهُ عَشَرَةُ خَوَاتِيْمَ۔

اور جب اللہ تعالیٰ جہنم والوں کو جہنم میں داخل کرنے کا ارادہ کریں گے تو ان کی طرف ایک فرشتے کو بھیجیں گے اس حال میں کہ اس کے پاس دس انگوٹھیاں ہوں گی۔

پہلی انگوٹھی پر لکھا ہوگا

(١) اُدْخُلُوْهَا لَاتَمُوْتُوْنَ فِيْهَا اَبَدًا وَلَاتَحْيَوْنَ وَلَاتُخْرَجُوْنَ۔

تم جہنم میں داخل ہو جاؤ نہ تم کو اس میں موت آئے گی اور نہ تم سکون سے زندگی گذار سکو گے اور نہ ہی تم کو یہاں سے نکالا جائے گا۔

(٢) خُوْضُوْا فِيْ الْعَذَابِ لَارَاحَةَ لَكُمْ۔

(٢) تم عذاب میں داخل ہو جاؤ تمہارے لئے کوئی راحت نہیں ہے۔

(٣) يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ۔

(٣) میری رحمت سے مایوس رہو۔

(٤) اُدْخُلُوْهَا فِيْ الْهَمِّ وَالْغَمِّ وَالْحُزْنِ اَبَدًا۔

(٤) تم ہمیشہ کی پریشانی اور غم اور مصیبت میں داخل ہو جاؤ۔

(٥) لِبَاسُكُمُ النَّارُ وَطَعَامُكُمُ الزَّقُّوْمُ۔

(٥) تمہارا لباس آگ اور تمہارا کھانا کانٹے دار درخت ہوگا۔

(٦) وَشَرَابُكُمُ الْحَمِيْمُ وَمِهَادُكُمُ النَّارُ وَغَوَاشِيْكُمُ النَّارُ۔

(٦) تمہارا پینا کھولتا ہوا پانی تمہارا بچھونا آگ اور تمہارا اوپر کا لحاف آگ کا ہوگا۔

(۷) هٰذَا جَزَاءُ كُمُ الْيَوْمَ بِمَا فَعَلْتُمْ مِنْ مَعْصِيَتِيْ۔

(۷) آج یہ تمہارا بدلہ ہے اس لئے کہ تم نے میری نافرمانی کی۔

(۸) سَخَطِيْ عَلَيْكُمْ فِي النَّارِ اَبَدًا۔

(۸) میری ناراضگی جہنم میں تم پر ہمیشہ رہے گی۔

(۹) عَلَيْكُمُ اللَّعْنَةُ بِمَا تَعَمَّدْتُمْ مِنَ الذُّنُوْبِ الْكَبَائِرِ وَلَمْ تَتُوْبُوْا وَلَمْ تَنْدَمُوْا قُرَنَائُكُمُ الشَّيَاطِيْنُ فِي النَّارِ اَبَدًا۔

(۹) تم پر لعنت ہو اس لئے کہ تم نے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا پھر تم نے نہ تو توبہ کی اور نہ ہی دل میں ندامت ہوئی تمہارے ساتھی دوزخ میں شیطان ہوں گے۔

(۱۰) اِتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ وَاَرَدْتُمُ الدُّنْيَا وَتَرَكْتُمُ الْآخِرَةَ فَهٰذَا جَزَاؤُكُمْ۔[1]

(۱۰) تم نے شیطان کی پیروی کی۔ اور تم نے دنیا کو طلب کیا اور آخرت کو چھوڑ دیا بس یہی تمہارا بدلہ ہے۔

۱۰۔ آیاتِ جنت و جہنم

جنت کے متعلق وہ مضامین جو قرآن میں آئے ہیں

(۱) كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ. (بقرہ: ۲۵)

جب کبھی دیئے جاوینگے وہ لوگ ان بہشتوں میں سے کسی پھل کی غذا تو ہر بار میں یہی کہیں گے یہ وہی ہے جو ہم کو ملا تھا اس سے بیشتر اور ملے گا بھی ان کو دونوں بار کا پھل ملتا جلتا اور ان کے

[1] المطہرات لابن حجر۔ ولم اطلع علی اسنادہ صحۃ وضعفا و کذا لم اجدہ فی الکتب الحدیثیۃ مما عندی غیر ذالک فجزی اللہ تعالی عنی من بلغنی الیہ فیہا و یکشف لی عن حالہ احسن الجزاء

[2] صحیح البخاری (۳/۱۱۹۱)، رقم (۳۰۹۲)

واسطے بہشتوں میں بیویاں ہوگی صاف پاک کی ہوئی اور وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲) وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ.

(ال عمران ۱۳۳)

اور طرف جنت کے جس کی چوڑائی ایسی ہے جیسے سب آسمان وزمین وہ تیار کی گئی ہے خدا سے ڈرنے والوں کیلئے۔

(۳) وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا.

"اور ہم ان کو نہایت گنجان سایہ میں داخل کریں گے"۔

(۴) لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ. (مائدہ ۱۱۹)

ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی وہ اللہ جل جلالہ سے راضی یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔

(۵) اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّهَا. اسکا پھل اور سایہ دائم ہوگا۔

(۶) تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ. اور وہاں انکو سلام اس لفظ سے کہا جائیگا السلام علیکم۔

(۷) اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ O وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ O لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ O (حجر ۴۳-۴۷)

تم ان میں سلامتی اور امن سے داخل ہو اور ان کے دلوں میں جو کینہ وہ سب ہم دور کردیں گے کہ سب بھائی بھائی کی طرح رہیں گے تختوں پر آمنے سامنے وہاں ان کو ذرا بھی تکلیف نہ پہنچے گی اور وہ نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

(۸) يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ. (حج: ۲۳)

اور ان کو وہاں سونے کے کنگن اور موتی (کے زیور) پہنائے جائیں گے اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی۔

(۹) اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَائِكِ مُتَّكِئُوْنَ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ. (یس: ۵۵-۵۸)

بے شک اس دن اپنے شغلوں میں خوش دل ہوں گے اور وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر بیٹھی ہوں گی اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے میوے ہوں گے جو کچھ مانگے گے ان کو ملے گا ان کو پروردگار مہربان کی طرف سے سلام فرمایا جاوے گا۔

(۱۰) وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا. حَتّٰى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ. (زمر: ۷۳)

اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ ہو کر جنت کی طرف روانہ کیے جاویں گے یہاں تک کہ جب اس جنت کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے پہلے سے کھلے ہوں گے (تا کہ ذرا بھی دیر نہ لگے) اور وہاں کے محافظ فرشتے ان سے کہیں گے السلام علیکم۔ تم مزے میں رہو اس جنت میں ہمیشہ کے لئے رہو۔

(۱۱) يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ. (زخرف: ۷۱)

ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور گلاس لائے جاویں گے اور وہاں وہ چیزیں ملیں گی جن کو جی چاہے گا اور جن سے آنکھوں کو لذت ہوگی۔

(۱۲) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ (دخان: ۵۱-۵۶)

بے شک خدا سے ڈرنے والے امن (چین) کی جگہ میں ہوں گے یعنی باغوں میں اور نہروں میں (اور) وہ لباس پہنیں گے باریک اور دبیز ریشم کا آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے

(اور) یہ بات اس طرح ہے اور ہم ان کا گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والیوں سے بیاہ کریں گے (اور) وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگاتے ہوں گے (اور) وہاں وہ بجز اس موت کے جو دنیا میں آچکی تھی اور موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے (یعنی مریں گے نہیں) اور اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ سے بچالے گا۔

(۱۳) فِيْهَا اَنْهَارٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ. (محمد: ۵۱)

اس (جنت) میں بہت سی نہریں تو ایسی ہوگی۔ جس میں ذرا تغیر نہ ہوگا اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بدلہ نہ ہوگا اور بہت سی نہریں شراب کی ہیں جو پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوگی اور بہت سی نہریں ہیں شہد کی جو بالکل صاف ہوگا اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے۔ اور ان کی رب کی طرف سے بخشش ہوگی۔

(۱۴) لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ. (ق: ۳۵)

ان کو بہشت میں سب کچھ ملے گا جو جو چاہیں اور ہمارے پاس اور بھی زیادہ (نعمت ہے)۔

(۱۵) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ النَّعِيْمِ فٰكِهِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا م بِمَآ كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِءٍ ۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ. وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ. (طور: ۱۷-۲۷)

متقی لوگ بلاشبہ (بہشت کے) باغوں اور سامان عیش میں ہوں گے (اور) ان کو جو چیزیں ان کے پروردگار نے دی ہونگی اس سے خوش دل ہونگے اور ان کا پروردگار انکو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔ خوب کھاؤ اور پیو مزہ کے ساتھ اپنے عملوں کے بدلے میں تکیہ لگائے ہوئے تختوں پر جو برابر بچھے ہوئے ہیں اور ہم ان کا گوری گوری آنکھوں والیوں (یعنی حوروں) سے بیاہ کردیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا ہم ان کی اولاد کو بھی (درجے میں) ان کے ساتھ شامل کردیں گے اور ان کے عمل میں سے کوئی بھی چیز کم نہیں کریں گے۔ ہر شخص اپنے اعمال (کفریہ) میں محبوس (فی النار) رہے گا اور ہم ان کو میوے اور گوشت جس قسم کا ان کو مرغوب ہو روز افزوں دیتے رہیں گے (اور) وہاں آپس میں (بطور خوش طبعی کے) جام شراب میں چھینا جھپٹی بھی کریں گے، اس میں نہ بک بک لگے گی (کیونکہ نشہ نہ ہوگا) اور نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی اور ان کے پاس ایسے لڑکے آویں جاویں گے جو خاص انہی کے لئے ہوں گے گویا وہ حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر بات چیت کریں گے یہ بھی کہیں گے کہ (بھائی) ہم تو اس سے پہلے اپنے گھر (یعنی دنیا کے انجام کار سے) بہت ڈرا کرتے تھے پس خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچالیا۔

(۱۶) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ. (قمر: ۵۴، ۵۵)

پرہیزگار لوگ باغوں میں اور نہروں میں ہونگے ایک عمدہ مقام میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔

سورۃ الرحمٰن

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ذَوَاتَا اَفْنَانٍ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَّجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتَانِ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ مُدْهَامَّتَانِ فِيْهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ.

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے (ہر وقت) ڈرتا رہتا ہے۔ اس کے لئے جنت میں دو باغ ہوں گے۔ سو اے جن وانسان تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتیں کے منکر ہو جاؤ گے (اور وہ) دونوں باغ کثیر شاخوں والے ہوں گے ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہونگے کہ بہتے چلے جاویں گے ان دونوں باغوں میں ہر میوے کی دو قسمیں ہونگی۔ وہ لوگ تکیہ لگائے ایسے فرشوں پر بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں باغوں کا پھل بہت نزدیک ہوگا ان میں نیچی نگاہ والیاں (یعنی حوریں) ہوں گی کہ ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے، گویا وہ یاقوت و مرجان ہیں۔ اور ان دو باغوں سے کم درجہ میں دو باغ اور ہیں سو اے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے، وہ دونوں باغ گہرے سبز ہوں گے۔ ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے جو جوش مارتے ہوں گے۔ ان دونوں باغوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے ان میں خوب سیرت اور خوبصورت عورتیں ہوں گی، وہ عورتیں گوری رنگت کی ہوں گی (اور) خیموں میں محفوظ ہونگی (اور) ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا۔ اور نہ کسی جن نے وہ لوگ سبز شجر اور عجیب خوبصورت کپڑوں (کے فرشوں) پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، سو اے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے بڑا بابرکت نام ہے آپ کے رب کا جو عظمت والا اور احسان والا ہے۔

سورۃ الواقعہ

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ.

اور جو اعلیٰ درجے کے ہیں وہ تو اعلیٰ درجے ہی کے ہیں (اور) وہ (خدا تعالیٰ کے ساتھ) خاص مقرب ہیں۔

عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ مُّتَّکِئِیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ. بِاَکْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ وَکَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ وَفَاکِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ وَحُوْرٌ عِیْنٌ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ مَا اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ وَفَاکِهَةٍ کَثِیْرَةٍ لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْکَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا.

(وہ لوگ) سونے کے تاروں سے بُنے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے یہ چیزیں لے کر آمد و رفت کیا کریں گے۔ آبخورے اور آفتابے اور ایسا جام شراب جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جائیگا نہ اس سے کوئی دردسر ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتور آئے گا۔ اور میوے جن کو وہ پسند کریں گے اور پرندوں کا گوشت جو ان کو مرغوب ہوگا اور (ان کے لئے) گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں ہونگی (مراد حوریں ہیں) جیسے (حفاظت سے) پوشیدہ رکھا ہوا موتی۔ یہ ان کے اعمال کے صلہ میں ملے گا (اور) نہ وہاں بک بک سنیں گے اور نہ کوئی (اور) بیہودہ بات بس (ہر طرف سے) سلام ہی سلام کی آواز آئیگی اور جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں۔ وہ ان باغوں میں ہونگے جہاں بے خار بیریاں ہونگی، اور تہ بتہ کیلے

ہونگے۔اور لمبا لمبا سایہ ہوگا۔اور چلتا ہو پانی ہوگا اور کثرت سے میوے ہوں گے۔جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان کی روک ٹوک ہوگی، اور اونچے اونچے فرش ہوں گے۔ہم نے (وہاں کی) ان عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے یعنی ہم نے ان کو ایسا بنایا کہ وہ کنواریاں ہیں محبوبہ ہیں ہم عمر ہیں۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا ۢ بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ.

غرض وہ شخص پسندیدہ عیش یعنی بہشت بریں میں ہوگا۔جس کے میوے اس قدر جھکے ہونگے (کہ جس حالت میں چاہیں گے) لے سکیں گے اور حکم ہوگا کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ ان اعمال کے صلہ میں جو تم نے گذشتہ ایام (یعنی زمانہ قیام دنیا) میں کئے ہیں۔

سورۃ الدھر

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُاللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِيْرًا مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرًا قَوَارِيْرَ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا.

(اور) جو نیک (لوگ) ہیں وہ ایسے جام شراب سے (شرابیں) پیویں گے جسمیں کافور کی

آمیزش ہوگی یعنی ایسے چشمہ سے (پیویں گے) جس سے خدا کے خاص بندے پئیں گے (اور) جس کو وہ خاص (بندے جہاں چاہیں گے) بہا کر لے جائیں گے اور انکی پختگی (یعنی استقامت فی الدین) کے بدلے میں ان کو جنت اور ریشمی لباس دے گا اس حالت میں کہ وہ وہاں (جنت میں) مسہریوں پر (آرام وعزت سے) تکیہ لگائے ہونگے نہ وہاں تپش (اور گرمی پاوینگے) اور نہ جاڑا (یعنی سردی، بلکہ فرحت بخش اعتدال ہوگا) اور یہ حالت ہوگی کہ (وہاں کے یعنی جنت کے) درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور ان کے میوے ان کے اختیار میں ہونگے (کہ ہر وقت ہر طرح بلا مشقت لے سکیں گے) اور ان کے پاس چاندی کے برتن لائے جاوینگے اور آبخورے جو شیشے کے ہونگے (اور) وہ شیشے چاندی کے ہونگے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا اور وہاں ان کو (علاوہ جام شراب مذکور) کے ایسا جام شراب پلایا جاویگا جسمیں سونٹھ کی آمیزش ہوگی یعنی ایسے چشمے سے (انکو پلایا جاویگا) جو وہاں ہوگا جس کا نام (وہاں) سلسبیل (مشہور) ہوگا اور ان کے پاس ایسے لڑکے آمد ورفت کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے، اے مخاطب اگر تو ان کو دیکھ لے تو یوں سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھر گئے ہیں۔ اور اے مخاطب! اگر اس جگہ کو تو دیکھ لے تو تجھ کو بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھائی دے اور ان جنتیوں پر باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور انکو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب ان کو پاکیزہ شراب پینے کو دے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (جو دنیا میں کرتے تھے) مقبول ہوئی۔

سورۃ النبأ

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا. حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا. وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا وَّكَاْسًا دِهَاقًا. لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا. جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا.

خدا سے ڈرنے والوں کے لئے بیشک کامیابی ہے یعنی باغ اور انگور اور نو خواستہ ہم عمر

عورتیں اور لبالب بھرے ہوئے جام ہیں وہاں نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی نہ جھوٹ سنیں گے یہ بدلہ ملے گا جو کہ کافی ہوگا آپ کے رب کی طرف سے۔

سورۃ عبس

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ.

بہت سے چہرے اس روز روشن اور خنداں شاداں ہوں گے (ایمان کی وجہ سے)

سورۃ الغاشیہ

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ.

بہت سے چہرے اس روز بارونق اور اپنے نیک کاموں کی بدولت خوش ہوں گے اور بہشت بریں میں ہوں گے جس میں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے اور بہشت میں بہتے ہوئے چشمے ہونگے اور اسمیں اونچے اونچے تخت بچھے ہیں اور رکھے ہوئے آبخورے موجود ہیں اور برابر لگے ہوئے گدے ہیں اور سب طرف قالین پھیلے پڑے ہیں۔

جہنم سے متعلقہ وہ مضامین جو قرآن پاک میں آئے ہیں

﴿وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰهُمُ النَّارُ﴾

(۱) فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ (البقرۃ ۲۴)	سو تم بچو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کہ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔
(۲) كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ. (النساء ۵۶)	جبکہ ایک دفعہ ان کی کھال جل چکے گی۔ تو ہم اس سے پہلی کھال کی جگہ فوراً دوسری کھال پیدا کریں گے تا کہ عذاب ہی بھگتے رہیں۔

(۳) لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٌ۔ (اعراف ۴۱)

ان کے لئے آتش دوزخ کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر اسی کا اوڑھنا ہوگا۔

(۴) يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ۔ (توبہ ۳۵)

یہ سزا اس روز واقع ہوگی کہ دوزخ کی آگ میں ان کو اول تپایا جائیگا پھر ان سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور انکے پہلوؤں کو اور ان کی پشتوں کو داغ دیا جائیگا یہ ہے وہ جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کے رکھا سو اب جمع کرنے کا ثمرہ چکھو۔

(۵) مِنْ وَّرَآءِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۔ يَتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ (ابراھیم)

اس کے آگے دوزخ ہے اور اس کو دوزخ میں ایسا پانی پینے کو دیا جائیگا جو خون پیپ کے مشابہ ہوگا جس کو گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے گا اور گلے سے آسانی کے ساتھ اتارنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور ہر طرف سے سامان موت کی آمد ہوگی۔

(۶) لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ۔ (حجر ۴۴)

جس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کیلئے ان لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں۔

(۷) كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا۔ (اسراء ۹۷)

وہ آگ جب ذرا دھیمی ہونے لگے گی تب ہی ان کے لیے اور زیادہ بھڑکا دینگے۔

(۹) لَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا۔ (مریم ۷۲)

ہم ظالموں کو آگ میں ایسے ہی رہنے دیں گے (کہ مارے رنج وغم کے) گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے۔

(۱۰) لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ۔ (الانبیاء:۱۰۰)

ان کا اسمیں شور ہوگا اور وہاں اپنے شور وغل کی وجہ سے کسی کی کوئی بات نہیں سنیں گے۔

(۱۱) فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ. يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ.

سو جو لوگ کافر تھے ان کے لئے (قیامت میں) آگ کے کپڑے تیار کئے جائیں گے ان کے سر کے اوپر تیز گرم پانی چھوڑا جائیگا۔

(۱۲) يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ كُلَّمَا اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ.

اس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں (انتڑیاں) اور انکی کھالیں سب جل جائینگی اور ان کے (مارنے کے لئے) لوہے کے گرز ہونگے وہ لوگ جب دوزخ میں گھٹ گھٹ کر گھبرا جائیں گے اور باہر نکلنا چاہیں گے تو پھر اس میں دھکیل دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا کہ جلنے کا عذاب (ہمیشہ کیلئے) چکھتے رہو۔

(۱۳) وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا.

(الفرقان)

اور جب وہ اس دوزخ کی کسی تنگ جگہ ہاتھ پاؤں جکڑ کر ڈال دیئے جائیں گے تو وہاں موت ہی موت پکاریں گے۔

(۱۳) بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغَاوِيْنَ.

(شعراء ۹۱)

گمراہوں (کافروں) کیلئے دوزخ سامنے ظاہر کی جائیگی۔

(۱۴) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ. (فاطر ۳۶، ۳۷)

اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے نہ ان کے لئے موت کا فیصلہ کیا جائیگا

کہ مر ہی جائیں اور نہ ہی دوزخ کا عذاب ان سے ہلکا کیا جائیگا اسی طرح ہم ہر انکار کرنے والے کو بدلہ دیتے ہیں اور وہ لوگ اس میں چلائیں گے۔ کہ اے ہمارے رب ہم کو (یہاں سے) نکال دیجئے ہم (اب خوب) اچھے کام کرینگے برخلاف ان کاموں کے جو ہم کیا کرتے تھے۔ (جواب ملے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس نے سمجھنا ہوتا وہ سمجھ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا۔ سو اس نہ ماننے کا مزہ چکھو ایسے ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں۔

(۱۵) اَذٰلِکَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ، اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِیْنَ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْٓ اَصْلِ الْجَحِیْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَیْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ. (الصفت ۶۲-۶۷)

بھلا یہ دعوت (ضیافت) بہتر ہے یا زقوم کا درخت ہم نے اس درخت کو ظالموں کیلئے موجب امتحان بنایا ہے، یہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی گہرائی میں سے نکلتا ہے اس کے پھل ایسے ہیں جیسے شیطان کے سر وہ لوگ اس درخت سے کھائیں گے پھر اس سے پیٹ بھریں گے۔ پھر ان کو کھولتا ہوا پانی (پیپ میں ملا کر) دیا جائیگا۔

(۱۶) هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِیْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ. (ص:۵۵)

"یہ بات تو ہو چکی، اور سرکشوں کے لئے بُرا ٹھکانہ ہے۔"

(۱۷) اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ یُسْحَبُوْنَ فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ. (غافر:)

جبکہ طوق ان کے گلے میں ہونگے اور زنجیریں ان کو گھسیٹتے ہوئے کھولتے ہوئے پانی میں لے جایا جائے گا پھر وہ آگ میں جھونک دیئے جائینگے۔

(۱۸) وَتَرَی الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ یَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ وَتَرٰهُمْ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ وَقَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ

خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَا اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ. (شوریٰ: ۴۴،۴۵)

اے مخاطب تو ان ظالموں کو دیکھے گا جب ان کو عذاب کا معائنہ ہوگا۔ کہتے ہونگے کیا (دنیا میں) واپس جانے کی کوئی صورت ہے اور (نیز) آپ ان کو اس حالت میں دیکھیں گے کہ وہ دوزخ کے روبرو وہ لائے جائیں گے مارے ذلت کے جھکے ہوئے، کن انکھیوں سے دیکھتے ہوں گے اور (اس وقت) ایمان والے کہیں گے کہ پورے خسارہ والے وہ لوگ ہیں جو اپنی جانوں سے اور اپنے متعلقین سے آج قیامت کے دن خسارہ میں پڑے یاد رکھو کہ ظالم لوگ دائمی عذاب میں رہیں گے۔

(۱۹) وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ..... (الزخرف ۷۷)

اور پکاریں گے اے مالک تمھارا پروردگار (ہم کو موت دیکر) ہمارا کام ہی تمام کردے وہ فرشتہ جواب دے گا تم ہمیشہ اسی حال میں رہو گے۔

(۲۰) وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ (محمد ۱۵)

اور کھولتا ہوا پانی ان کو پینے کے لئے دیا جائیگا پس وہ ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردیگا۔

(۲۱) اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاءِ الْجَحِيْمِ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمِ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ. (الدخان: ۴۳-۴۷)

بے شک زقوم کا درخت بڑے مجرم (کافر) کا کھانا ہوگا (جو بدصورت ہونے میں) تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا اور وہ پیٹ میں ایسا کھولے گا جیسے تیز گرم پانی کھولتا ہے۔ اور پھر فرشتوں کو حکم ہوگا اس کو پکڑو پھر گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ تک لے جاؤ پھر اس کے سر کے اوپر تکلیف دینے والا گرم پانی چھوڑ دو۔ لے چکھ تو بڑا معزز اور مکرم ہے یہ وہی چیز ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔

(۲۲) يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ.

(ق ۳۰)

جس دن کہ ہم دوزخ سے کہیں گے کہ تو بھر بھی گئی تو وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے۔

(۲۳) يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا. هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ. اَفَسِحْرٌ هٰذَا اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ. اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. (الطور ۱۳-۱۶)

جس دن کہ ان کو آتش دوزخ کی طرف دھکے دے کر لایا جائے گا یہ وہی دوزخ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ کیا یہ بھی جادو ہے (دیکھ کہ بتلاؤ) یا (اب بھی) تمہیں نظر نہیں آتا اس میں داخل ہو جاؤ، پھر خواہ (اسکو) برداشت کرو یا برداشت نہ کرو، تمہارے حق میں دونوں برابر ہیں جیسا تم کرتے تھے ویسا بدلہ تمہیں دیا جائیگا۔

(۲۴) يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ. (القمر ۴۸)

جس دن یہ لوگ اپنے مونہوں کے بل جہنم میں گھسیٹے جائیں گے تو ان سے کہا جائیگا کہ دوزخ کی آگ کے لگنے کا مزہ چکھو۔

(۲۵) يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ. (الرحمٰن: ۴۴)

وہ لوگ دوزخ کے اردگرد کھولتے ہوئے پانی میں چکر لگاتے ہونگے۔

(۲۶) لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ. فَشَارِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ. فَشَارِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ. هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ. (الواقعہ: ۵۲-۵۶)

زقوم کے درخت سے کھانا ہوگا پھر اسی سے پیٹ بھرنا ہوگا پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا پھر پینا بھی پیاسے اونٹوں جیسا ہوگا (غرض) ان لوگوں کی قیامت کے دن یہ دعوت (ضیافت) ہوگی۔

(۲۷) عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ. (التحریم ٦)

جس (جہنم) پر تند خو اور مضبوط فرشتے (متعین) ہیں جو خدا کی (ذرہ) نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو ان کو حکم دیتا ہے اور جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے فوراً بجالاتے ہیں۔

(۲۸) اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ. (الملک: ۷،۸)

جب یہ لوگ ڈالے جائینگے تو اسکی بڑے زور کی آواز سنیں گے وہ اس طرح جوش مارتی ہوگی جیسے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی غصہ کے مارے پھٹ پڑے گی (اور) جب کوئی گروہ اس میں (کافروں) کا ڈالا جائے گا تو اس کے محافظ ان لوگوں سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں آیا تھا۔

(۲۹) خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ لَا يَاْكُلُهٗ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ. (الحاقة ۳۰-۳۵)

(فرشتوں کو حکم ہوگا) اس شخص کو پکڑ لو اور اسکو طوق پہنا دو پھر دوزخ میں اس کو داخل کر دو پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر گز ہے جکڑ دو یہ شخص خدائے بزرگ پر ایمان نہ رکھتا تھا (اور وہ تو کسی کو کیا دیتا) اوروں کو (بھی) غریب آدمی کے کھلانے کی ترغیب نہ دیتا تھا۔ (اس لئے مستحق عذاب ہوا) سو آج نہ کوئی اس شخص کا دوست ہے اور نہ کھانے کی کوئی چیز نصیب ہے سوائے زخموں کی دھوون کے جس کو سوائے گنہگاروں کے کوئی نہ کھائے گا۔

(۳۰) كَلَّآ اِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى وَجَمَعَ فَاَوْعٰى.

یہ ہرگز نہ ہوگا (بلکہ) وہ آگ ایسی شعلہ زن ہے کہ جو کھال تک اتارے گی (اور) وہ اس

شخص کو (خود) بلائے گی جس نے (دنیا میں) حق سے پیٹھ پھیری ہوگی اور (اطاعت سے) بے رُخی کی ہوگی اور جمع کیا ہوگا پھر اس کو اٹھا اٹھا رکھا ہوگا۔

(۳۱) اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا. (مزمل: ۱۲، ۱۳)

ہمارے یہاں بیڑیاں ہیں اور دوزخ ہے اور گلے میں پھنسنے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے۔

(۳۲) لَاتُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ. لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ. عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ.

(مدثر: ۲۸-۳۰)

وہ (دوزخ) نہ تو باقی رہنے دیگی اور نہ چھوڑے گی اور وہ کھالوں کو جھلس دے گی۔ (اور) اس پر انیس فرشتے (مقرر) ہونگے۔

(۳۳) اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلَاسِلَا وَاَغْلَالًا وَّسَعِيْرًا.

(الدھر: ۴)

ہم نے کافروں کیلئے زنجیریں اور طوق اور آتش سوزاں تیار کر رکھی ہے۔

(۳۴) اِنْطَلِقُوْا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ

(المرسلٰت: ۳۰-۳۳)

تم ایک سائبان کی طرف چلو جسکی تین شاخیں ہیں جس میں نہ سایہ ہے (ٹھنڈا) اور نہ وہ گرمی سے بچاتا ہے۔ بیشک وہ ایسے انگارے برسائیگا جیسے بڑے بڑے محل ہوں گویا کہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔

(۳۵) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا لٰبِثِيْنَ فِيْهَا اَحْقَابًا لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا جَزَآءً وِّفَاقًا. (النباء: ۲۱-۲۶)

بیشک دوزخ ایک گھات کی جگہ ہے سرکشوں کا ٹھکانہ ہے جسمیں وہ بے انتہاء زمانے پڑے

رہیں گے (اور) وہ لوگ اسمیں نہ تو کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ پینے کی چیز کا سوائے گرم پانی اور پیپ کے (اور انکو) پورا پورا بدلہ ملے گا۔

(۳۶) وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ. (التکویر: ۱۲)

اور جب دوزخ (اور زیادہ) دہکائی جائے گی۔

(۳۷) فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى. (النازعات: ۳۷-۳۹)

تو (اس روز یہ حالت ہوگی) کہ جس نے (حق) سے سرکشی کی ہوگی اور (آخرت کا منکر ہوکر) دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ہوگی سو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہوگا۔

(۳۸) اَلَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى. ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى.

(الاعلیٰ ۱۲ ۱۳)

جو (آخرکار) بڑی آگ میں (یعنی آتش دوزخ میں) داخل ہوگا پھر نہ اسمیں مریگا اور نہ ہی (آرام کی زندگی) جیئے گا۔

(۳۹) تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ. (الغاشیہ: ۴-۷)

وہ تیز جلانے والی آگ میں داخل ہونگے کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلایا جائیگا (اور) ان کو سوائے خاردار جھاڑیوں کے کھانا نصیب نہ ہوگا جو نہ تو (کھانے والوں کو) موٹا کرے گا اور نہ بھوک دور کریگا۔

(۴۰) فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى (اللیل ۱۴)

تو میں تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں۔

(۴۱) فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا هِيَهْ. نَارٌ حَامِيَةٌ. (القارعۃ: ۹-۱۱)

اور اسکا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا اور آپکو کچھ معلوم ہے کہ ہاویہ کیا چیز ہے وہ ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔

(۴۲) كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَةِ. (الھمزۃ:۴-۷)

ہرگز نہیں (رہیگا) واللہ وہ شخص ایسی آگ میں ڈالا جائیگا جسمیں جو کچھ پڑیگا وہ اس کو توڑ پھوڑ دے گی اور آپ کو کچھ معلوم ہے وہ توڑ پھوڑ کرنے والی آگ کیسی ہے۔ وہ اللہ کی آگ ہے جو (اللہ کے حکم سے) سلگائی ہے جو کہ (بدن کو لگتے ہی) دل تک جا پہنچے گی۔

(۴۳) سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ. (اللھب:۳)

وہ عنقریب (مرتے ہی) ایک شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا۔

.....☆.....

نیک و بد آخرت میں برابر نہیں

۱۔ شراب نہ پینے والے کو انعام

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ تَرَکَ الْخَمْرَ وَهُوَ یَقْدِرُ عَلَیْهِ لَاُسْقِیَنَّهُ مِنْهُ فِیْ حَظِیْرَةِ الْقُدْسِ.[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شراب چھوڑ دے باوجود اس کے کہ وہ اس کے پینے پر قادر ہے تو میں اس کو بھی شراب جنت میں پلاؤں گا۔

شراب پینے والے کو سزا

عن ابن عمر أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال:

"مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا اَنْ یَّتُوْبَ."[2]

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] مسند البزار (۲/۳۴۵)، رقم (۷۳۸۱)

[2] صحیح مسلم (۳/۱۵۸۷)، رقم (۲۰۰۳)

ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور توبہ نہ کی اسی حال میں مر گیا تو وہ آخرت کی شراب پینے سے محروم ہو جائے گا''۔

ناجائز اور غلط لباس نہ پہننے والے کو انعام

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَنْ تَرَکَ الْحَرِیْرَ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلَیْہِ لَاَکْسُوَنَّہٗ اِیَّاہُ فِیْ حَظِیْرَۃِ الْقُدْسِ۔[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ریشم پہننا چھوڑ دیا حالانکہ وہ اس کے پہننے پر قادر ہو تو میں اس شخص کو جنت کا ریشمی لباس پہناؤں گا۔

ناجائز اور غلط لباس پہننے والے کو سزا

حدیث مرفوع: عَنْ عُمَرَؓ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ۔[2]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا آخرت میں ریشم پہننے سے محروم ہوگا۔

رحیق مختوم (مہر لگی ہوئی خالص شراب)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَامُؤْمِنًا شَرْبَۃً عَلٰی ظَمَأٍ سَقَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ۔[3]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو مومن بندہ اپنے مومن بھائی کو اس کے پیاسے ہونے کے وقت پانی پلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو خالص مہر لگی ہوئی شراب پلائیں گے۔

---

[1] مسند احمد (۲/۳۳۵) رقم (۷۳۸۱)

[2] صحیح بخاری (۵/۲۱۹۴) رقم (۵۴۹۶)

[3] مسند احمد (۳/۱۳) رقم (۱۱۱۱۶)

دنیا میں گمنامی وقابل کفایت روزی پر آخرت میں جنت

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِیَآئِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوةِ، اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَایُشَارُ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُهٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ نَفَضَ بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ عَجِلَتْ مَنِیَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ۔ [1]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا میرے دوستوں میں سے میری نگاہ میں سب سے زیادہ قابل رشک وہ مؤمن بندہ ہے کہ جس پر اہل وعیال کی ذمہ داریاں کم ہوں نماز پڑھتے رہنے کی اس کو عظیم سعادت حاصل ہو، اپنے معبود کی بندگی اچھی طرح کرتا ہو اور خلوت میں بھی فرمانبرداری کرتا ہو لوگوں میں مشہور نہ ہو، اس کی جانب انگلیوں سے اشارے نہ کئے جاتے ہوں اور اس کی روزی بقدر ضرورت ہو وہ اسی پر صبر کرتا ہو پھر آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں کو جھاڑا اور فرمایا اسکی موت بہت جلدی آگئی ہو اور رونے والے کم ہوں اور میراث وترکہ بھی کم ہو۔

نوجوان عابد کے فضائل

(۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَیَعْجَبُ مِنَ الشَّابِ لَیْسَتْ لَهٗ صَبْوَةٌ۔ [2]

ترجمہ:۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "کہ اللہ رب

---

[1] سنن الترمذی (۴/۵۷۵)، رقم (۲۳۴۷)

[1] مسند احمد (۴/۱۵۱)، رقم (۱۷۴۰۹)، باسناد حسن

العزۃ اس نوجوان پر تعجب فرماتے ہیں جو کھیل کود یا لڑکپن کی باتیں کرنے میں مشغول نہ ہو (بلکہ اسے عبادت واطاعت سے سروکار ہو)۔

(۲) عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ الشَّابَ الْمُؤْمِنَ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى لَاَبَرَّهٗ۔[1]

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مومن نوجوان اللہ پر کسی بات کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا فرماتے ہیں۔

(۳) عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الشَّابَّ التَّائِبَ

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے نوجوان کو پسند فرماتے ہیں۔

(۴). يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلشَّابُّ الْمُؤْمِنُ بِقَدَرِي الرَّاضِي بِكِتَابِي اَلْقَانِعُ بِرِزْقِيْ اَلتَّارِكُ لِشَهْوَتِهٖ مِنْ اَجْلِيْ هُوَ عِنْدِيْ كَبَعْضِ مَلَائِكَتِيْ۔[3]

ترجمہ:۔ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ وہ نوجوان جو میری تقدیر پر ایمان رکھتا ہو، میری کتاب (قرآن) پر راضی ہو، میرے دیے ہوئے رزق پر قناعت کرنے والا ہو، میرے ڈر کی وجہ سے اپنی خواہشات کو چھوڑنے والا ہو، اس کی حیثیت میرے نزدیک فرشتوں جیسی ہے۔

(۵) اِنَّ اَحَبَّ الْخَلَائِقِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ شَابٌّ حَدَثُ السِّنِّ فِيْ صُوْرَةٍ حَسَنَةٍ جَعَلَ شَبَابَهٗ وَجَمَالَهٗ لِلّٰهِ وَفِيْ طَاعَتِهٖ ذَالِكَ الَّذِيْ يُبَاهِيْ بِهِ الرَّحْمٰنُ مَلَائِكَتَهٗ يَقُوْلُ: هٰذَا عَبْدِيْ حَقًّا۔[4]

---

[1] ۱۔ الزہد لابی داود (۱/۴۳۳)، رقم (۳۹۵)

۲۔ الزہد لابن مبارک (۱/۱۱۷)، رقم (۳۴۸)، واللفظ للاول۔

[2] (۱) الجامع الکبیر للسیوطی (۱/۸۸۸)، رقم (۲۶۶۷)

(۲)۔ التوبۃ لابن ابی الدنیا (۱/۳۱۳)، رقم (۱۷۷) واللفظ لہ

[3] جامع الاحادیث للسیوطی (۲۴/۱۹۴) عن الدیلمی والاحیاء،

[4] جامع الاحادیث القدسیۃ (۱/۶۳)، رقم (۱۰۸۹) وقال رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود

ترجمہ:۔ بلاشبہ تمام مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کو وہ نوجوان زیادہ محبوب ہے جسے نوجوانی کی خوبصورتی حاصل ہو وہ اپنی جوانی اور خوبصورتی اللہ کے حوالے کردے اور اس کی اطاعت میں لگادے۔ اس نوجوان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ میرا سچا بندہ ہے۔

(٦) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الشَّابِّ الْعَابِدِ الَّذِىْ تَعَبَّدَ فِىْ شَبَابِهٖ عَلَى الشَّيْخِ الَّذِىْ تَعَبَّدَ بَعْدَ مَا كَبُرَتْ سِنُّهٗ، قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ: لِلشَّابِّ الْمُؤْمِنِ بِقَدَرِىْ اَلرَّاضِىْ بِكِتَابِىْ اَلْقَانِعُ بِرِزْقِىْ اَلتَّارِكُ شَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِىْ، اَنْتَ عِنْدِىْ كَبَعْضِ مَلَائِكَتِىْ وَلِلشَّابِّ التَّارِكِ لِحُرُمَاتِ اللّٰهِ الْعَامِلِ بِطَاعَةِ اللّٰهِ كُلُّ اَجْرِ سَبْعِيْنَ صِدِّيْقًا وَفَضْلُ الشَّابِّ الْمُتَعَبِّدِ عَلَى الشَّيْخِ الَّذِىْ تَعَبَّدَ بَعْدَ مَا كَبُرَتْ سِنُّهٗ كَفَضْلِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ۔ [1]

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ نوجوان جو اپنی جوانی میں عبادت کرے اس بوڑھے سے زیادہ فضیلت والا ہے جو ادھیڑ عمری کے بعد عبادت کرے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ اس نوجوان سے فرماتے ہیں جو میری تقدیر پر ایمان رکھتا ہو، قرآن پر راضی ہو، میرے رزق پر قناعت کرنے والا ہو اور اپنی خواہشات کو میرے ڈر کی وجہ سے قربان کرے "تو میرے نزدیک فرشتوں کی طرح ہے"۔ اور وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچے اور اللہ کی اطاعت کرے اس کا ہر اجر ستر صدیقین کے برابر ہے۔ اور نوجوان عبادت گزار کی فضیلت بوڑھے عبادت گزار پر

[1] الترغیب لابن شاہین (۲۵٦/۱)، رقم (۲۲۹)، نقاد محدثین کے ہاں فی الجملۃ، ابن شاہین کی یہ کتاب اگرچہ مستند ماخذ کی حامل نہیں ہے مگر روایت مذکورہ کی سند چونکہ وضع اور ضعیف جدا کے حکم سے خالی تھی اس لئے اسے یہاں نقل کردیا ہے گو ضعف مجرد سے یہ بھی خالی نہیں (ولکنہ مقبول فی الفضائل کما مر فی المقدمۃ فلا باس بایرادہ فی معرض فضائل الاعمال) البتہ یہی روایت بعض کتب میں مخدوش و مطعون بلکہ مظلم اسناد سے بھی مروی ہے فلا یلتفت الیہ۔

ایسی ہے جیسے رسولوں کو تمام نبیوں پر فضیلت حاصل ہے۔

جہنم سے سات خندقیں دور

عَنْ اِبْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَطْعَمَ اَخَاهُ خُبْزًا حَتّٰى يُشْبِعَهُ وَ سَقَاهُ مَاءً حَتّٰى يُرْوِيَهُ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ بُعْدُ مَا بَيْنَ خَنْدَقَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِأَةِ سَنَةٍ. [1]

حضرت ابن عمرؓ سے راویت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کو روٹی کھلائی یہاں تک کہ اس کو سیر کر دیا۔ اور اس کو پانی پلایا یہاں تک کہ اس کو سیراب کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے سات خندقیں دور کر دینگے ہر دو خندقوں کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت کا ہوگا۔

حساب یسیر

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهٖ قَالُوْا مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ؟ قَالَ تُعْطِيْ مَنْ حَرَمَكَ وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتَعْفُوْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ. [2]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لیں گے اور اس کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرینگے۔ صحابہؓ نے عرض کیا وہ تین خصلتیں کیا ہیں۔ اے اللہ کے رسول! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں؟ فرمایا تو اسکو

---

[1] المستدرک علی الصحیحین للحاکم (۱۴۴/۴)، رقم (۷۱۷۲) وقال الذہبی فی التلخیص: صحیح

[2] (۱) مجمع الزوائد (۲۸۲/۸)، رقم (۱۳۴۷۳) عن الطبرانی فی الاوسط،

(۲) وکذا فی المستدرک للحاکم (۵۶۳/۲)، رقم (۳۹۱۲)

دے جو تجھے محروم رکھے اور تو اس سے تعلق جوڑے جو تجھ سے قطع تعلق کرے اور تو اسکو معاف کرے جو تجھ پر ظلم کرے۔

حوروں کا بیان

جزاءً بما کانوا یعملون (الواقعہ) کی تفسیر، حور کی ترکیب وساخت

(۱) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ خَلَقَ اللّٰہُ الْحُوْرَ الْعِیْنَ مِنْ اَصَابِعِ رِجْلَیْھَا اِلٰی رُکْبَتَیْھَا مِنَ الزَّعْفَرَانِ وَمِنْ رُکْبَتَیْھَا اِلٰی ثَدْیَیْھَا مِنَ الْمِسْکِ الْاَذْفَرِ وَمِنْ ثَدْیَیْھَا اِلٰی عُنُقِھَا مِنَ الْعَنْبَرِ الْاَشْھَبِ وَمِنْ عُنُقِھَا اِلٰی رَاْسِھَا مِنَ الْکَافُوْرِ الْاَبْیَضِ عَلَیْھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ حُلَّۃٍ مِثْلَ شَقَائِقِ النُّعْمَانِ اِذَا اَقْبَلَتْ یَتَلَاْلَاُ وَجْھُھَا نُوْرًا سَاطِعًا کَمَا تَلَاْلَاُ الشَّمْسُ لِاَھْلِ الدُّنْیَا وَاِذَا اَدْبَرَتْ یُرٰی کَبِدُھَا مِنْ رِقَّۃِ ثِیَابِھَا وَجِلْدِھَا فِیْ رَاْسِھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ ذُؤَابَۃٍ مِنَ الْمِسْکِ الْاَذْفَرِ لِکُلِّ ذُؤَابَۃٍ مِنْھَا وَصِیْفَۃٌ تَرْفَعُ ذَیْلَھَا وَھِیَ تُنَادِیْ ھٰذَا ثَوَابُ الْاَوْلِیَاءِ (جَزَاءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ).[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حور عین کو اسکی پاؤں کی انگلیوں سے لے کر اس کے گھٹنے تک زعفران سے پیدا کیا اور اس کے گھٹنے سے لیکر پستانوں تک مشک اذفر سے پیدا کیا اور پستانوں سے لے کر گردن تک سیاہ مائل سفید عنبر سے پیدا کیا۔ اور گردن سے لیکر اس کے سر تک سفید کافور سے پیدا کیا اور اس پر ستر ہزار جوڑے ہیں گلِ لالہ کی طرح جب وہ آتی ہے تو اس کا چہرہ چمکتا ہے پھیلے ہوئے نور کی طرح جیسے کہ دنیا والوں کے لئے سورج چمکتا ہے اور جب وہ جاتی ہے تو اس کا کلیجہ کپڑوں اور کھال کی باریکی

---

[1] الجامع لاحکام القرآن (۱۷/۲۰۶) وکذا فی عمدۃ القاری (۲۱/۱۹۵)

کیجہ سے دکھائی دیتا ہے اس کے سر پر ستر ہزار مشک اذفر کی چوٹیاں ہیں کہ اس میں سے ہر چوٹی کیلئے ایک خادمہ ہوگی جو اس کا دامن اٹھائے ہوگی اور پکار کر کہہ رہی ہوگی کہ یہ ثواب ہے اللہ کے دوستوں کا بسبب ان اعمال کے کہ جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔

جنتی حوروں اور دنیوی بیویوں کا ترانہ

اِنَّ الْحُوْرَ الْعِیْنَ یَأْخُذُ بَعْضُهُنَّ بِاَیْدِیْ بَعْضٍ وَیَتَغَنَّیْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ بِاَحْسَنَ مِنْهَا وَلَا بِمِثْلِهَا نَحْنُ الرَّاضِیَاتُ فَلَا نَسْخَطُ اَبَدًا وَنَحْنُ الْمُقِیْمَاتُ فَلَا نَظْعَنُ اَبَدًا وَنَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوْتُ اَبَدًا وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ اَبَدًا نَحْنُ خَیِّرَاتٌ حِسَانٌ حَبِیْبَاتٌ لِاَزْوَاجٍ کِرَامٍ (وفی روایة) طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ لَنَا وَکُنَّا لَهٗ۔

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّ الْحُوْرَ الْعِیْنَ اِذَا قُلْنَ هٰذَا الْمَقَالَةَ اَجَابَهُنَّ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الدُّنْیَا نَحْنُ الْمُصَلِّیَاتُ وَمَا صَلَّیْتُنَّ وَنَحْنُ الصَّائِمَاتُ وَمَا صُمْتُنَّ وَنَحْنُ الْمُتَوَضِّیَاتُ وَمَا تَوَضَّأْتُنَّ وَنَحْنُ الْمُتَصَدِّقَاتُ وَمَا تَصَدَّقْتُنَّ فَقَالَتْ فَعَلْنَ وَاللّٰهِ۔ [1]

حور عین میں سے بعض بعض کا ہاتھ پکڑ کر ایسی آواز کے ساتھ گانا گا رہی ہونگی کہ مخلوق نے کبھی بھی اس سے زیادہ خوبصورت آواز اور نہ ہی اس جیسی آواز سنی ہوگی اور وہ یہ گنگنا رہی ہوں گی کہ ہم راضی ہونے والیاں ہیں کبھی بھی ناراض نہ ہوں گی اور ہم ٹھہرنے والیاں ہیں کبھی کوچ نہیں کریں گی اور ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی بھی نہیں مریں گی اور ہم نعمتوں میں رہنے والیاں ہیں کبھی بدحال نہ ہوگی ہم نیک خوبصورت ہیں اور محبوب ہیں اپنے باعزت خاوندوں کے نزدیک۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ کہیں گی: ''خوشخبری ہو اس شخص کیلئے جو

۱۔ تفسیر القرطبی (۱۸۷/۱۷) وکذا فی التفاسیر الأخر

ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے"۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حور عین جب اوپر کے یہ نغمات کہیں گی تو دنیا والوں کی عورتوں میں سے مؤمنہ عورتیں ان کو یہ جواب دیں گی کہ ہم نماز پڑھنے والیاں ہیں اور تم نے نہیں پڑھی ہم روزہ رکھنے والیاں ہیں اور تم نے روزہ نہیں رکھا اور ہم وضو کرنے والیاں ہیں اور تم نے وضو نہیں کیا اور ہم صدقہ، زکوٰۃ دینے والیاں ہیں اور تم نے صدقہ نہیں دیا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ کی قسم دنیا کی مؤمن عورتیں حوروں پر غالب آجائیں گی۔

(۲) عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لَوْاَنَّ حَوْرَاءَ بَزَقَتْ فِیْ بَحْرٍ لُجِّیٍّ لَعَذُبَ ذَالِكَ الْمَاءُ لِعَذُوْبَةِ رِیْقِهَا۔ [1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر حور کڑوے سمندر میں تھوک دے تو اس کا پانی میٹھا ہو جائے اس کی مٹھاس کی وجہ سے۔

(۳) عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال: لَوْ اَنَّ اِمْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِطَّلَعَتْ اِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَیْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْهُ رِیْحًا وَلَنَصِیْفُهَا عَلٰی رَاْسِهَا خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔ [2]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر جنت کی عورت زمین والوں کی طرف صرف دیکھ لے تو زمین و آسمان کے خلاء کو روشن کر دے اور اسے خوشبو سے معطر کر دے، نیز حور کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے عمدہ اور بہتر ہے۔

(۴) عَنْ سهلٍ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔ [3]

---

[1] تفسیر ابن کثیر (۲۶۱/۷)

[2] صحیح البخاری (۱۰۲۹/۳) رقم (۲۶۴۳)

[3] صحیح البخاری (۱۱۸۷/۳)۔ رقم (۳۰۷۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک کوڑے کی بقدر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۵) حَدِیْثٌ مرفوعٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: لَوْ اَنَّ اِمْرَأَۃً مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِطَّلَعَتْ اِلَی الدنیا لَمَلَأَتْ مَا بَیْنَھُمَا رِیْحَ الْمِسْکِ۔ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے کہ اگر جنت والوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو وہ زمین و آسمان کے خلاء کو مشک کی خوشبو سے بھر دے۔"

(۶) عَنْ ابی اُمامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال:
خُلِقَ الْحُوْرُ الْعِیْنُ مِنَ الزَّعْفَرَانِ۔ [2]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حور عین کو زعفران سے پیدا کیا گیا ہے۔

حور عیناء

(۷) قال اَبوھُرَیْرَۃَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ حَوْرَاءَ یُقَالُ لَھَا الْعَیْنَاءُ اِذَا مَشَتْ مَشٰی حَوْلَھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ وَصِیْفٍ عَنْ یَمِیْنِھَا وَعَنْ یَسَارِھَا کَذَالِکَ وَھِیَ تَقُوْلُ اَیْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ [3]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے جس کو حور عیناء کہا جاتا

---

[1] مسند احمد (۳/۱۵۷)، رقم (۱۲۶۲۴)

[2] المعجم الاوسط (۱/۹۵)، رقم (۲۸۸) واسنادہ ضعیف، اس کے علاوہ حور کی تخلیق کے بارے میں کئی دلچسپ وحیرت انگیز روایات مختلف کتب میں وارد ہیں کمافی تاریخ بغداد وتنبیہ الغافلین ومکاشفۃ القلوب و بعض کتب التفاسیر وغیرذلک لیکن میں نے ان کو موضوع یا شدید ضعیف وغیرہ ہونے کی بنا پر ترک کر دیا ہے لہٰذا بعد التحقیق قبل بیان مثل ہذہ الروایات الرائقۃ۔

[3] ۱۔ احیاء العلوم (۴/۵۴۳) ولم یات تخریجہ الحافظ العراقی
۲۔ التذکرۃ للقرطبی (۱/۵۵۵)

ہے جب وہ چلتی ہے تو اس کیساتھ اس کے دائیں بائیں ستر ہزار خادمائیں چلتی ہیں اور وہ کہتی ہے کہ کہاں ہیں نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے۔

جنت کے گیٹ پر حوروں کا استقبال کیلئے کھڑا ہونا

عَنْ يَحْيٰى بِنْ اَبِى الْكَثِيْرِ اَنَّ الْحُوْرَ الْعِيْنَ يَتَلَقَّيْنَ اَزْوَاجَهُنَّ عِنْدَ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُلْنَ طَالَ مَا انْتَظَرْنَاكُمْ فَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ وَنَحْنُ الْمُقِيْمَاتُ فَلَا نَظْعَنُ وَنَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوْتُ بِاَحْسَنِ اَصْوَاتٍ سُمِعَتْ وَتَقُوْلُ اَنْتَ حُبِّىْ وَاَنَا حُبُّكَ لَيْسَ دُوْنَكَ تَقْصِيْرٌ وَلَا وَرَائَكَ نَعْدِلُ۔ [1]

حضرت یحییٰ بن ابی الکثیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حورعین اپنے خاوندوں سے ملاقات کریں گی جنت کے دروازوں کے پاس، پھر وہ کہیں گی کہ ہمارا تمہاری انتظار کرنے کی مدت طویل ہوگئی پس ہم راضی ہونے والیاں ہیں سو کبھی ناراض نہ ہونگی اور ہم ٹھہرنے والیاں ہیں سو سفر نہ کریں گی اور ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں ہمیں موت نہ آئے گی یہ حوریں خوبصورت آواز میں یہ کہہ رہی ہوں گی ایسی کہ جو آوازیں تم نے سنی ان میں سب سے خوبصورت آواز ہوگی اور وہ کہے گی کہ تو میرا محبوب ہے اور میں تیری محبوبہ تمہارے اندر کوئی کمی نہیں اور تمہارے علاوہ کسی اور کی طرف ہم پھرتی نہیں۔

حور لعبہ

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ حَوْرَاءَ يُقَالُ لَهَا اللَّعِبَةُ كُلُّ حُوْرِ الْجِنَانِ يُعْجَبْنَ بِهَا يَضْرِبْنَ بِاَيْدِيْهِنَّ عَلٰى كَتِفِهَا وَيَقُلْنَ طُوْبٰى لَكِ يَا لَعِبَةُ لَوْ يَعْلَمُ الطَّالِبُوْنَ لَكِ لَجَدُّوْا، بَيْنَ عَيْنَيْهَا مَكْتُوْبٌ: "مَنْ كَانَ يَبْتَغِىْ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ مِثْلِىْ فَلْيَعْمَلْ

---

[1] ۱۔حادی الارواح (ص۱۶۴) ۲۔صفۃ الجنۃ (۱/۲۷۶)

بِرِضَاءِ رَبِّیْ. [1]

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے جس کا نام "لعبہ" ہے جنت کی تمام حوریں اس پر رشک کرتی ہیں اور اسے تھپکی دے کر کہتی ہیں اے لعبہ! تمہیں خوشخبری ہو۔ اگر تیرے طلب کرنے والوں کو پتہ چل جائے تو وہ اور کوشش کرنے میں لگ جائیں۔ اس کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے "جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے میرے جیسی حور ملے تو وہ میرے رب کو راضی کرنے والے اعمال کرے"

حورِ مزید

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِی الْجَنَّۃِ لَیَتَّکِیُٔ سَبْعِیْنَ مَسْنَدًا (وَفِیْ رِوَایَۃِ اَحْمَدَ "سَنَۃً") قَبْلَ اَنْ یَّتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِیْہِ امْرَاَۃٌ فَتَضْرِبُ عَلٰی مَنْکِبِہٖ فَیَنْظُرُ وَجْھَہٗ فِیْ خَدِّھَا اَصْفٰی مِنْ مِرْاٰۃٍ وَاِنَّ اَدْنٰی لُؤْ لُؤَۃٍ عَلَیْھَا تُضِیُٔ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَیْہِ فَیَرُدُّ السَّلَامَ وَیَسْئَلُھَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِیْدِ وَاِنَّہٗ لَیَکُوْنُ عَلَیْھَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَیَنْفَذُھَا بَصَرُہٗ حَتّٰی یُرٰی مُخُّ سُوْقِھَا مِنْ وَرَاءِ ذَالِکَ وَاِنَّ عَلَیْھَا مَنَ التِّیْجَانِ اَنَّ اَدْنٰی لُؤْ لُؤَۃٍ مِنْھَا لَتُضِیُٔ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. [2]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی آدمی جنت میں ستر تکیوں پر (اور ایک روایت میں ستر سال تک) ٹیک لگا کر بیٹھے گا، جانب بدلنے سے قبل، پھر اس کے پاس ایک عورت آئیگی اور وہ اس آدمی کے

---

[1] (۱)۔ حادی الارواح (۱/۱۶۳)

(۲)۔ صفۃ الجنۃ لابن ابی الدنیا (۱/۳۲۰)، رقم (۲۹۸)

[2] (۱)۔ مشکوٰۃ المصابیح (۳/۷۲۲)، رقم (۵۶۵۲)

(۲)۔ مسند احمد (۳/۷۵)، رقم (۱۱۷۳۳)

کندھے پر ہاتھ مارے گی تو وہ مرد اس عورت کے چہرے میں اس کے رخسار کی طرف دیکھے گا جو شیشے سے زیادہ صاف ہوگا اور اس عورت پر ادنی موتی مشرق ومغرب کی درمیان کی جگہ کو روشن کر دیگا پھر وہ عورت اس جنتی مرد کو سلام کریگی تو وہ مرد سلام کو جواب دیگا اور پوچھے گا کہ تم کون ہو؟ تو وہ جواب دیگی میں ''مزید'' میں سے ہوں اور اس پر ستر کپڑے ہونگے پھر مرد کی نگاہ اس عورت سے تجاوز کریگی یہاں تک کہ اس پنڈلی کا گودا نظر آنے لگے گا، اس کے پیچھے سے، اور اس پر ایسا تاج ہوگا جس کا ادنیٰ موتی مشرق ومغرب کے درمیان کی جگہ کو روشن کر دیگا۔

۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ۱۰ ہزار حوریں

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام فِي تفسير [وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةٍ] قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ فِي الْجَنَّةِ ، فِي ذَالِكَ الْقَصْرِ سَبْعُوْنَ دَارًا مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ، فِي كُلِّ دَارٍ سَبْعُوْنَ بَيْتًا مِنْ زَبَرْجَدَةٍ خَضْرَاءَ فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ سَرِيْرًا عَلٰى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا مِنْ كُلِّ لَوْنٍ ، عَلٰى كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُوْنَ اِمْرَأَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعَيْنِ، فِيْ كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ مَائِدَةً، عَلٰى كُلِّ مَائِدَةٍ سَبْعُوْنَ لَوْنًا مِنَ الطَّعَامِ، فِيْ كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ وَصِيْفًا وَوَصِيْفَةً. فَيُعْطِي اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى الْمُؤْمِنَ مِنَ الْقُوَّةِ فِيْ غَدَاةٍ وَاحِدَةٍ مَا يَأْتِيْ عَلٰى ذَالِكَ كُلِّهِ. [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ومساکن طیبۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ جنت میں موتی کا ایک محل ہے کہ اس محل میں ستر سرخ یاقوت کے گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر سبز زبرجد کے کمرے ہیں اور ہر کمرے میں ستر تخت ہیں اور ہر تخت پر ستر رنگوں کے بچھونے ہیں اور ہر بچھونے پر حورعین میں سے ستر عورتیں ہیں اور ہر کمرے میں ستر دسترخوان ہیں اور ہر

[1] المعجم الکبیر للطبرانی (۱۶۰/۱۸)، رقم (۱۵۰۶۳)، قال الهيثمي: فيه جسر بن فرقد وهو ضعيف

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

دسترخوان پر ستر قسم کے کھانے ہیں اور ہر کمرے میں ستر خادم اور خادمائیں ہیں، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ مومن کو ایسی طاقت عطا فرمائے گا کہ وہ ایک ہی رات میں ان سب کے پاس آئے گا۔ (لہٰذا ہر گھر میں ۴۹۰۰ کمرے اور ہر کمرے میں ۳ لاکھ ۴۵ ہزار تخت، اور ہر تخت پر مذکورہ بالا بچھونے اور حوریں ہوئیں)

چہرے کا حسن

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ لَوْاَنَّ حَوْرَاءَ اَخْرَجَتْ كَفَّهَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَافْتَتَنَ الْخَلَائِقُ بِحُسْنِهَا وَلَوْ اَخْرَجَتْ نَصِيْفَهَا لَكَانَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ حُسْنِهٖ مِثْلَ الْفَتِيْلَةِ فِي الشَّمْسِ لَاضَوْءَ لَهَا وَلَوْاَخْرَجَتْ وَجْهَهَا لَاضَاءَ حُسْنُهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ.[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر حور اپنی ہتھیلی کو آسمان اور زمین کے درمیان نکال لے تو مخلوق کو اپنے حسن کی وجہ سے مسحور و دیوانہ کر دے۔ اور اگر وہ اپنی اوڑھنی کو نکال لے تو اس کے حسن کے سامنے سورج ایسا ہو جائے کہ جیسے سورج

.....گذشتہ صفحہ سے متعلقہ بقیہ حاشیہ.....

(انظر لہ مجمع الزوائد (۱۰/ ۷۷۸)، لہٰذا یہ حدیث ضعیف ہے (والضعیف مقبول فی الفضائل کما مرّ فی المقدمة) چنانچہ ابن جوزی کا اس پر حکم بالوضع غیر معتبر ہے، حیث قال فی "الموضوعات" لہ: هذا حدیث موضوع، کیونکہ کسی حدیث پر وضع کا حکم لگانے میں ابن جوزی کا تشدد معروف ہے اور نقاد جہابذۃ کے نزدیک عند الانفراد غیر معتبر ہے جبکہ وضع کی بنیاد بھی یہاں "جسر" ہے اذ قال: "وفی اسنادہ جسر" حالانکہ اس راوی "جسر بن فرقد" کو رجال کی کتب معتبرہ میں "ضعیف" لکھا ہے (فالحدیث ضعیف من حیث الاسناد لا موضوع) اور اس فن کے معروف ناقد محدث "ابن عراق کنانی" نے صاف لکھا ہے "وجسر لم یتہم بکذب" انظر لہ، "تنزیہ الشریعۃ ۲: ۴۷۰"، اسی طرح کئی معتبر نقاد محدثین نے اس کا تذکرہ بطور "ضعیف" کے کیا ہے، انظر لہ: (۱) الضعفاء والمتروکین للنسائی ۱: ۱۶۴ (۲) کتاب الثقات لابن حبان ۶: ۱۵۵، فی اثناء ترجمۃ "جسر بن الحسن" (۳) کتاب الضعفاء والمتروکین للدارقطنی ۱: ۷

[1] الترغیب والترہیب (۴/ ۲۹۸)، رقم (۵۷۱۵) وحادی

کی روشنی میں چراغ کی بتی ہو کہ اس کی کوئی روشنی نہیں ہوتی۔ اور اگر وہ اپنے چہرے کو ظاہر کر دے تو اس کے چہرے کا حسن آسمان و زمین کے درمیان کو روشن کر دے۔

ہاتھ کا حسن

عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَوْاَنَّ يَدًامِنَ الْحُوْرِ دُلِيَتْ مِنَ السَّمَاءِ لَاَضَاءَتْ لَهَاالْاَرْضَ كَمَا تُضِيْئُ الشَّمْسُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا۔[1]

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اگر جنت کی حور کا ہاتھ آسمان سے نیچے کر دیا جائے تو وہ زمین کو روشن کر دے جیسا کہ سورج دنیا والوں کو روشن کرتا ہے۔

پیشانی

رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ وَصَفَ حَوْرَاءَ لَيْلَةَ الْاِسْرَاءِ. فَقَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَبِيْنَهَا كَالْهِلَالِ فِيْ طُوْلِ الْبَدْرِ۔[2]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات حور کا وصف بیان کیا فرمایا کہ میں نے حور کی پیشانی کو دیکھا جیسا کہ چودھویں رات کا طویل چاند۔

بال

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْاَنَّ طَاقَةً مِنْ شَعْرِهَا بَدَتْ لَمَلَأَتْ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مِنْ

---

[1] ۱۔ حادی الارواح (۱/۱۶۲)

۲۔ الترغیب للمنذری (۴/۲۹۹)

۳۔ صفۃ الجنۃ (۱/۳۱۶)

[2] التذکرۃ للقرطبی (۱/۵۵۵)

طِیْبٍ.[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ اگر حور کے بالوں کی ایک لٹ ظاہر ہو جائے تو مشرق و مغرب کے درمیان کی جگہ خوشبو سے بھر جائے۔

انگلیوں کے پورے

حدیث مرفوع: لَوْ اَنَّ بَعْضَ بَنَانِهَا بَدَا لَغَلَبَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ.[2]

اگر اس حور کے بعض پورے ظاہر ہو جائیں تو اس کی روشنی سورج اور چاند کی روشنی پر غالب ہو جائے۔

لعاب

لَوْاَنَّ حَوْرَاءَ بَزَقَتْ فِیْ الْبَحْرِ لَعَذُبَ ذٰلِکَ الْبَحْرُ مِنْ عَذُوْبَةِ رِیْقِهَا.[3]

اگر جنت کی حور سمندر میں تھوک دے تو یہ سمندر اس کے تھوک کے مٹھاس کی وجہ سے میٹھا ہو جائے۔

حور کی خوشبو

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اِنَّهُ لَیُوْجَدُ رِیْحُ الْمَرْاَةِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ مِنْ مَسِیْرَةِ خَمْسِیْنَ سَنَةً.[4]

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حور عین میں سے ایک عورت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔

---

[1] المعجم الاوسط للطبرانی (۳۶۲/۸)، رقم (۸۸۷۷)، وقال الہیثمی: فیہ سعید بن زربی وہو ضعیف

[2] نفس المرجع السابق ونفس الکلام فیہ

[3] الترغیب والترہیب (۲۹۹/۴) واسنادہ ضعیف

[4] مصنف ابن ابی شیبہ (۱۰۶/۱۳) رقم (۳۵۱۲۰)

پنڈلی

حدیث مرفوع: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ: یُرٰی مُخُّ سُوْقِهَا مِنْ وَرَاءِ لُحُوْمِهَا وَدَمِهَا وَحُلَلِهَا.[1]

حدیث میں ہے کہ حور کی پنڈلی کا گودا اس کے گوشت، خون اور کپڑوں کے اندر سے دکھائی دے گا۔

حدیث مرفوع: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَیُرٰی بَیَاضُ سَاقِهَامِنْ وَرَاءِ سَبْعِیْنَ حُلَّةً حَتّٰی یُرٰی مُخُّهَا وَذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ)[2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے اہلِ جنت کی عورتوں میں سے عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر جوڑوں کے اندر سے دکھائی دے گی یہاں تک کہ پنڈلی کے اندر کا گودا دکھائی دے گا اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتے ہیں کہ وہ حوریں ایسی ہوں گی جیسے کہ یاقوت اور مرجان۔

تاج

حدیث مرفوع: (۱) عَنْ اَنَسٍ وَلَتَاجُهَا عَلٰی رَأْسِهَاخَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا.[3]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حور کے سر پر اس کا تاج دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۲) عن ابی سعیدٍ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ عَلَیْهَا مِنَ التِّیْجَانِ اِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ عَلَیْهَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ

---

[1] مسند احمد (۳/۱۶)، رقم (۱۱۱۴۲)

[2] سنن الترمذی (۴/۶۷۶)، رقم (۲۵۳۳)

[3] المعجم الاوسط للطبرانی (۳/۲۸۱)، رقم (۳۱۴۸)، وقال الہیثمی: اسنادہٗ جید

وَالْمَغْرِبِ. [1]

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حور کے سر پر جو تاج ہوں گے ان کا ادنیٰ ترین موتی مشرق و مغرب کو روشن کر دے گا۔

ناز و نخرے

رُوِیَ عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا وَلِیُّ اللّٰہِ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ زَوْجَتِہٖ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ عَلٰی سَرِیْرٍ مِنْ یَاقُوْتٍ اَحْمَرَ وَعَلَیْہِ قُبَّۃٌ مِنْ نُوْرٍ اِذْقَالَ لَھَا قَدْاشْتَقْتُ اِلٰی مَشْیَتِکَ قَالَ فَتَنْزِلُ مِنْ سَرِیْرِیَاقُوْتٍ اَحْمَرَاِلٰی رَوْضَۃِ مَرْجَانَ اَخْضَرَ وَیُنْشِیُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَھَافِیْ تِلْکَ الرَّوْضَۃِ طَرِیْقَیْنِ مِنْ نُوْرٍ اَحَدُھُمَا نَبْتُ الزَّعْفَرَانِ وَالْاٰخَرُ نَبْتُ الْکَافُوْرِ فَتَمْشِیْ فِیْ نَبْتِ الزَّعْفَرَانِ وَتَرْجِعُ فِیْ نَبْتِ الْکَافُوْرِ وَتَمْشِیْ بِسَبْعِیْنَ اَلْفَ لَوْنٍ مِنَ الْغَنِیْجِ. [2]

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اس دوران کہ اللہ کا ولی یعنی جنتی آدمی حور عین میں سے اپنی بیوی کے ساتھ تخت پر بیٹھا ہوگا جو تخت سرخ یاقوت کا ہوگا اور جس پر نور کے قبے ہوں گے پھر اچانک وہ مرد اپنی بیوی سے کہے گا کہ میں تمہارے چال کا مشتاق ہوں۔ راوی نے کہا کہ وہ سرخ یاقوت کے تخت سے اتر کر سبز مرجان کے باغ کی طرف چلے گی اور اللہ تعالیٰ اس حور کے لئے اس باغیچے میں دو نور کے راستے پیدا فرمائیں گے ان میں سے ایک راستہ زعفران کا ہوگا اور دوسرا کافور کا پھر وہ حور زعفران کے راستے پر چلے گی اور کافور کے راستے سے لوٹے گی اور وہ حور ناز و نخرے کی ستر ہزار انواع و اقسام کے ساتھ چلے گی۔

---

[1] مسند احمد (۳/۷۵)، رقم (۱۱۷۳۳)، وقال الہیثمی: اسنادہ حسن

[2] بستان الواعظین لابن الجوزی (۱/۱۲۲)، ولم أعرف اسنادہ من حیث الحکم علیہ

جہنم سے متعلقہ احادیث

(۱) حدیث مرفوع: عن ابی ھریرۃ نَارُکُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَھَنَّمَ۔[1]

تمہاری آگ (دنیا کی آگ) جہنم کی آگ کے ستر اجزاء (حصوں) میں سے ایک جزء (حصہ) ہے۔

(۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِجَھَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لَھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ کُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَجُرُّوْنَھَا۔[2]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کو قیامت کے دن لایا جائے گا اس کی ستر ہزار (۷۰۰۰۰) لگامیں ہوں گی اور ہر لگام پر ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے ہوں گے جو اس جہنم کو کھینچ رہے ہوں گے۔

(۳) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِبْکُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِیْعُوْا فَتَبَاکَوْا فَاِنَّ اَھْلَ النَّارِ یَبْکُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی تَسِیْلَ دُمُوْعُھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ کَاَنَّھَا جَدَاوِلُ حَتّٰی یَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِیْلَ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحُ الْعُیُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِیَتْ فِیْھَا لَجَرَتْ۔[3]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو تم رویا کرو اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی شکل ہی بنالو۔ کیونکہ جہنم والے جہنم میں روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر بہہ پڑیں گے گویا کہ وہ نالیاں ہیں یہاں تک کہ

---

[1] صحیح البخاری (۳/۱۱۹۱)، رقم (۳۰۹۲)

[2] صحیح مسلم، (۸/۱۴۹)۔ رقم (۷۳۴۳)

[3] مشکوۃ المصابیح (۳/۲۳۵) رقم (۵۶۸۵)

آنسو ختم ہو جائیں گے پھر آنکھوں سے خون بہنا شروع ہو جائے گا پھر وہ آنکھیں بھی زخمی ہو جائیں گی اگر اس خون اور آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں تو چل جائیں۔

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَی النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اِحْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اِبْیَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اِسْوَدَّتْ فَهِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ۔[1]

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا وہ آگ سرخ ہوگئی۔ پھر اس کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ اس کی آگ سفید ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ اس کی آگ کالی ہوگئی اب وہ آگ کالی اندھیری ہے۔

(۵) حدیث: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْیَا مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ یُقَالُ یَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَیْتَ خَیْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِکَ نَعِیْمٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ یَا رَبِّ وَیُؤْتٰی بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیُصْبَغُ صَبْغَةً فِی الْجَنَّةِ فَیُقَالُ لَهٗ: یَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِکَ شِدَّةٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ یَا رَبِّ مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَیْتُ شِدَّةً قَطُّ۔[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ! قیامت کے دن دنیا والوں میں سے جو زیادہ نعمتوں میں رہا ہوگا اس کو جہنم کے پاس لایا جائے گا پھر اس کو جہنم میں غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے ابن آدم اب بتا کیا تو نے

---

[1] سنن الترمذی (۴/۷۱۰)، رقم (۲۵۹۱)

[2] صحیح مسلم (۸/۱۳۵)، رقم (۷۲۶۶)

کبھی کوئی خیر دیکھی؟ کیا تیرے پاس سے کبھی کوئی نعمت گذری ہے؟ وہ قسم کھا کر کہے گا کہ اے میرے پروردگار میرے قریب کبھی کوئی نعمت یا کوئی خیر نہیں گذری۔ اور اس کے مقابلے میں جنتیوں میں سے ایک آدمی کو لایا جائے گا جو دنیا میں پریشانیوں اور سختیوں میں رہا ہوگا۔ پھر اس کو جنت میں چکر لگوایا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے ابن آدم اب بتا کیا تو نے کبھی کوئی تنگی دیکھی کیا کبھی تیرے پاس سے کوئی سختی گذری پھر وہ جنتی قسم کھا کر کہے گا اے میرے رب میرے پاس سے کبھی کوئی تنگی نہیں گذری اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی۔

(٦) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِالْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّ دَلْوًا مِنْ غُسَّاقٍ یُهْرَاقُ فِیْ الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْیَا۔[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بدبودار پانی کا ایک ڈول دنیا میں گرا دیا جائے تو اس ڈول سے ساری دنیا بدبودار ہو جائے۔

(٧) عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَوْاَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِیْ دَارِالدُّنْیَا لَاَفْسَدَتْ عَلَی اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَایِشَهُمْ فَکَیْفَ بِمَنْ یَکُوْنُ طَعَامُهُ۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا والوں میں ٹپکا دیا جائے تو زمین والوں پر ان کی زندگی خراب کر دے پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جس کا کھانا یہی زقوم ہوگا۔

(٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِیْ النَّارِ حَیَّاتٍ کَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَیَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا. وَاِنَّ فِیْ النَّارِ عَقَارِبَ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْکَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ

---

[1] سنن الترمذی (٤/٧٠٦)، رقم (٢٥٨٤)

[2] سنن الترمذی (٤/٧٠٦)، رقم (٢٥٨٥)

فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا.[1]

حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ میں ایسے سانپ ہیں جو اونٹوں کی طرح بڑے بڑے ہیں وہ سانپ اتنا سخت ڈسے گا کہ اس کا ڈسا ہوا چالیس سال تک اس ڈسے جانے کی تکلیف محسوس کرے گا۔ اور دوزخ میں ایسے بچھو ہیں جو اس خچر کی طرح موٹے ہیں جس پر پالان بندھا ہوا ہو ان میں سے کوئی ڈس لے تو اس کا ڈسا ہوا چالیس سال تک اس ڈسے جانے کی تکلیف کو محسوس کرے گا۔

(۹) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِيْ الْمِرْجَلُ مَا يَرَى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاَنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا.[2]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں سب سے ہلکا عذاب جس شخص کو ہوگا اسے آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے جن کے تسمے بھی آگ کے ہوں گے ان جوتوں اور تسموں کی وجہ سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح کھولے گا وہ سمجھے گا کہ اس کو سب سے سخت عذاب ہو رہا ہے حالانکہ اسے سب سے ہلکا عذاب دیا جا رہا ہوگا۔

طبقاتِ جہنم

(۱) جہنم: فِيْهَا اَهْلُ التَّوْحِيْدِ يُعَذَّبُوْنَ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُخْرَجُوْنَ۔

اس میں ایمان والوں کو ان کی بداعمالیوں کے بقدر عذاب دے کر پھر باہر نکال دیا جائے گا۔

---

[1] صحیح کنوز السنۃ النبویۃ (۱/۹۶)، وقال: حسن احمد والطبرانی

[2] صحیح مسلم (۱/۱۳۶)، رقم (۵۳۹)

(۲) لظی: یہودی (۳) حُطَمَہ: عیسائی

(۴) سَعِیر: صابئین (ستاروں کی پرستش کرنے والے)

(۵) سَقَر: (مجوسی آگ کے پجاری)

(۶) جَحِیم: مشرکین (۷) هَاوِیَہ: منافقین [1]

غفلتِ انسان.....انسان نے کیا سمجھ رکھا ہے؟

(۱) اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَه O بَلٰی قَادِرِیْنَ عَلٰی اَنْ نُسَوِّیَ بَنَانَهٗ O [2]

کیاانسان نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم کیااسکی ہڈیوں کو ہرگز اکٹھانہیں کریں گے ہم ضرور اکٹھا کریں گے(اور یہ اکٹھا کرنا ہم کو کچھ دشوارنہیں) کیونکہ ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کے پورے بھی درست کردیں گے۔

(۲) اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ O اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗ اَحَدٌ O [3]

کیاوہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا کیاوہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا۔

(۳) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ O [4]

ہاں تو کیاتم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یونہی مہمل (خالی ازحکمت) پیدا کیا ہے اور (یہ خیال کیا تھا) کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے۔

(۴) اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی O [5]

---

[1] تفسیر الفخر الرازی (۱۹/۱۵۱) وکذا فی غیر ذلک من کتب التفاسیر

[2] سورۃ القیامۃ (۳،۴)

[3] سورۃ البلد (۵،۷)

[4] سورۃ المومن (۱۱۵)

[5] سورۃ القیامہ (۳۶)

کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو یونہی مہمل (بیکار) چھوڑ دیا جائے گا۔

آخرت کا مفلس

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوْا اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّادِرْهَمَ لَهُ وَلَامَتَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَاعَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ مفلس ہم میں وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی درہم نہ اور نہ کوئی سامان ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو کل قیامت کے دن نمازیں اور روزے اور زکوۃ لے کر آئے گا اور (دنیا) میں اس نے اس کو گالی دی ہوگی اور اس پر تہمت لگائی ہوگی اور اس کا مال (ناحق) کھایا ہوگا اور اس کا خون (ناحق) بہایا ہوگا اور اس کو ناحق مارا ہوگا پس اس (مظلوم) کو اس کی کچھ نیکیاں دی جائیں گی اور پھر اس دوسرے (مظلوم) کو اس کی کچھ نیکیاں دی جائیں گی پھر اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں، حقوق کی ادائیگی سے پہلے تو ان لوگوں کی خطائیں (بقدر ظلم) لے کر اس پر ڈالی جائیں گی پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

زبان کا انجام..... جنت کے درجات یا جہنم کی گہرائی

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَيَبْلُغُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ عَظِيْمَ دَرَجَاتِ الْاٰخِرَةِ

---

[1] صحیح مسلم (۸/۱۸)، رقم (۶۷۴۴)

وَشَرَفَ الْمَنَازِلِ وَاِنَّهُ لَضَعِيْفُ الْعِبَادَةِ وَاَنَّهُ لَيَبْلُغُ بِسُوْءِ خُلُقِهٖ اَسْفَلَ دَرَجَةٍ فِيْ جَهَنَّمَ. [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بندہ اپنے اچھے اخلاق کے ذریعے آخرت کے بڑے درجات اور بلند مراتب کو پہنچ جاتا ہے حالانکہ وہ عبادت میں کمزور ہوتا ہے اور بندہ اپنے برے اخلاق کی وجہ سے جہنم کے نچلے درجے میں پہنچ جاتا ہے۔

جب اللہ نے جنت اور جہنم بنائی تو جبرئیل کو بھیجا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ اِذْهَبْ فَانْظُرْ، فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ.

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا [2]

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی (۱/۲۶۰)، رقم (۷۵۸)

[2] ۱۔ صحیح ابن حبان (۱۶/۴۰۶)، رقم (۷۳۹۴)

۲۔ سنن ابی داؤد (۴/۳۸۰)، رقم (۴۷۴۶)

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو جبرئیل سے ارشاد فرمایا جاؤ اور جنت کو دیکھو۔ جبرئیل گئے جنت کو دیکھا اور جنت کی ان نعمتوں کو دیکھا جو اللہ نے جنت والوں کے لئے تیار کر رکھی ہیں پھر جبرئیل واپس آئے اور عرض کیا اے میرے رب آپ کی عزت کی قسم ان نعمتوں کے بارے میں جو بھی سنے گا وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو نفس کی چاہت کے خلاف ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھک دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاؤ اور جنت کو دیکھو جبرئیل دوبارہ گئے اور جنت کو دیکھا اور واپس آکر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے اس میں کوئی داخل نہ ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا فرمایا تو جبرئیل سے فرمایا کہ جاؤ اور دوزخ کو دیکھو جبرئیل گئے اور دوزخ کو دیکھا اور واپس آکر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم جو بھی جہنم کے بارے میں سنے گا اس میں داخل ہونے سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ پھر اللہ پاک نے دوزخ کو نفس کی چاہتوں اور لذتوں سے ڈھک دیا۔ پھر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا اے جبرئیل جاؤ اور جہنم کو دیکھو۔ جبرئیل گئے اور جہنم کو دیکھا اور عرض کیا تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اس میں داخل ہوئے بغیر کوئی نہ رہے گا۔

جنت اور جہنم کا جھگڑا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَا لِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ (وَفِیْ مُسْلِمٍ: وَعَجَزُهُمْ، وَفِیْهِ فی موضع: وَغِرَّتُهُمْ) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ

بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْأُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰی یَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَاكَ تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ لَایَظْلِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا۔[1]

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت اور جہنم کا جھگڑا ہوا دوزخ کہنے لگی مجھے اس بات میں برتری حاصل ہے کہ مجھ میں بڑے متکبر اور ظالم لوگ داخل ہوں گے جنت کہنے لگی تو مجھے کیا ہے مجھ میں تو صرف کمزور اور لوگوں کی نگاہ میں گرے پڑے انسان داخل ہوں گے۔ (اور مسلم کی روایت کے مطابق "عاجز و بے بس" اور "سادہ لوح" انسان داخل ہوں گے) اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا تو میری رحمت کی جگہ ہے تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور اللہ پاک نے دوزخ سے فرمایا تو میرے عذاب کی جگہ ہے تجھ میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم میں سے ہر ایک کو بھرنا ہے بہر حال دوزخ تو وہ بھرے گی نہیں یہاں تک کہ اللہ پاک اپنا پاؤں جہنم میں رکھے گا تو وہ (چڑ چڑانے لگے گی) اور کہے گی بس، بس، بس پھر بھر جائے گی اور دوزخ کی بعض آگ کو (بعض دوسری آگ سے ملا دیا) جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا رہی بات جنت کی تو اللہ پاک جنت کو بھرنے کے لئے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا۔

(اِذَا) جب وہ سخت دن آئے گا

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ، لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ، خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ، اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا، وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا، فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثًّا۔ (واقعہ)

جب ہو پڑے ہو پڑنے والی۔ اس کے ہو پڑنے میں کوئی جھوٹ نہیں ہے۔ کافروں کو پست

[1] صحیح البخاری (۱۸۳۶/۴)، رقم (۴۵۶۹)

کرنے والی۔ مومنوں کے رتبے بلند کرنے والی۔ جب زمین کپکپا کر لرزے گی۔ اور ریزہ ریزہ ہوں پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر پھر ہو جائیں غبار اڑتا ہوا

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ، وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً. (حاقه)

پھر جب پھونکا جائے صور میں ایک بار پھونکنا اور اٹھالی جائے زمین اور پہاڑ پھر کوٹ دئے جائیں ایک بار۔

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ، وَاِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ، وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ. (مرسلات)

پھر جب تارے مٹائے جائیں اور جب آسمان کو چیر دیا جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں۔

فَاِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرٰى، يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى، وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى، (نازعات)

پھر جب آئے وہ بڑا ہنگامہ جس دن کہ یاد کرے گا آدمی جو اس نے کمایا اور دوزخ پر دیکھنے والے کے سامنے ظاہر کر دی جائیگی۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ، وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ، وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ، وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ، وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ، وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ، وَاِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ، بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ، وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ، وَاِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ، وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ، وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ، عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ. (تکویر)

جب سورج کو بے نور کیا جائے اور جب تارے جھڑ جائیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں اور جب بیاتی اونٹنیاں چھٹی پھریں اور جب جنگل کے جانوروں میں رول پڑ جائے اور جب دریا جھونکے جائیں اور جب جیوں کے جوڑے باندھے جائیں اور جب زندہ درگور کی

ہوئی لڑکی کو پوچھیں گے کس گناہ میں وہ ماری گئی اور جب اعمال نامے کھولے جائیں اور جب آسمان کا پوست کھول اتار لیا جائے اور جب دوزخ دہکائی جائے اور جب بہشت پاس لائی جائے جان لے گا ہر ایک جی جو لے کر آیا ہے۔

اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ، وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ، وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ، عَلِمَتْ نَفْسٌ مَاقَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ، يَاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَاغَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ. (انفطار)

جب آسمان پھٹ جائے اور جب تارے جھڑ جائیں اور جب دریا ابل نکلیں اور جب قبریں زیروزبر کردی جائیں جان لے گا ہر ایک جی جو کچھ کہ آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا اے انسان اپنے کریم رب سے تجھ کو کس نے دھوکے میں ڈال دیا۔

اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ، وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ، وَاَلْقَتْ مَافِيْهَا وَتَخَلَّتْ، وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ، يَا اَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيْهِ. (انشقاق)

جب آسمان پھٹ جائے اور سن لے حکم اپنے رب کا اور وہ آسمان اسی کے لائق ہے اور جب زمین پھیلا دی جائے اور نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے اور خالی ہو جائے اور سن لے حکم اپنے رب کا اور وہ زمین اسی کے لائق ہے اے انسان تجھ کو تکلیف اٹھانی ہے اپنے رب تک پہنچنے میں سہہ سہہ کر۔

اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا، وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا، وَجِيْءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى، يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ. (فجر)

جب پست کردی جائے زمین کوٹ کوٹ کر اور آئے تیرا رب اور فرشتے آئیں قطار قطار اور لائی جائے دوزخ اس دن۔ اس دن سوچے گا آدمی اور کہاں ملے گا اس کو سوچنا کہے گا کیا اچھا ہوتا جو میں کچھ آگے بھیج دیتا اپنی آخرت کی زندگی کے لئے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا وَقَالَ

اَلْاِنْسَانُ مَالَهَا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ. (زلزال)

جب ہلا ڈالے زمین کو اس کے بھونچال سے اور نکال باہر کرے زمین اپنے اندر سے بوجھ اور کہے گا آدمی اس کو کیا ہو گیا۔ اس دن کہہ ڈالے گی وہ اپنی باتیں۔ اس واسطے کہ تیرے رب نے حکم بھیجا اس کو۔ اس روز ہو پڑیں گے لوگ طرح طرح پر کہ ان کو دکھلا دئے جائیں ان کے عمل۔ سو جس نے کی ذرہ بھر بھلائی وہ دیکھے گا اس کو اور جس نے کی ذرہ بھر برائی وہ دیکھے گا اس کو۔

پل صراط پر موت ذبح

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَدْخَلَ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ قَالَ اُوْتِيَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَيُوْقَفُ عَلَى السُّوْرِ الَّذِيْ بَيْنَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطَّلِعُوْنَ خَائِفِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ يَرْجُوْنَ الشَّفَاعَةَ فَيُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ وَهُوَ الْمَوْتُ الَّذِيْ وُكِّلَ بِنَا فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ عَلَى السُّوْرِ الَّذِيْ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ.[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ پاک جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل فرما دیں گے تو موت کو کھینچ کر لایا جائے گا پھر موت کو اس دیوار پر کھڑا کر دیا جائے گا جو جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان ہے پھر جنت والوں کو بلایا جائے گا تو وہ لوگ

---

[1] سنن الترمذی (۶۹۱/۴)، رقم (۲۵۵۷)

ڈرتے ہوئے دیکھیں گے پھر دوزخیوں کو پکارا جائے گا تو وہ خوش ہو کر دیکھیں گے کہ شاید شفاعت ہو۔ لیکن ان سب سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم لوگ اسے جانتے ہو۔ وہ کہیں گے جی ہاں ہم نے اس کو پہچان لیا یہ موت ہے جو ہم پر مسلط تھی چنانچہ اسے لٹایا جائے گا اور اسی دیوار پر ذبح کر دیا جائے گا پھر کہا جائے گا اے جنت والو اب تم ہمیشہ جنت میں رہو گے اور تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور اے دوزخ والو تم ہمیشہ دوزخ میں رہو گے اور تمہیں کبھی موت نہ آئے گی۔

انعاماتِ جنت کسی آنکھ نے نہیں دیکھے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَاعَیْنٌ رَأَتْ وَلَااُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَعَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَؤُااِنْ شِئْتُمْ فَلَاتَعْلَمُ نَفْسٌ مَّااُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَاءً بِمَاکَانُوْایَعْمَلُوْنَ وَفِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌیَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِأَةَ عَامٍ لَایَقْطَعُهَا وَاقْرَؤُااِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌمِنَ الدُّنْیَاوَمَا فِیْهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْفَازَ وَمَاالْحَیٰوةُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ.[1]

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں کسی کان نے سنی نہیں۔ نہ کسی کے دل پر ان کا خیال گذرا۔ قرآن پاک کی آیت ہے کوئی نفس نہیں جانتا اس آنکھ کی ٹھنڈک کے سامان کو جو ان کے لئے چھپایا گیا ہے۔ یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جن اعمال کو وہ دنیا میں کرتے تھے اور جنت میں ایک درخت ایسا ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چلتا رہے گا تب بھی اس کا سایہ ختم نہ ہوگا قرآن میں ہے کہ پھیلے ہوئے سائے ہیں اور

---

[1] سنن الترمذی (۵/۴۰۰)، رقم (۳۲۹۲)

جنت میں ایک کوڑے کی مقدار جگہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ قرآن میں ہے جس کو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی محض دھوکے کا سامان ہے۔

آخرت میں صبر و شکر کا بدلہ "بیت الحمد"

عَنْ اَبِیْ الْمُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِذَامَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰہُ لِمَلَائِکَتِہٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَۃَ فُؤَادِہٖ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ کیا تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی۔ عرض کرتے ہیں۔ جی۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں میرے بندے نے کیا کہا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اس نے آپ کی تعریف کی (اور اس حال میں بھی شکر ادا کیا) نیز انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اس کا نام بیت الحمد (شکر کا گھر) رکھو۔

جنت کا بالا خانہ اندر باہر سے دکھائی دیتا ہے

عن عبداللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ غُرَفًا یُرٰی ظَاھِرُ ھَامِنْ بَاطِنِھَا وَبَاطِنُھَا مِنْ ظَاھِرِھَا قَالَ اَبُوْ مَالِکِ ن الْاَشْعَرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِمَنْ ھِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ

---

[1] سنن الترمذی (۳/۳۴۱)، رقم (۱۰۲۱)

وَبَاتَ قَائِمًا وَالنَّاسُ نِيَامٌ[1]

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا باہر اندر سے نظر آتا ہے اور اندر باہر سے نظر آتا ہے۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ بالا خانے کن لوگوں کو ملیں گے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بالا خانے اُن لوگوں کو ملیں گے جو نرمی سے بات کریں۔ اور کھانا کھلائیں اور رات کو اس وقت تہجد کی نماز پڑھیں جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں (طبرانی۔ کتاب الزواجر ترمذی)

قبر میں سوال وجواب پر جامع حدیث

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَقُوْلَانِ وَمَا يُدْرِيْكَ فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ قَالَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا قَالَ وَيُفْتَحُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَالْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيْهِ مِنْ

---

[1] المستدرک للحاکم ۱/۱۵۳۔ المعجم الکبیر ۳/۳۶۱۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر ۳/۲۰۶

خَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ.[1]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں پھر اس کو بٹھاتے ہیں پھر اس سے پوچھتے ہیں۔ تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے پھر اس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ جواب دیتا ہے، میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخصیت کے بارے میں کیا کہتا ہے جس کو تمہارے اندر بھیجا گیا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں، پھر وہ کہتے ہیں تم کو کیسے پتہ چلا؟ وہ جواب دیتا ہے میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا اور میں اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کے لئے جنت کا بستر بچھاؤ اور اس کو جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے پاس جنت کی خوشبوئیں اور ہوائیں آتی ہیں اور اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے حد نظر تک۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کی موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹایا جائے گا اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہی اور اس کو بٹھاتے ہیں پھر اس سے پوچھتے ہیں تمہارا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ہائے ہائے مجھے پتہ نہیں پھر وہ فرشتے اس سے پوچھتے ہیں تمہارا دین کون سا ہے وہ جواب دیتا ہے ہائے ہائے مجھے پتہ نہیں پھر وہ اس سے سوال کرتے ہیں کہ تو اس شخصیت کے بارے میں کیا کہتا ہے جن کو تمہارے اندر بھیجا گیا، وہ جواب دیتا ہے ہائے ہائے مجھے معلوم نہیں پھر آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے، اس نے جھوٹ بولا اس کے لئے دوزخ کا بستر بچھاؤ اور اس کو دوزخ کا لباس پہناؤ اور اس کے لئے دوزخ کا دروازہ کھول دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اس کے پاس دوزخ کی گرمی اور جلانے والی ہوائیں داخل ہو جاتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر قبر اتنی تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس پسلیاں ایک دوسرے

---

[1] سنن ابی داؤد (۴/۲۸۳) رقم (۴۷۵۵)

میں گھس جاتی ہیں۔

لوگ گناہوں کے بقدر پسینے میں ڈوبے ہونگے

حدیث مرفوع: عَنِ الْمِقْدَادِ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُوْنَ مِنْهُ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ۔[1]

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سورج مخلوق سے اتنا قریب ہوگا یہاں تک کہ ایک میل کی مقدار پھر لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ لوگوں میں سے بعض ایسے ہوں گے جن کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا اور بعض ایسے ہوں گے جن کے گھٹنوں تک پسینہ ہوگا اور ان میں سے بعض کی کمر تک پسینہ ہوگا اور ان میں سے بعض ایسے ہوں گے جن کے منہ تک پسینہ ہوگا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے منہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

قبر سے نکلنے پر لوگوں کی تین قسمیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكَةٍ۔[2]

---

[1] صحیح مسلم (۸/۱۵۸)، رقم (۷۳۸۵)

[2] سنن الترمذی (۵/۳۰۵)، رقم (۳۱۴۲)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام لوگوں کو قیامت کے دن تین جماعتوں میں جمع کیا جائے گا ایک جماعت وہ ہوگی جو پیدل چلنے والوں کی ہوگی اور دوسری جماعت سواروں کی ہوگی اور تیسری جماعت منہ کے بل چلنے والوں کی ہوگی پوچھا گیا یارسول اللہ وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ذات جو لوگوں کو قدموں پر چلاتا ہے وہ ان کو منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے غور سے سنو وہ لوگ اپنے چہروں کے ذریعے ہر ٹیلے اور خاردار جھاڑی سے اپنے آپ کو بچائیں گے۔

جہنمی اور جہنم کے احوال

(۱) عن ابن عمرؓ قَالَ النبی عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یُعْظَمُ اَهْلُ النَّارِ فِی النَّارِ حَتّٰی اَنَّ بَیْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰی عَاتِقِهٖ مَسِیْرَةَ سَبْعِ مِأَةِ عَامٍ وَاَنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاَنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلَ اُحُدٍ. [1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم میں جہنمی کے جسم کو بڑا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک کے کان کی لو سے مونڈھے تک سات سو (۷۰۰) سال کا فاصلہ ہوگا اور بے شک اس (جہنمی) کے کھال کی موٹائی ستر ہاتھ ہوگی اور جہنمی کی ڈاڑھ اُحد کے پہاڑ کے برابر ہوگی۔

(۲) عن عطاء بن یسارؓ قال: اِنَّ فِی النَّارِ سَبْعِیْنَ اَلْفَ وَادٍ فِیْ کُلِّ وَادٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ شُعَبٍ فِیْ کُلِّ شُعَبٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ جُحْرٍ وَفِیْ کُلِّ جُحْرٍ حَیَّةٌ تَاکُلُ وُجُوْهَ اَهْلِ النَّارِ. [2]

حضرت عطاء بن یسارؓ نے فرمایا کہ بے شک جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں ہر وادی میں ستر

---

[1] ۱۔ مسند احمد (۸/۴۱۹)، رقم (۴۸۰۰)، ۲۔ کتاب الزواجر (۳/۳۹۴)

[2] ۱۔ الترغیب والترہیب (۴/۲۵۴)، رقم (۶۶۶۳)

۲۔ صفۃ النار لابن ابی الدنیا (۱/۵۱)، رقم (۴۶)

ہزار گھاٹیاں ہیں ہر گھاٹی میں ستر ہزار سوراخ ہیں ہر سوراخ میں ایسا سانپ ہوگا جو جہنمیوں کے چہروں کو کاٹے گا۔

(۳) قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا۔[1]

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن جہنم کو اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگام (رسیاں) ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے اور یہ فرشتے اس جہنم کو کھینچ رہے ہوں گے۔

(۴) قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ۔[2]

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہنم میں کافر کے دو موٹھوں کے درمیان تیز رفتار سوار کی تین دن مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا۔

قیامت کے دن اللہ کے عرش کا سایہ کن لوگوں کا ملے گا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ اَظَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَحْتَ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّهٗ (۱) اَلْوُضُوْءُ فِي الْمَكَارِهِ (۲) وَالْمَشْيُ اِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ (۳) وَاِطْعَامُ الْجَائِعِ۔[3]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تین خصلتیں جس شخص میں ہوں اس کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے ایسے دن میں جس دن اللہ کے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) ناگواری کے باوجود وضو کرنا (۲) تاریکیوں میں مساجد کی طرف جانا (۳) بھوکے کو کھانا کھلانا۔

---

[1] صحیح مسلم (۱۳۹/۸)، رقم (۷۳۴۳)

[2] اخرجہ الشیخان واللفظ لمسلم (۱۵۴/۸)، رقم (۷۳۶۵)

[3] الترغیب والترہیب (۲۸/۲)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةُ نَفَرٍ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ (۱) اِمَامٌ عَادِلٌ (۲) وَشَابٌ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى (۳) ورَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ دَمْعًا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى (۴) وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُتَعَلِّقٌ بِالْمَسْجِدِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِ (۵) وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَلَمْ تَعْلَمْ شِمَالُهُ بِمَا صَنَعَتْ يَمِيْنُهُ (۶) وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ (۷) وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ اِلٰى نَفْسِهَا فَاَبٰى وَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ تَعَالٰى.[1]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے جس دن اللہ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا (۱) عادل بادشاہ (۲) وہ جوان جو جوانی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو (۳) وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے اور اللہ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں (۴) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہو یہاں تک کہ اس کی طرف لوٹ کر آئے (۵) وہ آدمی جو صدقہ ایسے طریقے پر کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا (۶) وہ دو آدمی جو آپس میں محبت کرتے ہوں صرف اللہ کے لئے (۷) وہ آدمی جس کو کوئی حسن و جمال والی عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ انکار کر دے اور کہے کہ مجھے اللہ کا خوف مانع ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّهُ.[2]

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

---

[1] متفق علیہ

[2] سنن الترمذی (۳/۵۹۹)، رقم (۱۳۰۶)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے تنگ دست کو (قرضے کی ادائیگی میں) مہلت دی یا اس سے کچھ قرضہ چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے جس دن اللہ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

خوفِ الٰہی

۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَرْفُوْعًا كُلُّ عَیْنٍ بَاكِیَةٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا عَیْنٌ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ وَعَیْنٌ سَهِرَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَیْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔[1]

حضورؐ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر آنکھ روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے جھک گئی ہو اور وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں جاگی ہو اور وہ آنکھ جس سے اللہ عزوجل کے ڈر کی وجہ سے مکھی کے سر کے بقدر آنسو بہا ہو۔

۲) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ مَرْفُوْعًا: لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَیْنِ وَاَثَرَیْنِ قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوْعٍ فِیْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ. وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِیْ فَرِیْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ۔[2]

حضورؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانیوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے ہو اور دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ کے راستہ میں بہا ہو اور دو نشان ایک وہ زخم کا نشان جو اللہ کے راستے میں لگا ہو اور دوسرا وہ نشان جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی میں لگا ہو۔

۳) حدیث قدسی: وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِیْ فَوْقَ عَرْشِیْ لَا تَبْكِیْ عَیْنُ عَبْدٍ فِی الدُّنْیَا مِنْ مَخَافَتِیْ اِلَّا كَثُرَتْ ضِحْكُهَا

---

[1] الترغیب والترہیب (۲/۱۶۰)، رقم ۱۹۲۹۰)

[2] سنن الترمذی (۴/۱۹۰)، رقم (۱۶۶۹)

فِیْ الْجَنَّةِ.[1]

میری عزت اور میری بزرگی اور میری علوشان کی قسم جس بندہ کی آنکھ دنیا میں میرے ڈر کی وجہ سے روئی ہو تو وہ جنت میں بہت ہنسے گی یعنی جنت میں اس کی فرحت کا سامان زیادہ ہوگا۔

فرعون کی موت

حضور علیہ السلام نے فرمایا کوئی ابوجہل کی خبر لائے تھوڑی دیر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا سر آیا اور خبر دی گئی وہ قتل کر دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یہ ۳ بار فرمایا۔ پھر فرمایا: اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ، ترجمہ اللہ سب سے بڑا تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے اپنے وعدہ کو سچ کر دکھایا اور اپنے بندے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کی اور تن تنہا تمام لشکروں کو شکست دی۔ اس کے بعد فرمایا ذرا اس کا سر ہمیں دکھاؤ جب آپ نے دیکھا تو فرمایا: هٰذَا فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ. (یہ اس امت کا فرعون ہے)[2]

قیامت کا نہ آنا

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ .....اَللّٰهُ .....اَللّٰهُ[3]

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت آئے گی جب کہ دنیا میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا باقی نہ رہے۔

---

[1] شعب الایمان (۲/۲۳۴)، رقم (۷۷۸) وکذا فی الترغیب للمنذری (۴/۱۱۷)

[2] اصح السیر (۹۴)

[3] صحیح مسلم (۱/۹۱)، رقم (۳۹۲)

مراقبۃ الموت

(۱) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَامَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ مَاقَدَّمَ قَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَاخَلَّفَ.[1]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرنے والا مرجاتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے اور لوگ پوچھتے ہیں کہ اس نے پیچھے کیا چھوڑا ہے۔

(۲) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حِفَرِ النَّارِ.[2]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

(۳) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ فِیْ قَبْرِہٖ فِیْ رَوْضَۃٍ وَیُرْحَبُ لَہٗ قَبْرُہٗ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا.[3]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن بندہ اپنی قبر کے اندر سرسبز باغ میں ہوتا ہے اور اس کے لئے اس کی قبر ستر ہاتھ کشادہ کردی جاتی ہے۔

(۴) عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مَیِّتٍ یُوْضَعُ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَیُخْطٰی بِہٖ ثَلَاثُ خُطْوَۃٍ اِلَّاتَکَلَّمَ بِکَلَامٍ یَسْمَعُ مَنْ شَاءَ اللّٰہُ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ الْاِنْسَ وَالْجِنَّ یَقُوْلُ یَااِخْوَتَاہُ وَیَاحَمَلَۃَ نَعْشَاءُ لَاتَغُرَّنَّکُمُ الدُّنْیَا کَمَاغَرَّتْنِیْ لَایَلْعَبَنَّ بِکُمُ الزَّمَانُ کَمَالَعِبَ بِیْ خَلَّفْتُ تَرَکْتُ لِوَرَثَتِیْ وَالْلَّیَّانُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُحَاسِبِیْ وَاَنْتُمْ تُشَیِّعُوْنِیْ

---

[1] شعب الایمان (۷/۳۶۸) برقم (۱۰۴۷۵)

[2] ۱۔ سنن الترمذی (۴/۶۳۹) برقم (۲۴۶۰) ۲۔ المعجم الاوسط (۸/۲۷۲) برقم (۸۶۱۳)

[3] مسند ابی یعلی (۱۱/۵۲۱) برقم (۶۶۴۳) واسنادہ حسن

وَتُوَدِّعُوْنِيْ۔ [1]

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میت کو بھی چار پائی پر اٹھا کر تین قدم (یعنی تھوڑا سا) چلا جاتا ہے تو وہ آواز دیتی ہے جس کو انسان اور جنوں کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے مرنے والا کہتا ہے ہائے بھائیو! او میری لاش کو اٹھا کر لے جانے والو! دنیا تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے جیسا کہ مجھے دھوکہ میں ڈال دیا تھا اور زمانہ تم سے نہ کھیلے جیسا کہ وہ مجھ سے کھیلا میں نے جو پیچھے چھوڑا وہ ورثاء کے لئے چھوڑا اور حاکم قیامت کے دن مجھ سے حساب کرے گا اور تم مجھے رخصت و روانہ کر رہے ہو۔

(۵) عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ۔ [2]

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! عقلمند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے تیاری کرے اور بے وقوف ہے وہ شخص جو اپنے نفس کی خواہش پر چلے اور اللہ پر امیدیں باندھے۔

(۶) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا كَانَتْ صُحُفُ مُوْسٰى قَالَ كَانَتْ عِبَرًا كُلُّهَا: عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يَفْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالنَّارِ ثُمَّ هُوَ يَضْحَكُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ هُوَ يَنْصَبُ عَجِبْتُ لِمَنْ رَاَى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبَهَا بِاَهْلِهَا ثُمَّ اطْمَاَنَّ اِلَيْهَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْحِسَابِ غَدًا ثُمَّ لَا يَعْمَلُ۔ [3]

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ

---

[1] کنز العمال (۱۵/۵۹۶) رقم (۴۲۳۵۵) عن ابن ابی الدنیا ورواہ فی کتاب القبور (۱/۷) واللفظ لہ
[2] المستدرک (۱/۱۱۵) رقم (۱۹۱)
[3] صحیح ابن حبان (۲/۷۶) رقم (۳۶۱)

وسلم نے فرمایا: سب نصیحت کی باتیں تھیں۔ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے موت کا یقین ہو اور وہ خوش ہوتا ہو اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے جہنم کا یقین ہو اور وہ ہنستا ہو اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے تقدیر کا یقین ہو اور وہ حیلہ اختیار کرے مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو دنیا اور دنیا میں رہنے والوں کا آنا جانا دیکھے اور پھر دنیا پر اطمینان کرے اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے کل کے حساب وکتاب کا یقین ہو پھر وہ عمل نہ کرے۔

(۷) قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ لَا تُؤَخِّرِ التَّوْبَةَ فَإِنَّ الْمَوْتَ يَأْتِيْ بَغْتَةً۔[1]

حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے پیارے بیٹے تو توبہ کرنے میں دیر نہ کر اس لئے کہ موت اچانک آجاتی ہے۔

(۸) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُؤْتٰى بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُوْقَفَ بَيْنَ كَفَّتَيِ الْمِيْزَانِ وَيُوَكَّلُ بِهٖ مَلَكٌ فَإِنْ ثَقُلَ مِيْزَانُهٗ نَادَى الْمَلَكُ بِصَوْتٍ يَسْمَعُ الْخَلَائِقُ: سَعِدَ فُلَانٌ سَعَادَةً لَا يَشْقٰى بَعْدَهَا اَبَدًا وَإِنْ خَفَّ مِيْزَانُهٗ نَادٰى بِصَوْتٍ يَسْمَعُ الْخَلَائِقُ شَقِيَ فُلَانٌ شَقَاوَةً لَا يَسْعَدُ بَعْدَهَا اَبَدًا۔[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ابن آدم کو قیامت کے دن لایا جائے گا یہاں تک کہ حساب کے دو پلڑوں کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور اس بندے کو فرشتے کے حوالے کیا جائے گا اگر اس کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہو گیا تو فرشتہ ایسی بلند آواز سے پکارے گا جس کو تمام مخلوق سنے گی: فلاں ایسا نیک بخت ہو گیا کہ اس کے بعد کبھی بد بخت نہ ہوگا اور اگر اس کے نیک اعمال کا پلڑا ہلکا ہو گیا تو فرشتہ ایسی بلند آواز سے پکارے گا جس کو تمام مخلوق سنے گی: فلاں ایسا بد بخت ہو گیا کہ اس کے بعد کبھی نیک بخت نہ ہوگا۔

---

[1] الدر المنثور (۶/۵۱۶)

[2] اتحاف الخیرۃ المہرۃ (۸/۱۶۰)، رقم (۷۶۹۲)

قبر کے بارے میں اشعار

يَـا مَـنْ بِـدُنْيَـاهُ اشْتَـغَـلْ　　قَـدْ غَـرَّهُ طُـوْلُ الْاَمَـلْ
اَوَلَـمْ يَـزَلْ فِـيْ غَـفْـلَةٍ　　حَتّٰـى دَنَـا مِـنْـهُ الْاَجَـلْ
اَلْـمَـوْتُ يَـاتِـيْ بَـغْتَةً　　وَالْـقَبْـرُ صُـنْـدُوْقُ الْعَـمَـلْ
اِصْبِـرْ عَـلٰـى اَهْـوَالِهَـا　　لَا مَـوْتَ اِلَّا بِـالْاَجَـلْ

''اے وہ شخص جو اپنی دنیا میں مشغول ہے، تحقیق اس کو لمبی امیدوں نے دھوکہ میں ڈال دیا، وہ ہمیشہ غفلت ہی میں رہا یہاں تک کہ اس کی موت قریب آ گئی، موت اچانک آ جاتی ہے اور قبر اعمال کا صندوق ہے، تو دنیا کی سختیوں پر صبر کر موت تو مقررہ وقت پر ہی آتی ہے''۔

.....☆.....

تُنَـاجِيْکَ اَجْدَاثٌ وَهُنَّ صَمُوْتٌ　　وَسُـكَّـنَـاهَـا تَحْتَ التُّرَابِ خَفُوْتٌ

قبریں تجھ سے سرگوشی کر رہی ہیں حالانکہ وہ خاموش ہیں ان میں رہنے والے مٹی کے نیچے چھپے ہوئے ہیں

اَيَـا جَـامِـعَ الـدُّنْيَـا لِغَيْـرِ بَلَاغَةٍ　　لِـمَـنْ تَـجْـمَعُ الدُّنْيَا وَاَنْتَ تَمُوْتُ

اے بے کار دنیا جمع کرنے والے یہ دنیا تو کس کے لئے جمع کر رہا ہے حالانکہ تو مر جائے گا

قِفْ بِـالْـقُبُـوْرِ وَقُـلْ عَـلٰى سَاحَاتِهَا　　مَـنْ مِـنْـكُـمُ الْمَغْمُوْرُ فِيْ ظُلُمَاتِهَا

قبروں پر ٹھہر کر ان پر یہ کہو کہ تم میں سے کون ان کی اندھیریوں میں غرق ہے

وَمَـنِ الْـمُـكَـرَّمُ مِـنْـكُـمْ فِيْ قَعْرِهَـا　　وَقَـدْ ذَاقَ بَـرْدَ الْاَمْـنِ مِنْ رَوْعَـاتِهَـا

اور کون قبر کی گہرائی میں باعزت ہے کہ اس نے گھبراہٹ کے بعد امن کی ٹھنڈک پائی

اَمَّـا السُّـكُـوْنُ لِـذِيْ الْـعُيُوْنِ فَوَاحِدٌ　　لَايَسْتَبِيْـنُ الْـفَـضْـلُ فِـيْ دَرَجَـاتِهَـا

آنکھوں والوں کو سکون ہے اگرچہ ایک وہ ہے کہ ان کے درجات میں اس کا فضل ظاہر نہیں

لَوْجَاوَبُوكَ لَاَخْبَرُوكَ بِاَلْسُنٍ تَصِفُ الْحَقَائِقَ بَعْدُ مِنْ حَالَاتِهَا

اگر وہ جواب دیں تو تمہیں ایسی زبانوں کے ساتھ بتادیں گے جو زبانیں تمہارے جانے کے بعد یہاں کے حالات اور حقائق بتائیں گی

اَمَّاالْمُطِيْعُ فَنَازِلٌ فِيْ رَوْضَةٍ يُفْضِيْ اِلَى مَنْ شَاءَ مِنْ دَوْحَاتِهَا

وہ یہ کہ فرمانبردار تو باغات میں ہے اس کے میدانوں میں جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے

وَالْمُجْرِمُ الطَّاغِيْ بِهَا مُتَقَلِّبٌ فِيْ حُفْرَةٍ يَأْوِيْ اِلَى حَيَّاتِهَا

اور سرکش گنہگار گہرے گڑھے میں الٹ پلٹ ہو رہا ہے وہ اس کے سانپوں کی طرف ٹھکانہ پکڑتا ہے

وَعَقَارِبُ تَسْعٰى اِلَيْهِ فَرُوْحُهٗ فِيْ شِدَّةِ التَّعْذِيْبِ مِنْ لَدَغَاتِهَا

اس پر بچھو چمٹے ہوئے ہیں چنانچہ اس کی روح ان کے ڈسنے کے باعث شدید ترین عذاب میں ہے

اِنَّ الْحَبِيْبَ مِنَ الْاَحْبَابِ مُخْتَلَسٌ لَايَمْنَعُ الْمَوْتَ بَوَّابٌ وَلَاحَرَسٌ

بے شک دوستوں سے دوست چھین لیا جاتا ہے موت کو کوئی دربان و چوکیدار نہیں روک سکتا

فَكَيْفَ تَفْرَحُ بِالدُّنْيَاوَلَذَّتِهَا يَامَنْ يُعَدُّ عَلَيْهِ اللَّفْظُ وَالنَّفَسُ

تو کیسے دنیا اور اس کی لذتوں پر خوش ہوتا ہے اے وہ شخص کہ جس کا ایک ایک لفظ اور سانس گنا جا رہا ہے

اَصْبَحْتَ فَلَافِيْ النَّقْصِ مُنْغَمِسًا وَاَنْتَ دَهْرُكَ فِيْ الَّذَّاتِ مُنْغَمِسٌ

اے غافل تو نقصان ہی میں ڈوب رہا ہے اور تیرا وقت لذتوں میں برباد ہو رہا ہے

لَايَرْحَمُ الْمَوْتُ ذَاجَهْلٍ لِفَرْتِهٖ وَلَاالَّذِيْ كَانَ مِنْهُ الْعِلْمُ يُقْتَبَسُ

موت کسی جاہل پر اس کے حصہ (جہالت) کی وجہ سے رحم نہیں کھاتی نہ کسی عالم پر رحم کھاتی ہے جس سے علم حاصل کیا جاتا ہے

كَمْ اَخْرَسَ الْمَوْتُ فِيْ قَبْرٍ وَقَفْتُ بِهٖ عَنِ الْجَوَابِ لِسَانًا مَابِهٖ خَرَسٌ

میں جس قبر پر بھی جا کھڑا ہوا موت نے زبان کو گونگا کر دیا تھا جواب دینے سے جو حقیقت

میں کوئی نہ تھی

قَدْ كَانَ قَصْرُكَ مَعْمُوْرًا لَهُ شَرَفٌ فَقَبْرُكَ الْيَوْمَ فِي الْاَجْدَاثِ مُنْدَرِسٌ

تیرا محل آباد تھا اور دنیا میں اسے ایک مقام حاصل تھا اور آج تیری قبر قبرستان میں ٹوٹ پھوٹ رہی ہے اور اپنے نشان بھی گم کر رہی ہے۔

لَادَارَ لِلْمَرْءِ بَعْدَ الْمَوْتِ يَسْكُنُهَا اِلَّا الَّتِيْ كَانَ قَبْلَ الْمَوْتِ بَانِيْهَا

آدمی کا موت کے بعد رہنے کے لئے وہی گھر ہوگا جس کو اس نے مرنے سے پہلے بنایا ہوگا

فَاِنْ بَنَاهَا بِخَيْرٍ طَابَ مَسْكَنُهَا وَاِنْ بَنَاهَا بِشَرٍّ خَابَ ثَاوِيْهَا

اگر اس نے نیک اعمال کے ساتھ اس کو بنایا تو اس کا مسکن عمدہ ہوگا اور اگر اس نے برائی کے ساتھ اس کو بنایا تو اس کا رہنے والا رسوا ہوگا

اَيْنَ الْمُلُوْكُ الَّتِيْ كَانَتْ مُسَلَّطَةً حَتّٰى سَقَاهَا بِكَاْسِ الْمَوْتِ سَاقِيْهَا

کہاں گئے وہ بادشاہ جو اس دنیا پر قابض تھے کہ موت کے ساقی نے ان کو موت کا جام پلا دیا

لِكُلِّ نَفْسٍ وَاِنْ كَانَتْ عَلٰى وَجَلٍ مِنَ الْمَنِيَّةِ آمَالٌ تُقَوِّيْهَا

ہر جی کی اگر چہ وہ موت سے گھبرایا ہوا ہو امیدیں ہیں جو اس کو طاقت دیتی ہیں

فَالْمَرْءُ يَبْسُطُهَا وَالدَّهْرُ يَقْبِضُهَا وَالنَّفْسُ تَنْشُرُهَا وَالْمَوْتُ يَطْوِيْهَا

تو آدمی ان کو پھیلاتا ہے اور زمانہ ان کو سمیٹتا ہے اور نفس ان کو پھیلاتا ہے اور موت ان کو لپیٹ کے رکھ دیتی ہے

اَمْوَالُنَا لِذَوِي الْمِيْرَاثِ نَجْمَعُهَا وَدُوْرُنَا لِخَرَابِ الدَّهْرِ نَبْنِيْهَا

ہمارے مال واسباب جن کو ہم جمع کر رہے ہیں وہ ہمارے ورثاء کے لئے ہیں اور ہمارے گھر جن کو ہم نے بنایا ہے تو وہ زمانہ کی ویرانیوں کے لئے ہیں۔

كَمْ مِنْ مَدَائِنَ فِي الْاٰفَاقِ قَدْ بُنِيَتْ اَمْسَتْ خَرَابًا وَدَانَ الْمَوْتُ اَهْلِيْهَا

کتنے ہی شہر دنیا بھر میں آباد کئے گئے، وہ ویران ہو کر رہ گئے، موت نے ان کے مکینوں کو عاجز کر دیا۔

تَفَكَّرْتُ فِيْ حَشْرِيْ وَيَوْمَ قِيَامَتِيْ وَاِصْبَاحَ خَدِّيْ فِي الْمَقَابِرِ ثَاوِيًا

میں نے اپنے حشر اور قیامت کے دن کے بارے میں سوچا اور میں نے اپنے قبروں میں قیام پذیر ہونے پر غور کیا

فَرِيْدًا وَحِيْدًا بَعْدَ عِزٍّ وَّرِفْعَةٍ رَهِيْنًا وَالتُّرَابُ وِسَادِيًا

اس حال میں کہ تنہا اور اکیلا ہوں گا عزت اور بلندی کے بعد اپنے جرموں کی وجہ سے قبر میں گروی رکھا ہوا ہوں گا اور مٹی میں میرا تکیہ ہوگا

تَفَكَّرْتُ فِيْ طُوْلِ الْحِسَابِ وَعَرْضِهٖ وَذُلِّ مَقَامِيْ حِيْنَ اُوْتِيَ كِتَابِيَا

میں نے اپنے حساب کے لمبا ہونے اور حساب کتاب کے پیش ہونے میں غور وفکر کیا اور جس وقت مجھے میرا نامہ اعمال دیا جائے گا اس وقت کی اپنی ذلت پر غور کیا

وَلٰكِنْ رَجَائِيْ فِيْكَ رَبِّيْ وَخَالِقِيْ بِاَنَّكَ تَعْفُوْ يَا اِلٰهِيْ خَطَائِيَا

لیکن اے میرے رب اور میرے خالق مجھے تجھ سے یہ امید ہے کہ اے میرے معبود حقیقی تو میری خطاؤں کو معاف کرے گا۔

بادشاہوں اور مالداروں کی موت اور مال کا کام نہ آنا

بَاتُوْا عَلٰى قُلَلِ الْجِبَالِ تَحْرُسُهُمْ غُلْبُ الرِّجَالِ فَلَمْ تَنْفَعْهُمُ الْقُلَلُ

(۱) انہوں نے پہاڑوں کی چوٹیوں پر رات اس حال میں گذاری کہ بہادر لوگ ان کا پہرہ دے رہے تھے پس ان کو چوٹیوں نے کوئی فائدہ نہ دیا۔

وَاسْتُنْزِلُوْا بَعْدَ عِزٍّ عَنْ مَعَاقِلِهِمْ وَاُوْدِعُوْا حُفَرًا يَا بِئْسَ مَا نَزَلُوْا

(۲) عزت والی زندگی گذارنے کے بعد ان کو ان کی مسندوں (عزت والی جگہوں) سے نیچے اتارا گیا۔ ان کو گڑھوں میں رکھ دیا گیا، کیا ہی بری ہے وہ جگہ جس میں وہ اترے۔

نَادَاهُمْ صَارِخٌ مِنْ بَعْدِ مَا دُفِنُوْا اَيْنَ الْاَسِرَّةُ وَالتِّيْجَانُ وَالْحُلَلُ

(۳) دفن کرنے کے بعد ایک پکارنے والے نے ان کو آواز دی۔ کہ وہ تخت (جن پر تم بیٹھا کرتے تھے) اور وہ تاج اور وہ بہترین قسم کا لباس کہاں ہے۔

اَيْنَ الْوُجُوْهُ الَّتِيْ كَانَتْ مُنَعَّمَةً مِنْ دُوْنِهَا تُضْرَبُ الْاَسْتَارُ وَالْكِلَلُ

(۴) وہ نرم و نازک چہرے کہاں گئے کہ جن کو چھپانے کے لئے پردے اور باریک کپڑے ڈال دیئے جاتے تھے۔

فَاَفْصَحَ الْقَبْرُ عَنْهُمْ حِيْنَ سِيْلَ بِهِمْ تِلْكَ الْوُجُوْهُ عَلَيْهَا الدُّوْدُ يَقْتَتِلُ

(۵) تو قبر نے ان کی حقیقت کو واضح کر دیا جس وقت کہ وہ قبر کے سخت معاملہ میں پھنس گئے کہ ان کے چہروں پر کیڑے آپس میں لڑ رہے ہیں۔

قَدْ طَالَ مَا اَكَلُوْا دَهْرًا وَمَا شَرِبُوْا فَاَصْبَحُوْا بَعْدَ طُوْلِ الْاَكْلِ قَدْ اُكِلُوْا

(۶) لمبے زمانے تک انہوں نے کھایا اور پیا۔ طویل کھانے پینے کے بعد وہ کیڑوں کے لئے خوراک بن گئے۔

.....☆.....

رَاَيْتُ الدَّهْرَ مُخْتَلِفًا يَدُوْرُ فَلَا حُزْنٌ يَدُوْمُ وَلَا سُرُوْرُ

(۱) میں نے زمانے کو دیکھا کہ وہ مختلف حالتوں کے ساتھ گردش کر رہا ہے۔ نہ تو غم ہمیشہ رہتا ہے نہ خوشی۔

قَدْ بَنَتِ الْمُلُوْكُ لَهَا قُصُوْرًا فَلَمْ يَبْقَ الْمُلُوْكُ وَلَا الْقُصُوْرُ

(۲) بادشاہوں نے اپنے لئے محلات بنوائے۔ نہ تو وہ بادشاہ خود باقی رہے اور نہ محلات۔

.....☆.....

سَلَامٌ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ الدَّوَارِسِ كَاَنَّهُمْ لَمْ يَجْلِسُوْا فِي الْمَجَالِسِ

(۱) پرانی قبروں میں دفن شدہ لوگوں پر سلام ہو (ان کی قبروں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا کہ وہ دنیاوی مجلسوں میں کبھی بیٹھے ہی نہیں۔

وَلَمْ يَشْرَبُوْا مِنْ بَارِدِ الْمَاءِ شُرْبَةً وَلَمْ يَاْكُلُوْا مِنْ كُلِّ رَطْبٍ وَلَا يَابِسِ

(۲) اور وہ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے کبھی انہوں نے دنیا میں ٹھنڈے پانی سے گھونٹ بھی نہیں بھرا۔ اور نہ انہوں نے خشک و تر (تازہ) چیزوں میں سے کھایا ہے۔

موت کی یاد

يَاصَاحِبِي لَاتَغْتَرِرْ بِتَنَعُّمٍ فَالْعُمْرُ يَنْفَدُ وَالنَّعِيْمُ يَزُوْلُ

اے میرے ساتھی تو دنیا کی نعمتوں سے دھوکہ نہ کھا کیونکہ زندگی ختم ہو رہی ہے اور نعمتیں زائل ہو رہی ہیں۔

وَإِذَاحَمَلْتَ إِلَى الْقُبُوْرِ جَنَازَةً فَاعْلَمْ بِأَنَّكَ بَعْدَهَامَحْمُوْلُ

جب تو قبرستان کی طرف کوئی جنازہ اٹھا کر چلے تو تو جان لے کہ تجھے بھی ایک دن اٹھا کر لے جایا جائے گا۔

أَيَّامُ عُمْرِكَ تَذْهَبُ وَجَمِيْعُ سَعْيِكَ يُكْتَبُ

تیری زندگی کے ایام گذر رہے ہیں۔اور تیری ساری کوششیں لکھی جا رہی ہیں۔

ثُمَّ الشُّهُوْدُ عَلَيْكَ مِنْكَ فَأَيْنَ أَيْنَ الْمَهْرَبُ

پھر تیرے اپنے اعضاء تجھ پر گواہی دیں گے۔پس تیرے لئے بھاگنے کی جگہ کہاں ہوگی

دنیا سے بے رغبتی

إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًافُطَنًا طَلَّقُوْاالدُّنْيَا وَخَافُوْاالْفِتَنَا

اللہ پاک کے بعض سمجھدار بندے ایسے ہیں۔جنہوں نے دنیا سے علیحدگی اختیار کرلی اور دنیا کے فتنوں سے ڈرے۔

نَظَرُوْافِيْهَافَلَمَّاعَلِمُوْا أَنَّهَالَيْسَتْ لِحَيٍّ وَطَنًا

اللہ پاک کے ان سمجھدار بندوں نے اس دنیا میں غور وفکر کیا پس جب ان کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ یہ دنیا زندہ لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے۔

جَعَلُوْهَا لُجَّةً وَاتَّخَذُوْا صَالِحَ الْأَعْمَالِ فِيْهَاسُفُنًا

(امام شافعی)

تو انہوں نے اس دنیا کو پانی کے بڑے حصے (سمندر) کی طرح سمجھ لیا اور (اس دنیا میں

زندگی گذارنے کے لئے) اسباب کے بجائے نیک اعمال کو کشتیاں بنا کر چلائیں (اور زندگی گذاری)

دُنْیَا تُخَادِعُنِیْ کَاَنِّیْ لَسْتُ اَعْرِفُ حَالَهَا مَدَّتْ اِلَیَّ یَمِیْنَهَا فَقَطَعْتُهَا وَشِمَالَهَا

دنیا مجھے فریب دیتی ہے اور وہ یہ سمجھتی ہے کہ میں اس کے حال کو پہچانتا نہیں ہوں۔ اس نے میری طرف اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا میں نے اس کے دائیں اور بائیں دونوں ہاتھ کاٹ دیئے۔

مَنَعَ الْاِلٰهُ حَرَامَهَا وَاَنَا اجْتَنَبْتُ حَلَالَهَا وَرَاَیْتُهَا مُحْتَاجَةً فَوَهَبْتُ جُمْلَتَهَا لَهَا

اللہ پاک نے دنیا کے حرام امور سے منع فرمایا میں نے اس کے حلال (جائز) امور کو بھی چھوڑ دیا اور میں نے اس کو محتاج ہونے کی حالت میں دیکھا تو میں نے دنیا کو اس کا سب کچھ دیدیا۔

کثرتِ مال کی حرص

قَدْ یَجْمَعُ الْمَالَ غَیْرُ آکِلِهٖ وَیَاْکُلُ الْمَالَ غَیْرُ مَنْ جَمَعَهٗ

(امام شافعی)

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو دنیا کے مال کو جمع کر رہا ہوتا ہے وہ اسے کھاتا (فائدہ اٹھاتا) نہیں اور جو اس کو جمع نہیں کر رہا وہ اس کو کھاتا (فائدہ اٹھاتا) ہے

وَیَقْطَعُ الثَّوْبَ غَیْرُ لَابِسِهٖ وَیَلْبَسُ الثَّوْبَ غَیْرُ مَنْ قَطَعَهٗ

اور کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص کپڑے کو کاٹتا ہے (پہننے کے لئے) حالانکہ وہ اس کپڑے کو پہننے والا نہیں ہوتا۔ اور جو اس کپڑے کو کاٹنے والا نہیں وہ اس کو پہن لیتا ہے۔

موت اٹل ہے

وَاِذَا الْمَنِیَّةُ اَنْشَبَتْ اَظْفَارَهَا اَلْفَیْتَ کُلَّ تَمِیْمَةٍ لَا تَنْفَعُ

اور جب موت اپنے پنجے گاڑ دیتی ہے تو تم ہر تعویذ و گنڈے کو غیر نفع مند پاؤ گے۔

وَالنَّفْسُ رَاغِبَةٌ إِذَا رَغَّبْتَهَا وَإِذَا تُرَدُّ إِلَى قَلِيلٍ تَقْنَعُ

اور نفس کو جب تو کسی چیز کو شوق دلائے تو وہ اس چیز کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔ اور جب تو اسے کسی تھوڑی چیز کی طرف مائل کرتا ہے تو وہ اسی پر صبر کر لیتا ہے۔

غفلت

فَكَمْ مِنْ كَفَنٍ مَغْسُولٍ وَصَاحِبُهُ فِي السُّوقِ مَشْغُولٌ

بہت سے کفن ایسے ہیں جو دھل گئے ہیں۔ اور اس کفن والا (وہ جس کو پہنایا جائے گا) بازار میں مشغول ہے۔

وَكَمْ مِنْ قَبْرٍ مَحْفُورٍ وَصَاحِبُهُ بِالسُّرُورِ مَغْرُورٌ

اور بہت سی قبریں جو کھودی گئیں۔ اور جو اس قبر میں دفن ہونے والا ہے وہ دنیا کی خوشیوں میں دھوکہ میں پڑا ہوا ہے۔

وَكَمْ مِنْ عُمُرٍ ضَاحِكٍ وَهُوَ عَنْ قَرِيبٍ هَالِكٌ

(ابوذیب الهذلی)

اور بہت سی عمریں ہنسنے والی ہیں۔ اور قریب ہے کہ وہ ہلاکت کے گڑھے میں گر جائیں۔

درسِ عبرت

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے یہ بھی دیکھا ہے تو نے جو معمور تھے وہ محل اب ہیں سونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

زمیں کے ہوئے لوگ پیوند کیا کیا ملوک و حضور و خداوند کیا کیا
دکھائے گا تُو ، چند روز کیا کیا اجل نے پچھاڑے تنومند کیا کیا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہاں ہر خوشی ہے مبدل بہ صد غم جہاں شادیاں تھیں وہیں اَب ہیں غم
یہ سب ہر طرف انقلاباتِ عالم تری ذات ہی میں تغیر ہیں ہر دم

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا اجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے اعلیٰ ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا تجھے حسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجل بھی
بس اپنے اِس جہل سے تُو نکل بھی یہ طرزِ معیشت اَب اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہ دنیائے فانی ہے محبوب تجھ کو ہوئی واہ کیا چیز مرغوب تجھ کو
نہیں عقل اتنی بھی مجذوب تجھ کو سمجھ لینا چاہئے خوب تُجھ کو

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بڑھاپے سے لے کر پیامِ قضا بھی نہ چونکا نہ چیتا نہ سنبھلا ذرا بھی
کوئی تیری غفلت کی ہے انتہا بھی جنوں تا بہ کے ہوش میں اپنے آ بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

نہ دل دادۂ شعر گوئی رہے گا نہ گرویدۂ شہرہ جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے ، نہ کوئی رہے گا رہے گا تو ذکرِ نکوئی رہے گا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جب اس بزم سے اٹھ گئے دوست اکثر اور اٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیوں کر

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جہاں میں کہیں شور ماتم بپا ہے کہیں فقر و فاقہ سے آہ و بکا ہے
کہیں شکوۂ جور و مکر و دغا ہے غرض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

دعوت وتبلیغ

اہمیتِ دعوت، فضائلِ امت
وخروج فی سبیل اللہ وغیرہ

الدعوة

حضور علیہ السلام کا اپنے خاندان کو دعوت دینا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآیَةُ: وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ، قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَادٰی: یَابَنِیْ کَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ. یَابَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ. یَابَنِیْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ. یَابَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ. یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ! اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ. فَاِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّ لَکُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا. [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) ''اے نبی آپ اپنے قریبی خاندان والوں کو ڈرایئے'' (الآیۃ) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آواز لگائی اے بنی کعب بن لوی اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اے بنی عبد مناف اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اے بنی ہاشم اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اے بنی عبدالمطلب اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اے فاطمہ بنت محمد اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا کیونکہ میں تمہارے لئے اللہ پاک سے کسی چیز کا مالک

---

[1] الادب المفرد (۱/۳۱)، رقم (۴۸)۔ وکذا فی صحیح مسلم (۱/۱۳۳) واللفظ للاول

نہیں ہوں علاوہ اس کے کہ تمہاری میرے ساتھ رشتہ داری ہے میں اسے اس کی تری کے ساتھ تر کروں گا۔

قصہ فروخ

حضرت امام ربیعۃ الرائے کے والد ابوعبدالرحمٰن فروخ کو بنوامیہ کے عہد میں خراسان کی طرف ایک مہم پر جانا پڑا اس وقت ربیعہ شکم مادر میں تھے..... ستائیس برس بعد واپسی..... دروازے پر دستک اور ربیعہ کا دروازہ کھولنا..... باہمی نوک جھونک، ربیعہ کا فروخ کو کہنا یاعدوّ اللّٰہ اتھجم علی منزلی. فقال لا ، پھر فروخ کا کہنا یاعدوّ اللّٰہ انت رجل دخلت علی حرمی. امام مالک اور حسن بن زید بن علی کی بھی درس میں شرکت۔ بیٹے کی عدم پہچان پر فروخ کا سوال۔ من ھذا الرجل، فقالوا لہ: ھذا ربیعۃ بن ابی عبدالرحمن۔ فروخ: فرط مسرت میں بے تاب۔ قربانی کا صلہ کہ بیٹا وقت کے ائمہ کا بھی امام ہے۔[1]

جہدِ دین میں علماءِ دیوبند کی مدتِ اسر

(۱) مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے گیارہ سال جیل کاٹی۔

(۲) شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمہ اللہ نے چار سال مالٹا کی جیل کاٹی،

(۳) مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ..... چار سال

(۴) شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی..... تین سال

(۵) مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمہ اللہ..... انیس سال

(۶) مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ..... تیرہ سال

(۷) مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ..... اٹھارہ سال

---

[1] ۱۔ الوافی بالوفیات (۴/۴۴۸)
۲۔ مختصر تاریخ دمشق (۳/۱۴۶)
۳۔ تاریخ بغداد (۸/۴۲۲)

(۸) مولانا جعفر صاحب رحمہ اللہ..... چودہ سال

(۹) مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ..... پچیس سال جلاوطنی اختیار کی۔

مدافن صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین

حضرت سعد رضی اللہ بن وقاص..... (چین)

حضرت سرابیلؓ..... (دریائے اردن کے کنارے)

حضرت معاذؓ بن جبل..... (غور کی پہاڑی پر)

حضرت عقبہؓ بن نافع..... (الجزائر)

حضرت ابولبابہؓ انصاری..... (تیونس)

ابوزمعہؓ بلوی..... (تیونس)

عبدالرحمٰنؓ بن عباسؓ..... (شمالی افریقہ)

عبداللہ بن عباسؓ..... (شمالی افریقہ)

شمامہؓ..... (اصفہان)

براءؓ بن مالک..... (توسطر)

ابورافع غفاریؓ..... (خراسان)

عبدالرحمٰنؓ ابی ثمرہ..... خراسان

ابوایوبؓ انصاری..... استنبول

بلال حبشیؓ..... دمشق

زیدؓ بن حارثہ..... (موتہ)

ابوعبیدہ بن جراح..... (اردن)

ابوطلحہؓ..... (بحیرہ روم)

عبداللہؓ بن رواحہ..... (اردن)

جعفرؓ..... (اردن)

ضرارؓ بن ازور..... (اردن)

زیدؓ..... (اردن)

تمیمؓ بن تیمیہ..... (افغانستان)

لیثؓ بن قیس..... (افغانستان)

عمروؓ بن سمیرو..... (افغانستان)

فضل بن عباسؓ..... شام

جعفرؓ بن ابی طالب..... موتہ

اسدؓ بن فراء..... اٹلی

(۱) حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عباس..... شمالی افریقہ

(۲) معبدؓ بن عباس..... افریقہ

(۳) عبداللہؓ بن عباس..... طائف

(۴) فضلؓ بن عباس..... شام

(۵) عبیداللہؓ بن عباس..... یمن

(۶) رویفع بن عباس..... لیبیا

(۷) قثمؓ بن عباس..... سمرقند

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے دس بیٹے تھے باقی تین کے نام تاریخ میں ملتے نہیں۔

فضائلِ امت

(۱) اہلِ دعوت کیلئے بڑے اجر کا وعدہ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلاَءِ قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ آخِرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ لَھُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِھِمْ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُقَاتِلُوْنَ اَھْلَ الْفِتَنِ.[1]

عبدالرحمٰن بن علاء سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ عنقریب اس امت کے آخر میں کچھ لوگ ہوں گے ان کو وہی اجر ملے گا جو اس امت کے اولین کو ملا وہ لوگ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور اہل فتن سے قتال کریں گے۔

(۲) داؤد علیہ السلام کو خطاب

عَنْ وَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَوْحٰی فِی الزَّبُوْرِ: یَادَاوٗدُ! اِنَّہٗ سَیَاْتِیْ مِنْ بَعْدِکَ نَبِیٌّ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ لَا اَغْضَبُ عَلَیْہِ اَبَدًا وَقَدْ غَفَرْتُ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یَعْصِیَنِیْ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَاتَاَخَّرَ وَاُمَّتُہٗ مَرْحُوْمَۃٌ اَعْطَیْتُھُمْ مِنَ النَّوَافِلِ مِثْلَ مَا اَعْطَیْتُ الْاَنْبِیَاءَ وَافْتَرَضْتُ عَلَیْھِمُ الْفَرَائِضَ الَّتِیْ اِفْتَرَضْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ حَتّٰی یَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَنُوْرُھُمْ مِثْلُ نُوْرِ الْاَنْبِیَاءِ وَذٰلِکَ اِنِّیْ افْتَرَضْتُ عَلَیْھِمْ اَنْ یَتَطَھَّرُوْا اِلٰی کُلِّ

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح (۳/۳۷۲)، رقم (۶۲۸۰)

الصَّلٰوةِ كَمَا افْتَرَضْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ قَبْلَهُمْ وَاَمَرْتُهُمْ بِالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ كَمَا اَمَرْتُ الْاَنْبِيَاءَ قَبْلَهُمْ وَاَمَرْتُهُمْ بِالْحَجِّ كَمَا اَمَرْتُ الْاَنْبِيَاءَ قَبْلَهُمْ وَاَمَرْتُهُمْ بِالْجِهَادِ كَمَا اَمَرْتُ الرُّسُلَ قَبْلَهُمْ. يَادَاوُدُ اِنِّيْ فَضَّلْتُ مُحَمَّدًا وَاُمَّتَهُ عَلَى الْاُمَمِ كُلِّهِمْ اَعْطَيْتُهُمْ سِتَّ خِصَالٍ لَمْ اُعْطِهَا غَيْرَهُمْ مِنَ الْاُمَمِ لَا اُؤَاخِذُهُمْ بِالْخَطَاءِ وَالنِّسْيَانِ وَكُلِّ ذَنْبٍ رَكِبُوْهُ عَلٰى غَيْرِ عَمْدٍ اِذَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ مِنْهُ غَفَرْتُهُ وَمَاقَدَّمُوْا لِاٰخِرَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ طَيِّبَةٍ بِهِ اَنْفُسُهُمْ عَجَّلْتُهُ لَهُمْ اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَلَهُمْ عِنْدِيْ اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَاَعْطَيْتُهُمْ عَلَى الْمَصَائِبِ اِذَا صَبَرُوْا وَقَالُوْا "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" الصَّلٰوةَ وَالرَّحْمَةَ وَالْهُدٰى اِلٰى جَنَّاتِ النَّعِيْمِ فَاِنْ دَعَوْنِيْ اِسْتَجَبْتُ لَهُمْ فَاِمَّا اَنْ يَرَوْهُ عَاجِلًا وَاِمَّا اَنْ اَصْرِفَ عَنْهُمْ سُوْءً وَاِمَّا اَنْ اَدَّخِرَهُ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ. يَادَاوُدُ مَنْ لَقِيَنِيْ مِنْ اُمَّةٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِيْ لَا شَرِيْكَ لِيْ صَادِقًا بِهَا فَهُوَ مَعِيْ فِيْ جَنَّتِيْ وَكَرَامَتِيْ وَمَنْ لَقِيَنِيْ وَكَذَّبَ مُحَمَّدًا وَكَذَّبَ بِمَا جَاءَ وَاسْتَهْزَأَ بِكِتَابِيْ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَبْرِهِ الْعَذَابَ صَبًّا وَضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ وَدُبُرَهُ عِنْدَ مَنْشَرِهِ فِيْ قَبْرِهِ ثُمَّ اُدْخِلَهُ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.[1]

(ترجمہ) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ اللہ رب العزت نے زبور میں داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے داؤد! عنقریب تیرے بعد ایک نبی آئے گا اس کا نام احمد اور محمد ہوگا میں اس سے کبھی ناراض نہ ہوں گا اور نہ ہی وہ کبھی میری نافرمانی کریں گے اور میں نے اس

---

[1] ۱۔ الدر المنثور (۵۸۱/۳)
۲۔ روح المعانی (۸۰/۹)
۳۔ دلائل النبوۃ للبیہقی (۳۸۲/۱)

کی اگلی پچھلی خطاؤں کو ہونے سے پہلے معاف کیا ہے اور اس کی امت میری رحمت سے نوازی گئی ہے میں نے انہیں وہ نوافل دیئے ہیں جسے میں نے انبیاء علیہم السلام کو دیئے ہیں اور میں نے ان کو وہ فرائض دیئے ہیں جو میں نے انبیاء اور رسولوں کو دیئے یہاں تک کہ آپ علیہ السلام کی امت میرے پاس ایسی حالت میں آئے گی کہ ان کا نور انبیاء کے نور جیسا ہوگا اور یہ اس وجہ سے ہوگا کہ میں نے ان پر یہ بات فرض کی ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت پاکی حاصل کریں جیسا کہ میں نے ان سے پہلے انبیاء پر فرض کیا اور میں نے ان کو جنابت سے غسل کرنے کا حکم دیا جیسا کہ میں نے ان سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو حکم دیا اور میں نے ان کو حج کرنے کا حکم دیا جیسا کہ میں نے ان سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو حکم دیا اور میں نے ان کو جہاد کرنے کا حکم دیا جیسا کہ میں نے ان سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو حکم دیا اے داؤد میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی ہے میں نے آپ علیہ السلام کی امت کو چھ خصلتیں ایسی دی ہیں جو میں نے ان کے علاوہ کسی اور کو نہیں دی ہیں میں ان کا مواخذہ نہیں کروں گا ان کی خطاؤں پر اور بھول پر اور ہر اس گناہ پر جس کا وہ ارتکاب کریں بغیر ارادہ کے جب وہ مجھ سے بخشش طلب کریں گے تو میں ان کے گناہوں کو معاف کردوں گا اور جو وہ اپنے جی کو خوشی کے ساتھ اپنی آخرت کے لئے آگے بھیجیں گے تو میں ان کو جلد از جلد کئی گنا بدلہ عطا کروں گا اور ان کا میرے پاس (یعنی ان کے نیک اعمال) کا میرے پاس کئی گنا بدلہ ہے اور اس سے بہتر اور جو مصیبتیں ان پر آپڑیں جب وہ امت ان پر صبر کرے اور وہ لوگ انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں، تو میں ان پر اپنا فضل اور رحمت نازل کروں گا اور انہیں نعمتوں بھری جنتوں کی طرف ہدائت دوں گا اگر وہ مجھ سے دعا مانگیں گے تو میں ان کی دعائیں قبول کروں گا یا تو وہ اپنی دعاؤں کی قبولیت کو جلد از جلد دنیا میں دیکھیں گے اور یا میں ان سے ان کی دعاؤں کی بدولت تکلیفوں اور برائیوں کو دور کروں گا اور یا میں ان کے لئے ان کی دعاؤں کو بطور اجر آخرت میں ذخیرہ کروں گا اے داؤد! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے جو بھی صدق دل کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتے ہوئے مجھ سے ملے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں تو وہ میرے ساتھ

میری جنت اور میری اکرام والی جگہ میں ہوگا اور جو مجھ سے اس حال میں ملے کہ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور جو شریعت وہ لے کر آئے اس کو جھٹلایا اور میری کتاب کا مذاق اڑایا تو میں اس پر قبر میں عذاب نازل کروں گا اور فرشتے اس کے چہرے اور اس کی پیٹھ پر ماریں گے اس کے اپنی قبر سے جی اٹھنے کے وقت، پھر میں اس کو جہنم کے سب سے نچلے درجے میں داخل کروں گا۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی حمد اور بڑائی بیان کرنے والی امت

اَخْرَجَ اَبُوْ نَعِيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ لِكَعْبٍ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتَهُ قَالَ: اَجِدُهُمْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى (اِنَّ اَحْمَدَ وَاُمَّتَهُ حَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى كُلِّ خَيْرٍ وَشَرٍّ يُكَبِّرُوْنَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ وَّيُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ مَنْزِلٍ نِدَاؤُهُمْ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ لَهُمْ دَوِيٌّ فِيْ صَلَاتِهِمْ كَدَوِيِّ النَّحْلِ عَلَى الصُّخْرِ يَصُفُّوْنَ فِي الصَّلَاةِ كَصُفُوْفِ الْمَلٰئِكَةِ وَيَصُفُّوْنَ فِي الْقِتَالِ كَصُفُوْفِهِمْ فِي الصَّلَاةِ اِذَا غَزَوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ بِرِمَاحٍ شِدَادٍ، اِذَا حَضَرُوْا الصَّفَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مُظِلًّا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ كَمَا تَظِلُّ النُّسُوْرِ عَلٰى وُكُوْرِهَا لَا يَتَاَخَّرُوْنَ زَحْفًا اَبَدًا)

وَاَخْرَجَهُ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ عَنْ كَعْبٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ: "وَاُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَيُكَبِّرُوْنَهُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةُ الشَّمْسِ يُصَلُّوْنَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ لِوَقْتِهِنَّ وَلَوْ عَلٰى كُنَاسَةٍ يَاْتَزِرُوْنَ عَلٰى اَوْسَاطِهِمْ وَيُوَضِّئُوْنَ اَطْرَافَهُمْ.[1]

---

[1] حیاۃ الصحابہ للکاندھلویؒ (۲۱/۱)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی امت کی صفات بتائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی کتاب تورات میں ان کی یہ صفات پاتا ہوں کہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی امت اللہ کی خوب تعریف کرنے والے ہیں۔ اچھے برے ہر حال میں الحمد للہ کہیں گے اور چڑھائی چڑھتے وقت اللہ اکبر کہیں گے اور نیچائی پر اترتے ہوئے سبحان اللہ کہیں گے ان کی اذان آسمانی فضا میں گونجے گی وہ نماز میں ایسی دھیمی آواز سے اپنے رب سے ہم کلام ہونگے جیسے چٹان پر شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے اور فرشتوں کی صفوں کی طرح ان کی نماز میں صفیں ہونگی اور نماز کی صفوں کی طرح ان کی میدانِ جنگ میں صفیں ہونگی اور جب وہ اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے چلیں گے تو مضبوط نیزے لے کر فرشتے ان کے آگے پیچھے ہونگے۔ اور جب اللہ کے راستے میں صف بنا کر کھڑے ہونگے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایسے سایہ کئے ہوئے ہونگے (انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا) جیسے کہ گدھ اپنے گھونسلے پر سایہ کرتے ہیں۔ اور میدانِ جنگ سے یہ لوگ کبھی پیچھے نہ ہٹیں گے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے اس جیسی ایک اور روایت بھی منقول ہے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ ان کی امت اللہ کی خوب تعریف کرنے والی ہوگی۔ ہر حال میں الحمد للہ کہیں گے اور چڑھائی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہیں گے (اپنی نمازوں کے اوقات کے لئے) سورج کا خیال رکھیں گے اور پانچوں نمازیں اپنے وقت پر پڑھیں گے اگرچہ کوڑے کرکٹ والی جگہ پر ہوں میانِ کمر پر لنگی باندھیں گے، اور وضو میں اپنے اعضاء کو دھوئیں گے۔

(۴) اس اُمت کی نماز کا اجر

عَنْ كَعْبِ نِ الْاَحْبَارِ قَالَ قَرَأْتُ فِيْ بَعْضِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى: يَا مُوْسٰى! رَكْعَتَانِ يُصَلِّيْهَا اَحْمَدُ وَاُمَّتُهٗ وَهِيَ صَلٰوةُ الْفَجْرِ غُفِرَتْ لَهٗ مَا اَصَابَ مِنَ الذُّنُوْبِ مِنْ لَيْلَتِهٖ وَيَوْمِهٖ ذَالِكَ يَا مُوْسٰى! اَرْبَعُ رَكْعَاتٍ يُصَلِّيْهَا اَحْمَدُ وَاُمَّتُهٗ وَهِيَ

صَلٰوةُ الظُّهْرِ اُعْطِيْهِمْ بِاَوَّلِ رَكْعَةٍ مِنْهَا الْمَغْفِرَةَ وَبِالثَّانِيَةِ اَثْقَلُ الْمِيْزَانَ وَبِالثَّالِثَةِ اُوَكِّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ يُسَبِّحُوْنَ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُمْ وَبِالرَّابِعَةِ اَفْتَحُ لَهُمْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَشْرَقْنَ عَلَيْهِمْ حُوْرُ الْعِيْنِ، يَا مُوْسٰى! اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ يُصَلِّيْهَا اَحْمَدُ وَاُمَّتُهٗ وَهِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَلَا يَبْقٰى مَلَكٌ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا يَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ اِسْتَغْفَرَ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ لَا اُعَذِّبُهٗ، يَا مُوْسٰى! ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ يُصَلِّيْهَا اَحْمَدُ وَاُمَّتُهٗ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ اَفْتَحُ لَهُمْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ لَا يَسْئَلُوْنَ عَنْ حَاجَتِهِمْ اِلَّا قَضَيْتُهَا. يَا مُوْسٰى! اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ حِيْنَ يَغْرِبُ الشَّفَقُ هِيَ خَيْرٌ لَّهُمْ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، يَخْرُجُوْنَ مِنْ ذُنُوْبِهِمْ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُمْ اُمُّهُمْ.[1]

حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اس کتاب کے کسی حصے میں پڑھا جو کتاب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی، اے موسیٰ! دو رکعت کی نماز جو حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت پڑھیں گے اور وہ فجر کی نماز ہے تو اس کے (یعنی امتی کے) وہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے جو اس نے اسی رات یا دن میں کیے ہوں، اے موسیٰ! چار رکعت کی نماز جس کو احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت پڑھیں گے اور وہ ظہر کی نماز ہے تو میں پہلی رکعت پر ان کو بخشش کا انعام دوں گا اور دوسری رکعت پر میں ان کی نیکیوں کا پلڑا بھاری کر دوں گا اور تیسری رکعت پر میں ان پر ایسے فرشتوں کو مقرر کر دوں گا جو ان کے لئے دعا کریں گے، اور بخشش طلب کریں گے، اور چوتھی رکعت پر میں ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دوں گا اور بڑی آنکھوں والی حوریں ان پر جھانکیں گی۔ اے موسیٰ! چار رکعت کی نماز جس کو احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت پڑھیں گے اور وہ عصر کی نماز ہے تو آسمانوں اور زمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ وہ اس (نمازی)

---

[1] تفسیر روح البیان (۱/۳۰۶) ولیس فیہ ذکر الفجر

کے لئے بخشش طلب کرے گا اور جس کے لئے فرشتے بخشش مانگیں میں اس کو عذاب نہیں دیتا۔ اے موسیٰ! تین رکعت کی نماز جس کو احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت پڑھیں گے جس وقت سورج ڈوب جاتا ہے تو میں ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہوں، وہ مجھ سے اپنی جس حاجت کے لئے بھی مانگیں گے تو میں حاجت کو پورا کروں گا، اے موسیٰ چار رکعت والی نماز جس کو احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت سفیدی کے غائب ہوتے وقت پڑھیں گے (یعنی عشاء کی نماز)، یہ نماز اس کے لئے دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہے، وہ (امت محمدیہ) گناہوں سے ایسے نکل جائیں گے (پانچوں نمازیں پڑھنے کی وجہ سے) جیسا کہ ان کی ماؤں نے آج ان کو جنا ہو۔

(۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کہنا: یا اللہ! یہ امت مجھے دیدے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مُوْسٰی لَمَا نَزَلَتْ عَلَیْهِ التَّوْرَاةُ وَقَرَاَهَا فَوَجَدَ فِیْهَا ذِکْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً هُمُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْکَ اُمَّةُ اَحْمَدَ قَالَ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً هُمُ الْمُسْتَجِیْبُوْنَ وَالْمُسْتَجَابُ لَهُمْ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْکَ اُمَّةُ اَحْمَدَ قَالَ یَارَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً اَنَا جِیْلُهُمْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ یَقْرَؤُنَهٗ ظَاهِرًا فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْکَ اُمَّةُ اَحْمَدَ قَالَ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً یَجْعَلُوْنَ الصَّدَقَةَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ یُوْجَرُوْنَ عَلَیْهَا فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْکَ اُمَّةُ اَحْمَدَ قَالَ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً اِذَا هَمَّ اَحَدُهُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ وَّاحِدَةٌ وَاِنْ عَمِلَهَا کُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْکَ اُمَّةُ اَحْمَدَ قَالَ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً اِذَا

هَمَّ اَحَدُهُمْ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ وَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةً وَاحِدَةً فَاجْعَلْهَا اُمَّتِيْ قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ.

قَالَ يَا رَبِّ اِنِّيْ اَجِدُ فِي الْاَلْوَاحِ اُمَّةً يُؤْتَوْنَ الْعِلْمَ الْاَوَّلَ وَالْعِلْمَ الْاٰخِرَ فَيَقْتُلُوْنَ قُرُوْنَ الضَّلَالَةِ وَالْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِيْ قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ.

(وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ اِنِّيْ اَجِدُ اُمَّةً خَيْرَ الْاُمَمِ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتَابِ الْاَوَّلِ وَالْكِتَابِ الْاٰخِرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الضَّلَالَةِ حَتّٰى يُقَاتِلُوْا الْاَعْوَرَ الدَّجَّالَ رَبِّ اجْعَلْهُمْ اُمَّتِيْ قَالَ هِيَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ يَا مُوْسٰى، قَالَ يَا رَبِّ فَاجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّةِ اَحْمَدَ فَاُعْطِيَ عِنْدَ ذَالِكَ خَصْلَتَيْنِ فَقَالَ يَا مُوْسٰى اِنِّيْ اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِيْ وَبِكَلَامِيْ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشَّاكِرِيْنَ قَالَ قَدْ رَضِيْتُ يَا رَبِّ.[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ

---

[1] ۱۔الخصائص الکبری للسیوطی (۱/۱۸)
۲۔سبل الہدی والرشاد (۱/۹۹)
۳۔حدیث ابی نعیم للاصبہانی (۱/۷)

تنبیہ:۔ واضح رہے کہ مضمون بالا کے بارے میں عن محمد عن قتادۃ سے جو روایت بعض کتب تفاسیر میں مرقوم ہے کما فی تفسیر الصنعانی (۲:۲۳۶) وتفسیر الطبری (۱۳:۱۲۳) وتفسیر ابن ابی حاتم (۵:۱۵۶۴) وغیر ذلک وہ اسناداً نہایت مطعون ہے (کما تری فی کلام الناقد الشہیر الجلیل ابن کثیر من الرد علیہ فی تفسیرہ المعروف ۳:۴۷۷)۔

نیز اس روایت قتادۃ کا ظاہر سیاق اور مقتضیٰ بھی مندرجہ بالا روایت سے الگ ہونے کے ساتھ ساتھ روایۃً ودرایۃً بھی غیر سدید ہے، جبکہ حضرت ابو ہریرہؓ والی مذکورہ بالا روایت پر طعن وقدح کے سلسلہ میں مجھے کسی محدث کی کوئی جرح نہیں ملی، فتقلنہ وعندہ العلم بکل شیء.....

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی اور انہوں نے اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا تذکرہ تھا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! تورات میں ایک ایسی امت کا تذکرہ ہے جو سب سے آخر میں آئے گی اور سب پر سبقت لے جائے گی۔ آپ اسے میری امت بنا دیں اللہ پاک نے فرمایا: وہ تو احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ! تورات میں ایک ایسی امت کا ذکر ہے جو لبیک کہنے والے وفرمانبردار ہونگے اور ان کی دعا قبول کی جائے گی۔ آپ اسے میری امت بنا دیں اللہ پاک نے فرمایا وہ تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ! صحیفوں میں ایک ایسی امت کا ذکر ملتا ہے کہ ان کے قرآن ان کے سینوں میں ہونگے اور اسے زبانی پڑھیں گے۔ آپ اسے میری امت بنا دیں۔ اللہ پاک نے فرمایا وہ تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا اے اللہ! صحیفوں میں ایک ایسی امت کا ذکر ہے جو صدقہ خود ہی کھاتے ہیں اور انہیں اس پر اجر دیا جاتا ہے۔ آپ اسے میری امت بنا دیں فرمایا یہ تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا اے اللہ! صحیفوں میں ایسی امت کا تذکرہ ہے جس میں کوئی آدمی صرف نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کر سکے تو اس کے لئے ایک نیکی کا اجر لکھ دیا جاتا ہے اور اگر اس پر عمل کر لے تو دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اسے آپ میری امت بنا دیں فرمایا یہ تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا یا اللہ! میں نے صحیفوں میں ایک ایسی امت کے بارے میں پڑھا ہے جو اگر گناہ کا ارادہ کر لے اس گناہ کو کرے نہیں تو اس کے لئے کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر اس گناہ کو کر لے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے آپ اسے میری امت بنا دیں فرمایا یہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ عرض کیا: اے اللہ! میں نے صحائف میں ایک ایسی امت کے بارے میں پڑھا ہے جن کو پہلوں اور بعد والوں کا علم دیا جائے گا اور وہ گمراہیوں کے دور میں قتال کریں گے اور دجال سے بھی قتال کریں گے۔ آپ اسے میری امت بنا دیں فرمایا یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے (ایک اور روایت میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں نے ایک ایسی امت کے بارے میں

پڑھا ہے جو تمام امتوں میں سے سب سے بہتر ہے اسے لوگوں کی نفع رسانی کے لئے بھیجا گیا ہے وہ لوگوں کو بھلائی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے۔ پہلی اور بعد میں آنے والی سب کتاب پر ایمان لائیں گے اور گمراہوں سے قتال کریں گے یہاں تک کہ کانے دجال سے بھی قتال کریں گے۔ اے اللہ! آپ اس امت کو میری امت بنا دیں اللہ پاک نے فرمایا اے موسیٰ یہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا اے اللہ! پھر آپ مجھے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنا دیں مجھے دو خصوصیتیں حاصل ہو جائیں گی۔ اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ میں نے تمہیں تمام لوگوں میں سے منصب رسالت کے لئے اور اپنے ساتھ کلام کرنے کے لئے چنا ہے جو نعمتیں میں نے تجھے دیں ہیں انہیں لے لو اور شکر گزار بنو موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا اے اللہ! میں راضی ہوں۔

(۶) اپنے علم میں سے علم اور اپنے حلم میں سے حلم دوں گا

عن ابی الدرداءؓ مرفوعًا: اِنَّ اللّٰهَ قَالَ يَا عِيْسٰى! اِنِّيْ بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ اُمَّةً اِنْ اَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوْا وَشَكَرُوْا وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ اِحْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ قَالَ: كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ قَالَ: اُعْطِيْهِمْ مِنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ۔[1]

حضورؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ! میں تیرے بعد ایسی امت کو بھیجوں گا اگر ان کو وہ حالات پیش آئیں جو ان کو پسند ہیں تو وہ میری تعریف کریں گے اور شکر کریں گے اور اگر ان کو ناپسندیدہ حالات پیش آئیں تو وہ ثواب کی امید رکھیں گے اور صبر کریں گے حالانکہ ان کے پاس نہ حلم ہوگا اور نہ علم۔ عیسیٰؑ نے عرض کی یہ کیفیت ان کو کیسے نصیب ہوگی نہ ان کو حلم حاصل ہوگا اور نہ ہی علم تو اللہ نے فرمایا میں ان کو اپنے حلم اور علم میں سے عطا کروں گا۔

---

[1] المستدرک للحاکم (۱/۴۹۹)، رقم، (۱۲۸۹)، قال: صحیح علی شرط البخاری، ولم یتعقبہ الذھبی

(۷) انبیاء کے برابر اجر وثواب

عن انسؓ اَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی مُوْسٰی اَنَّ فِیْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ لَرِجَالًا یَقُوْمُوْنَ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَوَادٍ یُنَادُوْنَ بِشَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جَزَاءُھُمْ عَلَیَّ جَزَاءُ الْاَنْبِیَاءِ۔[1]

اللہ نے موسیٰؑ کی طرف وحی بھیجی کہ امت محمد میں ایسے مرد ہوں گے جو کسی بھی بلند جگہ اور وادی میں کھڑے ہوں گے تو وہ لوگ لا الہ الا اللہ کی گواہی بلند آواز سے دیں گے میرے ہاں ان کا بدلہ انبیاء جیسا بدلہ ہوگا۔

(۸) حقوق اللہ معاف

عن انسؓ: یُنَادِی الْمُنَادِیْ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ! اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ: مَا کَانَ لِیْ مِنْ قِبَلِکُمْ فَقَدْ وَھَبْتُہٗ لَکُمْ وَبَقِیَتِ التَّبِعَاتُ فَتَوَاھَبُوْا وَادْخُلُوْا الْجَنَّۃَ بِرَحْمَتِیْ۔[2]

قیامت کے دن ایک پکارنے والا عرش کے درمیان سے پکارے گا اے امت محمد! بے شک اللہ فرماتا ہے میرے جن حقوق کی ادائیگی تمہاری طرف سے باقی ہے وہ میں نے تمہیں ہبہ کر دی اور پیچھے رہنے والے یعنی حقوق العباد باقی رہ گئے ایک دوسرے کو اس کا حق بخش دو اور میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۹) گناہوں کی مغفرت

عن انسؓ: دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَرَاَیْتُ فِیْ عَارِضَتِی الْجَنَّۃِ مَکْتُوْبًا

---

[1] ۱۔ کنز العمال (۱۲/۱۷۷)، رقم (۳۴۵۵۰)

۲۔ الاحادیث القدسیہ (۱/۹۶)، رقم (۲۲۲) وقد نقل کلاھما من الدیلمی فی الفردوس ولم اطلع علی اسنادہ حتی عند الدیلمی فو اللہ اعلم بحقیقتہ۔

[2] الاحادیث القدسیہ (۱/۱۱۷)، رقم (۲۷۱)

ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ بِالذَّهَبِ، اَلسَّطْرُ الْاَوَّلُ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَالسَّطْرُ الثَّانِیْ: مَا قَدَّمْنَا وَجَدْنَا وَمَا اَكَلْنَا رَبِحْنَا وَمَا خَلَّفْنَا خَسِرْنَا وَالسَّطْرُ الثَّالِثُ: اُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ.[1]

میں جنت میں داخل ہوا میں نے جنت کے دونوں طرف تین سطریں سونے کے پانی سے لکھی ہوئی دیکھیں:

پہلی سطر: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دوسری سطر: جو ہم نے آگے بھیجا اسے پالیا اور جو کھایا وہ نفع میں رہا اور جو پیچھے چھوڑا وہ نقصان میں رہا۔

تیسری سطر: امت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا ہے۔

مضمونِ دعوت سے متعلقہ آیاتِ مبارکہ

(۱) كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ.

تم ہو بہترین سب امتوں میں جو بھیجی گئی عالم میں حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو بُرے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر

(۲) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

اور چاہئے کہ رہے تم میں ایک جماعت ایسی جو بلاتی رہے نیک کام کی طرف اور حکم کرتی رہے اچھے کاموں کا اور منع کریں برائی سے اور وہی پہنچے اپنی مراد کو

(۳) قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ.

کہہ دے یہ میری راہ ہے بُلاتا ہوں اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کر، میں اور جو میرے ساتھ ہے

---

[1] الجامع الکبیر للسیوطی (۱۲۵۱۸)

(۴) وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

اس سے بہتر کس کی بات ہے جس نے بلایا اللہ کی طرف اور کیا نیک کام اور کہا میں حکم بردار ہوں

(۵) وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا.

اور حکم کر اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی قائم رہ اِس پر

(۶) يَا بُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

(حضرت لقمان علیہ السلام نے کہا) اے میرے بیٹے نماز قائم کر اور نیکی کا حکم کر اور برے کاموں سے منع کر

(۷) اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

وہ توبہ کرنے والے ہیں، بندگی کرنے والے ہیں، شکر کرنے والے، بے تعلق رہنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے حکم کرنے والے نیک بات کا اور منع کرنے والے بُری بات سے اور حفاظت کرنے والے ان حدود کے جو قائم کیں اللہ نے اور خوشخبری سنا دے ایمان والوں کو

(۸) وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ.

اور سمجھاتا رہ کہ سمجھانا کام آتا ہے ایمان والوں کو

(۹) خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ.

عادت کر درگزر کی اور حکم کر نیک کام کرنے کا اور کنارہ کر جاہلوں سے،

(۱۰) فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ.

سو سُنا دے کھول کر جو تجھ کو حکم ہوا اور پرواہ نہ کر مشرکوں کی

(۱۱) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کی مددگار ہیں، سکھلاتے ہیں نیک بات اور منع کرتے ہیں بُری بات سے

(۱۲) وَالْعَصْرِ. اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ. اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ.

قسم ہے عصر کی، مقرر انسان ٹوٹے (نقصان) میں ہے مگر جو لوگ کہ یقین لائے اور کئے بھلے کام اور آپس میں تاکید کرتے رہے سچے دین کی اور آپس میں تاکید کرتے رہے تحمل کی

(۱۳) كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ.

آپس میں منع نہ کرتے تھے بُرے کام سے جو وہ کر رہے تھے، کیا ہی بُرا کام ہے جو وہ کرتے تھے

(۱۴) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ.

بلاؤ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ

(۱۵) وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ.

اور ڈرایئے اپنے قریبی قبیلے والوں کو

(۱۶) لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا.

تاکہ آپ ڈرائیں مکہ والوں کو اور جو ان کے آس پاس ہیں

(۱۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا.

اے ایمان والو! اپنی جانوں اور گھر والوں کو آگ سے بچاؤ

انچاس کروڑ والی حدیثیں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَنْ اَرْسَلَ بِنَفَقَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَقَامَ فِیْ بَیْتِهٖ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَنْفَقَ فِیْ وَجْهِ ذَالِكَ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ: وَاللّٰهُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ. [1]

حضرت علی بن ابی طالب اور ابی الدرداء اور ابو ہریرہ اور ابو اُمامہ الباہلی اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین، یہ سب حضرات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کے راستہ میں خرچہ (روپیہ پیسہ اور سامان واسباب) بھیجا اور خود اپنے گھر میں بیٹھا رہا، تو اس کو ہر درہم کے بدلے سات سو درہم کا ثواب ملے گا، اور جس شخص نے بذاتِ خود جہاد بھی کیا اور جہاد میں (روپیہ پیسہ یعنی) مال بھی خرچ کیا تو اس کو ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم کا ثواب ملے گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (ترجمہ) ''اور اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہتا ہے اس کے ثواب میں اور اضافہ کرتا ہے''۔

حدثنا احمد بن عمرو بن السرح، عن سهل بن سعد بن معاذ عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اِنَّ الصَّلٰوةَ وَالصِّیَامَ وَالذِّكْرَ یُضَاعَفُ عَلَی النَّفَقَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ. [2]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز اور روزہ اور ذکر ''اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے ثواب'' سے سات سو گنا بڑھ جاتے ہیں۔

نماز میں اللہ تعالیٰ سے گفتگو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

---

[1] سنن ابن ماجہ (۲/۹۲۲)، رقم (۲۷۶۱)

[2] المستدرک للحاکم (۲/۸۸)، رقم (۲۴۱۵) وقال ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ وقال الذہبی: صحیح

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَاسَاَلَ." [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نماز (سورۃ فاتحہ) اپنے اور بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کردی ہے اور میرا بندہ جو کچھ مانگے گا اسے دیا جاوے گا۔ چنانچہ جب بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی، جب بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو کچھ مانگے گا اسے دیا جائے گا۔ جب بندہ کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کو دیا جائے گا جو کچھ بھی وہ مانگے گا۔

---

[1] صحیح مسلم (۲/۹)، رقم (۹۰۴)

قرآن کے آئینے میں تبلیغ

(۱) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (آل عمران)

اور چاہئے کہ تم میں ایک جماعت ایسی ہو جو بلاتی رہے نیک کام کی طرف اور حکم کرتی رہے اچھے کاموں کا اور منع کرے برائی سے اور وہی پہنچے اپنی مراد کو۔ (شیخ الہند)

تفسیر معارف القرآن (مفتی اعظم پاکستان) ص ۱۳۵ ج ۲

(۱) مسلمان صرف اپنے اعمال وافعال کی اصلاح پر بس نہ کریں بلکہ اپنے دوسرے بھائیوں کی اصلاح کی فکر بھی ساتھ ساتھ رکھیں۔

(۲) دوسرے بھائیوں کو احکام قرآن وسنت کے مطابق اچھے کاموں کی ہدایت اور بُرے کاموں سے روکنے کو ہر شخص اپنا فریضہ سمجھے تاکہ یہ حبل اللہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ نہ جاوے۔

(۳) ہر مسلمان جس طرح خود نیک عمل کرنے کو اور گناہ سے بچنے کو اپنا فرض سمجھتا ہے اس کو بھی ضروری سمجھے کہ دوسرے لوگوں کو بھی نیک عمل کی ہدایت اور بُرے اعمال سے روکنے کی کوشش کرتا رہے۔

(۴) اپنی اصلاح کے ساتھ دوسروں کی اصلاح کی ذمہ داری ہر مسلمان پر ڈالنے کے لئے قرآن کریم میں اور حدیث میں بہت سے واضح ارشادات ہیں۔

(ا) سورۃ عمر (ب) کنتم خیر امۃ (الآیۃ) (ا) والذی نفسی بیدہ لتامرون بالمعروف ولتنھون عن المنکر (ب) من رای منکم منکر ۔الخ

مندرجہ بالا آیات و احادیث سے اس امت کے ہر فرد پر اس کی قدرت کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے لیکن امور واجبہ میں یہ واجب اور امور مستحبہ میں مستحب ہے۔ ولتکن منکم امة، میں اشارہ ہے کہ اس جماعت کا وجود ضروری ہے اگر کوئی حکومت یہ فریضہ انجام نہ دے تو تمام مسلمانوں پر فرض ہوگا کہ وہ ایسی جماعت قائم کریں۔ الخیر ھو اتباع القرآن وسنتی (حدیث) یدعون کو صیغہ مضارع سے لا کر بتلایا کہ اس جماعت کا وظیفہ ہی دعوت الی الخیر ہوگا یعنی دعوت الی الخیر کی مسلسل اور لگاتار کوشش ان کا فریضہ ہوگا۔ اگر آج امت مسلمہ اپنا مقصد دیگر اقوام کو خیر کی طرف دعوت دینا بنالے تو وہ سب بیماریاں ختم ہو جائیں گی جو دوسری قوموں کی نقالی سے ہمارے اندر پھیلی ہیں۔ اس دعوت الی الخیر کے بھی دو درجے ہیں (الف) غیر مسلموں کو خیر یعنی اسلام کی طرف دعوت دینا (ب) خود مسلمانوں کو دعوت خیر دینا۔

واولئک ھم المفلحون..... یعنی درحقیقت یہ لوگ کامیاب ہیں اور فلاح و سعادت دارین انہی کا حصہ ہے۔

مدارک التنزیل

پہلے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایمان اور تقویٰ کے ذریعے اپنی اصلاح کا حکم دیا، پھر ارشاد فرمایا کہ اپنی اصلاح کے بعد اب دوسروں کی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔

"موسیٰ بدینِ خود اور عیسیٰ بدینِ خود یعنی "اپنی نبیڑ دوسروں کی نہ چھیڑو"، یہ راہ مسلمانوں کی نہیں..... نیز اولئک ھم المفلحون میں حصر فلاح کامل کے اعتبار سے ہے ای ھم الاخصاء بالفلاح الکامل.....

تفسیر مظہری ج ا ص ۲۲۱

اولئک ھم المفلحون، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہی کامیاب ہوں گے جو ایسا نہ کرے گا وہ ناکام ہوگا گھاٹا اٹھائے گا، دین پر نہ چلنے والے فاسق آدمی پر بھی یہ واجب ہے۔

ابن کثیر ج ۲ ص ۹۱

اس امت کے ہر ہر فرد پر اس کی استطاعت کے بقدر دعوت وتبلیغ واجب ہے لیکن تاہم ایک جماعت تو خاص اسی کام میں مشغول رہے۔

تفسیر عثمانی ص ۸۱

مسلمانوں میں ایک جماعت خاص دعوت وارشاد کے لئے قائم رہے اس کا وظیفہ یہی ہو کہ وہ اپنے قول وعمل سے دنیا کو قرآن وسنت کی طرف بلائے اور جب لوگوں کو اچھے کام میں سست یا برائیوں میں مبتلا دیکھے اس وقت بھلائی کی طرف متوجہ کرنے اور برائی سے روکنے میں اپنے مقدور کے موافق کوتاہی نہ کرے۔

فتح المنان ج ۳ ص ۱۲۹

تم میں ہمیشہ ایک گروہ ایسا قائم رہے جو لوگوں کو دین کی رہنمائی کیا کرے، بُری باتوں سے منع کرے اس لئے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسلام کا شیوہ ہے جب تک یہ رہا دین میں ترقی رہی،

(۲) كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ. الخ (آل عمران)

''تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی عالم میں'' (شیخ الہندؒ)

تفسیر عثمانی ص ۸۳

اے مسلمانو! خدا تعالیٰ نے تم کو تمام امتوں میں بہترین امت قرار دیا ہے، اس کے علم ازلی میں پہلے سے ہی یہ مقدر ہو چکا تھا جس کی خبر بعض انبیائے سابقین کو بھی دے دی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بھی جملہ اُمم واقوام پر گوئے سبقت لے جائے گی کیونکہ اس کو سب سے اشرف واکرم پیغمبر نصیب ہوگا، اودم واکمل شریعت ملے گی، علوم و

معارف کے دروازے اس پر کھول دیے جائیں گے۔ ایمان، عمل وتقویٰ کی تمام شاخیں اس کی محنت اور قربانیوں سے سرسبز وشاداب ہوں گی، وہ کسی خاص قوم ونسب یا مخصوص ملک واقلیم میں محصور نہ ہوگی بلکہ اس کا دائرۂ عمل سارے عالم کو اور انسانی زندگی کے تمام شعبوں کو محیط ہوگا گویا اس کا وجود ہی اس لیے ہوگا کہ دوسروں کی خیر خواہی کرے اور جہاں تک ممکن ہو انہیں جنت کے دروازوں پر لا کر کھڑا کر دے۔ اُخرجت للناس میں اسی طرف اشارہ ہے۔

مظہری ج۲ص۲۲۵،

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول:

يَـٰٓأَيُّهَا النَّاسُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ تِلْكُمُ الْاُمَّةِ فَلْيُؤَدِّ شَرْطَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْهَا، وَاَشَارَ بِذَالِكَ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: اے لوگو! جس کو یہ بات خوش کرے کہ وہ اس (خیر امت) بہترین امت میں سے ہو، تو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شرط کو پورا کرے، اور اس شرط سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ الخ کی طرف اشارہ فرمایا۔

تفسیر کبیر ج۳ص۳۲۳

(۱) وَالْمَعْنٰى اِنَّكُمْ كُنْتُمْ فِى اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ خَيْرَ الْاُمَمِ وَاَفْضَلَهُمْ فَاللَّائِقُ بِهٰذَا اَنْ لَّا تُبْطِلُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ هٰذِهِ الْفَضِيْلَةَ وَاَنْ لَّا تُزِيْلُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمْ هٰذِهِ الْخَصْلَةَ الْمَحْمُوْدَةَ وَاَنْ تَكُوْنُوْا مُنْقَادِيْنَ مُطِيْعِيْنَ فِىْ كُلِّ مَا يَتَوَجَّهُ عَلَيْكُمْ مِنَ التَّكَالِيْفِ.

(۲) صِرْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ بِسَبَبِ كَوْنِكُمْ اٰمِرِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَاهِيْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ بِاللّٰهِ.

(۱) اور مطلب یہ ہے کہ تم لوحِ محفوظ میں ہی تمام امتوں سے بہتر تھے، اور تمام امتوں سے افضل تھے، پس اس انعامِ خداوندی کے مناسب یہ ہے کہ اپنی جانوں پر اللہ کی طرف سے ملی ہوئی اس فضیلت کو باطل نہ کرو۔ اور اپنی جانوں سے اس بہترین خصوصیت کو زائل نہ کرو (بلکہ مضبوطی سے پکڑ رکھو) اور یہ کہ تم ماننے والے اور تابعدار بن جاؤ، اس دعوت کے کام پر آنے والے تمام حالات میں جو تمہاری طرف متوجہ ہیں۔

(۲) تم بہترین امت ہو گئے، اس وجہ سے کہ تم نیکیوں کا حکم دیتے ہو۔ اور برائی سے منع کرتے ہو، اور اللہ کی ذاتِ عالی پر ایمان رکھتے ہو۔

روح المعانی:

یہ خطاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے عام ہے۔

(۳) وجاهدوا فی اللّٰه حق جهادهٖ هو اجتبٰكم.....الخ

وجاهدوا فی اللّٰه، الخ اور محنت کرو اللہ کے واسطے جیسی کہ چاہئے اس کے واسطے محنت۔ (شیخ الہندؒ)

تفسیر مظہری ج ۸ ص ۱۵۴

میں کہتا ہوں اس آیت میں جہاد سے مراد صرف کفار سے جنگ کرنا ہی مراد نہیں بلکہ اس سے جہاد کرنا مراد ہے نفس کے خلاف۔

تفسیر عثمانی ص ۴۵۴

اپنے نفس کو درست رکھنے اور دنیا کو درستی پر لانے کے لئے پوری محنت کرو اور جہاد کی تمام قسمیں جہاد مع النفس، جہاد مع الشیطان، جہاد مع الکفار والبغاۃ وغیرہ اس میں شامل ہیں۔ تمام دنیا میں خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے تم کو چھانٹ لیا ہے اور سب اُمتوں پر فضیلت بخشی۔ یہ امت جو سب سے پیچھے آئی یہی غرض ہے کہ امتوں یعنی لوگوں کی غلطیاں

درست کرے اور سب کو سیدھی راہ بتائے، گویا جو مجد و شرف اس کو ملا ہے اسی وجہ سے ہے کہ یہ دنیا کے لئے معلم بنے اور تبلیغی جہاد کرے۔

تفسیر قرطبی، (متوفی ۶۷۱) ج ۱۲ ص ۹۹

اَیْ جَاهِدُوْا اَنْفُسَكُمْ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَرَدِّهَا عَنِ الْهَوٰی. اَیْ اِخْتَارَكُمْ لِلذَّبِ عَنْ دِیْنِهٖ وَالْتِزَامِ اَمْرِهٖ وَهٰذَا تَاكِیْدٌ لِلْاَمْرِ بِالْمُجَاهَدَةِ اَیْ وَجَبَ عَلَیْكُمْ اَنْ تُجَاهِدُوْا لِاَنَّ اللّٰهَ اخْتَارَكُمْ لَهٗ.

یعنی جہاد کرو اپنی جانوں سے اللہ کی اطاعت میں اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکنے میں، یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہیں پسند فرمایا ہے اپنے دین کے دفاع کے لئے اور اپنے حکم کے نافذ کرنے کے لئے اور آیت میں مجاہدہ کے حکم کی تاکید ہے یعنی لازم ہے تم پر کہ تم جہاد و مجاہدہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم کو منتخب فرمایا ہے اس کے لئے۔

آیت کی تفسیر میں حضرت قتادہؒ کا قول:

اُعْطِیَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ ثَلَاثًا لَمْ یُعْطَهَا اِلَّا نَبِیٌّ. (۱) یُقَالُ لِلنَّبِیِّ: اِذْهَبْ فَلَا حَرَجَ عَلَیْكَ وَقِیْلَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ: وَمَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ. (۲) وَالنَّبِیُّ شَهِیْدٌ عَلٰی اُمَّتِهٖ وَقِیْلَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ. (۳) یُقَالُ لِلنَّبِیِّ: سَلْ تُعْطَهْ، وَقِیْلَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ: اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ.

اس امت کو ایسی تین چیزیں دی گئیں جو صرف نبی ہی کو دی گئیں۔ (۱) نبی سے کہا جاتا کہ جاؤ آپ پر کوئی تنگی نہیں۔ اس امت سے کہا گیا کہ تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی گئی۔ (۲) نبی اپنی اُمت پر گواہ ہوتا ہے اس امت سے کہا گیا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔ (۳) نبی سے کہا جاتا: مانگو آپ کو عطا کیا جائے گا، اس امت سے کہا گیا: تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

(۴)ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة (نحل:۱۲۵)

(ازمعارف القرآن)

دعوت:۔ لفظِ دعوت اس مفہوم کوادا کرتا ہے کہ پیغمبر کا کام صرف اللہ کے احکام کو پہنچا دینا اور سنا دینا نہیں بلکہ لوگوں کو ان کی تعمیل کی طرف دعوت دینا ہے۔اور ظاہر ہے کہ کسی کو دعوت دینے والا اس کے ساتھ ایسا خطاب نہیں کیا کرتا جس سے مخاطب کو وحشت ونفرت ہو یا جس میں اُس کا استہزاء اور تمسخر کیا گیا ہو۔

الحکمة:۔ لفظِ حکمت سے یہاں مراد ہے قرآن کریم،قرآن وسنت،حُجت قطعیہ (علی اختلاف المفسرین)روح المعانی میں ہے:الحکمة انها الکلام الصواب الواقع من النفس اجمل موقع (حکمت اس درست کلام کا نام ہے جو دل میں اتر جائے)

الموعظة:۔ لفظِ موعظہ اور وعظ کے لُغوی معنی یہ ہیں کہ کسی خیر خواہی کی بات کو اس طرح کہا جائے کہ اس سے مخاطب کا دل قبولیت کے لئے نرم ہو جائے،مثلاً اس کے ساتھ قبول کرنے کے ثواب وفوائد اور نہ کرنے کے عذاب ومفاسد ذکر کئے جائیں۔

الحسنة:۔ الحسنہ کے معنی یہ ہیں کہ بیان اور عنوان بھی ایسا ہو جس سے مخاطب کا قلب مطمئن ہو،اس کے شکوک وشبہات دور ہوں اور مخاطب یہ محسوس کرے کہ آپ کی اس میں کوئی غرض نہیں،صرف اس کی خیر خواہی کے لئے کہہ رہے ہیں۔

تنبیہ:۔ موعظہ (خیر خواہی کی بات) دل خراش عنوان سے ہو سکتی تھی،اس کے ترک کے لئے حسنة کا اضافہ کر دیا گیا۔(روح المعانی)

آئینہ احادیث میں تبلیغ

بخاری شریف

۱) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍؓ مَرْفُوْعًا مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا: لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ يَتْرُكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا.

حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ حدود پر قائم رہنے والے کی اور حدود میں پڑنے والے کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو ایک جہاز میں قرعہ کر کے بیٹھے ہوں، بعض اس کے اوپر کے حصے میں اور بعض نچلے حصہ میں، جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اوپر آ کر پانی لیتے ہیں اگر وہ یہ خیال کر لیں کہ بار بار اوپر جانے سے ان کو تکلیف ہوتی ہے کیوں نہ ہم اسی حصہ میں سمندر میں سوراخ کھول لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں اس صورت میں اگر اوپر والے ان کی اس احمقانہ تجویز کو نہ روکیں گے تو سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ان کو روک دیں گے تو سب ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔

۲) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ (فی الحدیث الطویل) مرفوعًا: اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَاِنَّهٗ رُبَّ مُبَلَّغٍ يُبَلِّغُهٗ مَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهٗ. (رقم الحدیث: ۷۰۷۸)

حضور علیہ السلام نے فرمایا توجہ سے سنو، (اور بتاؤ) کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ ہم نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا اے اللہ! تو گواہ بن جا، چاہئے کہ حاضر غائب تک پہنچا دے،

کیونکہ بسا اوقات پہنچانے والا ایسے شخص کو پہنچاتا ہے جو اس بات کو سب سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہوتا ہے۔

۳) عَنْ جَرِيْرٍؓ قَالَ: وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا.

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے پر ثابت قدم نہیں رہ سکتا، حضور نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے اللہ! اس کو ثابت قدم رکھ اور اس کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

مسلم شریف

۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذَالِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ. (۱۷۷)

حضور علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے جو گناہ کا کام ہوتے ہوئے دیکھے تو اس کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو زبان سے، اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو دل سے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور اور ادنیٰ درجہ ہے۔

۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا. (۶۸۰۴)

حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے نیکی کی طرف بلایا تو داعی کے لئے اس نیکی کی اتباع کرنے والوں کے ثواب کی مثل ثواب ملے گا، داعی کا ثواب ان نیکی کرنے والوں کے

ثواب میں کچھ کمی نہیں کرے گا اور جس نے گناہ کی طرف دعوت دی تو اس پر ان سب کے گناہ کرنے کی مثل گناہ ہوگا، داعی کا گناہ ان کے گناہ میں کچھ کمی نہیں کرے گا۔

ترمذی شریف

۱) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِؓ مَرْفُوْعًا: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ. (۲۱۶۹)

حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے ضرور بالضرور تم نیکی کا حکم کرتے رہو اور گناہوں سے منع کرتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تم پر اپنا عذاب بھیج دے پھر تم اللہ سے دعا مانگو گے وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔

۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ مَرْفُوْعًا: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ. (۱۹۲۱)

حضور علیہ السلام نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے نہ روکے۔

۳) عن عمرو بن عوفؓ مرفوعًا اِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَيَرْجِعُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ. (وهو بعض الحديث) (۲۶۳)

حضور علیہ السلام نے فرمایا بے شک دین اجنبی مسافر کی طرح ظاہر ہوا اور اجنبی مسافر بن کر لوٹے گا، خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جو میرے بعد ان سنتوں کو درست کریں گے جن کو لوگ بگاڑ دیں گے۔

۴) قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ.

حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ سرسبز و شاداب رکھے اس شخص کو جس نے ہماری کسی بات کو سنا

پھر اس نے پہنچایا جیسے اس نے سنا، بسا اوقات سننے والے سے زیادہ یاد کرنے والا ہوتا ہے وہ شخص جس کو وہ بات پہنچائی جائے۔

نسائی شریف

۱) عَنْ ابی سعید الخدریؓ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُّنْکَرًا. الخ

تم میں سے جو برائی کو ہوتا ہوا دیکھے.....الخ

۲) سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ: اَیُّ الْجِھَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: کَلِمَۃُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ. (۱۶۱/۷)

ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے پوچھا کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا۔

ابوداؤد شریف

۱) عن ابن مسعودٍ مرفوعًا: کَلَّا وَاللّٰہِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْھَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ وَلَتَاخُذُنَّ عَلٰی یَدَیِ الظَّالِمِ وَلَتَاطُرُنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا وَلَتَنْصُرُنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ قَصْرًا.

حضور علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں تم ضرور بالضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکتے رہو اور ظالم کے ہاتھوں کو پکڑو اور اس کو حق کی طرف کھینچ کر لاؤ، اور اس کو حق پر روکے رکھو۔

۲) عن ابی ثعلبۃؓ مرفوعًا: بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاھَوْ عَنِ الْمُنْکَرِ..... فَاِنَّ مِنْ وَرَائِکُمْ اَیَّامَ الصَّبْرِ، اَلصَّبْرُ فِیْہِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلٰی جَمْرٍ لِلْعَامِلِ فِیْھِمْ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِہٖ فَقَالَ (اَبُوْثَعْلَبَۃُ) یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْھُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْکُمْ.

حضور علیہ السلام نے فرمایا تم نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، کیونکہ تمہارے بعد صبر کا زمانہ آنے والا ہے اس وقت میں صبر کرنا آگ کی چنگاری کو پکڑنے کی طرح ہے اس زمانے میں عمل کرنے والے کے لئے ایسے پچاس (۵۰) آدمیوں کے اجر کی مثل ہے جو اس کے عمل کی طرح عمل کرے، ابوثعلبہؓ نے عرض کی ان میں سے پچاس (۵۰) آدمیوں کے اجر کی مثل؟ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے پچاس (۵۰) آدمیوں کے برابر۔

۳) عن ابی مسعود البدریؓ مرفوعًا: مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے نیکی کی طرف رہنمائی کی تو اس کے لئے نیکی پر عمل کرنے والے کے اجر کی مثل ہے۔

ابن ماجہ شریف

۱) عَنْ عائشةؓ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْهِهٖ اَنْ قَدْ حَضَرَهٗ شَیْءٌ فَتَوَضَّاَ وَمَا کَلَّمَ اَحَدًا فَلَصِقْتُ بِالْحُجْرَةِ اَسْتَمِعُ مَا یَقُوْلُ فَقَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لَکُمْ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ قَبْلَ اَنْ تَدْعُوْا فَلَا اُجِیْبَ لَکُمْ وَتَسْاَلُوْنِیْ فَلَا اُعْطِیَکُمْ وَتَسْتَنْصِرُوْنِیْ فَلَا اَنْصُرَکُمْ فَمَا زَادَ عَلَیْهِنَّ حَتّٰی نَزَلَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کے چہرۂ انور پر ایک خاص اثر محسوس کیا کہ کوئی خاص بات پیش آئی ہے اور کسی سے بات نہیں کی، وضو کر کے مسجد تشریف لے گئے، میں حجرے کی دیوار سے لگ کر سننے کے لئے کھڑی ہوگئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں، حضور علیہ السلام منبر پر تشریف فرما ہوئے، حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ کا ارشاد ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے

رہو قبل اس کے کہ وہ وقت آ جائے تم دعا مانگو تو قبول نہ ہو، سوال کرو تو پورا نہ ہو، مدد طلب کرو تو مدد نہ ہو، یہ کلمات ارشاد فرمائے اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

مشکوٰۃ شریف

۱) عن جابرؓ مرفوعًا: اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى جِبْرِيْلَ اَنْ اِقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا قَالَ: يَا رَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اِقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَغَيَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ۔

حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے، اللہ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو شہر والوں پر الٹا کر دو، انہوں نے عرض کیا، اے میرے رب! ان میں تیرا ایک ایسا بندہ ہے جس نے آنکھ کے جھپکنے کے بقدر بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ نے فرمایا تو اس شہر کو پہلے اس پر الٹ دے پھر دوسروں پر، کیونکہ اس کا چہرہ کبھی بھی میری نافرمانی کے ہونے پر متغیر نہیں ہوا۔

مسند احمد

عَنْ دُرَّةَ ابْنَةِ اَبِىْ لَهَبٍ قَالَتْ: قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ اَقْرَؤُهُمْ وَاَتْقَاهُمْ وَاٰمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ۔

درّۃ بنت ابی لہب نے کہا کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہوا اس حال میں کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے، اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! لوگوں میں کون سا شخص بہتر ہے؟ فرمایا لوگوں میں بہتر شخص وہ ہے جو قرآن کو سب سے زیادہ پڑھتا ہو اور اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا، سب سے زیادہ نیکی کا حکم کرنے والا، سب سے زیادہ گناہ سے روکنے والا، سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔

طبرانی

عن انسؓ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا نَامُرُ بِالْمَعْرُوْفِ حَتّٰى نَعْمَلَ بِهٖ كُلِّهٖ وَلَا نَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى نَجْتَنِبَهٗ كُلَّهٗ فَقَالَ: بَلْ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَّمْ تَعْمَلُوْا بِهٖ كُلِّهٖ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَاِنْ لَّمْ تَجْتَنِبُوْهُ كُلَّهٗ.

انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول! ہم نیکی کا حکم نہ کریں جب تک ہم تمام نیکیوں پر عمل نہ کریں؟ اور برائی سے نہ روکیں جب تک ہم تمام برائیوں سے نہ بچیں؟ تو آپ نے فرمایا بلکہ نیکی کا حکم کرو اگرچہ تم تمام نیکیوں پر عمل نہ کرو اور برائی سے منع کرو اگرچہ تم خود تمام برائیوں سے نہ بچو۔

ابویعلیٰ

قال النبی صلی الله علیه وسلم: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذْ طَغٰى نِسَائُكُمْ وَفَسَقَ شُبَّانُكُمْ وَتَرَكْتُمْ جِهَادَكُمْ، قَالُوْا: اَوَاِنَّ ذَالِكَ كَائِنٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ وَاَشَدُّ مِنْهُ سَيَكُوْنُ، قَالُوْا: وَمَا اَشَدُّ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذْ لَمْ تَاْمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَلَمْ تَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالُوْا: اَوَكَائِنٌ ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ وَاَشَدُّ مِنْهُ سَيَكُوْنُ، قَالُوْا: وَمَا اَشَدُّ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذْ رَاَيْتُمُ الْمَعْرُوْفَ مُنْكَرًا وَالْمُنْكَرَ مَعْرُوْفًا، قَالُوْا: اَوَكَائِنٌ ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ وَاَشَدُّ مِنْهُ سَيَكُوْنُ، قَالُوْا: وَمَا اَشَدُّ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذْ اَمَرْتُمْ بِالْمُنْكَرِ وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمَعْرُوْفِ، قَالُوْا:

اَوَ كَائِنٌ ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ وَاَشَدُّ مِنْهُ سَيَكُوْنُ، يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِیْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً يَصِيْرُ الْحَلِيْمُ فِيْهَا حَيْرَانَ.[1]

حضور علیہ السلام نے فرمایا، تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہاری عورتیں سرکش ہو جائیں گی اور تمہارے نوجوان آوارہ ہو جائیں گے اور تم جہاد چھوڑ دو گے؟ صحابہؓ نے عرض کیا، کیا یہ ہوگا اے اللہ کے رسول؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب اس سے بھی زیادہ سخت حالات ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا، کیا اس سے بھی زیادہ سخت حالات ہوں گے اے اللہ کے رسول! حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نہ نیکی کا حکم کرو گے اور نہ ہی برائی سے منع کرو گے؟ صحابہؓ نے عرض کیا، کیا یہ ہونے والا ہے اے اللہ کے رسول؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، عنقریب اس سے بھی زیادہ سخت حالات ہوں گے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس سے بھی زیادہ ہوگا؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب تم گناہ کو نیکی سمجھو گے اور نیکی کو گناہ؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کیا یہ ہونے والا ہے اے اللہ کے رسول؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب اس سے بھی زیادہ سخت حالات ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیا اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا، تمہارا کیا حال ہوگا جب تم برائی کا حکم کرو گے اور نیکی سے منع کرو گے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کیا یہ بھی ہوگا اے اللہ کے رسول! حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا، اے اللہ کے رسول؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا

---

[1] اخرجه ابن ابی الدنیا فی کتابه "الامر بالمعروف والنهی عن المنکر" (۱/۳۳)، رقم (۳۲) وکذا فی المسند لابی یعلی الموصلی مختصرا (۱۱/۳۰٤)، رقم (٦٤٢٠) وکذا فی الاحیاء للغزالی (۳/۳۰۸) بتمام ماذکر ههنا، ..... وقال العراقی فی تخریجه: اخرجه ابن ابی الدنیا باسناد ضعیف دون قوله "کیف بکم اذا أمرتم بالمنکر ونهیتم عن المعروف"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے اپنی ذات کی قسم میں ان کو ایسی آزمائش میں ڈالوں گا کہ بُردبار بھی اس میں حیران ہو جائیں گے۔

حضور ﷺ کا اُمت کے لئے ہر نماز کے بعد دعا کرنا

عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ: لَمَّا رَأَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبَ نَفْسٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُدْعُ اللّٰهَ لِيْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَأَخَّرَ وَمَا اَسَرَّتْ وَمَا اَعْلَنَتْ فَضَحِكَتْ عَائِشَةُ حَتّٰى سَقَطَ رَأْسُهَا فِيْ حِجْرِهَا مِنَ الضِّحْكِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَسُرُّكِ دُعَاءِيْ؟ فَقَالَتْ: وَمَا لِيَ لَا يَسُرُّنِيْ دُعَاؤُكَ؟ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَدَعْوَتِيْ لِاُمَّتِيْ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ۔[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب میں نے حضور علیہ السلام کو خوشگوار دیکھا تو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! آپ اللہ سے میرے لیے دعا کریں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا، اے اللہ! تو عائشہؓ کے اگلے، پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف فرما دے، عائشہ رضی اللہ عنہا (خوشی سے) ہنس پڑیں یہاں تک کہ ان کا سر اپنی گود میں گر گیا ہنسی کی وجہ سے، تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا تجھ کو میری دعا خوش کرتی ہے؟ حضرت عائشہؓ نے کہا، مجھے کیا ہوا کہ آپ کی دعا مجھ کو خوش نہ کرے، حضور علیہ السلام نے فرمایا: میری یہ دعا میری امت کے لئے ہر نماز کے بعد ہوتی ہے اور ایک روایت میں ہے ہر روز پانچ مرتبہ میں یہ دعا مانگتا ہوں۔

---

[1] صحیح ابن حبان (۱۶/ ۴۷)۔ رقم (۷۱۱۱)

نبی ﷺ کا خون پونچھنا

عن عبد اللّٰہ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔[1]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا کہ میں نبی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں وہ انبیاء میں سے ایک نبی کا قصہ بیان کرتے ہیں، اس نبی کو اپنی قوم نے مارا اور خون آلود کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے ہوئے فرما رہے تھے: اے اللہ! میری قوم کو معاف فرما، کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

اللہ کے راستے میں جانے کے فضائل

احادیثِ نبویہ

❶ عن عثمان بن عفانؓ مرفوعًا: یَوْمٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاہُ۔[2]

اللہ کے راستے میں ایک دن لگانا اس کے علاوہ ہزار دنوں سے بہتر ہے۔

❷ عن ابی عبسؓ مرفوعًا: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَھُمَا اللّٰہُ عَلَی النَّارِ۔[3]

جس کے پاؤں اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں تو اللہ وہ پاؤں آگ پر حرام کر دیتے ہیں

---

[1] صحیح البخاری (۶/۲۵۳۹)، رقم (۶۵۳۰)
[2] سنن النسائی (۳/۲۷)، رقم (۳۳۷۸)
[3] مسند احمد (۳/۳۷۹)، رقم (۱۵۹۷۷)

❸ عن انسؓ مرفوعًا: لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. [1]

اللہ کے راستے میں ایک صبح یا شام لگانا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے

❹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ مَرْفُوْعًا لَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ. [2]

بندے کے جسم پر اللہ کے راستے کا گرد و غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔

❺ عن ابن عمرؓ مرفوعًا: مَنْ صُدِعَ رَاْسُهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاحْتَسَبَ غُفِرَلَهٗ مَا كَانَ قَبْلَ ذَالِكَ مِنْ ذَنْبٍ. [3]

جس کو اللہ کے راستے میں دردِ سر ہو پھر وہ ثواب کی امید رکھے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

❻ عن مهيلؓ مرفوعًا: مَقَامُ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَاعَةً خَيْرٌ لَهٗ مِنْ عَمَلِهٖ عُمْرَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ. [4]

تم میں سے کسی ایک کا اللہ کے راستے میں ایک گھڑی ٹھہرنا اپنے گھر والوں میں رہ کر اس کی پوری زندگی کے عمل سے بہتر ہے۔

❼ عن انسؓ مرفوعًا: مَنْ رَاحَ رَوْحَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ لَهٗ بِمِثْلِ مَا اَصَابَهٗ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. [5]

جو اللہ کے راستے میں پیدل چلا تو اس کے جسم کو جو گرد و غبار لگا اس کے برابر اس کے لئے قیامت کے دن مشک ہوگا۔

❽ عن معاذ الجهنيؓ مرفوعًا: مَنْ قَرَاَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ. [6]

جس نے اللہ کے راستے میں ایک ہزار آیات کی تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ اس کو انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھیں گے۔

---

[1] صحیح البخاری (۳/۱۰۲۸)، رقم (۲۶۳۹)
[2] ریاض الصالحین (۲/۹۵) عن الترمذی
[3] مسند البزار (۶/۴۳۰)، رقم (۲۱۳۲)
[4] المستدرک للحاکم (۳/۳۱۷)، رقم (۵۲۲۶)
[5] سنن ابن ماجہ (۲/۹۲۷)، رقم (۲۷۷۵)
[6] المستدرک للحاکم (۲/۹۷)، رقم (۲۴۴۳)

⑨ عن ابی امامةؓ مرفوعًا: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ. [1]

جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیں گے جو آسمان و زمین کے درمیان کے خلا کے برابر ہوگی۔

⑩ عن ابی سعیدؓ مرفوعًا: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا. [2]

جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن روزہ رکھنے کی وجہ سے اس کے اور دوزخ کے درمیان ستر (۷۰) سال کی دوری ڈال دیتے ہیں۔

⑪ عن ثوبانؓ مرفوعًا: اَفْضَلُ دِيْنَارٍ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. [3]

سب سے بہتر وہ دینار ہے جس کو بندہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو وہ اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے (یعنی اپنی سواری) پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو وہ اللہ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔

⑫ عن فضالة بن عبید اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ نُوْرًا لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. [4]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کے راستے میں بوڑھا ہوا بروز قیامت اس کے لئے ایک (خاص) نور ہوگا۔

---

[1] سنن الترمذی (۴/۱۶۷)، رقم (۱۶۲۴)
[2] سنن النسائی (۲/۹۷)، رقم (۲۵۵۴)
[3] صحیح ابن حبان (۱۰/۵۰۳)، رقم (۴۶۴۶)
[4] مسند احمد (۶/۲۰)، رقم (۲۳۹۹۸)

عن عثمانؓ مرفوعًا: حِرْسُ لَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ لَيْلَةٍ يُقَامُ لَيْلُهَا وَيُصَامُ نَهَارُهَا۔[1]

اللہ کے راستے میں ایک رات کا پہرہ دینا ان ہزار راتوں سے بہتر ہے جن میں قیام کیا جائے اور دن میں روزہ رکھا جائے۔

عن ابی امامةؓ مرفوعًا: ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ اِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ وَاِنْ مَاتَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ۔[2]

تین آدمی اللہ کی ضمان میں ہیں اگر وہ زندہ رہے تو اس کو رزق دیا جائے اور اس کی کفایت کی جائے اور اگر مر جائے تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا (۱) جو گھر میں داخل ہو پھر سلام کرے تو وہ اللہ کی ضمان میں ہے (۲) جو مسجد کی طرف نکلے تو وہ اللہ کی ضمان میں ہے (۳) جو اللہ کے راستے میں نکلے تو وہ اللہ کی ضمان میں ہے۔

قرآن کی رو سے صفات مومنین ۳۰ ہیں

(کمالِ ایمان دعوت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا)

۱) اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

وہ توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں۔ تعریف کرنے والے ہیں۔ بے تعلق رہنے والے ہیں۔ رکوع کرنے والے ہیں۔ سجدہ کرنے والے ہیں۔ نیکی کا حکم کرنے

---

[1] مسند احمد (۱/۶۴) برقم (۴۶۳)

[2] صحیح ابن حبان (۲/۴۵۱) برقم (۴۹۹)

والے ہیں۔ بری بات سے منع کرنے والے ہیں۔ اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں اور آپ خوشخبری سنادیں مومنوں کو۔

۲) قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ۔ اُولٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ۔ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

تحقیق مومنین کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں جو فضول بات سے اعراض کرنے والے ہیں جو زکوۃ ادا کرنے والے ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں جو اپنی امانتیں اور وعدے پورے کرنے والے ہیں۔ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں یہی لوگ جنت الفردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۳) اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِيْنَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِيْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِيْنَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِيْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصَّآئِمَاتِ وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرمانبرداری کرنے والے مرد فرمانبرداری کرنے والی عورتیں سچے مرد اور سچی عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں خشوع کرنے والے مرد خشوع کرنے والی عورتیں صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں ان کے لئے اللہ نے مغفرت اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

۴) اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ۔ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ دَآئِمُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ۔ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ۔

مگر وہ نمازی ایسے نہیں ہیں جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں، اور جن کے مال و دولت میں ایک متعین حق ہے سوالی اور بے سوالی کا، اور جو روزِ جزا کو برحق مانتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے سہمے رہتے ہیں۔

دین کے لئے قربانیاں

۱) صحابہ کے گھرانے اجڑ گئے اسی دین کے لئے۔

۲) حضور علیہ السلام گھر سے بے گھر ہوئے اسی دین کے لئے۔

۳) بھری مجلس میں حضور علیہ السلام کی بیٹیوں کو طلاقیں ملیں اسی دین کے لئے۔

۴) حضور علیہ السلام کو طائف میں بے عزت کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۵) حضور علیہ السلام کے مقدس بدن سے خون کی نالیاں بہائی گئیں اسی دین کیلئے

۶) حضور علیہ السلام کے راستے میں کانٹے بچھائے اسی دین کے لئے۔

۷) حضور علیہ السلام کا دانت مبارک احد میں شہید کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۸) حضور علیہ السلام پر نماز میں اوجھڑی ڈالی گئی اسی دین کے لئے۔

۹) حضور علیہ السلام کے گلے میں کپڑا ڈال کر کھینچا گیا اسی دین کے لئے۔

۱۰) حضور علیہ السلام کو ان کے کنبے سمیت ۳ سال تک گھاٹی میں نظر بند رکھا گیا اسی دین کے لئے

۱۱) صحابہؓ کے گھرانے اجڑے اسی دین کے لئے۔

۱۲) صحابہؓ کے بچے یتیم ہوئے اور بیویاں بیوہ ہوئیں اسی دین کے لئے۔

۱۳) صحابہؓ نماز میں صفیں گر گئیں بھوک سے اسی دین کے لئے۔

۱۴) صحابہؓ نے پتے چبائے اسی دین کے لئے۔

۱۷) فاروق اعظمؓ کو خنجر مارا گیا اسی دین کے لئے۔

۱۸) عثمان غنیؓ کو گھر میں شہید کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۱۹) علی المرتضیٰؓ کی پیشانی پر تلوار رکھ کر دماغ تک اتار دی گئی اسی دین کے لئے۔

۲۰) فاطمہؓ کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے اسی دین کے لئے۔

۲۱) خاتون جنت کے سینے و کمر پر نشان پڑ گئے اسی دین کے لئے۔

۲۲) سیدۃ النساءؓ کی آنکھیں بھوک سے گڑ گئیں اسی دین کے لئے۔

۲۳) حسنؓ و حسینؓ کی زبانیں فاقوں سے خشک ہوئیں اسی دین کے لئے۔

۲۴) صرف یہ نہیں بلکہ حضرت حسنؓ کو زہر دی گئی اسی دین کے لئے۔

۲۵) حضرت حسینؓ کے خون کو کربلا کی خاک میں ملایا گیا اسی دین کے لئے۔

۲۶) حرّہ کے واقعہ میں ۱۷۰۰ مسلمان شہید کیے گئے اسی دین کے لئے۔

۲۷) بیر معونہ میں ۷۰ قراء شہید کیے گئے اسی دین کے لئے۔

۲۸) جنگ یرموک میں ۳ صحابہ پیاسے اس دنیا سے چل دیے اسی دین کے لئے۔

۲۹) حضرت عائشہؓ کے گھر ۲،۲ ماہ چولہا نہ جل سکا اسی دین کے لئے۔

۳۰) ام شریکؓ کو سخت گرمی میں پیاس سے تڑپایا گیا اسی دین کے لئے۔

۳۱) حضرت خنساءؓ کے چاروں بیٹے ایک دن میں شہید کر دیے گئے اور گھر اجڑ کے رہ گیا اسی دین کے لئے۔

۳۲) حضرت سمیہؓ کی دونوں ٹانگوں سے دو اونٹ باندھ کر چیر دیا گیا اسی دین کے لئے۔

۳۳) حضرت زیدؓ کو سولی دی گئی اسی دین کے لئے۔

۳۴) حضرت امیر حمزہؓ کے ۱۲ ٹکڑے کیے گئے اسی دین کے لئے۔

۳۵) حضرت جعفرؓ کے دونوں بازو تن سے جدا کر دیے گئے اسی دین کے لئے۔

۳۶) حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ کو سینے پر تیر مار کر شہید کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۳۷) حضرت خالد بن ولیدؓ نے اپنے جسم پر ۹۰ سے زائد زخم کھائے اسی دین کے لئے۔

۳۸) حضرت مصعب بن عمیرؓ جیسے شہزادے کفن کے لئے ترس گئے اسی دین کے لئے۔

۳۹) ۶۷ صحابہ کو بکریوں کی طرح ذبح کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۴۰) محمد بن قاسمؒ نے 17 سال کی عمر میں گھر چھوڑا پھر واپس آ کر گھر کے در و دیوار بھی نہ دیکھ سکے اسی دین کے لئے۔

۴۱) تین براعظموں کے بادشاہ عمر بن عبدالعزیزؒ کی بیٹیوں نے کچے پیاز سے روٹی کھائی اسی دین کے لئے۔

۴۲) روس میں ستر ہزار (۷۰۰۰۰) علماء کو مختلف دردناک طریقوں سے شہید کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۴۳) امام بخاریؒ کو ان کے وطن بخارا سے دھکے دے کر نکالا گیا اسی دین کے لئے۔

۴۴) امام نسائیؒ کو مسجد کے صحن میں لٹا کر شہید کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۴۵) شاہ ولی اللہؒ کے انگوٹھے کاٹے گئے اسی دین کے لئے۔

۴۶) سید احمد شہیدؒ کی گردن رات کی تاریکی میں تہجد کے وقت کاٹی گئی اسی دین کے لئے۔

۴۷) شاہ اسماعیل شہیدؒ کو بالاکوٹ کے پہاڑوں پر ذبح کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۴۸) علماء نانوتہ کی زندہ کھال اتاری گئی اسی دین کے لئے۔

۴۹) امام ابن تیمیہؒ کا جنازہ دمشق کی جیل سے نکلا اسی دین کے لئے۔

۵۰) امام مالکؒ کا منہ کالا کر کے مدینہ کی گلیوں میں پھرایا گیا اسی دین کے لئے۔

۵۱) امام اعظمؒ کا ۴ سال کے بعد جنازہ جیل سے اٹھا اسی دین کے لئے۔

۵۲) امام احمد بن حنبلؒ کی ننگی پشت پر روزانہ ۴۰ کوڑے برسائے جاتے اسی دین کے لئے۔

۵۳) مولانا الیاسؒ نے ساری جائیداد لٹا دی اسی دین کے لئے۔

۵۴) مولانا الیاسؒ نے سینکڑوں کرائے کے گھر اور بیسیوں مربع زمین لٹا دی اسی دین کے لئے۔

۵۵) حضرت بلالؓ کو چلچلاتی دھوپ میں ریت پر لٹایا گیا اسی دین کے لئے۔

۵۶) حضرت بلالؓ کو مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا گیا اسی دین کے لئے۔

۵۷) حضرت خبابؓ کو انگاروں پر لٹایا گیا چھاتی پر پاؤں رکھ دیا جاتا تاکہ حرکت نہ کرسکیں اسی دین کے لئے۔

۵۸) ابوفکیہہؓ کے پاؤں میں رسی ڈال کر گھسیٹا گیا اسی دین کے لئے۔

۵۹) حضرت زبیر بن عوامؓ کو چچا نے چٹائی میں باندھ کر ناک میں دھواں دیا اسی دین کے لئے۔

۶۰) حضرت صہیبؓ کو پانی میں غوطہ دیا گیا اسی دین کے لئے۔

حضور ﷺ کا حضرت معاذؓ کو یمن بھیجنا

عن معاذ بن جبلؓ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُوْصِيْهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَمْشِيْ تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ هٰذَا وَقَبْرِيْ فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا۔[1]

حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ جب حضور علیہ السلام نے ان کو یمن کی طرف بھیجا تو آپ علیہ السلام ان کے ساتھ نکلے ان کو وصیت کرتے ہوئے اور معاذؓ سوار تھے اور آپ ان کی سواری کے ساتھ پیدل چل رہے تھے جب آپ وعظ و نصیحت سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے معاذ! تم اس سال کے بعد مجھ سے ملاقات نہ کرسکو گے اور شاید تم میری اس مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزرو

---

[1] مسند احمد (۲۳۵/۵)۔ رقم (۲۲۱۰۵)

گے تو معاذؓ رو پڑے آپ علیہ السلام کے فراق کی وجہ سے پھر متوجہ ہوئے اور مدینہ کی طرف رخ کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب متقین ہوں گے جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔

دربارِ رُستم میں ربعی بن عامرؓ

جنگ قادسیہ کے موقع پر لق ودق صحرا کے اندر ملک فارس میں رستم کے دربار میں اس کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے حضرت ربعی بن عامرؓ نے امت مسلمہ کا مقصد اس طرح روشناس کرایا۔

اِنَّ اللّٰہَ اِبْتَعَثَنَا لِنُخْرِجَ الْعِبَادَ مِنْ عِبَادَۃِ الْعِبَادِ اِلٰی عِبَادَۃِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَمِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا اِلٰی سَعَتِھَا وَمِنْ جَوْرِ الْاَدْیَانِ اِلٰی عَدْلِ الْاِسْلَامِ فَاَرْسَلَنَا بِدِیْنِہٖ اِلٰی خَلْقِہٖ لِنَدْعُوَھُمْ اِلَیْہِ فَمَنْ قَبِلَ مِنَّا قَبِلْنَا مِنْہُ وَرَجَعْنَا عَنْہُ وَمَنْ اَبٰی قَاتَلْنَا اَبَدًا حَتّٰی نُفْضِیَ اِلٰی مَوْعُوْدِ اللّٰہِ قَالُوْا: وَمَا مَوْعُوْدُ اللّٰہِ؟ قَالَ: اَلْجَنَّۃُ لِمَنْ مَاتَ عَلٰی قِتَالِ مَنْ اَبٰی وَالظَّفَرُ لِمَنْ بَقِیَ۔[1]

اللہ نے ہمیں بھیجا کہ ہم بندوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر رب کی عبادت کی طرف لائیں اور دنیا کی تنگی سے اس کی وسعت کی طرف اور ادیان باطلہ سے انصاف والے اسلام کی طرف لائیں ہمیں اللہ کا دین دے کر اس کی مخلوق کی طرف بھیجا گیا تا کہ ہم ان کو اللہ کی طرف بلائیں جو ہماری دعوت قبول کرے گا تو ہم اس کی بات کو قبول کریں گے اور ہم اس سے رک جائیں گے اور جس نے انکار کیا تو ہم اس سے قتال کریں گے یہاں تک کہ ہم اللہ کے وعدے کی طرف پہنچائیں انہوں نے کہا کہ اللہ کا وعدہ کیا ہے فرمایا جنت ہے اس کے لیے جو منکرین سے قتال کرنے پر مر گیا اور کامیابی ہے اس کے لئے جو باقی رہ گیا۔

---

[1] ۱۔ البدایہ والنہایہ (۷/۴۶)
۲۔ تاریخ الطبری (۲/۴۰۱)

ارادے پر نیکی

عن ابی ھریرۃؓ مرفوعًا: قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا ھَمَّ عَبْدِیْ بِحَسَنَۃٍ وَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبْتُھَا لَہٗ حَسَنَۃً فَاِنْ عَمِلَھَا کَتَبْتُھَا لَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِ مِاۃِ ضِعْفٍ وَاِذَا ھَمَّ بِسَیِّئَۃٍ وَلَمْ یَعْمَلْھَا لَمْ اَکْتُبْھَا عَلَیْہِ فَاِنْ عَمِلَھَا کَتَبْتُھَا سَیِّئَۃً وَاحِدَۃً۔[1]

اللہ عزوجل نے فرمایا جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو نہیں کرتا تو میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں پھر اگر وہ کر لے تو میں اس کے لیے دس سے سات سو (۷۰۰) گنا تک نیکیاں لکھ دیتا ہوں جب برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو نہیں کرتا تو میں اس کو نہیں لکھتا پھر اگر وہ کر لے تو میں ایک ہی گناہ لکھتا ہوں۔

حضور ﷺ کی امت پر شفقت اور ان کے لئے رونا

عن عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاصؓ اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ تَلَا قَوْلَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ "رَبِّ اِنَّھُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ" وَقَالَ عِیْسٰی: "اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْلَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ" فَرَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَبَکٰی فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَا جِبْرِیْلُ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَرَبُّکَ اَعْلَمُ فَسَلْہُ مَا یُبْکِیْکَ؟ فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ فَسَاَلَہٗ فَاَخْبَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِمَا قَالَ وَھُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یَا جِبْرِیْلُ! اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ: اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْءُکَ۔[2]

---

[1] صحیح مسلم (۸۲/۱)، رقم (۳۵۰)

[2] صحیح مسلم (۱۳۲/۱)، رقم (۵۲۰)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے قول کی تلاوت کی ابراہیمؑ کے بارے میں ''اے میرے رب! انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا پس جس نے میری پیروی کی تو وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی بے شک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے''۔ عیسیٰؑ نے فرمایا ''اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو زبردست حکمت والا ہے''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اے اللہ! میری امت میری امت اور رو پڑے پھر اللہ نے فرمایا اے جبریل! تو جا محمد کے پاس حالانکہ تیرا رب زیادہ جانتا ہے تو پوچھ کیا چیز آپ کو رلا رہی ہے جبرائیلؑ آئے پوچھا پھر آپ علیہ السلام نے خبر دی اللہ کے جاننے کے باوجود پھر اللہ نے فرمایا اے جبریل! تو جا محمد کے پاس تو کہہ عنقریب ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی کر دیں گے اور آپ کو غمگین نہیں چھوڑیں گے۔

حدیث: داؤد! ''لوگوں کو میری نعمتیں بتایا کر''

عن ابن عباس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: قَالَ دَاوُدُ فِیْمَا یُخَاطِبُ رَبَّهٗ یَا رَبِّ! اَیُّ عِبَادِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ اُحِبُّهٗ بِحُبِّکَ قَالَ یَادَاوُدُ: اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ تَقِیُّ الْقَلْبِ نَقِیُّ الْکَفَّیْنِ لَایَاتِیْ اِلٰی اَحَدٍ سُوْءً وَلَا یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ تَزُوْلُ الْجِبَالُ وَلَا یَزُوْلُ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ مَنْ یُّحِبُّنِیْ وَحَبِّبْنِیْ اِلٰی عِبَادِیْ قَالَ: یَا رَبِّ! اِنَّکَ لَتَعْلَمُ اَنِّیْ اُحِبُّکَ وَاُحِبُّ مَنْ یُّحِبُّکَ فَکَیْفَ اُحَبِّبُکَ اِلٰی عِبَادِکَ فَقَالَ: ذَکِّرْهُمْ بِآلَائِیْ وَبَلَائِیْ وَنَقْمَائِیْ یَا دَاوُدُ! اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُعِیْنُ مَظْلُوْمًا اَوْ یَمْشِیْ مَعَهٗ فِیْ مَظْلَمَتِهٖ اِلَّا اُثْبِتُ قَدَمَیْهِ یَوْمَ تَزُوْلُ الْاَقْدَامُ۔[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے مناجات کرتے وقت عرض

---

[1] شعب الایمان للبیہقی ۶/۱۱۹)، رقم (۶۶۸)

کی اے میرے رب! آپ کے بندوں میں سے کونسا بندہ آپ کے نزدیک محبوب ہے جس سے میں آپ کی محبت کی وجہ سے محبت کروں اللہ نے فرمایا: اے داؤد! مجھے اپنے بندوں میں سے سب سے زیادہ محبوب وہ بندہ ہے جس کے دل میں میرا خوف ہو اور جس کے ہاتھ گناہ سے صاف ہوں اور کسی سے برائی سے پیش نہیں آتا اور نہ ہی کسی کی چغلی کرتا ہو پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں اور وہ نہ ڈگمگائے وہ مجھ سے محبت کرتا ہو اور اس سے بھی محبت کرتا ہو جو مجھ سے محبت کرتا ہو اور میری محبت میرے بندوں میں پیدا کرتا ہو۔ داؤدؑ نے عرض کی اے میرے رب! بے شک تو جانتا ہے میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور اس سے محبت کرتا ہوں جو آپ سے محبت کرتا ہے میں تیری محبت تیری بندوں میں کیسے پیدا کروں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ان کو میری نعمتیں یاد دلاؤ اور میری طرف سے آنے والی مصیبت اور میری پکڑ یاد دلاؤ اے داؤد! جو بندہ بھی کسی مظلوم کی مدد کرتا ہے یا اس کے ساتھ اس پر کیے جانے والے ظلم کا بدلہ دلانے کے لئے چلتا ہے تو میں اس کو ثابت قدم رکھوں گا جس دن قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔

دین ہر کچے پکے گھر میں پہنچ کر رہے گا

عن المقداد بن اسودؓ مرفوعا: لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ ذُلِّ ذَلِيلٍ إِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِينُونَ لَهَا۔[1]

حضورؐ نے فرمایا: زمین پر کوئی گھر خواہ وہ مٹی کا ہو یا خیمہ کا ایسا باقی نہیں رہے گا جس میں اللہ اسلام کے کلمہ کو معزز کی عزت کے ساتھ اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ داخل نہ کرے یا تو ان کو اللہ معزز بنائے گا اور اس کلمہ کا اہل قرار دے گا اور یا قبول نہ کرنے والوں کو اللہ ذلیل کرے گا اور وہ لوگ فرمانبردار ہونے پر مجبور ہوں گے۔

---

[1] مسند احمد (۶/۴)، رقم (۲۳۸۶۵) واسنادہ صحیح

نماز فجر کے بعد آپ کا بیان جو تمام خیروں کو جامع ہے!

غزوہ تبوک پر جاتے ہوئے راستہ میں لیلۃ التعریس کا واقعہ پیش آیا پھر آپ علیہ السلام نے فجر کی نماز ادا فرمائی:

ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَوْثَقَ الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ اِبْرَاهِيْمَ وَخَيْرَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ وَاَشْرَفَ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْقِصَصِ هٰذَا الْقُرْآنُ وَخَيْرَ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَشْرَفَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ وَاَعْمَى الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى وَخَيْرَ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ وَخَيْرَ الْهَدْيِ مَا اتُّبِعَ وَشَرَّ الْعَمٰى عَمَى الْقَلْبِ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَمَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى وَشَرَّ الْمَعْذِرَةِ حِيْنَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ وَشَرَّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا يَاْتِي الصَّلٰوةَ اِلَّا دُبُرًا وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا هَجْرًا وَاَعْظَمَ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ وَخَيْرَ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ وَخَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَرَاْسَ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ وَخَيْرَ مَا وَقَرَ فِي الْقُلُوْبِ الْيَقِيْنُ وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ وَالنِّيَاحَةَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالْغُلُوْلَ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ وَالْكَنْزَ كَيٌّ مِّنَ النَّارِ وَالشِّعْرَ مِنْ مَزَامِيْرِ اِبْلِيْسَ وَالْخَمْرَ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءَ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ وَالشَّبَابَ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ وَشَرَّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبٰوا وَشَرَّ الْمَاكِلِ مَالُ الْيَتِيْمِ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَاِنَّمَا يَصِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى

مَوْضِعِ اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ وَالْاَمْرُ بِاٰخِرِهٖ وَمِلَاکَ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهٗ وَشَرُّ الرَّوَایَا رَوَایَا الْکَذِبِ وَکُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِیْبٌ وَسِبَابَ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ وَقِتَالَهٗ کُفْرٌ وَاَکْلَ لَحْمِهٖ مِنْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ وَحُرْمَةَ مَالِهٖ کَحُرْمَةِ دَمِهٖ وَمَنْ یَتَاَلَّ عَلَی اللّٰهِ یُکَذِّبْهُ وَمَنْ یَغْفِرْ یَغْفِرِ اللّٰهُ لَهٗ وَمَنْ یَعْفُ یَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ یَکْظِمِ الْغَیْظَ یَاْجُرْهُ اللّٰهُ وَمَنْ یَصْبِرْ عَلَی الرَّزِیَّةِ یُعَوِّضْهُ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَ السُّمْعَةَ یُسَمِّعُ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ یَصْبِرْ یُضَعِّفِ اللّٰهُ لَهٗ وَمَنْ یَعْصِ اللّٰهَ یُعَذِّبْهُ اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاُمَّتِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاُمَّتِیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَکُمْ۔[1]

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: حمد وصلاۃ کے بعد! سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے مضبوط کڑا تقویٰ کا کلمہ شہادت ہے اور سب سے بہترین ملت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہے اور سب سے بہترین طریقہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب سے اعلیٰ بات اللہ کا ذکر ہے اور سب سے اچھا بیان یہ قرآن ہے سب سے بہترین کام وہ ہیں جو عزیمت اور پختگی والے ہوں جن کا کرنا اللہ نے ضروری قرار دیا ہے اور سب سے برے کام وہ ہیں جو (شریعت میں) نئے ایجاد کئے گئے ہوں (یعنی بدعات) اور سب سے اچھی سیرت انبیاء علیہم السلام کی سیرت ہے اور سب سے زیادہ عزت والی موت شہید کی ہے اور سب سے زیادہ اندھا پن ہدایت کے بعد گمراہ ہونا ہے اور بہترین علم وہ ہے جو نفع دے اور بہترین سیرت وہ ہے جس پر چلا جائے اور سب سے برا اندھا پن دل کا اندھا پن ہے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو مال کم ہو اور ضرورت کے لئے کافی ہو وہ اُس مال سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور انسان کو اللہ سے غافل کر دے اور اللہ سے معذرت چاہنے کا سب سے برا وقت موت کے آنے کا وقت ہے اور سب سے بری ندامت وہ ہے جو قیامت کے دن ہوگی اور کچھ لوگ نماز قضا کر کے پڑھتے ہیں اور

---

[1] حیاۃ الصحابۃ (۳/۶۰۵-۶۰۲)

کچھ لوگ صرف زبان سے ذکر کرتے ہیں دل سے نہیں کرتے اور سب سے بڑا گناہ زبان کا جھوٹ بولنا ہے اور سب سے بہترین مالداری دل کا غنا ہے اور بہترین توشہ تقوی ہے حکمت کی جڑ اللہ کا خوف ہے اور جو باتیں دل میں جمتی ہیں ان میں سب سے بہترین یقین ہے۔ (اسلام میں) شک کرنا کفر ہے مردہ پر واویلا کرنا جاہلیت کے کاموں میں سے ہے اور مالِ غنیمت میں خیانت کرنا جہنم کے ڈھیر میں سے ہے اور جس خزانے کی زکوۃ نہ دی جائے اس کی سزا یہ ہے کہ جہنم کی آگ سے داغ لگائے جائیں گے شعر و شاعری ابلیس کی بانسری ہے (اکثر اشعار شیطانی کاموں کے لئے استعمال ہوتے ہیں) شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے عورتیں شیطان کا جال ہیں جوانی دیوانگی کا حصہ ہے اور سب سے بری کمائی سود کی ہے اور سب سے بری کھانے کی چیز یتیم کا مال ہے اور سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے اور بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت ہوا ہے آخر کار تم میں سے ہر آدمی چار ہاتھ جگہ یعنی قبر میں جائے گا اور اعمال کا دار و مدار آخری وقت کے عمل پر ہے سب سے بری روایتیں جھوٹی روایتیں ہیں ہر آنے والی چیز قریب ہے مومن کو برا بھلا کہنے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور مومن کو قتل کرنا کفر جیسا گناہ ہے اور مومن کی غیبت کرنا خدا کی نافرمانی ہے اور اس کے مال کا احترام ایسے ہی ضروری ہے جیسے اس کے خون کا احترام ضروری ہے جو اللہ پر قسم کھاتا ہے مثلاً (کہتا ہے اللہ کی قسم فلاں ضرور جہنم میں داخل ہوگا) اللہ تعالیٰ اس کا جھوٹا ہونا ضرور ثابت کریں گے جو دوسروں سے درگذر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائیں گے جو اپنا غصہ دبائے گا اللہ تعالیٰ اُسے اجر دیں گے جو مصیبت پر صبر کرے گا اللہ اسے بدلہ دیں گے جو اپنے نیک اعمال سے دنیا میں شہرت چاہے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام انسانوں کو سنائیں گے کہ یہ شخص عمل کو شہرت حاصل کرنے ہی کے لئے کرتا تھا جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کا اجر بڑھائیں گے اور جو اللہ کی نافرمانی کرے گا اللہ اسے عذاب دیں گے اے اللہ میری اور میری امت کی مغفرت فرما۔ اے اللہ میری اور میری امت کی مغفرت فرما۔ اے اللہ میری اور میری امت کی مغفرت فرما۔ میں اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

حضور علیہ السلام کا امت کے غم میں

درد بھرا جملہ و مختصر بیان

عن ابی لیلی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَكَ يَا اَبَا سُفْيَانَ! قَدْ جِئْتُكُمْ بِالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا۔[1]

حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوسفیان تمہاری حالت پر افسوس ہے میں تمہارے پاس دُنیا و آخرت کی بھلائی لے کر آیا ہوں تم اسلام قبول کر لو سلامتی میں آ جاؤ گے۔

حارث بن مالکؓ کی صبح ایمان کی حقیقت کے ساتھ

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا اَنْتَ يَا حَارِثُ بْنُ مَالِكٍ! قَالَ: مُؤْمِنٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ مُؤْمِنٌ حَقًّا؟ قَالَ مُؤْمِنٌ حَقًّا۔ قَالَ: فَاِنَّ لِكُلِّ حَقٍّ حَقِيْقَةً، فَمَا حَقِيْقَةُ ذَالِكَ؟ قَالَ: عَزَفَتْ نَفْسِيْ مِنَ الدُّنْيَا وَاَسْهَرْتُ لَيْلِيْ وَاَظْمَأْتُ نَهَارِيْ، وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى عَرْشِ رَبِّيْ حِيْنَ يُجَاءُ بِهٖ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا وَكَاَنِّيْ اَسْمَعُ عُوَاءَ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مُؤْمِنٌ نَوَّرَ قَلْبَهٗ"۔[2]

---

[1] المعجم الکبیر (۷/۷۶) رقم (۶۴۳۳)

[2] مصنف عبدالرزاق (۱۱/۱۲۹) رقم (۲۰۱۱۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارث بن مالکؓ سے فرمایا تم کس حال میں ہو؟ انہوں نے عرض کیا (اللہ کے فضل سے) میں ایمان کی حالت میں ہوں آپؐ نے دریافت فرمایا کیا سچے مومن ہو؟ انہوں نے عرض کیا سچا مومن ہوں۔ آپؐ نے فرمایا (سوچ کر کہو) ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ صحابی نے عرض کیا میں نے اپنا دل دنیا سے ہٹالیا رات کو جاگتا ہوں دن کو پیاسا رہتا ہوں اور جس وقت میرے رب کا عرش لایا جائے گا اس منظر کو گویا میں دیکھ رہا ہوں۔ جنت والوں کی ملاقاتوں کا منظر میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے اور گویا کہ (میں اپنے کانوں سے) دوزخیوں کی چیخ و پکار کو سن رہا ہوں۔ آپؐ نے (ان کی اس گفتگو کو سن کر) ارشاد فرمایا حارث ایسا مومن ہے جس کا دل ایمان کے نور سے روشن ہو چکا ہے۔

کامیاب انسان (ایمان کامل ضروری)

۲) قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ. اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ. فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذَالِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ[1]

بالتحقیق ان مسلمانوں نے (آخرت میں) فلاح پائی جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں اور جو لغو باتوں سے (خواہ قولی ہوں یا فعلی) کنارے پر رہنے والے ہیں اور جو (اعمال و اخلاق میں) اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی (حرام شہوت کو پورا کرنے سے) حفاظت رکھنے والے ہیں لیکن اپنی بیویوں سے یا اپنی (شرعی) لونڈیوں

---

[1] سورۃ المؤمنون (۱-۹)

سے (حفاظت نہیں کرتے) کیونکہ ان پر (اس میں) کوئی الزام نہیں۔ ہاں جو اس کے علاوہ (اور جگہ شہوت پورا کرنے کا) طلب گار ہو۔ ایسے لوگ حدِ (شرعی) سے نکلنے والے ہیں اور جو اپنی (سپردگی میں لی ہوئی) امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔

تمام جہات سے ایمان کا کمال ضروری

حدیث مرفوع: عن ابی ذرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَہٗ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ سَلِیْمًا وَلِسَانَہٗ صَادِقًا وَنَفْسَہٗ مُطْمَئِنَّۃً وَخَلِیْقَتَہٗ مُسْتَقِیْمَۃً وَجَعَلَ اُذُنَہٗ مُسْتَمِعَۃً وَعَیْنَہٗ نَاظِرَۃً۔[1]

حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کامیاب ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کر دیا اور اپنے دل کو تمام تر گندگیوں سے صاف کر لیا اور اپنی زبان کو سچ بولنے والا بنا دیا اور اپنے آپ کو (ناگواری کے حالات پر بھی) اطمینان والا بنا دیا اور اپنی طبیعت کو درست کر لیا اور اپنے کان کو حق بات کو توجہ سے سننے والا اور اپنی آنکھ کو عبرت کی نگاہ سے دیکھنے والا بنا دیا۔

وعدۂ جنت

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللّٰہُ عَنْہُ: مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ۔[2]

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

---

[1] غایۃ المقصد فی زوائد المسند (۲/۳۰۴۰) وکذا فی مسند احمد (۵/۱۴۷)، رقم (۲۱۳۴۸)

[2] سنن الترمذی (۵/۳۶)، رقم (۲۶۷۸)

ف:۔ دعوت الی اللہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے عظیم سنت ہے اس لئے اس کو بھی زندہ کرنے کا خوب اہتمام کرنا چاہئے۔

گناہ گار اُمتیوں کے غم میں آپ کا بڑھاپا

عن ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَالْوَاقِعَۃُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ یَتَسَآءَ لُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ۔[1]

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ تو بوڑھے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے سورۂ ہود، سورۂ واقعہ، سورۂ عم یتساءلون اور سورۂ اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا''۔

ف:۔ ان سورتوں میں آخرت اور اس کے عذاب کا فکر ہے۔ آپ علیہ السلام چونکہ عذاب سے بری تھے لیکن گنہگار امتیوں کا فکر دامن گیر تھا، جس کی بناء پر آپ بوڑھے ہو گئے۔ (از دنیا کی حقیقت)

تبلیغ والوں کی وجہ سے قیامت کا نہ آنا

حدیث مرفوع عن انس رضی اللّٰہ عنہ (۱) لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ[1] وَفِیْ رِوَایَۃٍ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ[2]

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: کہ قیامت قائم نہ ہوگی کسی بھی ایسے شخص کی موجودگی میں جو ''اللہ اللہ'' کہتا ہو۔

---

[1] رواہ الحاکم فی المستدرک (۳۷۴/۲)، رقم (۳۳۱۴) والترمذی فی السنن (۴۰۲/۵)، رقم (۳۳۹۷) واللفظ لہ

[2] [3] صحیح مسلم (۹۱/۱)، رقم (۳۹۲، ۳۹۳)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زمین میں اللہ نہ کہا جانے لگے۔

ف:۔ صاحبِ مرقات نے لکھا ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دنیا میں ایسا شخص موجود ہو جو یہ کہتا ہو لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو۔

مجاہد؟

حدیث مرفوع: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:
اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ. [۳]

حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے مروی ہے حضورؐ نے فرمایا کہ مجاہد وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔

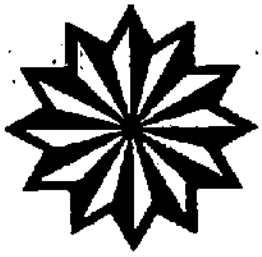

[۳] سنن الترمذی (۴/۱۶۵) برقم (۱۶۲۱) واسنادہ حسن صحیح علی ما قال ابو عیسیٰ

متفرقات

قصص، تاریخ و سیر وغیرہ

انسان اور شیطان کا مقابلہ

ابو محمدؒ (حضرت انسؓ کے شاگرد) نے فرمایا:

ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی: یا اللہ تو نے انسان کے واسطے اپنی عبادت کے مخصوص گھر بنائے ہیں میرے لئے اس طرح کا کوئی گھر نہیں.....

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرا گھر حمام ہے۔

ابلیس: انسانوں کے لئے مجالس ہیں میرے لئے کون سی جگہ ہے؟

فرمایا: بازار!

ابلیس: ان کو پڑھنے کے لئے آسمانی کتاب دی ہے میرے لئے کیا ہے؟

فرمایا: شعر پڑھنا (جو خلاف شرع ہو)

ابلیس: انسان کو اذان دی ہے میری اذان کیا ہے؟

فرمایا: گانا بجانا!

ابلیس: انسانوں کے لئے رسول بھیجے میرے لئے کس کو بھیجا؟

فرمایا: نجومی اور کاہن!

ابلیس: انسانوں کے لئے شکارگاہیں ہیں اور میرے لئے کیا ہے؟

فرمایا: تیرے لئے عورتیں شکار ہیں!

ابلیس: انسانوں کے لئے بہت سی کھانے کی چیزیں ہیں میرے لئے کیا ہے؟

فرمایا: وہ کھانا جس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے۔

ابلیس: انسانوں کو کتاب دی میرے لئے کیا ہے؟

فرمایا: تیرے لئے رسم، یعنی ہاتھ کے نشانات۔ [1]

---

[1] تنبیہ الغافلین للسمرقندی ولم اعثر علی اسنادہ من حیث مجال الحکم علیہ، واللہ اعلم

سب سے آخری صحابیؓ

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں سب اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ جو صحابی سب سے آخر میں فوت ہوئے وہ حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ الجہنیؓ تھے انہوں نے ۱۰۱ھ میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

صلاح الدین ایوبیؒ

سلطان صلاح الدین ایوبی نے شام، فلسطین، لبنان، اردن، مصر پر حکومت کی بیت المقدس کو فتح کیا الغرض ایک عظیم حاکم و بادشاہ کی حیثیت سے زندگی گزاری مگر ان کی وفات کے بعد جب ان کی جائیداد اور ترکے کا حساب کیا گیا تو کل جائیداد یہ تھی: ایک گھوڑا، ایک تلوار، ایک زرہ، ایک دینار اور ۳۶ درہم نیز یہ بھی لکھا ہے کہ شدید خواہش ہونے کے باوجود ذاتی سرمایہ نہ ہونے کی بدولت وہ حج بھی آخر عمر تک نہ کر سکے۔

(ماخوذ از تاریخ ابن خلدون)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ

انہوں نے گیارہ بیٹے چھوڑ کر وفات پائی لیکن ان کے ترکہ میں کل سترہ دینار تھے جن میں سے پانچ دینار کفن پر خرچ کئے دو دینار میں قبر کے لئے جگہ خریدی گئی اس طرح ہر بیٹے کے حصہ میں نو درہم آئے یہ وہ تھا جو تین براعظموں کا بادشاہ تھا۔

ہشام

ہشام بن عبدالملک نے گیارہ بیٹے چھوڑے ہر ایک کو ۱۰ لاکھ درہم ملے بعد میں عمر بن عبدالعزیزؒ کے ایک ایک بیٹے نے ایک ہی دن میں ۱۰۰ گھوڑے جہاد میں دیئے اور ہشام کے بیٹوں کو لوگوں نے دمشق کی جامع مسجد کی سیڑھیوں میں بھیک مانگتے دیکھا

بادشاہ کی بیگم کا تقویٰ

سلطان عالمگیر کی بیگم جہاں زیب بانو بیگم کے دائیں پستان کی جڑ میں ایک پھنسی نمودار ہوئی، اس زمانے کی ڈاکٹر مارٹن (Morten) جو کہ انگریز تھی کو ان کی ایک رشتہ دار عورت نے حیدرآباد بلایا مگر بیگم نے شرط لگائی کہ اگر وہ عورت شرابی نہیں تو میرے بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے ورنہ اندر بھی نہ آئے۔ معلوم ہوا کہ وہ چالیس (۴۰) برس سے شراب نوش ہے ملکہ نے کہا کہ ایسی فاسقہ میرے بدن کو ہاتھ نہیں لگا سکتی۔ آخر وہ نیک ملکہ دو سال بیمار رہ کر ہی انتقال کر گئیں لیکن فاسقہ سے علاج نہیں کرایا (محاسن اسلام)

مالدار صحابہ

☆..... حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے بوقت انتقال وراثت میں تین (۳) ارب دس (۱۰) کروڑ ۲۰ لاکھ دینار چھوڑے اس کے علاوہ دس ہزار بکریاں، ایک ہزار اونٹ، ایک ہزار گھوڑے اور سونے کی وہ اینٹیں چھوڑیں جنہیں کاٹتے کاٹتے آریاں ٹوٹ گئیں۔

☆..... حضرت زبیر بن عوام نے پانچ کروڑ نوے ۹۰ لاکھ کا ترکہ چھوڑا۔

☆..... حضرت تمیم داری ؓ تہجد کی نماز میں ڈیڑھ ہزار کا جوڑا پہن کر کھڑے ہوتے تھے۔

☆..... حضرت عثمان ؓ کے وصال کے وقت ان کے خزانچی کے پاس ایک لاکھ پچاس اشرفیاں اور دس لاکھ درہم تھے۔

☆..... حضرت عمرو بن العاص ؓ نے ترکہ میں تین لاکھ دینار چھوڑے تھے۔

☆..... حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کے مال کی قیمت پچاس ہزار دینار تھی۔ اس کے علاوہ ایک ہزار گھوڑے اور ایک ہزار غلام چھوڑے تھے۔

تخت کسریٰ

کسریٰ کا تخت ۱۷۰ ہاتھ لمبا اور ۱۱۰ ہاتھ چوڑا تھا۔

قالین کا ایک ٹکڑا بالشت بھر ۳۰ ہزار درہم میں فروخت ہوا۔ ایک لاکھ چالیس

ہزار چاندی کی میخیں جن پر ۱۲۲۳ ٹن چاندی تھی، ۱۰۰۰ گھوڑے ۱۰۰۰۰ اونٹنیاں کسریٰ کے مالِ غنیمت میں آئیں۔

نقلِ حدیث

حضرت عمرؓ سے ''۵۳۷'' احادیث منقول ہیں

حضرت عائشہؓ سے ''۲۲۱۰'' احادیث.....

حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے ''۱۵۴۰'' احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے ''۵۳۶۴'' احادیث

حضرت سعد بن وقاصؓ سے ''۲۲۱''.....!!

چار ہزار حدیثوں میں سے چار کا انتخاب

شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے چار ہزار حدیثوں میں سے چار سو اور پھر چار سو میں سے چار حدیثوں کا انتخاب کیا

۱) اپنے قلب کو عورت کے ساتھ نہ لگاؤ وہ آج تیری ہے کل غیر کی ہو سکتی ہے اگر تو نے اس کی اطاعت کی تو وہ تجھ کو جہنم میں لے جائے گی

۲) مال کی طرف قلب کو مائل نہ کر یہ مال آج عاریۃً تیرا ہے کل کسی اور کا ہوگا خواہ مخواہ دوسرے کے مال کے سلسلے میں پریشان نہ ہو یہی مال دوسرے کے حق میں مبارک اور تیرے لئے بوجھ ہے اگر تو نے اس میں دل لگایا تو یہ مال تجھ کو اللہ کی اطاعت سے روک دے گا تجھ میں فقر کا خوف پیدا ہو جائے گا اور تو شیطان کی اتباع کرنے لگے گا

۳) جس کام سے دل میں کھٹکا پیدا ہو اس کو چھوڑ دے مؤمن کا دل شاہد اور مفتی کے قائم مقام ہے شبہ کے وقت دھڑکتا، حرام سے گھبراتا اور حلال سے سکون پاتا ہے

۴) کسی کام کو اس وقت تک نہ کر جب تک اس کے صحیح اور مقبول ہونے کا یقین نہ ہو۔[1]

---

[1] تنبیہ الغافلین

ولید بن مغیرہ کا قرآن سے متاثر ہونا

جب قرآن مجید کی آیت حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِى الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ نازل ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تلاوت فرمانے کے لئے مسجد میں کھڑے ہوئے ولید بن مغیرہ نے سن کر اپنی قوم کی مجلس میں جا کر بے ساختہ یہ کہا، وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ مِنْهُ كَلَامًا مَا هُوَ مِنْ كَلَامِنَا وَلَا مِنْ كَلَامِ الْجِنِّ وَاِنَّ لَهٗ لَحَلَاوَةً وَاِنَّ لَهٗ لَطِلَاوَةً وَاِنَّ اَعْلَاهٗ لَمُثْمِرٌ وَاِنَّ اَسْفَلَهٗ لَمُغْدِقٌ وَاِنَّهٗ لَيَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى عَلَيْهِ وَمَا يَقُوْلُ هٰذَا الْبَشَرُ۔

اللہ کی قسم میں نے اس نبی سے ایسا کلام سنا جو نہ تو انسانوں کا سا کلام ہے اور نہ ہی جنوں کا سا کلام ہے۔ اس میں بڑی حلاوت اور بڑی کشش ہے وہ ایسا تناور درخت ہے جس کا اوپر کا حصہ خوب پھل دیتا ہے اور نیچے کا حصہ خوب سرسبز ہے اور یہ کلام ہمیشہ اوپر رہتا ہے کوئی اور کلام اس سے اوپر نہیں ہو سکتا اور کسی بشر کا کلام نہیں ہے۔ (معارف القرآن)

۸ کا عجیب اتفاق

۱) خلیفہ معتصم باللہ ۱۸۰ھ میں آٹھویں مہینہ میں پیدا ہوا

۲) رمضان کی ۱۸ ویں شب میں فوت ہوا

۳) عباسی خلفاء میں ۸ ویں نمبر پر خلیفہ ہوا

۴) ۸ فتوحات حاصل ہوئیں.....

۵) اس کے دروازے پر ۸ بادشاہ کھڑے ہوئے

۶) اور کہا گیا کہ ۸ دشمن بھی کھڑے ہوئے

۷) اس کی عمر ۴۸ سال ہوئی

۸) زمانہ خلافت ۸ سال ۸ ماہ ۸ دن ہوا

۹) ترکہ برائے ۸ بیٹے ۸ بیٹیاں (ا) ۸۰ لاکھ دینار (ب) ۸۰ کروڑ درہم (ج) ۸۰ ہزار گھوڑے (د) ۸۰ ہزار اونٹ، خچر اور جانور (ر) ۸۰ ہزار خیمے (س) ۸۰ ہزار غلام (ص) ۸۰ ہزار لونڈیاں

۱۰) ۸ محل بنائے

۱۱) انگوٹھی کا نقش الحمدللہ تھا اس کے آٹھ حرف ہیں

۱۲) اس کی زرخرید غلاموں کی تعداد ۱۸ ہزار تھی..... لہٰذا مثمن سے ملقب ہوا۔

انگوٹھیوں پر نقوش

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر تین سطروں میں نقش تھا محمد رسول الله حضرت ابوبکر صدیقؓ کی انگوٹھی میں نعم القادر اللّٰہ (اللہ کیا ہی قادر ذات ہے) (۳) حضرت عمرؓ کی انگوٹھی میں کفٰی بالموت واعظًا (۴) حضرت عثمانؓ کی انگوٹھی میں لَتَصْبِرَنَّ اَوْلَتَنْدَمَنَّ (۵) حضرت علیؓ کی انگوٹھی میں اَلْمُلْکُ لِلّٰہِ (۶) امام ابوحنیفہؒ کی انگوٹھی میں قُلِ الْخَیْرَ وَاِلَّا فَاسْکُتْ (۷) امام ابویوسفؒ کی انگوٹھی میں مَنْ عَمِلَ بِرَاْیِہٖ فَقَدْ نَدِمَ (۸) امام محمدؒ کی انگوٹھی میں مَنْ صَبَرَ ظَفَرَ نقش تھا

حسنِ خلق

حدیث: مرفوع عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه: اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ.

(البیهقی فی شعب الایمان ۶: ۴۳)

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مخلوق اللہ کا کنبہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ پسند وہ شخص ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

حدیث مرفوع عن ابی بکر الصدیقؓ : لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خَبٌّ وَلَا

بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ. (مسند احمد ۱:۲۰۹)

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دھوکے باز، کنجوس اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

وہ عورت جو ہر بات کا قرآن سے جواب دیتی تھی

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا ایک سفر کے دوران راستے میں مجھے ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی ملی جس نے اون کی قمیص پہنی ہوئی تھی اور اون کی اوڑھنی اوڑھی ہوئی تھی میں نے اسے سلام کیا،

تو اس نے جواب میں کہا سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْم.

۲) میں نے پوچھا: اللہ تم پر رحم کرے یہاں کیا کر رہی ہو؟

کہنے لگی وَمَن يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ

جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی رہبر نہیں ہوتا

۳) میں سمجھ گیا کہ وہ راستہ بھول گئی ہے میں نے پوچھا کہاں جانا چاہتی ہو کہنے لگی

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ.....

پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی

۴) میں سمجھ گیا وہ حج ادا کر چکی ہے اور بیت المقدس میں جانا چاہتی ہے میں نے پوچھا کب سے یہاں بیٹھی ہو کہنے لگی

لث لیال سویًا

پوری تین راتیں

۵) میں نے کہا تمہارے پاس کچھ کھانا وغیرہ نظر نہیں آ رہا۔ کھاتی کیا ہو؟

جواب دیا ھو یطعمنی ویسقین

۶) میں نے پوچھا وضو کس چیز سے کرتی ہو؟ کہنے لگی تیمموا صعیداً طیباً (پاک مٹی سے تیمم کرلو)

۷) میں نے کہا میرے پاس کچھ کھانا ہے کھاؤ گی؟ جواب میں اس نے کہا اتموا الصیام الی الیل (رات تک روزوں کو پورا کرو)

۸) میں نے کہا یہ رمضان کا زمانہ تو نہیں ہے بولی۔ ومن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم (اور جو بھلائی کے ساتھ نفلی عبادت کرلے تو اللہ شاکر و علیم ہے)

۹) میں نے کہا سفر کی حالت میں تو روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے کہنے لگی وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون (اگر تمہیں ثواب کا علم ہو تو روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے)

۱۰) میں نے کہا تم میری طرح کیوں نہیں بات کرتی جواب دیا ما یلفظ من قولٍ الا لدیہ رقیب عتید (انسان جو بات بھی بولتا ہے اس کے لئے ایک نگہبان فرشتہ مقرر ہے، (جو اس کو لکھ لیتا ہے))

۱۱) میں نے پوچھا تم ہو کون سے قبیلہ سے کہنے لگی لاتقف ما لیس لک بہ علم (جس بات کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑو)

۱۲) میں نے کہا معاف کرنا مجھ سے غلطی ہوئی، بولی: لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم (آج تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے)

۱۳) میں نے کہا اگر چاہو تو میری اونٹنی پر سوار ہو جاؤ اور اپنے قافلے سے جا ملو، کہنے لگی ما تفعلوا من خیرٍ یعلمہ اللہ (تم جو بھی بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے)

۱۴) میں نے اپنی اونٹنی کو بٹھا لیا مگر سوار ہونے سے پہلے وہ بولی: قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم (مسلمان مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو)

۱۵) میں نے اپنی نگاہیں نیچی کرلیں اور اس سے کہا سوار ہو جاؤ لیکن جب وہ سوار ہونے لگی تو اچانک اونٹنی بگڑ کر بھاگ کھڑی ہوئی اور اس جدوجہد میں اس کے کپڑے پھٹ گئے اس پر وہ بولی ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم (تمہیں جو کوئی مصیبت پہنچی ہے وہ تمہارے اعمال کے سبب ہوتی ہے)

۱۶) میں نے کہا ذرا ٹھہرو میں اونٹنی کو باندھ دوں پھر سوار ہونا وہ بولی ففھمناھا سلیمٰن (ہم نے اس مسئلہ کا حل سلیمان علیہ السلام کو سمجھا دیا)

۱۷) میں نے اونٹنی کو باندھا اور اس سے کہا اب سوار ہو جاؤ وہ سوار ہو گئی اور کہا سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون (پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لئے تابع کر دیا اور ہم اس کے تابع کرنے والے نہیں تھے اور بلاشبہ سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں)

۱۸) میں نے اونٹنی کی مہار پکڑی اور چل پڑا میں بہت تیز تیز دوڑا جا رہا تھا اور ساتھ ہی زور زور سے چیخ کر اونٹنی کو ہنکا بھی رہا تھا یہ دیکھ کر وہ بولی واقصد فی مشیک واغضض من صوتک (اپنے چلنے میں اعتدال سے کام لو اور اپنی آواز پست رکھو)

۱۹) اب میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور کچھ اشعار ترنم سے پڑھنے لگا اس پر اس نے کہا فاقرء وا ما تیسر من القرآن (قرآن میں سے جتنا حصہ پڑھ سکو پڑھ لو)

۲۰) میں نے کہا تمہیں اللہ کی طرف سے بڑی نیکیوں سے نوازا یا ہے بولی وما یذکر الا اولو الالباب (صرف عقلمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں)

۲۱) کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میں نے اس سے پوچھا تمہارا کوئی شوہر ہے، بولی: لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم (ایسی چیزوں کے بارے میں مت پوچھو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائے تو تمہیں بری لگیں)

۲۲) اب میں خاموش ہو گیا اور جب تک قافلہ نہیں مل گیا میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی قافلہ سامنے آ گیا تو میں نے اس سے کہا یہ قافلہ سامنے آ گیا ہے اس میں تمہارا کون ہے؟ بولی: المال والبنون زینۃ الحیاۃ الدنیا (مال اور بیٹے دنیاوی زندگی کی زینت ہیں)

۲۳) میں سمجھ گیا کہ قافلے میں اس کے بیٹے موجود ہیں میں نے پوچھا قافلے میں ان کا کام کیا ہے، بولی: وعلامات وبالنجم ھم یھتدون (علامتیں ہیں اور ستارے ہی سے وہ راستہ معلوم کرتے ہیں)

۲۴) میں سمجھ گیا کہ قافلے میں اس کے بیٹے رہبر ہیں چنانچہ میں اسے لے کر خیمے کے پاس پہنچ گیا اور پوچھا یہ خیمے آگئے ہیں اب بتاؤ تمہارا بیٹا کون ہے کہنے لگی واتخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلا، و کلم اللّٰہ موسیٰ تکلیما، یا یحییٰ خذالکتاب بقوۃ (اور اللہ نے ابراہیم کو خلیل بنایا اور اللہ نے موسیٰ سے کلام فرمایا اے یحییٰ کتاب مضبوطی سے پکڑ)

۲۵) یہ سن کر میں نے آواز دی: یا ابراہیم، یا موسیٰ، یا یحییٰ تھوڑی سی دیر میں چند نوجوان جو چاند کی طرح خوبصورت تھے میرے سامنے آکھڑے ہوئے جب ہم سب اطمینان سے بیٹھ گئے تو اس عورت نے بیٹوں سے کہا فابعثوا احدکم بورقکم ھذہٖ الی المدینۃ فلینظر ایھا ازکٰی طعاما فلیاتکم برزق منہ (اب اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو پھر وہ تحقیق کرے کہ کون سا کھانا زیادہ پاکیزہ ہے سو اس میں سے تمہارے لئے کچھ کھانا لے آئے)

۲۶) یہ سن کر ان میں سے ایک لڑکا گیا اور کھانا خرید لایا وہ کھانا میرے سامنے رکھا گیا تو عورت نے کہا کلوا واشربوا ھنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ (خوشگواری کے ساتھ کھاؤ پیو یہ سب ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم نے پچھلے دنوں میں کئے)

۲۷) اب مجھ سے رہا نہ گیا میں نے لڑکوں سے کہا تمہارا کھانا مجھ پر حرام ہے جب تک تم مجھے اس عورت کی حقیقت نہ بتلاؤ لڑکوں نے بتایا ہماری ماں کی چالیس سال سے یہی کیفیت ہے چالیس سال سے اس نے قرآنی آیات کے سوا کوئی جملہ نہیں بولا اور یہ پابندی اس نے اپنے اوپر اس لئے لگائی ہے کہ زبان سے کوئی ناجائز یا نامناسب بات نہ نکلے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنے میں نے کہا ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء واللّٰہ ذوالفضل العظیم[1]

---

[1] المستطرف فی کل فن مستظرف (۱/ ۱۲۸-۱۳۰)

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِلْجُمُعَةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلِيِّ الذَّاتِ عَظِيْمِ الصِّفَاتِ سَمِيِّ السِّمَاتِ كَبِيْرِ الشَّانِ
جَلِيْلِ الْقَدْرِ رَفِيْعِ الذِّكْرِ مُطَاعِ الْاَمْرِ جَلِيِّ الْبُرْهَانِ ط فَخِيْمِ الْاِسْمِ
عَزِيْزِ الْعِلْمِ وَسِيْعِ الْحِلْمِ كَثِيْرِ الْغُفْرَانِ ○ جَمِيْلِ الثَّنَاءِ جَزِيْلِ الْعَطَآءِ
مُجِيْبِ الدُّعَآءِ عَمِيْمِ الْاِحْسَانِ ○ سَرِيْعِ الْحِسَابِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ
اَلِيْمِ الْعَذَابِ عَزِيْزِ السُّلْطَانِ ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمَبْعُوْثُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ ○ اَلْمَنْعُوْتُ بِشَرْحِ
الصَّدْرِ وَرَفْعِ الذِّكْرِ ط وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ
هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَيْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ اَمَّا بَعْدُ فَيَا
اَيُّهَا النَّاسُ وَحِّدُوا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّوْحِيْدَ رَأْسُ الطَّاعَاتِ ○ وَاتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّ
التَّقْوٰى مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ وَعَلَيْكُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنَّ السُّنَّةَ تَهْدِيْ اِلَى
الْاِطَاعَةِ وَمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى وَاِيَّاكُمْ وَالْبِدْعَةَ
فَاِنَّ الْبِدْعَةَ تَهْدِيْ اِلَى الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ
وَغَوٰى وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ
وَعَلَيْكُمْ بِالْاِحْسَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ
اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَلَا تُحِبُّوا الدُّنْيَا فَتَكُوْنُوْا مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

اَلا وَاِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا ط فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِى الطَّلَبِ وَتَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ وَادْعُوْهُ فَاِنَّ رَبَّكُمْ مُجِيْبُ الدَّاعِيْنَ وَاسْتَغْفِرُوْهُ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ. بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ ○ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِىْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ لِلْجُمُعَةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئٰتِ اَعْمَالِنَا ط مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ ط نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ. مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ. قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِىْ بِاُمَّتِىْ اَبُوْبَكْرٍ. وَاَشَدُّهُمْ فِىْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ ط وَاَصْدَقُهُمْ

حَيَاءً عُثْمَانُ ؓ ط وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ ؓ ط وَفَاطِمَةُ ؓ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ط وَحَمْزَةُ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ ؓ وَوَلَدِهٖ ؓ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا ط اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِنْ بَعْدِيْ غَرَضًا ٥ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ ط وَخَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ط ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ط وَالسُّلْطَانُ الْمُسْلِمُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ ط مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ج يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ ٥

☆

الحمد لله الذى بنعمته تتم الصالحات والصلاة والسلام علٰى رسوله الذى تهتدى به المخلوقات نسئله به فى الفردوس عظيم الدرجات.

اللّٰهم ربّنا رب المساكين تقبله خالصًا لوجهک الكريم وانفعنى به يوم لا ينفع مال ولا بنون واغفر لى ولوالدى ولا ساتلنى ولكل من استفدت منه فى مسالک العلم والهدى انک علٰى كل شيءٍ قدير وبالاجابة جدير. (آمين)

زبره

العبد الضعيف محمد عبدالقادر جيلانى

توحید، سیرت، آخرت (قبر، حشر، جنت، جہنم) اور دعوت و تبلیغ کی اہمیت سے متعلقہ
آیات، احادیث، اشعار اور تاریخی واقعات کا ایمان افروز مستند ذخیرہ

مَزِیدُ الایمان

یعنی

ایمان افروز مضامین

تالیف

محمد عبدالقادر جیلانی

تخصص فی علوم الحدیث الشریف: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
تخصص فی الفقہ والافتاء: جامعہ دارالعلوم عید گاہ کبیر والا (خانیوال)
تمرین الفتاء: دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی

پسند فرمودہ

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ابو عمار زاہد الراشدی حفظہ اللہ

مدنی پبلی کیشنز

ناشر: مدنی پبلی کیشنز
40 اردو بازار لاہور 0300-4243783

Yousaf grafix: 0333-4294391